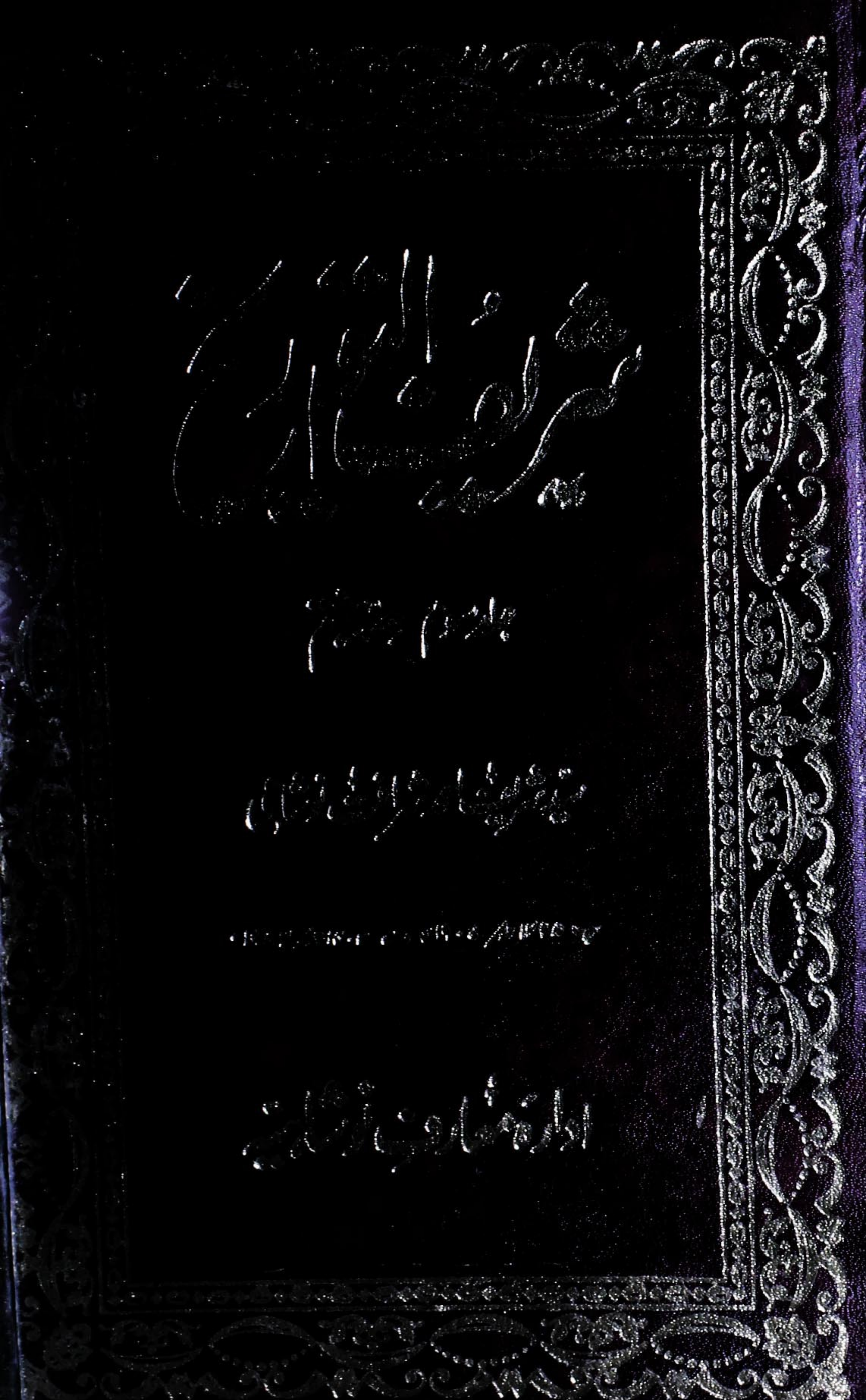

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

تذکرۂ مشائخِ قادریّہ نوشاہیّہ

سرِ شرافت سیدی

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیّہ

حصّہ ہشتم ملقب بہ

شواہدُ الافکار

تالیف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء ف ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

ادارۂ معارفِ نوشاہیّہ

ساہن پال شریف

گجرات پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ـــ شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ
حصہ ہشتم ملقب بہ شواھد الافکار

مصنف ـــ سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف ـــ ۱۳۹۲ھ ہجری ، ۱۹۷۳ء عیسوی

ناشر ـــ ادارہ معارف نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف

مطبع ـــ مطبعۃ المکتبہ العلمیۃ لاہور

تعداد ـــ ۵۰۰ بار اوّل

تقطیع ـــ ۲۳ × ۱۸/۸

خطّاط ـــ خطِ مصنّف

تاریخ طبع و نشر ـــ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ، جولائی ۱۹۸۴ء

صفحات ـــ ۴۵۶

قیمت ـــ ۵۵/- روپے

130502

ملنے کے پتے

ادارہ معارفِ نوشاہیہ ، ساہن پال شریف ۔ ضلع گجرات

ادارہ معارفِ نوشاہیہ ، مکان نمبر ۱ مری سٹریٹ نمبر ۶ شالامار ٹاؤن لاہور

ادارہ معارفِ نوشاہیہ ، نوشاہی منزل محمدی پارک ' راجگڑھ لاہور

رضا پبلی کیشنز ، بازار داتا صاحب لاہور

قاری محمد اسلم سلیم ، نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

حکیم قدرت اللہ اقبال ' نوشاہی منزل ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشِ احوال

اللہ تعالیٰ جلّ وعلےٰ کے احسانات بے غایت اور سید پُر نور شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے انعاماتِ بے نہایت کے طفیل شریف التواریخ جلد سوم کا حصہ ہشتم قارئین کرام کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ محض فضل ہے ربِ غفور وشکور کا اور نظرِ کرم ہے سیدِ لولاک علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کی جو یہ عقدہ یوں حل ہوا جارہا ہے اور مشکل یوں آسان ہوتی چلی جارہی ہے اور منزل بفضلہٖ بالکل چار گام پر سامنے نظر آرہی ہے۔ ۱۹۸۴ء اپنے جوبن سے گذر چکا ہے اور شریف التواریخ جلد سوم کے بارہ حصوں میں سے آٹھ حصے ہدیہ ناظرین عظام ہو چکے ہیں اس فضلِ عظیم اور احسانِ عمیم پر ادارۂ معارفِ نوشاہیہ کا سر عنایاتِ معبود کے حضور سربسجود ہے اور آنکھیں تشکر کے گوہر ہائے اشک سے لبریز اور دل وفورِ جذبات سے دریائے نور میں شناوری کر رہا ہے کہ گوہر مقصود سامنے نظر آرہا ہے۔

جس وقت جلد سوم کا حصہ چہارم طبع ہوا اور میں نے یہ حصہ اپنے محترم کرم فرما حکیم اہلسنّت محترم الحاج حکیم محمد موسیٰ صاحب چشتی امرتسری زید لطفہٗ کی نذر کیا تو انہوں نے جذبات کی رو میں بہتے ہوئے کہا کہ "تم لوگ حضرتِ نثرافت مرحوم کا لقب "کرامت" رکھ دو"۔ بظاہر تو یہ الفاظ انہوں نے بطورِ خوش طبعی اپنے میلانِ طبع اور عقیدت بجناب حضرت نثرافت مرحوم کہے لیکن میرے نزدیک ان الفاظ نے حقیقت کی شکل اختیار کر لی اور یہ ہے بھی حقیقت کیونکہ میری یہ ملاقات حکیم صاحب سے رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ سے چند دن پہلے اور اس کے بعد رمضان المبارک یعنی جون ۱۹۸۴ء کا ماہِ صیام جو پورا مہینہ یکم سے ۲۹ جون تک رہا لیکن اس ماہِ مبارک کی یہ برکتیں تھیں کہ ادھر یہ مہینہ اپنے آغاز میں آیا اور ادھر جلد سوم کے طبع شدہ سات حصے دوستوں کے لئے تبرک لایا۔ مقصد یہ کہ شہ النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم یعنی شعبان المکرم ۱۴۰۴ھ کے آخری پندھواڑے میں تین حصے پائیوال، پنجساو ساتواں طباعت واشاعت کے مراحل طے کر کے شائقین تک پہنچ گئے تو پھر ہم کیسے حکیم صاحب کی عقیدت کو جھٹلا سکتے ہیں اور یہ کرامت نہیں تو اور کیا ہے۔ رمضان المبارک

Marfat.com

سے دو دن بعد میرے پاس شاد باغ سے حکیم محمد موسیٰ صاحب کے دوست میاں اخلاق احمد صاحب ایم۔اے اور ان کا ایک اور دوست تشریف لائے انہیں حکیم صاحب کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ کتاب شریف التواریخ کی تیسری جلد کے سات حصے شائع ہو چکے ہیں۔ کتابوں کو دیکھ کر وہ مجسمۂ حیرت بن گئے اور کہنے لگے کہ ہم کبھی یہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ یہ اتنی ضخیم کتاب اتنی سرعت کے ساتھ منظر پہ آجائے گی یہ تو محض کرامت ہے جو اتنا بڑا کام سرانجام ہو رہا ہے اور میں کہتا ہوں کہ بلاریب یہ محض فضلِ کریم کارسازِ بے نیاز ہے اور فیضِ نظرِ رسولِ مختار صاحبِ اعجاز صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور کرامت ہے مؤلفِ کتاب عالیجناب سید شریف احمد شرافت رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی جو اظہر من الشمس ہے۔

کتاب ہذا شریف التواریخ جلد سوم حصہ ہشتم کے لئے جن کرم فرماؤں نے تعاون فرمایا ان میں ایک تو صاحبِ کتاب کے علمی جانشین صاحبزادہ سید رضا اللہ شاہ عارف نوشاہی ہیں جنہوں نے طباعت سے پہلے کتاب کا مطالعہ کر کے ضروری تعلیقات شامل فرمائیں اور مبلغ دو ہزار روپے بھی صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی صاحب کی معرفت ارسال فرمائے اور عزیز القدر حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی فیصل آباد والوں کا مبلغ دو ہزار روپیہ فی حصہ کتاب توصدقہ جاریہ بلا فصل ہے۔ عزیز القدر عبدالرزاق فیصل آباد والے نے اپنے وعدہ کے مطابق مبلغ دو ہزار روپے سعودی عرب سے ارسال کر دیے ہیں جو ان کے سسر حکیم محمد شریف نوشاہی حدو کے مرید کے والے نے مورخہ ، جولائی کو مجھے دیئے۔ مبلغ ایک ہزار روپے حاجی مولوی فقیر محمد نوشاہی صاحب جو قاری حاجی محمد اسلم سلیم صاحب کے بڑے بھائی ہیں نے عطا فرمائے انہوں نے جلد اول میں بھی سب سے پہلے مبلغ ایک ہزار روپے کا عطیہ دیا تھا۔ مبلغ دو سو روپے مستری محمد اسماعیل مرید کے، مبلغ ایک صد روپیہ صوفی یقین علی مرید کے، مبلغ ایک صد روپیہ ملک شوکت علی حدو کے مرید کے، مبلغ ایک صد روپیہ حاجی قاری محمد اسلم مرید کے اور مولوی سردار احمد چشتی ابدالوی نے بھی دو سو کتاب ہذا کے لئے دیئے۔ رب کریم ان حضرات کے حسنِ عقیدت کو تقویت بخشے اور عطیات کو قبول فرمائے بفضلہٖ وبمنہٖ۔

نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ لاہور
دوشنبہ ۱۰ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ
۹ جولائی ۱۹۸۴ء

محمد لطیف زار نوشاہی
خطیب جامعہ غوثیہ راجگڑھ
لاہور نمبر I

Marfat.com

فہرست مجمل

مضامین کتاب شواہد الافکار حصہ ہشتم از کتاب تذکرۃ النوسابیہ
کہ جلد سوم ست از کتاب شریف التواریخ۔ تصنیف خادم اہل اللہ
فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی صاحبنیالوی
عفا اللہ عنہ

نمبر شمار		نمبر صفحہ
	دیباچہ	۲
	الف	
۱	اروڑا۔ چوہدری اردڑا خاں وڑائچ راہوالیہ رح	۳
۲	اروڑے شاہ۔ بابا اروڑے شاہ شمسہ والہ رح	۴
۳	اقبال حسین۔ مولانا حکیم اقبال حسین برقندازی میرووالی رح	۶
۴	الہ داد۔ سائیں الہ داد درویش روشن شاہی رح	۴۷
۵	الٰہی بخش۔ مولوی الٰہی بخش کنڈلوی رح	۴۸
۶	امام شاہ بابا امام شاہ کوٹلی والہ رح	۵۲
۷	امر علی شاہ بابا امر علی شاہ برقندازی مہیسی رح	۵۳
	ب	
۸	باگھے شاہ۔ بابا باگھے شاہ لاہوری رح	۵۶
۹	باہو۔ میاں باہو سیال روشن شاہی رح	۵۹
۱۰	بخشے شاہ۔ میاں بخشے شاہ روشن شاہی خواص پوری رح	۶۳
۱۱	برکت علی میاں برکت علی برقندازی لاہوری رح	۶۵

Marfat.com

۱۲ بلندے شاہ۔ سائیں بلندے شاہ فاضل شاہی ۷۶

۱۳ بہار شاہ۔ سید بہار شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری رح ۷۷

ب

۱۴ پہلوان۔ سائیں پہلوان درویش رح ۷۹

ت

۱۵ توکل شاہ۔ بابا توکل شاہ چبہ والے رح ۸۱

۱۶ تیغ علی۔ سائیں تیغ علی فاضل شاہی بیڑ والے رح ۸۴

ج

۱۷ جلال۔ میاں جلال خلیفہ نوریوری رح ۸۵

۱۸ جیوے شاہ۔ بابا جیوے شاہ راگھووالی رح ۸۶

چ

۱۹ چراغ دین۔ قاضی حکیم چراغ دین مہرانوی رح ۸۸

۲۰ چنن شاہ۔ مولانا حاجی سید چنن شاہ خوارزمی میتر انوالیہ رح ۸۹

ح

۲۱ حاکم۔ چوہدری حاکم تارڑ ساہنپالوی رح ۹۸

۲۲ حامد شاہ۔ مولانا حامد شاہ گمشالوی رح ۹۹

۲۳ حسین بخش۔ مولانا حاجی حسین بخش برقندازی بریاری رح ۱۰۵

خ

۲۴ خورشید احمد۔ مولانا حکیم خورشید احمد مسافر گمشالوی رح ۱۱۳

د

۲۵ دین علی۔ بابا دین علی فاضل شاہی نظام پوری رح ۱۱۹

Marfat.com

ر

۲۶ رحیم اللہ۔ مولوی رحیم اللہ لاہوری رح ۱۲۲

س

۲۷ سربندھی۔ میاں سربندھی لوہار سرانوالیہ رح ۱۲۵

۲۸ سردار علی۔ سائیں سردار علی بھنگالی والہ رح ۱۲۷

۲۹ سرور شاہ۔ سید سرور شاہ حسینی گوہڑا سیداں والہ رح ۱۲۹

ش

۳۰ شرف الدین۔ سائیں شرف الدین بھٹی کوٹلی والہ رح ۱۳۱

۳۱ شہاب الدین۔ سائیں شہاب الدین بھیا نوالیہ رح ۱۳۲

۳۲ شہاب الدین۔ میاں شہاب الدین روشن شاہی سوہلوی رح ۱۳۴

۳۳ شہاب الدین۔ میاں شہاب الدین نوریوری رح ۱۴۰

ص

۳۴ صدرالدین۔ مولوی صدرالدین روشن شاہی بہڑوالی رح ۱۴۷

۳۵ صدرالدین۔ سائیں صدرالدین گاکھڑوی رح ۱۴۹

۳۶ صدرالدین۔ سائیں صدرالدین نوریوری رح ۱۵۰

ع

۳۷ عبدالحکیم۔ مولوی حکیم عبدالحکیم فاروقی بیگووالیہ رح ۱۵۱

۳۸ عبدالخالق۔ مولانا عبدالخالق روشن شاہی داؤدالیہ رح ۱۵۵

۳۹ عبدالخالق۔ سید عبدالخالق گیلانی برقندازی لاہوری رح ۱۵۸

۴۰ عبداللطیف۔ مولوی عبداللطیف شاہ رح ۱۶۰

۴۱ عبداللہ۔ مولوی عبداللہ ہلالوی رح ۱۶۱

Marfat.com

۴۲ عظیم شاہ۔ بابا عظیم شاہ محلی رح

۴۳ عمر دراز۔ مولانا حافظ عمر دراز فالفل لاہوری رح

غ

۴۴ غضنفر علی۔ سید غضنفر علی مشہدی رضوی برقندازی بدوملہی والا رح

۴۵ غلام جیلانی۔ سید غلام جیلانی شاہ مشہدی رضوی برقندازی بدوملہی والا رح

۴۶ غلام شاہ۔ بابا غلام شاہ کوٹ جے سنگھ والا رح

۴۷ غلام قادر۔ مولانا حکیم سر غلام قادر شاہ اثر انصاری برقندازی جالندہری رح

۴۸ غلام محمد۔ حاجی غلام محمد سیاح امرتسری رح

۴۹ غلام محی الدین۔ میاں غلام محی الدین سندرپوری رح

۵۰ غلام نبی۔ مولوی غلام نبی برقندازی پھاگلوی رح

ف

۵۱ فتح خاں۔ سائیں محمد فتح علی خاں المعروف فتح خاں قلندر راولپنڈی والا رح

۵۲ فتح محمد۔ سائیں فتح محمد پنڈی اعوانان والا رح

۵۳ فقیر محمد۔ بابا فقیر محمد گھیئے والا رح

ق

۵۴ قادر بخش۔ بابا قادر بخش روشن شاہی لاہوری رح

۵۵ قادر شاہ۔ بابا قادر شاہ برقندازی لاہوری رح

ک

۵۶ کرم الٰہی۔ میاں کرم الٰہی رسول پوری رح

۵۷ کرم الٰہی۔ بابا کرم الٰہی نہالو چک والا رح

Marfat.com

گ

۵۸ گلاب شاہ۔ بابا گلاب شاہ جلالوی رح ۲۳۴

۵۹ گوہر شاہ۔ شیخ گوہر شاہ سلیمانی رنملوی رح ۲۳۵

ل

۶۰ لال شاہ۔ سائیں لال شاہ جاگو والیہ رح ۲۳۷

م

۶۱ ماہنگے شاہ۔ بابا ماہنگے شاہ ہردیو والہ رح ۲۳۸

۶۲ محبوب عالم۔ مولوی حکیم محبوب عالم فاروقی بیگووالیہ رح ۲۴۰

۶۳ محمد۔ میاں محمد پنڈی لوہاراں والہ رح ۲۴۴

۶۴ محمد ابراہیم۔ مولوی محمد ابراہیم خاں اعوان جلالوی رح ۲۴۵

۶۵ محمد حکیم۔ میاں محمد حکیم برقندازی جنڈیالوی لاہوری رح ۲۴۸

۶۶ محمد دین۔ مولانا محمد دین فاروقی رسول نگری رح ۲۵۴

۶۷ محمد دین۔ سائیں محمد دین فاضل شاہی لاہوری رح ۲۶۹

۶۸ محمد شاہ۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ برخورداری ساہنیالوی رح ۲۷۲

۶۹ محمد صدیق۔ سائیں محمد صدیق کشمیری ملکھاں والیہ رح ۲۷۴

۷۰ محمد عالم۔ سید محمد عالم برخورداری ڈھلوالہ رح ۲۷۶

۷۱ محمد عالم۔ میاں حکیم محمد عالم حفظانہ رسول نگری رح ۲۸۰

۷۲ محمد عظیم۔ میاں محمد عظیم برقندازی جنڈیالوی رح ۲۸۳

۷۳ محمد علی۔ میاں محمد علی گاجر گولیہ رح ۲۸۸

۷۴ محمد غوث۔ میاں محمد غوث پشاوری رح ۲۹۰

۷۵ محمد یوسف۔ مولوی محمد یوسف لوڑیکوی رح ۲۹۱

Marfat.com

۷۶ محمد یوسف۔ مولوی حاجی بابو محمد یوسف برقندازی مردانوی رح ۲۹۲

۷۷ مراد علی۔ سائیس مراد علی چک جانو والا رح ۳۲۱

۷۸ ملک شاہ۔ سید ملک شاہ پشاوری رح ۳۲۳

۷۹ ملنگ شاہ۔ بابا ملنگ شاہ ماکھا والا رح ۳۲۷

۸۰ منگو شاہ۔ بابا منگو شاہ برقندازی لالے وال والا رح ۳۲۹

۸۱ مہر الدین۔ حاجی الحرمین سائیس مہر الدین نوئیں والیہ رح ۳۳۰

۸۲ میراں بخش۔ میاں میراں بخش ٹبّہ والا رح ۳۴۲

ن

۸۳ نظام الدین۔ حکیم سائیس نظام الدین لھالی رح ۳۴۷

۸۴ نظام شاہ۔ بابا نظام شاہ باٹھانوالہ رح ۳۵۳

۸۵ نظام شاہ۔ بابا نظام شاہ بدوکی والا رح ۳۵۶

۸۶ نور الدین۔ سائیس نور الدین برقندازی گاکھڑوی رح ۳۵۹

۸۷ نور الدین۔ مولانا نور الدین فاروقی لاہوری رح ۳۶۰

۸۸ نور الدین۔ مولانا حافظ نور الدین گنجوی رح ۳۶۳

و

۸۹ وڈھائے شاہ۔ بابا وڈھائے شاہ کوٹلی والا رح ۳۶۵

کتابیات ۳۶۶

فہرست مخطوطاتِ عربی ۵

فہرست مخطوطاتِ فارسی ۶

فہرست مخطوطاتِ اردو ۳۶۷

فہرست مخطوطاتِ پنجابی ۳۶۹

فہرست مطبوعات ۳۷۰

خاتمہ ۳۷۵

دستخط کاتب مؤلف ۳۷۶

Marfat.com

فہرست

بطریق تفصیل۔ مضامین کتاب شواہد الافکار حصہ ہشتم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ۔ کہ جلد سوم ست از کتاب شریف التواریخ تصنیف سید ابو الظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری عفا اللہ تعالیٰ عنہ مقیم ساہن پال شریف ضلع گجرات

دیباچہ ۲

الف

۱۔ چوہدری اروڑا خاں ڈرائیور راہ والیہ رح ۳

اولاد "

سال وفات "

مادہ تاریخ "

۲۔ بابا اروڑے شاہ تیمسہ والہ رح ۴

یارانِ طریقت "

تاریخ وفات "

مدفن "

مادہ تاریخ "

سجرۂ فقرائے بابا اروڑے شاہ رح ۵

۳۔ مولانا حکیم اقبال حسین برقندازی میرووالی رح ۶

نام و القاب "

Marfat.com

۱۶۴	تاریخ ولادت	۷
۱۶۵	تحصیل علوم	۸
	تدریس	۱۰
۱۶۸	مطالعہ کتب	〃
۱۷۲	اوراد و وظائف	۱۱
۱۷۵	اخلاق و عادات	〃
۱۸۰	نفاست پسندی	۱۲
۲۰۷	والدین کی خدمات	۱۳
۲۰۸	استاد کا ادب	〃
۲۰۹	صلہ رحم	〃
	خوفِ خدا	۱۴
۲۱۶	سیر و سیاحت	〃
۲۲۱	فن سپاہی سازی	〃
۲۲۷	خطابت	〃
	لباس	〃
۲۲۸	کرامات	۱۵
۲۲۹	سیشن جج کا عہدہ ملنا	〃
	ولایت کا معترف ہونا	〃
	کمالات کا اعتراف	〃
۲۳۰	عملیات	〃
۲۳۲	تصنیفات	۱۶

Marfat.com

زینت آسمان	۱۶
ریاضی کا سلسلہ	〃
منشور فارسی	〃
زبانِ شیریں	〃
اسلامیات	〃
آسمانی گھڑی	〃
ہندی لغات	۱۷
رسالہ صنعت و حرفت	〃
دیوان اشعار	〃
اشعار گوئی	〃
فارسی کلام ۔ لغتیہ	۱۸
قطعہ	〃
اردو کلام ۔ غزل عارفانہ	〃
سہرا	۱۹
کالج کی پڑھائی	〃
دشمنانِ صحابہ کے متعلق	۲۰
قطعہ	〃
قطعہ فارسی	〃
تاریخ گوئی	
تاریخ وفات شیخ امام الدین لکھی	〃
تاریخ وفات چوہدری امیر علی خاں ذیلدار ملک پور	

Marfat.com

تاریخ منشی فاضل شدن صدیق حسن شاہ	۲۱
تاریخہائے رحلت منشی محمد اسد اللہ مرحوم	〃
تاریخہائے تعمیر ہال اسلامیہ ہائی سکول ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ	〃
قطعہ تاریخ وفات جاوید احمد	۲۲
مکتوبات	۲۳
مکتوب بنام کسی دوست کے۔	〃
مکتوب بنام والد خود مولانا محمد اعظم مرحوم والی ؒ	۲۵
مکتوب بنام والد خود مولانا محمد اعظم ؒ	〃
مکتوب بنام صوفی محمد اسمٰعیل	۲۶
مکتوب بنام منشی عبد الغنی ڈکسی ٹیچر مرید کے منڈی	۲۷
مکتوب بنام صوفی محمد اسمٰعیل صاحب	۲۸
مکتوب بنام صوفی محمد اسمٰعیل صاحب	۲۹
مکتوب بنام صوفی محمد اسمٰعیل صاحب	۳۱
مکتوب بنام اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہنپالوی ؒ	۳۲
تحریر کتب	۳۵
قطعات نویسی	〃
دستخط	۳۶
سجع مُہر	〃
طبی نسخہ جات	۳۷
برائے تپ دق	〃
اکسیر نزلہ و زکام دائمی	〃

Marfat.com

اولاد	۳۷
شاگردان رشید	〃
مدحیات	۳۸
تاریخ وفات	۳۹
مدفن	〃
مرثیہ	〃
قطعہ تاریخ	۴۲
مختصر تذکرہ اولاد مولوی اقبال حسین	〃
۴۔ سائیں الہ داد درویش روشن ضمیر	〃
دوھڑہ	〃
۵۔ مولوی الٰہی بخش کنڈلوی رح	۴۵
شاعری	〃
تصنیفات	〃
قصہ سسی پنوں	〃
قصہ مرزا صاحباں	〃
کچھ حرفی در بیان حسن صاحباں	
شجرہ شریف قادری نوشاہی	
فریاد سسی	
۶۔ بابا امام شاہ کنڈلی والے رح	
اولاد	
بابا جی کا حلیہ	

Marfat.com

مدفن ۵۲

شجرۂ فقرائے بابا امام شاہ "

۷۔ بابا امر علی شاہ برقندازی مہیسبی رح ۵۳

کرامات "

چوروں کا تائب ہونا "

کتوروں کا مرجانا "

خواجہ صابر کلیری رح کی روحانی ملاقات "

یارانِ طریقت ۵۴

تاریخِ وفات ۵۵

مدفن "

مادۂ تاریخ "

شجرہ فقرائے بابا امر علی شاہ "

ب

۸۔ بابا بانکھے شاہ لاہوری رح ۵۶

ابتدائی حالات "

بیعتِ طریقت "

دادِ مرشد کی خدمات "

بھٹری شریف جانا "

تکیہ نشین ہونا ۵۷

معترفین کمال "

یارانِ طریقت "

Marfat.com

	مدفن	۵۷
	شجرہ فقرائے بابا باگھے شاہ رح	۵۸
۹-	میاں باہو سیال روشن شاہی	۵۹
	مرغوں کو وجد ہونا	"
	حلیہ و لباس	"
	شعر گوئی	"
	ملفوظ	۶۰
	معترفین کمالات	"
	اولاد	"
	یارانِ طریقت	"
	زمانہ وفات و مدفن	۶۱
	مختصر تذکرہ اولادِ میاں باہو سیال رح	"
	شجرہ فقرائے میاں باہو سیال رح	۶۲
۱۰-	میاں بخشے شاہ روشن شاہی خواص پوری رح	۶۳
	اولاد	
	یارانِ طریقت	
	تاریخ وفات	
	مدفن	
	مادہ تاریخ	
	شجرہ فقرائے میاں بخشے شاہ	"

Marfat.com

۱۱۔ میاں برکت علی برقندازی لاہوری رح	۶۵
نسب نامہ	〃
تاریخ ولادت	〃
ابتدائی حالات	〃
ملازمت کے زمانہ کی ایک تحریر	۶۶
بیعت طریقت	〃
وظائف خوانی	〃
اخلاق وعادات	۶۸
ادائگی زکوٰۃ	〃
حج کی کوشش۔ رشوت سے اجتناب	۶۹
اشعار خوانی	〃
عملیات	۷۰
قلب کی صفائی کے واسطے	〃
حاکم کو مسخر کرنے کے واسطے	〃
حُب کے واسطے	〃
دشمن پر غالب آنے کے واسطے	〃
دفع مصیبت کے واسطے	〃
اٹھرا کے واسطے	۷۱
ورم ہر قسم کے واسطے	〃
تصنیفات	〃
روزنامچہ	〃

Marfat.com

بیاض طبی	۷۱
رجسٹر اجرائے تنبول	〃
مکتوبات	〃
مکتوب اول	۷۲
مکتوب دوم	〃
طبی نسخہ جات	۷۳
حیض جاری کرنے کے واسطے	〃
بیوی و اولاد	〃
فرزندان	۷۴
واقعہ وفات	۷۵
تاریخ وفات	〃
مادۂ تاریخ	〃
۱۲۔ سائیں بلندے شاہ فاضل شاہی رح	۷۶
اولاد	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۱۳۔ سید بہار شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری رح	〃
ملازمت کا ترک کرنا	〃
مکتوب	〃
اولاد	۷۸

Marfat.com

یارانِ طریقت ۷۸

تاریخ وفات "

مدفن "

پ

۱۴- سائیں پہلوان درویش ۷۹

سیحرفی در مناقب پیرانِ نوشاہیہ "

ت

۱۵- بابا توکل شاہ چبہ والا رح ۸۱

عبادت و ریاضت "

چبہ سندھواں کی آبادی کا ذکر "

اخلاق و عادات ۸۲

اولاد "

یارانِ طریقت "

تاریخ وفات "

مدفن ۸۳

مادۂ تاریخ "

شجرۂ فقرائے بابا توکل شاہ رح "

۱۶- سائیں تیغ علی شاہ فاضل شاہی بیٹر والا رح ۸۴

اولاد "

یارِ طریقت "

Marfat.com

ج

۱۷۔ میاں جلال خلیفہ نوریوری رح ۸۵

خدماتِ شیخ "

سالِ وفات "

مادۂ تاریخ "

۱۸۔ بابا جیوے شاہ راگھووالی رح ۸۶

راگھووال میں قیام پذیر ہونا "

کنواں لگوانا "

یارِ طریقت ۸۷

مدفن "

ج

۱۹۔ قاضی حکیم چراغ دین مہرانوی رح ۸۸

تصنیف "

۲۰۔ مولانا حاجی سید چنن شاہ خوارزمی متیرانوالیہ رح ۸۹

فیضِ صحبت "

عہ نعوت اسما، "

عبادت و ریاضت "

حلیہ و لباس "

عملیات "

خواب میں وظیفہ بتانا "

مقالات "

Marfat.com

ذات کا ادراک	۹۰
تشبیہ کا بیان	۹۲
مکتوب	۹۵
اولاد	۹۶
یارانِ طریقت	〃
واقعہ وفات	۹۷
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃

ح

۲۱۔ چوہدری حاکم تارڑ ساہنیالوی رح ۹۸

اوصافِ حمیدہ سے متصف ہونا 〃

اولاد 〃

تاریخ وفات 〃

مادۂ تاریخ 〃

۲۲۔ مولانا حامد شاہ گمٹالوی رح ۹۹

ادارت ماہنامہ القادر نوشاہی 〃

زیارتِ مشائخ کرام 〃

شعر گوئی ۱۰۰

مکتوبات ۱۰۱

مکتوب بنام مرحوم مقبول محمد جلالدی رح 〃

Marfat.com

مکتوب بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی رح ۱۰۳

مکتوب بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی رح ۱۰۴

۲۳۔ مولانا حاجی حسین بخش برقندازی بریاری رح ۱۰۵

سال ولادت "

تعلیم ظاہری "

بیعت طریقت "

مرشد صاحب کی دعا "

مطالعہ کتب ۱۰۶

خطابت "

میلاد النبی "

حج و زیارات "

کرامات ۱۰۷

وجد و حالت کا ظہور "

شعر خوانی "

اولاد "

یاران طریقت ۱۰۸

سال وفات ۱۰۹

مدفن "

قطعہ تاریخ "

مختصر تذکرہ اولاد مولوی حاجی حسین بخش ۱۱۰

شجرہ نسب مولوی حاجی حسین بخش ۱۱۲

Marfat.com

خ

۲۴- مولانا حکیم خورشید احمد مسافر گمتالوی رح ۱۱۳

شعر گوئی "

مقالات ۱۱۴

روح اعظم "

مجاہدہ ۱۱۶

د

۲۵- بابا دین علی فاضل سہاہی نظام پوری رح ۱۱۹

چلہ کشی "

بیٹا پیدا ہونے کی دعا "

یارانِ طریقت "

مدح بابا صاحب ۱۲۰

تاریخ وفات ۱۲۱

مدفن "

مادۂ تاریخ "

ر

۲۶- مولوی رحیم اللہ لاہوری رح ۱۲۲

بیعت و خلافت "

عرس بھڑی شریف پر حاضری "

اولاد "

یارانِ طریقت ۱۲۳

Marfat.com

تاریخ وفات ۱۲۳

مدفن "

مادہ تاریخ "

سجرہ فقرائے مولوی رحیم اللہ ۱۲۴

س

۲۷- میاں سرمندھی لوہار سرانوالیہ رح ۱۲۵

عبادات "

اخلاق وعادات "

نصایح ۱۲۶

اولاد "

تاریخ وفات "

مدفن "

مادہ تاریخ "

محققہ تذکرہ اولاد میاں سرمندھی ؒ "

۲۸- سائیں سردار علی بھنگالی والے ۱۲۷

زیارت مزارات مشائخ

اولاد "

یاران طریقت "

تاریخ وفات ۱۲۸

مادہ تاریخ

ہ

Marfat.com

۲۹- سید سرور شاہ حسینی گوہڑا سیداں والا رح ۱۲۹

مدحیہ اشعار "

ش

۳۰- سائیں شرف الدین بھٹی کوٹلی والا رح ۱۳۱

عبادت "

فیض صحبت "

گھڑی کا استعمال "

اعضا الگ الگ ہونا "

یاران طریقت "

زمانہ وفات "

۳۱- سائیں شہاب الدین بھیالوالیہ رح ۱۳۲

اولاد "

یاران طریقت "

تاریخ وفات ۱۳۳

مدفن "

مادہ تاریخ "

مختصر تذکرہ اولاد سائیں شہاب الدین رح "

۳۲- میاں شہاب الدین روشن شاہی موہلوی رح ۱۳۴

شعر گوئی "

چیز "

یاران طریقت ۱۳۷

130502

Marfat.com

مدحیہ نظم ۱۳۷

مدفن ۱۳۹

شجرۂ فقرائے میاں شہاب الدین ؒ

۳۳- میاں شہاب الدین نوریوری ؒ ۱۴۰

بیعت وخلافت "

اوراد ووظائف "

فیض صحبت ۱۴۱

زیارت مشائخ "

میاں کبیر اولیسی سے ملاقات ۱۴۲

سکونت قلعہ دیدار سنگھ "

کتاب خوانی "

اشعار خوانی "

کرامت ۱۴۵

شعر گوئی "

اولاد ۱۴۶

یارانِ طریقت "

تاریخ وفات "

مدفن "

مادۂ تاریخ "

ص

۳۴- مولوی صدرالدین روشن شاہی بہڑوالی ؒ ۱۴۷

Marfat.com

شعرگوئی ۱۴۷

۳۵- سائیں صدرالدین گاکھڑوی رح ۱۴۹

تعیش عام ۵

یارانِ طریقت "

تاریخ وفات "

مادۂ تاریخ "

۳۶- سائیں صدرالدین نورپوری رح ۱۵۰

حضرتِ نوشاہیہ کی خدمات "

اولاد "

تاریخ وفات "

مادۂ تاریخ "

ع

۳۷- مولوی حکیم عبدالحکیم فاروقی بیگووالیہ رح ۱۵۱

تاریخ ولادت "

تعلیم "

ظرافت پسندی "

دلچسپیوں کو عزیز رکھنے کی وجہ "

بزرگانِ نوشاہیہ سے عقیدت ۱۵۲

اولاد "

تاریخ وفات "

مدفن "

Marfat.com

قطعہ تاریخ از مولوی عبدالرشید ۱۵۳

دیگر ″

نوٹ ″

۳۸ - مولانا عبدالخالق روشن شاہی داؤدالبہ رح ۱۵۵

مکتوب ″

شجرہ فقرائے مولوی عبدالخالق رح ۱۵۷

۳۹ - سید عبدالخالق گیلانی برقندازی لاہوری رح ۱۵۸

شجرہ نسب ″

تاریخ ولادت ″

تحصیل علم ۱۵۹

بیعت طریقت ″

تصنیف ″

اولاد ″

تاریخ وفات ″

مادہ تاریخ ″

۴۰ - مولوی عبداللطیف شاہ رح ۱۶۰

شجرہ شریف قادری نوشاہی ″

یاران طریقت ″

۴۱ - مولوی عبداللہ جلالوی رح ۱۶۱

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی ″

اولاد ۱۶۱

Marfat.com

یارانِ طریقت	۱۶۲
قصیدہ مدحیہ	۱۶۳
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۴۲۔ بابا عظیم شاہ محلی رح	۱۶۴
یارِ طریقت	〃
۴۳۔ مولانا حافظ عمر دراز فائض لاہوری رح	۱۶۵
پنجابی اخبار کی ایڈیٹری	〃
تصنیفات	〃
شاگردانِ رشید	۱۶۶
سالِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
حافظ عمر دراز فائض کی اولاد کا مختصر تذکرہ	〃
غ	
۴۴۔ سید عفنفر علی مشہدی رضوی برقندازی بدوملہی والا رح	۱۶۸
سالِ ولادت	〃
سلوک و جذب	۱۶۹
دستی تحریر	۱۷۰
مدح غوثیہ	〃

Marfat.com

	دستخط	۱۷۰
	تاریخ وفات	۱۷۱
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۴۵۔	سید غلام جیلانی شاہ مشہدی رضوی برقندازی بدوملہی والے رح	۱۷۲
	تعلیم	۱۷۴
	اجرائے لنگر	۱۷۶
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	۱۷۷
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	سید غلام جیلانی شاہ کی اولاد کا تذکرہ	〃
۴۶۔	بابا غلام شاہ کوٹ بجے سنگھ والے رح	〃
	کرامت	〃
	کنوآں سے پانی برآمد ہونا	〃
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com

۴۷۔ مولانا حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر انصاری برقندازی جالندھری رح	۱۸۰
سلسلہ نسب	〃
تاریخ ولادت	〃
تحصیل علوم	۱۸۱
بیعت طریقت و خلافت	〃
اخلاق و عادات	〃
مفتی غلام سرور لاہوری رح کی ملاقات	۱۸۲
تصنیفات	〃
دیوان اثر	〃
اشارات الشفا	۱۸۳
انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ	۱۸۴
آئینہ عرفان المعروف بہ حقیقت الانسان	۱۸۶
مثنوی چنان چنیں	۱۸۷
گلدستہ نوشاہی	۱۸۸
قصیدہ	〃
غزل	۱۹۱
رباعی	۱۹۲
نعت شریف اردو	〃
تاریخ گوئی	〃
تاریخ وفات پیر آگہی شاہ قادری فاضلی جالندھری	〃
تاریخ وفات حکیم غلام رسول	۱۹۳

Marfat.com

تاریخ طباعت سلیم التواریخ	۱۹۳
مکتوبات	〃
مکتوب بنام مدیر رسالہ قادری نوشاہی لاہور	۱۹۴
مکتوب بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی رح	〃
مکتوب بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی رح	۱۹۶
مکتوب بنام شریف احمد شرافت نوشاہی [مولف کتاب ہذا]	۱۹۷
مولانا غلام قادر اثر جالندھری مورخین کی نظر میں	۲۰۱
اولاد	۲۰۳
یارانِ طریقت	۲۰۵
تاریخ وفات	۲۰۶
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۴۸۔ حاجی غلام محمد ستیاح امرت سری رح	۲۰۷
سیاحتِ بلادِ مقدسہ	〃
اولادِ نوشہ سے فیض پانا	〃
یارانِ طریقت	〃
سالِ وفات	〃
مادۂ تاریخ	〃
۴۹۔ میاں غلام محی الدین گورداسپوری رح	۲۰۸
۵۰۔ مولوی غلام نبی برقندازی پھاگلوی رح	۲۰۹
یارانِ طریقت	〃

Marfat.com

تاریخ وفات ۲۰۹

مادۂ تاریخ ″

شجرۂ فقرائے مولوی غلام نبی برقندازی ″ ۲۱۰

ف

۵۱۔ سائیں محمد فتح علی خاں المعروف فتح خاں قلندر راولپنڈی والے ۲۱۶

تصنیفات ″

گنجینہ قادری نوشاہی ″

لمعات التصوف ″

مجموعہ ابیات ۲۱۷

تذکرۃ الشیخ ۲۱۸

ماہنامہ قادری نوشاہی ۲۱۹

سجع مُہر ″

اہلیہ محترمہ ″

یارانِ طریقت ″

مدحیہ شعر ۲۲۰

زمانہ وفات ″

مدفن ″

۵۲۔ سائیں فتح محمد پنڈی اعوناں والے ۲۲۱

بیعت طریقت ″

زیارت پیر صاحب ″

عبادت وریاضت ″

Marfat.com

	نماز معکوس	۲۲۲
	بند چلہ کرنا	〃
	قبر کا چلہ	〃
	وجد و رقص	〃
	زیارات بزرگاں	〃
	موضع دھاماں میں ڈیرہ کرنا	۲۲۳
	وفات کے بعد کرامت	〃
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخ وفات	۲۲۵
	تدفین	〃
	مرثیہ و تاریخ	〃
۵۳۔	بابا فقیر محمد کھوئے والا رح	۲۲۷
	عبادات و عادات	〃
	اولاد	〃
	ق	
۵۴۔	بابا قادر بخش روشن شاہی لاہوری رح	۱۲۸
	شجرہ فقرائے بابا قادر بخش لاہوری رح	〃
۵۵۔	بابا قادر شاہ برقندازی لاہوری رح	۲۲۹
	ک	
۵۶	میاں کرم الٰہی رسول پوری رح	۱۳۰

Marfat.com

تعلیم	۲۳۰
دعائیہ اشعار	۲۳۱
اولاد	〃
مدفن	〃
۵۷۔ بابا کرم الٰہی نبالوچک رح	۲۳۲
بیعت طریقت	〃
عبادت	〃
اخلاق و عادات	〃
جود و سخا	〃
کرامات	۲۳۳
عملیات	〃
دشمن کے لئے	〃
اولاد	〃
سالِ وفات	〃
مادۂ تاریخ	〃
گ	
۵۸۔ بابا گلاب شاہ جبلالوی رح	۲۳۴
مدح مولوی محمد جمیل جبلالوی رح	〃
۵۹۔ شیخ گوہر شاہ سلیمانی رملوی رح	۲۳۵
اولاد	〃
سال وفات	〃

Marfat.com

مادۂ تاریخ ۲۳۵

شجرۂ فقرائے شیخ گوہر شاہ رح ″

ل

۶۰۔ سائیں لال شاہ جاگو والیہ رح ۲۳۷

یارانِ طریقت ″

م

۶۱۔ بابا ماہینگے شاہ ہردیو والہ رح ۲۳۸

کرامت ″

بارش کا بند ہونا ″

یارانِ طریقت ″

تاریخ وفات ۲۳۹

شجرۂ فقرائے بابا ماہینگے شاہ رح ″

۶۲۔ مولوی حکیم محبوب عالم فاروقی سیگووالیہ رح ۲۴۰

اولادِ حضرت نوشہ صاحب رح سے عقیدت ″

اولاد ″

تاریخ وفات ۲۴۱

مادۂ تاریخ ″

شجرہ اولاد حکیم محبوب عالم فاروقی ″

۶۳۔ میاں محمد بخش لوہاری والے ۲۴۴

۶۴ مولوی محمد ابراہیم خاں افغان جلالوی ۲۴۵

تصنیف ″

Marfat.com

۶۵ - میاں محمد حکیم برقنداز جنڈیالوی لاہوری رح ۲۴۸

لاہور میں سکونت اختیار کرنا "

اوراد و وظائف "

ترکیب وظیفہ آیت کریمہ "

پند و نصائح ۲۴۹

مکتوبات ۲۵۰

مکتوب بنام برادر ڈاکٹر محمد عظیم "

مکتوب بنام برادر ڈاکٹر محمد عظیم ۲۵۱

مکتوب بنام منشی برکت علی۔ شاہدرہ ۲۵۲

اولاد "

تاریخ وفات "

مادۂ تاریخ "

میاں محمد حکیم کی اولاد کا مختصر تذکرہ ۲۵۳

۶۶ - مولانا محمد دین فاروقی رسول نگری رح ۲۵۴

سال ولادت "

تحصیل علوم "

مکتوبات ۲۵۵

مکتوب بنام مولوی محمد امین ساکن بوتالہ درکال "

مکتوب بنام مولوی محمد اسمٰعیل خطیب جامع مسجد اہلحدیث گوجرانوالہ ۲۵۷

تقریظ انوار تیراہی "

ہمویاں و اولاد ۲۵۸

Marfat.com

شاگردانِ رشید	۲۵۸
سالِ وفات	۲۵۹
مدفن	〃
قطعہ تاریخ وفات از مولانا نورالدین برادر حقیقی	〃
مختصر تذکرہ اولاد مولانا محمد دین فاروقی رح	〃
سندالفراغ از مدرسہ عربیہ اسلامیہ دیوبند	۲۶۱
اجازۃ المسندۃ سائر کتب فنون متداولہ	۲۶۳
۶۷۔ سائیں محمد دین فاضل شاہی لاہوری رح	۲۶۹
ولادت	〃
سکونت	〃
یارِ طریقت	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۶۸۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ برخوردار ہی شاہ پیالوی رح	۲۷۲
اولاد	۲۷۳
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۶۹۔ سائیں محمد صدیق کشمیری ملکھانوالیہ رح	۲۷۴
یارانِ طریقت	〃

Marfat.com

تاریخ وفات	۲۷۴
مادۂ تاریخ	〃
شجرہ فقرائے سائیں محمد صدیق رح	۲۷۵
۷۰۔ سید محمد عالم برخورداری ڈھل والے رح	۲۷۶
اولاد	۲۷۹
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۷۱۔ میاں حکیم محمد عالم حفظانہ رسول نگری رح	۲۸۰
بیعتِ طریقت	〃
کمالات	〃
سوانحات و محبت	〃
اشعار خوانی	۲۸۱
غزل	〃
کرامت	۲۸۲
بارِ طریقت	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۷۲۔ میاں محمد عظیم برقنداز ی جنڈیالوی رح	۲۸۳
بیعتِ طریقت	

Marfat.com

اوراد و وظائف	۲۸۳
کاشتکاری	۲۸۵
مکتوبات	۲۸۶
مکتوب بنام برادران بھانجی واران	〃
مکتوب دیگر	〃
اولاد	۲۸۷
تاریخ وفات	〃
مادہ تاریخ	〃

۷۳۔ میاں محمد علی گاجر گولیہ 〃 ۲۸۸

سال ولادت	〃
تعلیم	〃
عبادت	〃
اخلاق وعادت	〃
حلیہ	۲۸۹
نصائح	〃
اولاد	〃
یاران طریقت	〃
تاریخ وفات	〃
مادہ تاریخ	〃

۷۴۔ میاں محمد غوث بیتاری 〃 ۲۹۰

سال ولادت وتعلیم

Marfat.com

	اولاد	۲۹۰
	یارانِ طریقت	〃
	سال وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۷۵۔	مولوی محمد یوسف لودھیانوی رح	۲۹۱
	شجرہ نسب	〃
	بیعتِ طریقت	〃
	اولاد	〃
	سال وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۷۶۔	مولوی حاجی بابو محمد یوسف برقندازی مردانوی رح	۲۹۲
	شجرہ نسب	〃
	سال ولادت	〃
	بیعتِ طریقت	〃
	عشق غوثیہ	〃
	شادی خانہ آبادی	۲۹۳
	حرمین الشریفین کی زیارتیں	〃
	زیارات بغداد۔ کربلا و نجف اشرف	〃
	زیارت درگاہِ نوشاہِ عالیجاہ رح	〃
	تصنیفات	〃

Marfat.com

جنم ساکھی بابا نانک	۲۹۳
تجلّی بغداد	〃
حسنات اعظم عرف برکاتِ یازدہم	۲۹۵
یازہویں نامہ	۲۹۶
گیارہویں نامہ	〃
فیضانِ اعظم ترجمہ منظوم قصیدہ امام اعظم	〃
احسان اعظم	〃
عرفان اعظم	〃
ذکر الصالحین	〃
ترجمہ قصیدہ غوثیہ موچپل کاف	۲۹۷
یازہویں شریف	〃
ترجمہ کبریت احمر	〃
اپنا شیشہ	〃
جمال حضوری شیشہ نوری	〃
سیحرفی بدل شاہی ہو	۲۹۸
حلیۃ النبی بروایت علی	〃
حلیہ شریف	〃
مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات	۱۹
دعاء فقیراں	〃
شکریہ فقیر ذرت بیر	۳۰۰
شجرہ قادری	〃

Marfat.com

عیدی	۳۰۰
دُعار	۳۰۱
دعار دُوم	۳۰۳
اردو کلام	۳۰۴
مکتوبات	۳۰۵
مکتوب بنام سید شرافت نوشاہی	〃
مکتوب بنام سید عاشق علی نوشاہی	۳۰۶
دستخط ہے	۳۰۷
نسخہ مُہر	۳۰۸
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃
مدح یوسفیہ	۳۰۹
وصیت نامہ	۳۱۰
تاریخ وفات	۳۱۴
مدفن	〃
مادہ تاریخ	〃
بابو محمد یوسف کی سجادہ نشینی	۳۱۵
شجرہ نسب بابو محمد یوسف مردانوی	۳۱۷
سائیں مراد علی چک جانو والے رح	۳۲۱
واقعہ بیعت	〃
عبادت و ریاضت	〃

Marfat.com

زیارتِ بزرگان	۳۲۱
اخلاق و عادات	۳۲۲
یارانِ طریقت	〃
تاریخ وفات	〃
سنِ فن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۷۸۔ سید ملک شاہ پشاوری رح	۳۲۳
شجرہ نسب	〃
اولاد	۳۲۶
سالِ وفات	〃
سنِ فن	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولادِ سید ملک شاہ رح	〃
۷۹۔ بابا ملنگ شاہ ناگھا والا رح	۳۲۷
کرامات	〃
ایک مولوی کو مسخر کرنا	〃
ایک شخص کا دولتمند ہو جانا	۳۲۸
ایک بدنظر آدمی کا سزا پانا	
یارانِ طریقت	〃
سنِ فن	〃

Marfat.com

۸۰	بابا بھنگو شاہ برقندازی لاہے وال والے رح	۳۲۹
	محبت شیخ	〃
	علم لدنی	〃
	یاران طریقت	〃
	سال وفات	〃
	مدفن	〃
	مادہ تاریخ	〃
۸۱	حاجی الحرمین سائیں مہرالدین نوشہی والے رح	۳۳۰
	نسب نامہ	〃
	بیعت طریقت	〃
	پیران طریقت کی محبت	〃
	عبادات و ریاضات	۳۳۱
	ذوق و شوق	〃
	ادب و ہدایت	〃
	سید شرافت سے عقیدت	〃
	حج و زیارات	〃
	کتابی ہدیہ	۳۳۲
	اولاد	۳۳۳
	یاران طریقت	〃
	مدحیات	۳۳۷
	تاریخ وفات	۳۴۰

Marfat.com

مدفن ۳۴۰

تعمیر روضہ "

مادۂ تاریخ "

شجرۂ نقرائے سائیں مہرالدین رح ۳۴۱

۸۲۔ میاں میراں بخش شبہ والرح ۳۴۶

یارِ طریقت "

ن

۸۳۔ حکیم سائیں نظام الدین للھالی رح ۳۴۷

تصنیفات "

نفس العشق المعروف قصہ بائی دخاں امیر ۳۵۰

آئینہ اسرار المعروف بہرامی گلزار ۳۵۲

سیحرفی بشارت نوشاہی ۳۵۳

۸۴۔ بابا نظام شاہ باٹھانوالرح "

معمولات "

اخلاق ولباس "

کرامات "

مقدمہ میں فتح ہونا "

زمین کا نذرانہ ملنا "

ایک مخالف کا سزایاب ہونا "

ایک مخالف کا مطیع ہونا "

گھوڑے کا اصیل ہو جانا "

Marfat.com

یارانِ طریقت	۳۵۴
تاریخِ وفات	۳۵۵
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۸۵۔ بابا نظام شاہ بدوکی والد ؒ	۳۵۶
واقعہ بیعت	〃
یارِ طریقت	〃
۸۶۔ سائیں نور الدین برقندازی گاگھڑوی ؒ	۳۵۷
فیضِ صحبت	〃
کسبِ حلال	〃
عبادت و ریاضت	〃
عرسوں پر حاضری	۳۵۸
اشعار خوانی	〃
ایک ولیہ بی بی سے مکالمہ	〃
ملفوظ	〃
اولاد	〃
تاریخِ وفات	۳۵۹
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولادِ سائیں نور الدین ؒ	〃

Marfat.com

۸۷ - مولانا نورالدین فاروقی لاہوری رح ۳۶۰

شجرہ نسب "

سال ولادت "

سکونت لاہور "

مولانا نورالدین کے متعلق مورخین کے اقوال "

شعر گوئی ۳۶۱

تاریخ گوئی "

اولاد "

شاگردانِ رشید ۳۶۲

سال وفات "

مادۂ تاریخ "

۸۸ - مولانا حافظ نورالدین گنجوی رح ۳۶۳

علم وفضل "

تصنیف "

سال وفات ۳۶۴

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۸۹ - بابا ودھائے شاہ کوٹلی والے ۳۶۵

پیر کی دعا "

یارانِ طریقت "

Marfat.com

مدفن	۳۶۵
شجرۂ فقرائے بابا دودھائے شاہ ؒ	"
کتابیات	۳۶۶
فہرست مخطوطات عربی	"
فہرست مخطوطات فارسی	"
فہرست مخطوطات اردو	۳۶۷
فہرست مخطوطات پنجابی	۳۶۹
فہرست مطبوعات	۳۷۰
خاتمہ	۳۷۵
دستخط کاتب و مؤلف	۳۷۶

Marfat.com

شریف التواریخ

۳

جلد سوم حصہ سوم

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ ششم ملقب

شواھد الافکار

اس میں

اُن اکابر و مشاہیر کے حالات ہیں جو فرد الافراد۔ قطب الارشاد

فخر الاسلام شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ شاہ حاجی محمد نور

گنج مخزن محمد اکبر قادری قدس سرہ العزیز کے سلسلہ بیعت میں انہوں نسبت مریدین

تصنیف

خادم العلماء والاولیا فقیر سید ابو الظفر شریف احمد زادت

ابن اعلیٰ حضرت مولانا سید علام مصطفےٰ نوشاہی مالک المتوطن

بہ نوشاہی نور اللہ مرقدہ۔ متوطن ساہیوال شریف۔

ضلع گجرات پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اس سے پہلے کتاب شریف التواریخ کی تیسری جلد موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ کے سات حصے لکھے جا چکے ہیں۔ اب یہ آٹھواں حصہ تالیف کیا جاتا ہے۔ اس میں اُن حضرات کے حالات درج کئے گئے ہیں جو قطب المشائخ شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قادری قدس سرہ العزیز المتوفی ۱۰۶۴ھ کے سلسلہ بیعت میں آٹھویں نمبر پر مرید ہیں۔ اُن کے حالات بترتیب حروف تہجی تحریر کر کے اس کا نام شواہد الافکار رکھا گیا ہے۔ پڑھنے والوں سے التماس ہے کہ مولف کو دعائے سعادت دارین سے مفتخر فرماویں۔ اللہ کریم غرامہ سب کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین۔

ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات
سوموار۔ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ
یکم جنوری ۱۹۷۳ء

سید شرافت نوشاہی
عفا اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

الف

(۱)

اَرُوڑاخاں

چوہدری اروڑاخاں وڑائچ راہ والیہ

اِس کے والد کا نام چوہدری پیراں دتا۔ قوم وڑائچ سے تھا۔ اِس کے آباؤ اجداد موضع تلونڈی راہ والی۔ مضافات گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔

یہ حضرت مولانا سید محمد امین مختار السالکین نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح کا مرید راسخ الاعتقاد تھا۔ اخلاصمند۔ صاحب ادب و خدمت تھا۔ اپنی جدی ملکیت زمین میں کاشتکاری کرکے اہل وعیال کی پرورش کیا کرتا۔ اپنے پیر و مصنفیر کی اولاد کا دل وجان سے خدمتگار تھا۔

اولاد اس کا ایک ہی بیٹا مولا داد نامی تھا۔

سال وفات چوہدری اروڑاخاں کی وفات ۱۳۷۰ھ ایکہزار تین سو ستر ہجری۔ مطابق ۱۹۵۱ء ایکہزار نو سو اکاون عیسوی میں بعہد گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین ہوئی۔

مادۂ تاریخ

"صاحب اقبال بخفت رفت" ۱۳۷۰ھ

Marfat.com

(۲)

اروڑے شاہ

بابا اروڑے شاہ شمسہ والے رح

آپ قوم بافندہ سے تھے۔ بابا منگے شاہ شمسہ والے رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ اُن کی وفات کے بعد اُن کی جگہ پر سجادہ نشین ہوئے اور شمسہ شریف میں بہت طالبان حق کو مستفیض کیا۔ بارعب و با اقبال تھے۔ عُرس بھڑی شریف پر آپ کی حاضری بڑے تزک و احتشام سے ہوا کرتی تھی۔

یاران طریقت | آپ مقابل نہیں ہوئے۔ آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱	بابا مہانے شاہ سجادہ نشین	شمسہ شریف	ضلع شیخوپورہ
۲	بابا نظام شاہ بافندہ	〃	〃
۳	سائیں حیات محمد	ایمن آباد	گوجرانوالہ
۴	بابا سوہنے شاہ	تربیونہ	〃
۵	میاں معصوم علی	کچی کوٹھی	امرتسر
۶	سائیں خیر دین چوکیدار	بھوونڈ	امرتسر
۷	سید محمد شاہ	مُہار	

تاریخ وفات | بابا اروڑے شاہ کی وفات جنگلوار۔ نوویں ربیع الاول ۱۳۳۳ھ ایکہزار تین سو تینتیس ہجری مطابق چھبیسویں جنوری ۱۹۱۵ء ایکہزار نوسو پندرہ عیسوی موافق چودہویں ماگھ سمت ۱۹۷۱ ایکہزار نوسو اکہتر بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ چھ عیسوی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر شمسہ شریف ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ مادہ تاریخ "اروڑے شاہ مشہور جہاں" = ۱۳۳۳

Marfat.com

شجرۂ فقرائے بابا اروڑے شاہؒ

بابا نظام شاہ بانندہ شیمسہ — سید محمد شاہ عرف مہار — سائیں خیر دین چوکیدار — میاں معصوم علی عرف کچھی کوٹھی

سید محمد حسین عرف گول پور — فضل دین فرزند — سائیں محمد علی

سائیں محمد علی باجواہ ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ

سید مدد علی ولد سید جھنڈے شاہ۔ کوٹلی فتح اللہ متصل چونڈہ اس وقت ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں بمقام ککی متصل بہالی کے ضلع شیخوپورہ سکونت رکھتا ہے۔ چار ابرو کی صفائی کی ہے اور غیر شرع طریقہ پر کاربند ہے۔ رند مشرب ہے۔ منشیات کا استعمال کرتا ہے۔ ھداہ اللہ الی طریق الحق۔

سائیں صادق علی ارائیں چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ

سائیں شہاب الدین بانندہ ٹبہ — مائیں ارسطیاں ہمدوستانی — سائیں نذر حسین شیخ خانقاہ ڈوگراں — سائیں عبدالحق [illegible]

Marfat.com

(٣)

اقبال حسین

مولانا حکیم اقبال حسین برقندازی میرودالی رح

آپ حضرت مولانا محمد اعظم میرودالی ابن مولانا محمد یار شیر گڑھی رح کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ حضرت شیخ جو عم قوم ناروو کی اولاد میں سے تھے۔

نام و القاب آپ کا نام نامی اقبال حسین تھا۔ اور ادبی دنیا میں آپ سیف الدین ادیب کے نام سے مشہور تھے۔ اکثر احباب کے مکاتیب آپ کو اسی نام پر آتے تھے۔

لہ مولانا محمد اعظم میرودالی کے حالات اس کتاب [تذکرۃ النوشاہیہ] کے ساتویں حصہ موسوم بہ مناہج الآثار میں بتفصیل لکھے جا چکے ہیں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ یہاں اُن کی چند تاریخہائے وفات لکھی جاتی ہیں جو اُن کے مرید صوفی محمد اسمٰعیل صاحب صابر ساکن ڈیرہ ناٹوانہ منسولہ درن ضلع شیخوپورہ نے لکھی تھیں اُس وقت مجھے نہیں مل سکیں۔ اب درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ باباجی چلے چھوڑ کے جب عالم فانی — اللہ سے تب آئی نِدَاءً نَفِیًّا
مقبول ہوئی خدمتِ اسلام مبارک — سونپا تھا تمہیں پر مے اَمرًا مَقْضِیًّا
دیتے ہیں ابھی فضل سے ہم اپنے بشارات — جنت میں ہے طیار مکانًا عَلِیًّا
موجود ہیں ہر قسم کے ثمرات تو کھاؤ — مَا شِئْتَ فِی الْجَنَّةِ رُطَبًا جَنِیًّا
جاتے تھے ابھی دُور سے رضوان نے پکارا — آ۔ بحر برکات و کمالات جَلِیًّا

۱۳ھ ۷۵

(باقی حاشیہ بر صفحہ ۷)

Marfat.com

تاریخ ولادت آپ کی ولادتِ باسعادت سوموار ۱۶ سولہویں جمادی الاولیٰ ۱۳۱۳ھ ایک ہزار تین سو تیرہ ہجری مطابق چوتھی نومبر ۱۸۹۵ء ایک ہزار آٹھ سو پچانوے عیسوی۔ موافق اکیسویں کاتک سمت ۱۹۵۲ ایک ہزار نو سو باون بکرمی میں بمقام میرووال ہوئی۔ جو اُس زمانہ میں ضلع سیالکوٹ۔ اور زمانہ حاضرہ میں ضلع شیخوپورہ میں واقع ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶)

۲

رعب و عزت شانِ میرووال کہاں — معدنِ لطف و کرم مخزنِ کمال کہاں
زینتِ منبر و محراب و شہنشاہِ قلم — خطیبِ خوش مقال واعظِ باجلال کہاں
جھک گئے دیکھ کے علمائے اکابر جن کو — مردِ خود دار و جہاندیدہ و بوالاقبال کہاں
بن گئی صورتِ غم فرقتِ اعظم ہم کو — دارویٔ دردِ دل و چارۂ ملال کہاں
جرعۂ آبِ کرم پاتی تھی مخلوقِ خدا — بحرِ برکات و اسرارِ جمال۔ کہاں

۷۵ ۱۳ھ

۳

بداں بست و دوئم[۲۲] شوالِ معظم — بُد ایں عہد و صلِ محمد اعظم

۷۵ ۱۳ھ

۴۔ آہ ابوالاقبال مولوی محمد اعظم۔ ۱۳۷۵ھ
۵۔ عالمِ رَبّانی زمن محمد اعظم ۱۳۷۵ھ
۶۔ دُرِّ دریائے انوارِ قادری نوشاہی ۱۳۷۵ھ اس میں ہمزہ کا ایک عدد شمار ہے
۷۔ بداں منبعِ فیض و کرم ۱۳۷۵ھ

سنین عیسوی

۸۔ یادگارِ یومِ وصالِ سرکارِ میرووال قبلہ گاہی بابا جی قدس سرہ العالی۔ ۱۹۵۶ء
۹۔ مخزنِ علم و بُدا محمد اعظم ۱۹۵۶ء

(باقی حاشیہ بر صفحہ ۸)

Marfat.com

تحصیلِ علوم | آپ دوسری[۲] اگست ۱۹۰۲ء (۲۷ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ) کو میرو دال کے ابتدائی مدرسہ میں تعلیم کے لئے داخل ہوئے۔ آپ کے والد محترم مولانا محمد اعظم رح آپ کے ہمراہ گئے اور بسم اللہ کہلوا کر مولوی اللہ رکھا کے سایۂ عاطفت میں چھوڑ آئے۔ مدرسہ میں داخل ہونے کی رسم اور منظوری حضرت سید فقیر اللہ شاہ مشہدی رضوی برفندازی رح نے مرحمت

(بقیہ حاشیہ ص ۷) ۱۰۔ دُرِ دریائے احدیت محمد اعظم۔ ۱۹۵۶ء اس میں سہرہ کا ایک عدد شمار ہے

۱۱۔ واہ دُرِ دریائے انوارِ جلائے حق محمد اعظم ۱۹۷۶ء اس میں دو نو سہرے شمار ہیں۔

۱۲ واصفِ نامِ سرکارِ مدنی محمد اعظم ۱۹۷۶ء

۱۳ آہ مدّاحِ اولادِ رسولِ تہامی محمد اعظم ۱۹۷۵ء

حاشیہ صفحہ ہذا

[۲] مولوی اللہ رکھا کے والد مولوی غلام علی ایک جید عالم، اور میرو دال کے مدرسہ میں جو انگریزوں کی آمد سے قبل مکتب کہلواتا تھا اور مسجد سے ملحق تھا۔ باقاعدہ سرکاری ہونے پر صدر مدرس ہوئے۔ اسی مدرسہ میں اُن کے خلف الصدق مولوی اللہ رکھا صدر مدرس تعینات ہوئے۔ مولوی صاحب علّامہ تھے اور علومِ متداولہ سے سرفراز تھے۔ ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء میں اسی مدرسہ سے بحیثیت صدر مدرس ریٹائر ہوئے جبکہ یہ مدرسہ ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۲ء میں انگریزی مڈل کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ مولوی صاحب ایک ذاتی کتب خانہ تھا۔ جس میں بے شمار قلمی نوادر تھے۔ لیکن افسوس کہ ۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ء کے موسم گرما میں ان کے گھر میں آگ لگ گئی اور چوروں نے اثاثۃ البیت لوٹنے کے بعد گھر کو آگ لگا دی جس میں گراں قدر کتب خانہ راکھ ہو گیا۔ مولوی صاحب نہایت عالم، زاہد، شب بیدار، صاحبِ اسرار، اور اپنی ذات میں ایک جامع العلوم تھے۔ اپنی وفات تک مسجد میں فی سبیل اللہ قرآن اور حدیث کا درس دیتے رہے۔ مولانا محمد اعظم رح سے ان کو شرف دامادی (باقی حاشیہ ص ۹)

Marfat.com

فرمائی تھی، اور بدو ملھی میں رسم بسم اللہ ادا کر کے دست شفقت سے نوازا تھا اور تبرک سے سرفراز فرما کر جناب حضرت غوث اعظم رض کے حضور سے تائید حاصل کی تھی۔ آپ کے والد گرامی قدر نے رسماً مدرسہ میں اپنے مرشد پاک کے الفاظ کو دہرا کر بسم اللہ کرائی۔ آپ نے مولوی اللہ رکھا سے فارسی نصاب، گلستان، بوستان اور سکندر نامہ پڑھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء میں میرووال سے حاصل کرنے کے بعد مڈل اسکول احمد آباد ضلع امرت سر سے مڈل پاس کیا، اور اس کے بعد مزید تعلیم کے لئے اورینٹل کالج لاہور میں داخل ہو گئے۔ فارسی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد منشی فاضل ہو گئے۔ آپ نے اورنگ العلماء قاضی میر احمد شاہ رضوانی مرحوم نے مولوی محمد شفیع مغفور سے اکتساب فیض کیا۔ انیسویں مئی ۱۹۱۸ء (آٹھویں شعبان ۱۳۳۶ھ) کو آپ نے اورینٹل کالج سے سند فراغت حاصل کی۔

عربی کی تعلیم میں آپ نے بقول خود قرآنی قاعدہ قرآنی قاضی کرم الٰہی سے پڑھا جو

(بقیہ حاشیہ ص ۸) حاصل تھا۔ اُن کی عدم موجودگی میں جمعہ کا خطبہ دیا کرتے آپ کا وعظ نہایت دل پذیر، سادہ اور اثر انگیز ہوتا تھا۔ سامعین پر رقت طاری ہو جاتی۔ مرحوم اونچی آواز میں کوئی درس نہ دیتے بلکہ جمعہ میرووال میں بیٹھ کر اصحاب قرآن پاک کو خود اچھی طرح سمجھنے والے موجود ہیں۔ مولوی اللہ رکھا ۱۹۴۲ء ۲۲ شعبان ۱۳۶۱ھ کو وفات پا گئے۔ (مکتوب مولوی مظفر حسین)

افسوس کہ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۶ء میں یہ قصبہ ہندوستان کی سرحد پر آ گیا۔ کاروبار اکثر و بیشتر یہاں سے چلے گئے اور رونق ختم ہو گئی ہے۔ ہمارے مولوی صاحب کے حلقہ شاگردی کے اثرات موجود ہیں بعض تو ملک پاکستان اور بعض ہندوستان میں ہو چکے ہیں۔ سید شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

مسجد بازار والی میں امام تھے۔ اور شریف النفس بزرگ تھے اور ان کے بعد باقاعدہ تفسیر اور ترجمہ اپنے والد گرامی قدر مولانا محمد اعظم رح سے حاصل کیا۔ آپ کے ہم درس ایک چوہدری ارشاد علی خاں[۳] بھی تھے۔ اور فارسی تعلیم میں آپ کے ہم درس چوہدری سردار خاں[۴] ذیلدار تھے۔ آپ نے اپنی خداداد قابلیت کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں عربی زبان پر ید طولےٰ حاصل کر لیا۔ اور سید فقیر اللہ شاہ بدوملہی والا رح کی دعاؤں کا اثر ہوا کہ آپ نے اکثر علوم مثلاً صرف۔ نحو۔ منطق۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ تصوف۔ طب۔ تاریخ۔ نجوم۔ ریل۔ فلسفہ۔ معانی اور بیان وغیرہ میں تبحر حاصل کیا۔ فن خطاطی میں بھی کمال کو پہنچے۔ خط نسخ اور نستعلیق بہترین لکھتے تھے۔

تدریس آپ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے او۔ ٹی کی سند حاصل کر کے مڈل سکول رعیہ ضلع سیالکوٹ میں بطور مدرس تعینات ہوئے۔ ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۲ء میں دیال سنگھ ہائی سکول لاہور میں ملازم ہوئے۔ اور ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء میں اپنے والد صاحب کی خدمت میں حاضر رہنے لگے۔ دراصل یہی زمانہ آپ کے کمالات اور عروج کا زمانہ تھا۔

لاہور ملازمت کے زمانہ میں آپ کی رہائش اعظمیہ سٹریٹ عثمان گنج میں ہوتی تھی۔ جو آپ کے والد صاحب کے نام پر موسوم و مشہور تھی۔

مطالعہ کتب آپ کے کتب خانے ایسی یادداشتیں (نوٹ) موجود ہیں جن سے اظہار ہوتا ہے کہ فارغ اوقات میں آپ نہایت انہماک سے مطالعہ کتب فرمایا کرتے۔

---

[۳] چوہدری ارشاد علی خاں ایم اے عربی گولڈ میڈلسٹ ایل ایل بی تھے۔ چک علی میرووال کے باوضع رئیس تھے۔ تحصیل علم سے شغف تھا۔ پینتالیس سال کی عمر میں رحلت کر گئے۔

[۴] چوہدری سردار خاں ذیلدار نہایت عالم اور انصاف پرور۔ انگریزی دربار میں گرمی نشین بزرگ تھے۔ عنفوان شباب میں انتقال کر گئے۔ شرافت۔

Marfat.com

فقہی مسائل اپنے والد بزرگوار سے حل کروایا کرتے۔ جو موسم سرما کی راتوں میں اکثر اوقات گیارہ، بارہ بجے تک محفل آرائی ہوتی۔ جس میں سخن فہمی، مسائل شریعت، مسائل سلوک اور تصوف پر دل پذیر باتیں ہوتیں۔

آپ کے فرزند مولوی مظفر حسین صاحب اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں "کاش اس نالائق کو مقدور ہوتا اور یہ گفتگو قلمبند کر لیتا تو آج میرے پاس بیش بہا ذخیرہ ہوتا جس سے گوناگون نکات حل ہو سکتے تھے"

اوراد و وظائف آپ کو اپنے والد ماجد سے کلمہ طیبہ، درود شریف اور آیت کریمہ کی اجازت حاصل تھی۔ ذہانت اسقدر تھی کہ ایک سیپارہ دو یا تین مرتبہ ختم کرنے کے بعد زبانی حفظ ہو جاتا تھا۔ طبیعت خلوت پسند تھی۔ اس لئے خلوت میں اللہ اللہ کیا کرتے باقاعدہ چلہ کشی نہیں کی۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ملازمت کی ذمہ داری سر پر تھی۔ ویسے باوضو رہتے۔ پاکیزگی اور طہارت کا بدرجہ اتم خیال رکھتے تھے۔ ۵

اخلاق و عادات

آپ اگر خلوت میں ہوتے تو گھر کے کسی فرد کو بات کرنے کی اجازت نہ ہوتی۔ عام لوگوں سے گفتگو سے اجتناب رکھتے۔ لیکن جب آپ اپنی بیٹھک پر ہوتے تو ملنے والوں سے نہایت خوش خلقی سے۔ پیار اور محبت سے۔ مہمانوں کو خاطر تواضع فرماتے۔ گرمیوں کے موسم میں شربت اور سردیوں کے موسم میں چائے سے تواضع فرماتے۔ حاضرین مجلس کو باہر کی خبر و بات بتلاتے۔ آپ کی مجالس میں آپ کے والد بزرگوار کے [illegible] اور آپ کے شاگردوں کی بیٹھک ہوتی علوم و فنون، مسائل [illegible] الغرض کلام شستہ پر خاموشی چھا جاتے اور انوار طبیعت [illegible]

---

۵ مکتوب مولوی مظفر حسین صاحب۔ شرافت۔

Marfat.com

اظہار ہو جاتا کہ آپ نے بات کو سُنا ہی نہیں یا بے تعلق ہیں۔ سمجھ دار، تو فوراً معاملہ بھانپ جاتا۔ اور انداز گفتگو بدل دیتا۔ البتہ ناسمجھ تھوڑی سی ترش روئی سے ضرور دوچار ہوتا۔ یہ ترش روئی ناگوار طریق سے نہیں۔ بلکہ کسی اشارے یا خاموش رہنے کے مکلم پر محمول ہوتی۔ محفل میں کبھی بات پہلے نہ کرتے۔ خود آنے والا بات شروع کرتا۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ دو تین آدمی بیٹھے باتیں کر رہے ہیں اور آپ کو مخاطب نہیں کر رہے تو آپ اُن کی باتوں میں قطعاً دخل انداز نہ ہوتے۔ بلکہ اپنے مطالعہ یا کھانے میں انہماک سے لگے رہتے۔ عام اوصاف کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو حسن نہایت اچھا عطا فرمایا تھا۔ کبھی کبھار کوئی رباعی یا شعر موزوں ہونے پر اپنے والد صاحب کو خوش نوائی سے سُنایا کرتے۔ اور طلب اصلاح کے منتظر رہتے۔ دوست احباب سے نہایت خلوص اور مروت سے پیش آتے۔ کسی کو دُکھ تکلیف میں دیکھتے تو آزردہ ہو جاتے اور کھُلے دل سے امداد فرماتے۔ حیوانات خصوصاً پالے جانور، جو کھیتی باڑی اور بار برداری کے کام آتے ہیں ان سے پیار کرتے۔ اُن کے بدن پر کھجلا کر تھپتھپاتے۔ گھر یا لاہور اپنے مکان پر ایسی طاقیں بنوا رکھی تھیں جہاں جانوروں کو چوگ اور پانی ڈالتے۔ موسم گرما کی چھٹیوں میں آٹھویں روز ضرور اپنے مکان لاہور میں محض اسی غرض سے جاتے کہ چڑیوں کا آب و دانہ خشک تو نہیں ہو گیا۔ نیا ذخیرہ رکھ آتے۔ اور اُن کی آوازوں اور موج سے محظوظ ہوتے۔ گھر میں بڑا تو حیوان نہ تھا۔ کبھی کسی کھانے میں نقص نہ نکالتے۔ جس چیز سے رغبت ہوتی اس سے ہاتھ کھینچ لیتے۔ منصب بیداری کی عادت تھی اور علم ہیئت سے نہایت وابستگی غرض آپ کی زندگی حسن کا پیکر اور خوبی کا مرقع تھی۔ ؎

نفاست پسندی | آپ کی طبیعت نفاست پسند تھی۔ کتب خانے کی کتابوں کو نہایت

؎ مکتوب بنام مولوی فاضل حمد میں میر و والی شمراخت

Marfat.com

سلیقہ سے ترتیب وار محفوظ رکھتے ضرورت پڑنے پر کتاب فوراً دستیاب ہو جاتی۔

عمدہ سے عمدہ گھڑی اور قلم استعمال فرماتے۔ ذرا نقص آنے پر احباب کو بلا قیمت دے دیتے۔ بسا اوقات اجنبی آدمیوں کو بھی سرفراز فرما دیتے۔ سامان نوشت و خواند ایسا ہوتا کہ جیسا ابھی خرید کیا ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ قلم تراش۔ ناخن گیر۔ قطر زن۔ محدب شیشے (عدسے) استعمال میں رکھتے۔ اعلیٰ قسم کے سائنسی اوزار۔ آلات ڈرائینگ۔ اور مساحت کے آلات قطب نما وغیرہ استعمال میں لاتے۔ یہ اشیاء آج بھی آپ کے صاحبزادہ مولوی مظفر حسین صاحب کے پاس موجود ہیں۔ اور آپ کے ذوق طبع کی شاہد ہیں۔ روشنی کے گلوب اور پیٹرومیکس استعمال میں لاتے۔ جو اپنی زندگی میں صوفی محمد ابراہیم صاحب کو مسجد کے استعمال کے لئے عطا فرما دیں۔ ؎

والدین کی خدمات آپ کی عادات نہایت کریمانہ شیریں گفتگو میں۔ چال ڈھال میں نشست برخاست میں خوف خدا اور حیاء اور پاک دامنی کا خیال رکھتے۔ والدین کی خدمت سے خوش ہوتے۔ اپنے والد گرامی کے [illegible] سے اٹکاتے۔ اور والہانہ انداز میں چوما کرتے

اُستاد کا ادب آپ کے اُستاد مولوی [illegible] جو ہم رشتہ میں آپ کے ماموں تھے۔ مگر آپ اُن کی عزت و قدر بطور اُستاد کے کرتے اور ادب و احترام سے بارگاہ میں نشست پر نہیں بیٹھا کرتے تھے۔ بلکہ نیاز مندانہ خدمت میں حاضر رہتے۔ ؎

صلہ رحم آپ اپنی بہنوں سے چھوٹے تھے۔ اس لئے والدہ کی وفات کے بعد بہنوں کو والدہ کے بدلہ پر تمام عمر سمجھا اور اطاعت شعاری کی جملہ حقوق [illegible] پر رہتے۔ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء میں اپنے دو پھوپھی زاد بھائیوں کے اہل و عیال کو پاکستان [illegible] خرچ ادا کیا۔ کچھ عرصہ بعد یہ ہندوستان سے بے سامان ہو کر آئے تھے۔ خدا کی قدرت کاملہ

؎ ؎ مکتوب مولوی نظام حسین مرحوم والی۔ شرافت۔

Marfat.com

ہیں، اور دادے پردادے میں اور کوئی آپ کا رشتہ دار نہ تھا۔ آپ تین پشت سے اکلوتے ہی چلے آتے رہے۔ اس وجہ سے بھی آپ عام لوگوں سے کمال محبت رکھتے تھے۔ [9]

خوفِ خدا آپ خدا کے خوف سے ساری عمر ترساں و لرزاں رہے۔ بارگاہِ الٰہی میں کثرتِ گریہ سے آنکھیں سُرخ ہو جایا کرتی تھیں۔ [10]

سیر و سیاحت آپ کو سیر و سیاحت کا بے حد شوق تھا۔ صبح اور شام کی سیر کی عادت شروع سے لے کر اخیر عمر تک برقرار رہی۔ یہ سیر عموماً تین میل تک ہوتی۔ سیر کو اکیلے ہی نکلتے اور راستے میں گنگناتے رہتے۔ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء تک قریباً ہر سال گرمیوں کے ایام میں کشمیر کے پہاڑوں پر تشریف لے جاتے۔ [11]

فنِ سیاہی سازی سیاہی بنانا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ نے دو تین سیاہیاں خود تیار کیں۔ جن کے لکھے ہوئے کو اگر پانی میں دیر تک رکھا جائے تو حروف محو نہیں ہوتے تھے۔ انگریزی قلم میں لکھنے والی روشنائی خود تیار کرتے۔ [12]

خطابت آپ میرووال کی جامع مسجد میں مدت العمر اپنے والد صاحب کی جگہ خطیب رہے۔ خطابت کے دوران طویل وعظ اور لمبی تقریر نہ فرماتے۔ بلکہ سادہ الفاظ میں لوگوں کے حسبِ حال نصیحت فرماتے اور مسائلِ شریعت بتاتے۔ مسجد کی خطابت کے زمانہ جو لائی ۱۹۵۴ء سے اپریل ۱۹۶۳ء تک مسجد کی ضروریات اپنی گرہ سے پوری فرماتے۔ کسی قسم کا نذرانہ یا معاوضہ ساری عمر قبول نہیں فرمایا۔ [13]

لباس آپ لباس عمدہ اور بے عیب استعمال فرماتے۔ ترکی ٹوپی۔ اور مشہدی لنگی یا ململ کی پگڑیاں استعمال فرماتے اور ملبوسات اکثر تقسیم فرما دیا کرتے اور پاس بیٹھنے والوں کو مرحمت فرما دیا کرتے۔ خود اک میں بھی اعلیٰ ذوق کو ملحوظ خاطر رکھتے۔ [14]

---

[9] تا [14] مکتوب مولوی مظفر حسین میرووالی۔ شرافت۔

Marfat.com

کرامات

آپ سے کرامات کا ظہور بھی ہوتا تھا۔

سیشن جج کا عہدہ ملنا | اپنے والد ماجد سے جو درس کا سلسلہ آپ کو ملا تھا آپ شروع سے اخیر تک اس پر قائم رہے۔ رات ہو یا دن اپنے والد گرامی کی خدمت میں عجز و انکسار سے نیاز مندانہ حاضر رہتے۔ طلب علم اور عمل کو شعار رکھا یہی وجہ تھی کہ ایک مرتبہ اپنے ایک شاگرد عزیز کو جبکہ وہ درجہ نہم کا متعلم تھا فرمانے لگے اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے ججی کا درجہ مقدر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ صاحب انڈین سول سروس کا امتحان نہایت امتیاز سے پاس کر کے سیشن جج بھرتی ہوئے۔ اور عہدہ ملازمت حاصل کرنے پر اپنے اُستاد کی خدمت میں بصد نیاز حاضر ہوئے۔[15]

ولایت کا معتبر ہونا | چوہدری محمد اکبر صاحب بی اے (آنرز) ایل ایل بی، سابق ڈپٹی سیکرٹری پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی آپ کا درجہ ولایت میں کامل ہونا یقین رکھتے ہیں اور آپ کی بہت سی کرامات بیان کرتے ہیں۔[16]

کمالات کا اعتراف | ڈاکٹر سید صدیق حسن شاہ صاحب سابق چیف سول سرجن پولیس ویلفیئر پاکستان اور سید عاشق حسین صاحب سابق نائب ناظم تعلیم ضلع لاہور۔ غالباً یہ ٹیکسٹ بک کمیٹی میں بھی مقتدر عہدہ سے متعلق رہے ہیں۔ آپ کے بے حد کمالات کے قائل ہیں۔[17]

خصلیات

آپ اپنے تئیں ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھتے تھے خود نمائی سے بہت کنارہ کشی نفرت تھی۔ تاہم جو کوئی حاجت مند آتا خالی نہ جاتا۔ بہت سے بے والد گھرانوں

---

[15] [16] [17] مکتوب مولوی مظفر حسین پیرووالی۔ شرافت۔

Marfat.com

کو اپنے عمل سے سرفراز فرما کر بامراد بنایا۔ چنانچہ آجتک آپ کے مزار پُر وہ لوگ عقیدت کے چراغ جلاتے ہیں۔ روحانی اور جسمانی معالجات سے آپ کا فیض عام تھا۔

تصنیفات

آپ صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ بلکہ دوسرے مصنفین معاصرین بھی آپ سے ترتیب کتب میں مدد لیتے تھے۔ چنانچہ مولوی فیروزالدین نے اپنی کتاب فیروز اللغات آپ سے ترمیم و تصحیح کرا کے شائع کی تھی۔ آپ نے اس کا معاوضہ چار ہزار روپیہ لیا تھا۔

آپ کی تصانیف کے نام یہ ہیں۔

۱۔ زینت آسمان | علم ہیئت الافلاک میں ہے۔ بروز جمعۃ المبارک بتاریخ دسویں میزان سنہ یکم پاک مطابق یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء موافق ۲۶ ذیقعد ۱۳۶۷ھ کو ختم ہوا نمبر کتاب [پبلک لائبریری]۔ الف ۳۳۵۸۔ اثر ۱۴ (۲) انگریزی قلم اور روشنائی سے تحریر ہے۔

۲۔ ریاضی کا سلسلہ | آپ نے یہ ۱۹۵۰ء / ۱۳۶۹ھ میں لکھا۔ اس کے ناشر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اور ابھی تک پتہ نہیں کہ منظور ہو کر رائج ہوا یا نہیں۔

۳۔ منشور فارسی | درجہ نہم سے دہم اور یازدہم سے دوازدہم تک تالیف کیا اس کے ناشر فیروز سنز ہیں ۱۹۵۱ء / ۱۳۷۰ھ میں یہ سلسلہ شائع ہوا

۴۔ زبان شیریں | فارسی کی کتاب ۱۹۵۱ء / ۱۳۷۰ھ میں تالیف کی۔ یہ سلسلہ حصہ مڈل کی جماعتوں کے محکمہ تعلیمات پنجاب نے برائے اضلاع گوجرانوالہ۔ جھنگ۔ لائل پور بطور سول سیکسٹ بک بذریعہ سرکلر نمبر ۱۳۳۔ ۱۰ جی منظور کیا۔ جسے فیروز سنز نے چھپوایا۔

۵۔ اسلامیات | یہ کتاب آپ نے ادارہ تعلیم ثانوی کراچی کے لئے تالیف کی۔ جس کی تاریخ طباعت ۱۹۵۳ء / ۱۳۷۳ھ مندرج ہے۔ اس کے ناشر بھی فیروز سنز ہیں۔

۶۔ آسمانی گھڑی | غالباً اس کا نام تقویم الایام بھی ہے۔ دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول کے صفحات بانوے۔ تاریخ کتابت ۱۹۵۵ء / ۱۳۷۵ھ مطابق سنہ پاک۔

Marfat.com

حصہ دوم کے صفحات ایک سو نو (۱۰۹) بعد فہرست مطالب۔ تاریخ کتابت یکم رمضان ۱۳۷۵ھ ہے۔
یہ کتاب کالی روشنائی سے گیارہ سطر کے صفحہ پر خط نستعلیق میں لکھی گئی ہے۔
اس کتاب پر آپ کا نام اسطرح لکھا ہے۔

"مرتب اقبال حسین الاعظمی (منشی فاضل) ساکن میرووال بر رستہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ"

۷۔ ہندی لغات | لغت کی کتابوں میں سے آپ نے ایک چھوٹا سا رسالہ ہندی لغت بحروف دیوناگری تحریر کیا۔ جو نہایت خوشخط ہے۔ ایک طرف دیوناگری اور دوسری طرف بالمقابل اردو میں اس کا تلفظ موجود ہے۔

آپ نے اپنی خداداد قابلیت کی بنا پر ہندی اور گورمکھی زبان میں کافی دسترس حاصل کر رکھی تھی۔ یہی حال انگریزی کا تھا۔ کمال کی بات ہے کہ آپ ہندی اور گورمکھی کے اعلیٰ درجہ کے کاتب اور انگریزی کے خوش نویس بھی تھے۔ نہایت رواں اور شستہ انداز سے انگریزی لکھتے۔ ان تینوں حروف کی کافی دستگاہ تھی۔

۸۔ رسالہ صنعت و حرفت | یہ رسالہ مختلف قسم کی سیاہیوں پر مشتمل ہے جو آپ نے اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر لکھا ہے۔

۹۔ دیوان اشعار | یہ آپ کے اشعار کا مجموعہ تھا۔ [illegible] سے تبدیلی سکونت کے باعث آپ کو سامان ایک غیر جگہ رکھنا پڑا اور [illegible] شخص کی غفلت کے باعث آپ کی بہت سی کتابیں ضائع ہو گئیں [illegible] بھی ضائع ہو گیا۔ اس کی دوسری نقل بھی [illegible] ۱۸ھ

اشعار گوئی

آپ فارسی اور اردو میں اشعار [illegible] آپ کی [illegible] آپ کا [illegible]

۱۸ھ یہ سب کتابیں [illegible] ان کی [illegible] ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

یہاں درج کیا جاتا ہے۔

فارسی کلام

نعتیہ

یا احمد مجتبیٰ علیک الصلوٰۃ — مقصود ز ھل اتیٰ علیک الصلوٰۃ
مطلوب ز انما علیک الصلوٰۃ — اے خاتم انبیا علیک الصلوٰۃ

[۱۴ شعبان ۱۳۶۲ھ]

قطعہ

زاہد کہ بر بہر خویشتن مے نازد — پیشانیِ خشک را ترش مے سازد
با عجب و غرور بر زمیں مے تازد — بے چارہ چہ محنتِ خودش مے بازد

[جمعہ یکم فروری ۱۹۵۷ء]

اُردو کلام

غزلِ عارفانہ

راس آئے کیسے دہر کی آب و ہوا مجھے — رہتی ہے ہر قدم پہ صدا جب فنا مجھے
کٹ جائے اے ندیم شبِ غم کسی طرح — اُس زلفِ نارسا کی حکایت سنا مجھے
خود ہو کے رہنما مرے اس جذبِ شوق نے — رستہ حریمِ ناز کا دکھلا دیا مجھے
طوفاں ہے اور بحرِ حوادث کنارہ دُور — پھر کیا ہوا تو چھوڑ بھی دے ناخدا مجھے
منزل کا جب پتا ہے تو راہ مل ہی جائے گی — رہنے دے میرے حال پہ اے رہنما مجھے
عشق و جنوں نے زندۂ جاوید کر دیا — جب ہو چکی بقا تو کہاں کی فنا مجھے
اک لمحہ بے خودی کی مدت سے آرزو — اپنا وجود بھی ہو جہاں ماسوا مجھے
راہِ طلب میں شوقِ طلب کا یہ حال ہے — منزل دکھائی دے رہی ہے زیر پا مجھے

میں اور شکوۂ ستم و جورِ نا روا
اپنا ہی اعظمی نہیں کوئی بتا مجھے [۱۹]

---

[۱۹] ماہنامہ شمس المشائخ مدراس۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء۔ شرافت۔

Marfat.com

سہرا

بتقریب شادی کتمدارئی چوہدری احمد فیاض خاں خلف الصدق الحاج
بابو امیر علی خاں صاحب دام معالیہم

احمد فیاض خاں کا جو سہرا رقم کروں — گلشن سے پھول کان سے موتی بہم کروں
گلہائے شعر و غنچۂ مضموں کے ساتھ ساتھ — صوتِ ہزار و نغمۂ بلبل کو ضم کروں
تارے پروؤں تارِ شعاعہائے مہر سے — اور اُن کے ساتھ نظمِ ثریا کو ضم کروں
یہ پھول ناشگفتہ و تازہ رہیں مدام — آبِ حیات دستِ مسیحا سے نم کروں
اِس شان کا جو بن چکے سہرا تو ہم نشیں — پڑھ پڑھ کے اُس پہ سورۂ اخلاص دم کروں
جب زیبِ بخشِ چہرۂ فیاض ہو تو پھر — اس کو حوالے گیسوئے پُر پیچ و خم کروں
ہے وقتِ خوش یہ جشنِ مسرت کی دھوم دھام — تیرا پنے حلقِ خشک کو باجامِ جم کروں
گاؤں ترانہ ہائے سُرور و نشاط و عیش — ہرگز نہ کوئی گردشِ گردوں کا غم کروں
بعد اِس کے وقت جلد ہی آئے تو میرے دوست — میں گائڑی کا سہرا سپردِ قلم کروں
جی چاہتا ہے شوق کہ وقت آئے یا خدا — احمد بلال خاں کا بھی سہرا رقم کروں
پروردگار تم کو سلامت رکھے مدام — حسنِ دعا یہ سہرے کے اشعار تم کروں

[دعاگو اقبال حسین ۲۵ جنوری ۱۹۵۸ء]

کالج کی پڑھائی

کالج کی پڑھائی تو محض ایک بہانہ ہے
لاہور میں رہنے سے دراصل جو مطلب ہے،
مطلب ہے وہ عیاشی مقصود ہے اوباشی

عیاشی کے ہاتھوں سے کوئی نہ بچا اب تک — اوباشی نہیں جاتی مفلس نہ ہوا جب تک
اے مطربِ خوش لہجہ اک نغمہ و موج مے — یہ جانِ حزیں آخر دکھ درد سہے کب تک

کالج کی پڑھائی تو محض ایک بہانہ ہے ا ف

Marfat.com

دشمنانِ صحابہ کے متعلق

اے مردکِ خسیس اور بے راہ و دلیل — گم گشتۂ ظلمت خبیث اور ذلیل
کس راہ سے تو انہیں مرا کہتا ہے — سچائی یہ جن کی ہے گواہ جبرائیل

ے

اے پاجی و اے ذلیل و اے ہرزہ درا — اچھوں کے نہ حق میں ہو کبھی ہرزہ سرا
گمراہی کے راستے پہ چلنے والے — اپنے اعمال بھی کبھی دیکھ ذرا

قطعہ

اقبال حسین دل کی دنیا بھی دیکھ — اور نورِ ازل بہ چشمِ بینا بھی دیکھ
ظاہر کی نظر سے تو نے دیکھا سب کچھ — باطن کی نگاہ سے نورِ معنیٰ بھی دیکھ

قطعہ فارسی

افسوس کہ عمرِ من ز شصتاد گزشت — فکر و غمِ عاقبت نہ در باد گزشت
ایں زندگیِ عزیز و ایں وقتِ دراز — در غفلتِ من برفت و برباد گزشت

تاریخ گوئی آپ کو فن تاریخ دانی اور تاریخ گوئی میں کمال حاصل تھا۔ مادۂ تاریخ نکالنے میں اپنے والد صاحب کی طرح ذکی الطبع تھے۔ بطورِ یادگار آپ کی چند تاریخیں یہاں درج کی جاتی ہیں۔

تاریخِ وفات شیخ امام الدین مکھی

"دخل الجنۃ بنعم اللہ وجدہ" ۱۳۶۴ھ

تاریخِ وفات چوہدری امیر علی خاں
ذیلدار ملک پور

وہ امیرِ علی نیک سرشت — جب فنا سے گیا بسوئے بقا
سالِ رحلت کہا یہ ہاتف نے — آج وہ داخلِ بہشت ہوا

۱۳۶۴ھ

Marfat.com

تاریخ منشی فاضل شدن صدیق حسن ثنا

پرگشت ز بیعت فرا دانم دل — هم لطف خدائے پاک باد شامل
تاریخ بگفتا نفے از غیبم — صدیق حسن شاہ منشئی فاضل

۶۱۹ — ۴۹

تاریخہائے رحلت منشی محمد اسد اللہ مرحوم

۱۲ شوال ۱۳۷۱ھ بروز شنبہ صبح ۸ بجے قبل دوپہر
مطابق ۲۲ دسمبر ۲۰۰۹ بکرمی۔

۱ صاحب مرتبہ منشی محمد اسد اللہ۔ ۱۳۷۱ھ
۲ کاتب الحروف منشی محمد اسد اللہ۔ ۱۳۷۱ھ
۳ زبدۂ خلق منشی محمد اسد اللہ ۱۳۷۱ھ

تاریخہائے تعمیر ہال اسلامیہ ہائی سکول ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۳ء

(۱)

نسبت تالار عالی ہے ظہور الدین سے — اُس کی جان پاک پر ہو رحمت رب غفور
جنت اخور شید احمد زندہ و پائندہ باش — تو نے کردی طالبان علم کی تکلیف دور
تیرے اکرام و عطا سے ہو گیا تعمیر ہال — اس لئے تاریخ بھی اس کی ہے۔ اکرام ظہور

۱۳۷۳ھ

مرتومہ ۲۰ اپریل ۱۹۵۹ء [پنجشنبہ ۱۱ شوال ۱۳۷۸ھ]

(۲)

ج جناب ذات ایزد مہرباں ہے
ن نوید لطف حق سے شادماں ہے
غ ۱۰۰۰ غرور جہل و نادانی ہوئے دور
ظ ۹۰۰ ظہور علم و دانش کا عیاں ہے

Marfat.com

(۳)

۳ ج جنابِ الٰہی رکھے گُل فشاں ن ۵۰

۹۰۰ ظ ظہور اور خورشید کا ہے یہ باغ غ ۱۰۰۰ ۶

(۴)

صوری عیسوی۔ معنوی ہجری

"سالِ بنا سنہ ایک ہزار نوسو ترین میلادی"

۷۳ ۱۳ ھ

(۵)

صوری و معنوی ہردو عیسوی

"تعمیرِ ہال جون سن ایک ہزار نوسو ترین"

۵۳ ۱۹ ۶

(۶)

بکرمی تاریخ

حضرتِ خورشید نے ہال جب بنوا دیا — اور ظہور الدین ہال نام اُس کا رکھ دیا

بکرمی سالِ بنا سوچتا تھا آج میں — غیرتِ گلشن۔ مجھے غیب سے آئی ندا

۱۰ ۲۰ ب

قطعہ تاریخ

وفاتِ جاوید احمد

چو جاوید احمد برفت از جہاں — دمِ گشت دو نیم و جانم جریح

پئے سالِ تاریخِ فوتش بہ من — چنیں گفت ہاتف۔ برحمت غریق

۱۹۶۰ ء

Marfat.com

ان کے علاوہ بھی آپ کی مستخرجہ سینکڑوں تاریخیں ہیں۔ جو آپ کے کتب خانہ کے متفرق اوراق پر لکھی پڑی ہیں۔ جو بخوف طوالت یہاں درج نہیں کی گئیں۔

مکتوبات

آپ کے چند مکاتیب یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

مکتوب بنام کسی دوست کے | یہ مکتوب آپ نے پنجابی نثر میں کسی دوست کے نام لکھا اس میں قوتِ دماغ کا ایک نسخہ تحریر کیا۔ اس سے آپ کی پنجابی نثر نگاری۔ اور طبی معلومات پر روشنی پڑتی ہے۔

"مکرم معظم جناب بھائی صاحب۔ زاد لطفہٗ۔

السلام علیکم۔ پنج دھاتہ دوائی لے کے ایس لفافے وچ پاکے، مُرسلِ خدمت اے۔ ایہ دوائی نُوں رتیاں وزن وچ اے۔ تے اکی دن دی خوراک اے۔ ایہ ایس تراں استعمال کرنی ہووے گی۔

پہلاں امبدیاں اکی برابر برابر پڑیاں بنالینیاں۔ سویرے کھان لگیاں کھبے ہتھ دی تلی تے دو تولہ گاں دا مکھن رکھ کے، ٹوپہ سجے ہتھ دی اُنگلی نال کڈھ لینا۔ تے اک دن دی خوراک اوہدے وچ پاکے۔ پھر ٹوپہ بند کر کے کھالینا۔ مطلب ایہ وے پئی دوائی مکھن دے وچ رکھ کے کھانی۔

پرہیز۔ جسقدر چیزاں نیں سب تھوں پرہیز۔ سوائے کنک دی روٹی دے، گاں دے گھیو نال تراتر کر کے کھالینی۔ لُون دی نئیں کھانا۔ نہانا دی نئیں۔ منہ دھونا۔ استنجا کر لینا۔ وضو کرنا۔ ایہ تن کم کر لینے۔ نہ لسی پینی نہ گنا چوپنا۔ نہ ساگ

Marfat.com

نہ مکئی دی روٹی۔ گل کئی پئی کنک دی روٹی گاں دے گھیو نال کھانی ہور کجھ نئیں کھاناں۔ جیکر لون کھانا ہووے۔ پالک گوشت دے وچ پا کے کھالیناں۔

اوہ نسخہ جیہڑا حسیاں جی ہوری بابے جی ہوراں نوں دس گئے سان۔ اوہ کجھ گھٹ سی۔ اصل صحیح نسخہ فوت دماغ دے واسطے ایہ ہے۔

ھوالشافی۔ بدام دیاں گریاں چھلیاں ہویاں۔ مغز پستہ۔ مغز فندق۔ مغز چلغوزہ۔ مغز ناریل۔ مغز اخروٹ۔ مغز تخم خربوزہ۔ مغز تخم تربوز۔ مغز ترہ۔ مغز کھیرا۔ تال مکھانہ۔ خشخاش سفید۔ وڑینویں۔ مغز تخم کدو۔ ہر اک تے پنج تولہ۔ الائچیدانہ۔ ہریال لائچیاں ہر اک ڈھائی تولہ۔ گلقند۔ مصری کوزہ۔ ہر اک ادھ سیر۔ گاں دا گھیو سیر۔ دفتری چاندی دے ورقاں دی ساری۔ پیلاں جناں تول وچ مغز ہووے اوناں ای گھیو دیگچی وچ پا کے۔ مغزاں نوں بھن لیناں۔ جدا اک مغز بھج جاوے تے مغز تھال وچ پا لیناں۔ تے اوہدا گھیو کسے ہور بھانڈے وچ پا لیناں۔ پھر دوجا مغز تے ہور نواں اُن سٹ یا گھیو دیگچی وچ پا کے مغز بھن لیناں۔ پھر اوہ مغز دی تھال وچ رکھ لیناں تے اوہ گھیو دی اوس بھانڈے وچ رلا لیناں۔ ایس نراں سارے مغز بھن لینے۔ جدسارے مغز بھج جان تے اوہناں نوں کٹ لیناں۔ پھر جناں گھیو سٹ یا ہویا ہووے اوہنوں دیگچی وچ پا کے گلقند نوں سٹ دیناں۔ اوہدی کچیاں ہٹا لینی بھننی نئیں۔ اوہنوں لاہ کے۔ اوہ مغز جیہڑے تھال وچ برابر کر کے رکھے ہوئے ہون۔ ہولی ہولی پا دینے۔ پھر مصری کوزہ تے لائچیاں پا کے ساگ وانگوں گھوٹنے۔

جیدی ہی طبیعت وچ بلغم ہووے اوہدے لئی ورق پا لینے۔ تے جیدی طبیعت وچ صفرا ہووے۔ اوہدے لئی کوئی نوٹ نئیں۔ کھانا ڈھائی تولے۔ بھاویں سوا تولہ سویرے تے سوا تولہ شام نوں کھا لینا کرناں۔

جنردی کتاب لبھی اے نئیں لبھدی۔ خدا جانے رعیہ ہووے گی۔ گھر وچ ساریاں

Marfat.com

نوں سلام۔ بابے ہوراں نوں بھین ہوراں نوں کل نوں مٹھ بھنڈ کے سلام۔"

اقبال حسین از میرووال ۲ر جنوری ۱۹۱۶ء

[۲۵ر صفر ۱۳۳۴ھ]

(۲)

مکتوب بنام والدِ خود مولانا محمد اعظم میروالی ؎

"عمرِ تو بادا دراز اے ساقیِ بزمِ جمال
ماز لطفت کامران و تو ز عشرت کامیاب

میری سرکار کا سایہ ہما پایہ خداوندِ دو عالم تا قیامت قائم رکھے۔ آدابِ قدمبوسی بجا لا کر موقفِ ادب میں عرض رساں ہوں کہ میں اس اتوار کو ایک ضروری مصروفیت کے باعث سعادتِ خاکبوسی سے قاصر ہوں۔ انشاء اللہ دوسرے اتوار کو حاضرِ خدمت ہوں گا فقط والسلام۔ ع الٰہی در جہاں پائندہ باشی

اقبال حسین از لاہور۔ ۴ر مئی ۱۹۴۴ء

[۱۰ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۳ھ]

(۳)

مکتوب بنامِ والدِ خود مولانا محمد اعظم ؒ ؎

"اے پدر اے پایۂ الطافِ حق — بر سرِ من سایۂ الطافِ حق
آنچہ بفرستادۂ من خوردہ ام — پَے بہ الطافِ تو الحق بُردہ ام
گشتہ از دے کام و دندانم لذیذ — ہم ز الطافِ تو شد ہمانم لذیذ

الطعمۂ شیریں و لذیذ کہ از مطبخِ دولت ارزانی داشتند۔ در حوصلۂ ریزہ خوار خوان ابد نعمت آں نگنجد کہ از عہدۂ شکرِ آں بیروں آید۔ خوش کام و خوش وقت فرمودی۔ الٰہی بردام خوش کام و خوش وقت باشی الٰہی زندہ باشی بع این دعائے مستمنداں یا الٰہی مستجاب" دعاگوئی دولت نعمت اقبال حسین اللہ اعظمی ۱۲ر ذی قعدہ ۱۳۶۳ھ

Marfat.com

(۴)

مکتوب بنام صوفی صاحب محمد اسمٰعیل

جناب صوفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سب سے پہلے گرم گرم تازہ بتازہ لطیفہ سُنیئے۔ آپ کے مُرید خاص چراغ ڈوم[عہ] نے اس محترم موقع پر اپنی تقریر کا موضوع واقعہ مباہلہ قرار دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مذکور ہمارے گاؤں کے روافض کے اُلماء[عہ] کرام سے ہیں لیکن روافض کو قرآن مجید کہاں سے آسکتا ہے؟ آخر بازار والی مسجد کے امام حافظ محمد رمضان سے آیت پوچھی۔ اُنہوں نے پارہ۔ رکوع۔ سورہ۔ آیت وغیرہ سب کچھ بتادیئے اور قرآن مجید سے وہ مقام نکال کر خوب اچھی طرح ذہن نشین کردیئے۔ لیکن یہ نور بے دینوں میں کہاں رہ سکتا ہے، موقع پر آپ نے یوں بکا۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تم اپنی اولاد لے آؤ۔ میں اپنی اولاد لے آتا ہوں۔ تم اپنے بھائی لے آؤ۔ میں اپنے بھائی لے آتا ہوں۔ اور تم اپنی عورتیں لے آؤ میں اپنی عورتیں لے آتا ہوں" (وغیرہ وغیرہ) ——— آج ڈوم صاحب کی زبان سے پتہ چلا کہ اللہ تعالےٰ کے اولاد بھی ہے۔ عورتیں بھی ہیں اور بھائی بھی ہیں۔

شاہ صاحب سردار شاہ صاحب کو یہ لطیفہ ضرور سنانا۔

لطیفہ کے بعد آپ سے ایک استفسار ہے کہ آپ نے حضرت صاحب ہردوئی کے ملنے کے لئے جو اشتہار لکھا ہے اُس میں سب سے جلی الفاظ یوں رقم فرمائے ہیں "جلسہ عام" میں یہ پوچھتا ہوں کہ ——— کو اس اور کیوں پڑھا جائے جب کہ قصہ قضیہ فیصلہ رتبہ حصہ جثہ موقعہ۔ واقعہ فقہ مرافعہ۔ مباحثہ وغیرہ میں

عہ مولانا نے طنزاً۔ مُرید کو مُرید لکھا ہے۔ عہ چراغ مراسی کو چراغ ڈوم لکھا ہے چونکہ وہ ڈوم جاہل مطلق تھا۔ اس لئے بجائے علماء کرام لکھنے کے بجائے اُلماء قرام لکھا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

مدّ (ـــ) کو صرف ہ ہی پڑھا جاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ان الفاظ میں ـــ کو س اور ہ نہیں پڑھا جاتا۔ جناب اگر جملہ کو ج ل س ہ پڑھا جائے تو قصہ یا مباحثہ کو بھی ق ص س ہ اور م ب ا ح ث س ہ پڑھنا چاہیے۔ اور اگر قضیہ، موقعہ کو ق ض ی ہ اور م و ق ع ہ پڑھا جانا چاہیئے تو جملہ کو بھی ج ل ہ ہی پڑھیئے۔ یعنی اعتراض یہ ہے کہ ایک لفظ میں تو مد کو آپ س پڑھیں، اور اُسی مد کو ویسے ہی متشابہ حروف میں س نہ پڑھیں، کیوں؟ اُس میں کیوں اور اِس میں نہ کیوں؟ امید ہے آپ ضرور ہدایت نامہ کتابت تحریر فرمائیں گے۔

ہدایت نامہ کتابت سے مرحوم منشی تاج الدین صاحب یاد آگئے۔ اُن کی صحیح صحیح تاریخ وفات سے اطلاع ضرور بصد ضرور دیں۔ اُنہوں نے اپنی کتاب مرقع زریں میں ایک شعر لکھا ہے۔

سکوں ہو جہاں زندگی کے سفر میں ۔۔۔ کوئی اب تک ایسا ٹھکانا نہ آیا

میں نے اس کے جواب میں یہ شعر تحریر فرمایا ہے ؎

موت کا آخر مجھے اک دن پیام آہی گیا ۔۔۔ زندگانی کے ٹھہرنے کا مقام آہی گیا

میں یہ شعر اُن کی کتاب کے اُسی صفحہ پر خطاطی جدید میں لکھ کر مع تاریخ وفات بقید یوم و تاریخ و ماہ و سال لگانا چاہتا ہوں۔ اس کے جواب میں کوتاہی نہ کریں۔ آپ کا جواب آنے پر خطاطی جدید میں آپ کو یہی شعر لکھ کر بھیجوں گا۔ فقط تاکید بلکہ شدید تاکید ہے

فقط والسلام

۳ ستمبر ۱۹۵۵ء ۔ دفتر الکتاب بیرووالی [illegible]

(۵)

مکتوب بنام منشی عبدالغنی وکیسی نیر مرید کے ضلع شیخوپورہ

عزیز من السلام علیکم

حضرت باباجی صاحب [یعنی مولانا محمد عظیم بیروالی] کا انتقال ہو گیا ہے ۲ جون [illegible]

Marfat.com

شام کے ۹ بجے ۹۵ پچانوے سال کی عمر میں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اقبال حسین از میرووال ۹ جون ۱۹۵۶ء

[۲۹ شوال ۱۳۷۵ھ]

(۶)

مکتوب بنام صوفی محمد اسمٰعیل صاحب

یا حضرت!

سلام مسنون۔ مزاج بخیر۔ میں آنجناب کو خط لکھنے والا ہی تھا کہ مکتوب مبارک موصول ہوا۔ میرا حال آج کل کچھ اچھا نہیں ہے۔ شاید میں نے عرض کیا تھا کہ ۲۴ ستمبر کو مجھے ایک رجسٹری لفافہ ملا جس میں دیال سنگھ کالج ٹرسٹ کمیٹی نے میری رقم پراویڈنٹ فنڈ مجھے دے دینے کا فیصلہ کیا تھا اور مجھے تاکید کی تھی کہ ایک ضامن دو۔ اور ضمانت نامہ داخل دفتر کرو۔ چوہدری غضنفر علی خاں صاحب سابق پٹواری نے از راہ مہربانی ضامن ہو کر بتیس روپے کے کاغذ پر ضمانت نامہ لکھ دیا اور میں نے اس امر کی انجام دہی کے واسطے ہسپتال سے رخصت لے لی۔ ضمانت نامہ کمیٹی مذکور کے دفتر میں داخل کر کے میں ہفتہ ۲۹ ستمبر کو گھر چلا گیا۔ اور پھر جمعہ ۵ اکتوبر کو واپس آیا۔ ۶ اکتوبر کو دفتر گیا۔ جب سے آج تک آئے کوڈی چھکے کوڈی ہو رہی ہے۔ اور خراب کر رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ ضامن کو ہمارے سامنے لاؤ۔ اور ضمانت نامہ پر ہمارے وکیل کے سامنے دستخط کرے۔ کبھی کہتے ہیں ضامن اپنی جائداد کی تصدیق کرائے۔ کبھی کہتے ہیں دوبارہ ضمانت نامہ لکھواؤ۔ غرض یہ کہ خواہ مخواہ پریشان کر رہے ہیں۔ حالانکہ ضمانت نامہ کے کاغذ پر دو زبردست شہادتیں ہیں۔ اوّل میاں عبدالرشید خلف حاجی چوہدری فیروز الدین ذیلدار راوی روڈ۔ میاں صاحب مذکور لاہور میونسپل کارپوریشن کے کونسلر اور صاحب جائداد کثیر ہیں۔ دوسرے چوہدری محمد اکبر خاں بی اے ایل ایل بی پنجاب کونسل کے اسسٹنٹ سکرٹری۔ گورنمنٹ سروس میں بلند پایہ افسر ہیں

Marfat.com

ہر چند کہتا ہوں کہ ان دو نو گواہوں کی موجودگی میں اب کسی اور کارروائی کی ضرورت ہی نہیں مگر وہ سنتے ہی نہیں۔

ادھر زخم کا یہ حال ہے کہ روز روز اور سر دقت کی دوڑ بھاگ سے خراب ہو رہا ہے۔ دو دو دن پٹی کا موقع نہیں ملتا۔ اب خیال ہے کہ اتوار کے بعد دوبارہ اسی جگہ داخل ہو کر مکمل علاج تک وہیں قیام کروں۔

آج میں رقم ہی کے سلسلہ میں کمیٹی کے سکرٹری صاحب سے ملنے گیا تھا۔ دو دفعہ اُن کی کوٹھی پر گیا۔ ملاقات نہیں ہو سکی۔ کل صبح پھر ۸ بجے جاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مع متعلقین بخیر و عافیت رکھے۔ اور ہمیشہ سلامت رکھے۔ میں ہسپتال میں داخل ہو کر آپ کو اطلاع دوں گا۔ اس وقت جناب ماسٹر حفیظ اللہ صاحب میرے پاس تشریف فرما ہیں۔ والسلام۔

اقبال حسین از لاہور نواں کوٹ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

[۹ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ]

(۷)

مکتوب بنام صوفی محمد اسمٰعیل صاحب

یا حضرت۔ سلام

۲۲ فروری ۱۹۵۷ء جمعہ کے روز میں نے آپ کا مسودہ نظم لاہور سے بذریعہ رجسٹری ارسال خدمت کیا تھا۔ اور اس میں عرض کی تھی کہ از راہ مہربانی مجھے اس کی وصول یابی کی اطلاع فرما دیں۔ آج ۴ روز ہو گئے۔ آپ کی طرف سے اس کی نسبت کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ اس نظم کے متعلق جناب مولانا مولوی محمد شریف صاحب نے جو اظہار خیال فرمایا ہے وہ بھی لکھیں۔ آپ نے اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

Marfat.com

میں اب پہلے سے زیادہ معذور اور مریض ہو گیا ہوں۔ اور مرض روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ سب سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ نظر حد از حد زیادہ کمزور ہو گئی ہے۔ پاس بیٹھے ہوئے آدمی کا چہرہ نہیں پہچان سکتا ہوں۔

چند روز ہوئے میرے مطالعہ سے [جو بڑی مشکل سے شیشوں کے ذریعے کرتا ہوں] یہ بات گزری کہ نظیم آزاد میں عموماً جو صنعت اور صفت کارفرما ہوتی ہے اس کا نام صنعتِ ماوراء البحر ہے۔ اور پھر لکھا ہوا تھا کہ بحر کے دو معنے ہوتے ہیں۔

(۱) سمندر۔ اور اس صورت میں اس کی جمع ابحار ہو گی۔

(۲) وزنِ شعر۔ اور اس صورت میں اس کی جمع بحور ہو گی۔

پھر ایک مثال دی تھی۔ جیسے بیت۔ اس کے بھی دو معنے ہیں۔

(۱) شعر۔ اس صورت میں اس کی جمع ابیات ہو گی۔

(۲) گھر۔ اس صورت میں اس کی جمع بیوت ہو گی۔

اسی قسم کی کچھ اور مثالیں بھی تھیں۔ جو مجھے ضعفِ حافظہ کے باعث یاد نہیں رہ سکیں۔

آپ نے اپنی نظم میں اس صنعت (صنعت ماوراء البحر) کا خوب خوب استعمال فرمایا ہے لیکن یہ استعمال آپ کے ارادہ سے نہیں ہوا۔ اور نہ آپ کو اس کا علم ہی ہے۔ بہرحال غیر شعوری طور پر زمانہ حال کی روش کے مطابق ہر قسم کی بندشوں اور پابندیوں سے آزاد ہو کر ایک صنعت کا ذکر اول تا آخر بڑی عمدگی سے نبھا لے جانا ہر کسی کا کام نہیں۔

اخبارات میں کبھی کبھی نمونے دیکھنے میں آیا کرتے ہیں۔

شاعری کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

اول موزونی طبع۔ جو فطرت کا عطیہ ہوتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ شاعر پیدا ہوتا ہے، شاعر بنتا نہیں۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ جسے فطرت سے موزونیِ طبع عطا

Marfat.com

نہیں ہوئی وہ فقط لفظوں کو اِدھر اُدھر کر کے شاعر نہیں بن سکتا۔
دوسری چیز علم ہے۔ پیدائشی شاعر کے لئے علم کی چنداں ضرورت نہیں۔ تاہم ٹھوکر سے بچنے کے لئے اس کی بھی از حد ضرورت ہے۔ واحد جمع۔ مذکر مونث۔ محاورہ زبان۔ روزمرہ زبان صحتِ زبان وغیرہ کو بحال رکھنے کے لئے علم مدد دیتا ہے جس سے شعر صحیح ہوتا ہے عروض وزن کی غلطی سے بچاتا ہے۔

جہاں یہ دونوں باتیں نہ ہوں۔ وہاں شاعری شاعری نہیں مخبول ہے۔
کہتے ہیں کہ علامہ اقبال سے ابتدا میں عروضی غلطی ہوئی۔ کسی نے طعن دیا کہ شاعر بنتے ہیں اور وزن قائم رکھنے کا شعور بھی نہیں۔ بس اُسی وقت سے عروض پر توجہ دی۔ اور چند روز میں کمی پوری کر لی۔ لیکن جہاں استعداد اور موزونیٔ طبع مفقود ہو، وہاں عروض دانی بھی وزنِ شعر کو قائم نہیں رکھ سکتی یعنی مقدم موزونیٔ طبع ہے۔ اور بعد میں کچھ اور، فقط

المرقوم ۱۸ مارچ ۱۹۵۷ء اقبال حسین۔ [۱۵ شعبان ۱۳۷۶ھ]

(۸)

مکتوب بنام صوفی محمد اسمٰعیل صاحب

جناب صوفی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا خط کوئی دس روز ہوئے مجھے ملا تھا۔ جواب اس لئے نہ دیا گیا کہ آپ نے لکھا تھا کہ حنظلہ علی کے بیٹے کی شادی کی تقریب پر آپ آئیں گے۔ میں نے خیال کیا کہ جواب بہ تبسم خود دیکھ لیں گے۔ آپ نہ آئے۔ اب یہ خط لکھ رہا ہوں۔ میرا حال یہ ہے کہ صحت کامل نہ میں ہوئی۔ زخم والے پاؤں کی انگلیوں میں تکلیف اکثر ہوتی ہے۔ آج دوبارہ گوجرانوالے جانے کی خاطر گھر سے نکل کر نہر کے پل پر پہنچا ہی تھا کہ بارش آگئی اور میں واپس آگیا۔ اب کل پروز انوار [illegible] جاؤں گا۔
میں نے کتاب پیر کے متعلق کہا تھا۔ اُس وقت زبانی بات تھی۔ اب تحریر میں [illegible]

Marfat.com

ہوں ۔ کتاب مذکور جس کی مجھے تلاش ہے ۔ مولوی محمد الدین ڈھڈیالوی ۔ کتب خانہ محمدی اندرون بھاٹی دروازہ لاہور نے چھپوائی تھی ۔ بڑی تقطیع ۔ آخر میں فرہنگ ۔ بلا تصویر ۔ اصلی اور صحیح کتاب تھی ۔ تاریخہائے طباعت مولوی محمد باقر پروفیسر عربی مشن کالج لاہور اور منشی برکت علی مرحوم نیلہ گنبد لاہور نے کہی تھیں ۔

آج کل جو کتابیں اس نام سے ملتی ہیں ۔ وہ زیادہ تر جعلی ۔ اور اُن کے اشعار الحاقی ہوتے ہیں ۔ اور کلام اُن کا بے مزہ اور فضول طور پر طول طویل ہوتا ہے ۔ فقط

اقبال حسین ۔ یکم فروری ۱۹۵۸ء

[مطابق ۱۱ رجب ۱۳۷۷ھ]

(۹)

مکتوب بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ تونسوی برخوردار ی سابنپالوی ۱۲

۷۸۶ ۴

مکرمت مآب جناب پیر صاحب ۔ زاد لطفکم

السلام علیکم ۔ کل بتاریخ ۶ ردسمبر ۱۹۵۹ء آپ کا لفافہ اعلیٰ حضرت مولانا مولوی محمد اعظم صاحب کے اسم گرامی پر موصول ہوا ۔ افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت موصوف قدس اللہ سرہ العزیز کا وصال مبارک تین سال سے زیادہ عرصہ ہوا ۔ تقریباً سو سال کی عمر میں ۲ رجون ۱۹۵۶ء مطابق ۲۰ رجیٹھ سمت ۲۰۱۳ کو ہو چکا ہے ..... میرا نام اقبال حسین ہے ۔ میں مولوی صاحب مرحوم کا بیٹا ہوں انگریزی نہیں پڑھی ۔ معمولی نوشت و خواند کر لیتا ہوں ..... حضرت والد بزرگوار کے وصال مبارک کے بعد سب شاگرد اور درویش چلے گئے ۔ اب یہاں اُن میں سے کوئی نہیں ہے ۔ میرا بڑا جی چاہتا ہے کہ حضرت پاک نوشہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے روضہ اور دربار شریف کی زیارت کروں ۔ لیکن میں سردیوں کے موسم میں گھر سے نکلنے سے

Marfat.com

معذور ہوں۔ ایک تو میرے دونوں پاؤں کسی نامعلوم مرض کے باعث چلنے سے رہ چکے ہیں، دوسرے دونوں آنکھوں میں موتیا آچکا ہے۔ اور راستہ وغیرہ اچھی طرح دکھائی سُجھائی نہیں دیتا۔ ناواقف اور نادیکھے ہوئے راستہ پر سردیوں میں جانا بڑی ہی مشکل ہو جاتی ہے۔ البتہ گرمیوں کے موسم میں والد بزرگوار کے عرس مبارک (۲۰ رجیٹھ) کے بعد شائد کچھ حوصلہ کر سکوں۔ آپ کا خط حمس میں آپ کا پورا پتہ درج ہے حفاظت سے رکھ لیا گیا ہے۔ اگر ارادہ بنا تو یہی خط رہنمائی کے لئے کافی ہو گا۔ اور اگر حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی سالانہ تاریخ سے آپ اطلاع دیں تو اُس موقع پر حاضر خدمت ہونا میرے لئے سہولت اور آسانی کے علاوہ ثواب کا باعث بھی ہو گا۔ جواب سے ضرور اطلاع دیں۔

میرے دونوں پاؤں کسی ایسے مرض سے ماؤف ہو چکے ہیں کہ لاہور کے بڑے ہسپتال کے ڈاکٹر۔ اور امریکن ہسپتال کے انگریز ڈاکٹر بھی نہیں سمجھ سکے۔ جو اُن کے خیال میں آتا ہے کر گذرتے ہیں، چنانچہ امریکن ہسپتال کے انگریز ڈاکٹر نے دائیں پاؤں کا انگوٹھا پرلشین سے اس لئے کاٹ دیا کہ اس میں بیماری کے باعث زخم پیدا ہو چکے ہیں، اور یہ زخم اچھے نہیں ہو سکتے۔ ان کا واحد علاج یہی ہے کہ انگوٹھا کاٹ دیا جائے وغیرہ

جس وقت آپ کا لفافہ مجھے ملا ہے اور میں نے پڑھا ہے اُس وقت میرے پاس تین چار احباب تھے۔ یہ معلوم کر کے انہیں بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کے بڑے صاحبزادے صاحب شرافت حسین شرافت، شاعر بھی ہیں، خوشنویس بھی ہیں، اور [illegible] بھی ہیں، سب کو بے حد شوق پیدا ہوا کہ شرافت صاحب کے [illegible] میں [illegible] تو زہے خوش نصیبی۔ اس لئے ان سب نے مجھے فرمائش کی [illegible] میں عرض کروں کہ مہربانی کر کے شرافت صاحب کے فارسی اور [illegible]

Marfat.com

سب سے بہتر سمجھتے ہوں بطور تبرک ہمیں چند اشعار بھیجیں اور اگر ہو سکے تو ذیل کے فارسی اور اُردو طرحی مصرعوں پر شعر بنا کر خوشوقت فرمائیں۔

فارسی شعر

یاد آیامے کہ شورِ عشق در سر داشتم　　خوشدلی ہا با خیالِ روئے دلبر داشتم

اِس غزل کو چند اشعار سے مکمل اور مزین فرمائیں۔

اردو مصرع

بس راہ نما کو ڈھونڈتا ہوں راہ نما مجھے

راہ نما قافیہ، اور مجھے ردیف۔

نیز اپنے منتقیہ قطعات میں سے کوئی رُباعی۔ کوئی قطعہ یا کوئی عبارت بحروف خوشخط نستعلیق بھی بطور نمونہ عنایت فرمائیں۔ اور اگر عربی خط بھی لکھتے ہوں تو اس کی بھی دو چار سطریں ہمراہ جملہ ارسال فرمائیں۔ بڑی ہی عنایت ہوگی۔ اور ہم چار پانچ مخلص بڑے شوق اور بڑی بے تابی کے ساتھ اِس خط کے جواب میں منتظر ہیں۔ اسی لئے دو آنے کے ٹکٹ لفافہ کے لئے اِس مکتوب میں بھیج رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ہمارے شوق کی قدر فرما کر ہم لوگوں کو اُن کے برکات سے محروم نہ رکھیں گے۔

مجھے خط لکھنے کے لئے میرا پتہ صرف اتنا ہی کافی ہے [اِس میں میرا نام وغیرہ لکھنے کی بالکل ضرورت نہیں] "دفتر الکتاب بنام میر و دال۔ براستہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ" اگر عبارت میں یا تحریر میں کوئی غلطی معلوم ہو تو بے تکلف ارشاد فرمائیں تاکہ اُسے صحیح کر سکوں۔ اغلاط کا باعث میری کم علمی ہے۔

میرے اِن احباب میں سے ایک صاحب نے شرافت صاحب کا ذکر رسالہ اورینٹل کالج میگزین میں مولانا غنیمت کنجاہی کے سلسلہ احوال میں دیکھا ہے۔ اب انہیں بہت شوق ہے اور بار بار تاکید کر رہے ہیں کہ مہربانی کر کے شرافت صاحب ضرور اپنے کلام سے مسرور

Marfat.com

فرمائیں۔ میگزین مذکور کا یہ نمبر پندرہ سال پہلے کا ہے۔ فقط والسلام۔

اقبال حسین از میرووال ۸ دسمبر ۱۹۵۹ء
(۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۹ھ)

تحریر کتب آپ خوشنویس تھے۔ آپ کی تصانیف جن کا ذکر اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ وہ سب آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ کتب ذیل بھی آپ کی کتابت شدہ ہیں۔

۱ بے مثل لیتھو تصنیف مولانا محمد عظیم میروالی رح مطبوعہ
۲ مسند امام علی رضا۔ ترجمہ " "
۳ یار ہویں " "
۴ رسالہ شفاء الصدر قلمی
۵ چار نامہ "

قطعات نویسی آپ کو خوشخط قطعات لکھنے کا بہت شوق تھا۔ چند قطعات کی بطور یادگار نقل درج ذیل ہے۔

ہوالکل

اے آنکہ بملک خویش پائندہ توئی — وز دامن تست صیقل آئندہ توئی
کارمش بے چارہ قوی بستہ شدہ — بگشائے خدایا کہ تو بخشندہ توئی

عبدہ خاکسار اقبال حسین میروالی

[illegible] ۱۳۲۶ھ

۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

ے

احمد کہ شہِ سریرِ لولاک آمد — جانے ست کز آلائشِ تن پاک آمد

یک حرف ز مجموعۂ عز و شرفش — لولاک لما خلقت الافلاک آمد

ے

اختیارے در سفر نبود مرا — رشتۂ در گردنم افگندہ دوست

معتکف گاہ کعبہ سازد گاہ دیر — مے برد ہر جا کہ خاطر خواہِ اوست

ے

از بلند و پستِ دنیا شکوہ کافر نعمتی ست — تیغ ایں ہمواری از سوہانِ ناہموار یافت

دستخط | آپ اپنا نام اکثر تو اقبال حسین ہی لکھا کرتے تھے۔ مگر کبھی سیف الدین بھی لکھتے چنانچہ۔

۱۔ کتاب بانخ دبیار پر اسطرح لکھا ہے۔

"اقبال حسین المعروف سیف الدین ادیب منشی فاضل ساکن میرووال ضلع شیخوپورہ"

۲۔ ایک اور کتاب پر اس طرح درج کیا ہے۔

"عز الملوک سلطان الکتاب سیف الملۃ والدین ادیب ابو المظفر اقبال حسین الاعظمی الحنفی القادری النوشاہی منشی فاضل نستعلیق رقم"

۳۔ ایک کتاب پر اس طرح تحریر ہے۔

"حسان الکتاب اقبال حسین نستعلیق رقم" ۱۸۹۵ ع

۴۔ آپ نے فن ناخن نویسی سے ایک کاغذ پر اپنا نام اقبال حسین لکھا ہے۔

سجع مہر | آپ کی مہر کے دو سجع تھے۔

۱۔ ع "از محمد اعظم اقبال حسین"

۲۔ "اقبالِ اعظم" ۱۳۵۸ ھ

Marfat.com

طبی نسخہ جات

آپ کے قلم سے لکھے ہوئے دو نسخے میرے ملاحظہ سے گذرے ہیں۔ وہ یہاں آپ کی عبارت میں درج کئے جاتے ہیں۔

برائے تپ دق | در کتابے دیدم کہ کدوئے سبز را در ازالۂ تپ دق تاثیرِ تمام ست و استعمالش این طور کہ یک دانہ کدوئے سبز و تازہ را از بالائش پوست سبز دور کنند و گودائے سفید تش را مانند قاشہائے خربوزہ کردہ با شکر تری سفید بخورند و بگوشند تا یک دانہ تمام بخورند در یک روز۔ اگر در یک وقت نتوانند آہستہ آہستہ در تمام روز ختم کنند۔ انشاء اللہ صحت عاجل شود۔

اکسیر نزلہ و زکام دائمی | از ہلیلہ و بلیلہ و آملہ (از ہر شش) نمک تیار کنند و درین نمک بحساب فی تولہ ورق لقرہ سہ ماشہ بیامیزند و بقدر یک سرخ آب نیلوفر یا بالعوق سپستان بخورند۔ علاوہ نزلہ و زکام دائمی ہم قوت نظر را و ہم قوتِ دماغ را مفید ست و موئے نیز مدام سیاہ باشند۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے ہوئے۔

۱۔ مولوی مظفر حسین صاحب۔

۲۔ عزیز محمد احمد۔ المتولد ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء۔ سوا سال کی عمر پاکر ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں فوت ہو گیا

شاگردان رشید | آپ کے تلامذہ تو بہت تھے۔ چند مشاہیر کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱ پیر محمد اقبال شاہ صاحب ہیڈ ممی پیشنر محکمہ تعلیم۔ نارنگ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ

۲ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب پنشنر محکمہ تعلیم۔

۳ چوہدری محمد انور صاحب۔ نارنگ منڈی۔

۴ سید عاشق حسین صاحب افیسر اون سپیشل ڈیوٹی (ریٹائرڈ) بکسٹ بک کمیٹی

۵ مسٹر اے ایم فاروقی انسپکٹر سکولز

Marfat.com

۶ سید فدا حسن صاحب سی۔ ایس۔ پی، (ریٹائرڈ)

۷ مرزا محمد علی بیگ ایم۔ اے (ریٹائرڈ) ہیڈ ماسٹر۔

۸ مرزا محمود بیگ صاحب وٹرنری اسسٹنٹ

۹ ڈاکٹر سید صدیق حسن شاہ صاحب پولیس سرجن (ریٹائرڈ)

۱۰ چوہدری محمد اکبر صاحب بی۔ اے۔ آنرز ایل۔ ایل۔ بی (ریٹائرڈ) ڈپٹی سیکرٹری ولیسٹ پاکستان اسمبلی لاہور۔

۱۱ مسٹر سجاد حسین صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ ایڈمن برانچ اے جی آفس لاہور

۱۲ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بھٹی۔ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔ لاہور۔

۱۳ سید جعفر حسین شاہ صاحب بی۔ اے۔ لائبریری برانچ ہائی کورٹ۔ لاہور۔

منظومات

آپ کی مدح و توصیف میں چند اشعار ملے ہیں۔ جو یہاں لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

حبذا منشی سیف الدین ادیب — صاحبِ فضل و ہنر عالی مقام

آپ کے حسنِ قلم کی دھوم ہے — آپ کا شہرہ میانِ خاص و عام

آپ فارغ ایں و آں سے ہر طرح — وہ بچارے مال و دولت کے غلام

(۲)

یک کاتبے بودہ است در بیرِ دال — از لطف و عنایت خدائے متعال

شمشیر و سناں و تیغ در دست گرفت — بر صفحۂ دہر حرفِ خونیں بنوشت

محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

۳

راز محمد عظم اقبالِ حسین — نورِ علم و معرفت در قلب و عین

Marfat.com

تاریخِ وفات | مولانا اقبال حسین کی وفات ہفتہ ۲ دوسری ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ ایک ہزار تین سو بیاسی ہجری بمطابق ستائیسویں اپریل ۱۹۶۳ء ایک ہزار نو سو تریسٹھ عیسوی میں بعہدِ فیلڈ مارشل ایوب خاں ہوئی۔

مدفن | آپ کی مرقد جامع مسجد میرووال تحصیل فیروزالہ ضلع شیخوپورہ کے شمال مشرقی کونہ میں اپنے والد ماجد مولانا محمد اعظم رح سے شرقی جانب پختہ بنی ہوئی ہے۔

مرثیہ

جذباتِ عقیدت بروصالِ مولوی اقبال حسین الاعظمی میروالی رح

از صوفی محمد اسمٰعیل صاحب ۲ جون ۱۹۶۳ء

ہر اک سبب سے جاری ہے یہ کارخانہ — بیک حال رہتا نہیں ہے زمانہ
کوئی گا رہا ہے خوشی کا ترانہ — کہیں حسرت و یاس کا ہے فسانہ
کوئی شادماں۔ کوئی صید الم ہے
کہیں بزمِ عشرت کہیں رنج و غم ہے

تڑپتا ہے دل لب پہ آہ و فغاں ہے — نگاہوں سے حسرت کا عالم عیاں ہے
پس و پیش دریائے وحشت رواں ہے — مسرت کا افتادہ نظر سے نہاں ہے
کفِ دستِ بلبل پہ گل ہا بہاراں
کہاں تھا مگر یہ کدھر ہا بہاراں

جہاں بحرِ علم و کرم موجزن تھا — دُرِ فیض پاتا ہر اک غوطہ زن تھا
جو خطہ کبھی افتخارِ زمن تھا — مسرت کے دیپا کلوں کا چمن تھا
خزاں کا وہاں آج سکہ رواں ہے
وہ صحرا کا منظر ہے کب گلستاں ہے

وہ مرجعِ محبوب رب دو عالم — فروغِ ہے بہرے استاد اعظم

Marfat.com

ابھی غم ہیں اُن کے پریشاں تجھے ہم ابھی تازہ تھا اُن کی فرقت کا ماتم

اجل نے ستم اک نیا اور ڈھایا
نیا داغ قلبِ حزیں پر لگایا

میر و وال کی شان ہے یاد مجھ کو وہ سردارِ باآن ہے یاد مجھ کو
وہ رونق وہ فیضان ہے یاد مجھ کو وہ برکت وہ عرفان ہے یاد مجھ کو

تھا اقبال سے کچھ قرارِ دل و جاں
گئے جلد وہ بھی سوئے دارِ یزداں

کبھی سوزِ غم ہے کبھی دلربا ہے کبھی دُکھ کبھی راحتِ جانفزا ہے
کہیں درد ہے یہ کہیں یہ دوا ہے یہ دنیا، یہ دنیا کا دستور کیا ہے

خوشی کی یہ دو چار گھڑیاں دکھا کر
رُلاتی ہے پھر مدتوں یہ جفا گر

جنازہ گیا نکل علم و ادب کا یہ قصہ ہے رسمِ جہاں کے غضب کا
مداوا کہاں اپنے رنج و تعب کا نہیں کوئی اقبال و اعظم کے ڈھب کا

ان حضرات کی یاد میں آہ و زاری
کرے گی سدا انجمن اب ہماری

عدم ہو چکی تھی یہاں کی سیاست ہوئی جب سے خانِ محمد کی رحلت
اب اقبال و اعظم کی دنیا سے رخصت ختم کر رہی ہے ہماری فضیلت

سُنائیں یہ رُوداد غم کس کو اب ہم
کہ ہیں کھو چکے نعمتیں اپنی سب ہم

وہ تعلیم حسنات تھی جن کی عادت دلوں میں اترتی تھی جن کی بلاغت
تھی حاصل ہمیں جن کی صحبت سے راحت دکھاتے تھے جو ہم کو راہِ ہدایت

Marfat.com

صد افسوس وہ آج ہم میں نہیں، ہیں
بُری طرح ہم آج اندوہ گیں ہیں

گریں کیا یہ دُنیا مقامِ فنا ہے — رہِ زندگانی کا اک مرحلہ ہے
کسی کے مقدر میں یاں کب بقا ہے — مشیت پہ بس سر جھکانا روا ہے

خدا ہم کو توفیقِ صبر و رضا دے
اُنہیں اپنی رحمت سے جنت میں جا دے

ہمیں جو دکھا کر گئے ہیں وہ راہیں — اُنہیں راستوں پر قدم اُٹھتے جائیں
نہ بھولیں کبھی اُن کی اچھی صلاحیں — رہیں یاد اُن کی پیاری ادائیں

اگر اُن کے نقشِ قدم پر چلیں گے
یونہی جانے والوں کو خوش ہم کریں گے

ہمیں چاہیے یاد اُن کی منائیں — اور ارواح کو اُن کے ہدیہ پہنچائیں
عقیدت کے پھولوں کی چادر چڑھائیں — سدا اُن کے احسان کے گیت گائیں

جو اِس کام سے روکتا ہے لعیں ہے
وہ بدبخت شیطاں عدو مبیں ہے

مظفر خدا دے تمہیں زندگانی — تمہیں آج ہم میں اُنہی کی نشانی
دعا ہے کہ اب ہم تمہاری زبانی — سنیں بیشتر یہ ختم ہو تلخ بانی

خدا دے تمہیں دولتِ علم و یقیں کی
روایات زندہ کرو سابقیں کی

تمہارے چلن سے روشن ہے تمہاری — کھلے باغ میں پھر سے ہو آبیاری
چلے پھر گلستاں میں بادِ بہاری — رہے بزمِ احباب میں فیض جاری

کچھ اس طرح تیرا عمل برمحل ہو
کہیں ہم کہ تم آن کے نعم البدل ہو

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

از مولانا دردؔ کاکوروی

مردِ خوش خلق زدار فانی — آہ برخاستہ اقبال حسین

عالمِ علمِ شریعت بُودہ — تقویٰ پیراستہ اقبال حسین

ہاتفِ غیب چنیں گفت ای دردؔ — جنت آراستہ اقبال حسین

۸۲ — ۱۳۸۲ھ

مختصر تذکرہ اولادِ مولوی اقبال حسین[۲۰]

مولوی اقبال حسین کے دو لڑکے ہوئے۔ مولوی مظفر حسین۔ اور محمد مبین۔ مبین فوت ہو گیا۔

"مولوی مظفر حسین صاحب اہلِ علم و فضل آداب شریعت و طریقت کے واقف ہیں۔ موضع میرہ دال میں اپنے باپ دادا کے سجادہ نشین ہیں۔ اُن کے کتب خانہ کو بحفاظت تمام رکھا ہے۔ محرر سطور (سید شرافت نوشاہی) کے ساتھ بھی عقیدت رکھتے ہیں۔ اپنے جدِ بزرگوار مولانا محمد عظیم رح کا عرس سالانہ بڑے اہتمام سے کرتے ہیں۔ انہوں نے جو اپنے حالات اپنے مکتوب میں بھیجے ہیں۔ انہیں کی عبارت میں درج کئے جاتے ہیں۔

"راقم آثم مظفر حسین کی ولادت یکم ستمبر ۱۹۱۹ء (۲۵ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ) کو ہوئی ۱۹۳۶ء میں تعلیم سے فارغ ہوا۔ میں نے درجہ دہم تک تعلیم حاصل کی ہے۔ ۱۹۴۰ء تک زیرِ جناب ابا جی [مولانا محمد عظیم میرہ والی] رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات میں حاضر رہا۔ کیونکہ

---

[۲۰] یہ قطعہ تاریخ دردؔ کاکوروی صاحب نے بسکان ۶۵۸/۸ عزیز آباد کالونی کراچی سے ۳۰ جنوری ۱۹۶۸ء کو میرہ دال میں بھیجا۔ شرافت

Marfat.com

والد گرامی قدر کا حکم تھا کہ مناسب یہی ہے کہ تم باباجی رح کی خدمت اقدس میں موجود رہو، اگر تم بھی گھر سے باہر رہے تو سرکار کی تعمیل میں کون رہے گا۔ والد گرامی مرحوم ملازمت کی وجہ سے مجبور تھے۔ اس لئے منشائے عالی کے مطابق مجھے پابند کر دیا کہ تم گھر پر رہو۔ میرا کام صرف یہی تھا کہ باباجی رح کے کتب خانے سے بوقت ضرورت کتب مہیا کروں۔ رسائل نوشت وخواند کی دیکھ بھال رکھوں اور مریدوں کو باریاب کروں۔ لنگر کا انتظام رکھوں۔ چنانچہ ۱۹۴۹ء میں حکم ہوا کہ اس کو نارمل کروا دو۔ اس طرح یہ اپنے معاش کے فکر سے آزاد رہ کر گھر بھی رہے گا۔ چنانچہ اسی سال گورنمنٹ نارمل اسکول قصور سے جے وی کا امتحان پاس کر کے گھر کے قریب ظفروال دتاں میں ایک جدید پرائمری اسکول چلانے پر مامور ہوا۔ ۱۹۵۴ء میں لاہور کارپوریشن مدارس میں تعینات ہوا۔ ۱۹۶۵ء میں والد صاحب کی وفات پر واپس آنا پڑا۔ چنانچہ اس وقت اسی پرانے اسکول ظفروال دتاں میں صدر معلم ہوں۔

بندہ نے عربی اور فارسی کی تعلیم باقاعدہ حاصل نہیں کی، صرف فیضانِ صحبت سے اکتساب حاصل کیا ہے۔ بندہ کسی درس گاہ کا طالب علم نہیں، فقط حضرت باباجی قدس سرہٗ سے علوم حاصل کئے ہیں، بیعت بھی سرکار سے کی ہوئی ہے۔ اسی توسل سے سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ رح کا غلام صادق ہوں۔ شعر و شاعری سے کوئی سروکار نہیں، تصانیف بھی کوئی نہیں۔ کیونکہ فکر معاش سے خلاصی نہیں، ملازمت سے فارغ ہونے پر پورے انہماک سے مطالعہ کا خوہشمند ہوں، ۱۹۶۵ء سے جمعہ کی خطابت پر مامور ہوں۔ اور صبح و شام اپنے عالی قدر والد ماجد اور جد امجد رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کے مزارات پر دعا، حاضری اور مراقبہ کشی سے خورسند ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا لڑکا مبشر احمد خاں المتولد ۱۹۵۴ء درجہ چہارم تک گھر میں ہی تعلیم حاصل کرتا رہا۔ چھ سال کی عمر میں عزیز نے قرآن حکیم شروع کیا، اور ایک سال کے عرصہ میں ختم کر لیا۔ اب گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج بوریلی میں درجہ "یازدہم" میں زیر تعلیم ہے۔

Marfat.com

- دوسرا لڑکا مدثر علی خاں گھر پر ہی زیر تعلیم ہے قرآن حکیم شروع کروا رکھا ہے جب تک یہ ختم کرے گا اردو کی کتابیں فر فر پڑھنی شروع کر لے گا۔

- اسی طرح سب سے چھوٹا لڑکا علی مظہر الحق ابھی تین سال کی عمر میں ہے۔[۲۱] سلمہم اللہ تعالیٰ

مولوی مظفر حسین صاحب کے دو مکتوب یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

اپنے جد بزرگوار کے عرس کی شمولیت کے واسطے میرے (شرافت کے) نام ارسال کیا۔

"باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

مخدوم و مکرم والا شان جناب حضرت صاحب مدظلہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ نہایت ادب و احترام سے التماس ہے کہ جد بزرگوار م جناب باباجی حضرت مولانا محمد اعظم صاحب قادری نوشاہی قدس سرہٗ کا عرس مبارک ۲ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ ۲۱ جیٹھ سمت ۲۰۲۹ بکرم ۳ جون ۱۹۷۲ء ہفتہ کے روز ہوگا۔ آپ کی شمولیت موجب برکات ہے۔ لہٰذا بذریعہ نیاز نامہ ہذا التماس ہے کہ تشریف لا کر عرس مبارک میں لاتعداد برکات کا اضافہ فرمائیں۔ بابو محمد اسلم[۲۲] قادری نوشاہی سلمہٗ کے ذریعہ بھی گذارش کر چکا ہوں امید ہے کہ خدمت والا میں شرف باریابی حاصل ہو چکی ہوگی۔ جب آپ سردیوں میں تشریف لائے تھے تو آپ نے ہاشم شاہ صاحب[۲۳] رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دریافت فرمایا تھا۔ ریل کے سفر میں اتفاقاً

---

[۲۱] مکتوب مولوی مظفر حسین بنام شرافت مجررہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۲ء۔ [۲۲] بابو محمد اسلم صاحب سلمہ اللہ مولوی اللہ رکھا امام مسجد سرتیار متصل میرے والد کے چھوٹے فرزند ہیں۔ قرآن مجید کے قاری ہیں۔ خوش صورت خوش سیرت اور خوش اخلاق ہیں میرے (شرافت کے) خواص احباب سے ہیں۔ اور حضرت نوشہ صاحبؒ سے خاص عشق رکھتے ہیں۔ آج کل منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ [۲۳] شیخ ہاشم شاہ تھریالوی کا ذکر اس کتاب کے چوتھے حصہ موسوم بہ مآثر الاحبار میں تفصیل لکھا جا چکا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

اُن کے سجادہ نشین صاحب مولوی محمد اکبر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ میں نے جناب والا کا تذکرہ مبارک اور دعائے عالیہ کا اظہار کیا معلوم ہوا کہ اُن کے ہاں بھی ۲۱ جمادی الثانی کو عُرس شریف ہوتا ہے اُن ایام میں سجادہ نشین صاحب مل سکتے ہیں۔ بدوملہی سے نارووال کی جانب ریلوے خاص دوسرا اسٹیشن ہے۔ اور "مُنّے کے تھریال" اسٹیشن سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اگر پروگرام میں شامل ہو سکے تو ۲۱ جمادی الثانی کو یا جس طرح آپ مناسب خیال فرمائیں اُن کو اطلاع دے دیتا ہوں۔ مُنّے کے چلے جائیں گے۔ جواب بالصواب صادر ہونے کا سراپا چشم براہ ہوں۔

بندہ کچھ آزمائش اور ابتلا میں ہے۔ ایک جگہ سے قریباً سات ہزار روپیہ کی رقم لینی ہے۔ وہ لیت ولعل سے کام لے رہے ہے۔ دوسری طرف پانچ مرلہ کا ایک قطعہ زمین ہے جس پر چند شرپسندوں نے قبضہ غاصبانہ کروا رکھا ہے۔ دربار عالیہ میں بذریعہ عرض میری فریاد پہنچا دیں۔ یہ دونوں معاملات حسب المرام احسن طریق سے انجام پذیر ہو جائیں۔ میر بشیر احمد خاں سلمہٗ دسویں تک تعلیم حاصل کر کے فی الحال بے کار ہے۔ اور اس کا وقت ضائع ہو رہا ہے جس کا اندازہ نہیں۔ میرا خیال اُسے مزید تعلیم دلانے کا ہے۔ حالات سازگار ہونے اور توفیق ارزانی کی خصوصی دعا فرمائیں۔ اسی علیحدہ لفافہ میں میرا کامل نوحہ سے سرفراز فرمائیں۔ فقط والسلام بالوف الاحترام۔

۲۲ جمادی الثانی کو دربار شریف والے حضرت حاجی سید بخش بخاری نقشبندی زید مجدہ کے عُرس شریف کو وارث میں مفقط ۔۔۔

احقر الانام ظہ ۔۔۔ بندہ ملہی ضلع سیالکوٹ ۔ ۶ ۔۔۔ ۱۹۷۲ء

مکتوب الیہ کا پتہ ان الفاظ میں ہے: "بخدمت جناب ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ ۔۔۔ الله

شریف احمد صاحب نزاکت و شاہی مظلہ ۔۔۔ دربار عالیہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

رحمۃ اللہ علیہ سامن پال شریف ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

Marfat.com

(۲)

راقم الحروف (شرافت نوشاہی) نے ان کو مراسلہ بھیجا کہ اپنے والد صاحب کے حالات لکھ کر بھیجیں تو انہوں نے مسودہ لکھ کر بھیجا۔ اور ساتھ یہ مکتوب ارسال کیا۔

مکرم و محترم والا شان فیض درجت فضیلت مآب حضرت صاحبزادہ صاحب سید شرافت نوشاہی مدظلہ العالی۔ علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

نہایت ادب و احترام سے دست بوسی کے بعد التماس ہے کہ جناب عالی کا والا نامہ قریباً ۲۲ دسمبر ۱۹۷۲ء کو موصول ہوا۔ جناب والا کے علم مبارک میں ہے کہ جنگی اثرات کے تحت سامان بے ترتیب اور اس طریق پر رکھا ہوا ہے کہ جب ذرا خطرہ ہو تو اسے محفوظ مقام تک منتقل کیا جائے۔ ابھی تک حالات یقینی نہیں ہوئے۔ چنانچہ آپ کے ارشاد گرامی کے مطابق اپنی علمی بے بضاعتی کے باوجود تعمیل ارشاد گرامی کے حالات کو قلم بند کرنا پڑا۔ اور آج چند قطعات کے ہمراہ بصیغہ رجسٹری ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ میرے خیال میں کافی دیر ہو رہی ہے۔ تاہم تفضل و کرم کا طالب ہوتے ہوئے امید وار ہوں کہ جناب والا ان کی مناسب اصلاح اور ترمیم کے بعد اپنے مسودات میں شامل فرمالیں گے کیونکہ احقر کو سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین سے وابستگی اور دل بستگی کا شرف حاصل ہے۔ ——— مری کی تک تشریف آوری اور واپسی کا حال معلوم ہوا، اپنی کبر و مئی قسمت کا افسوس ہوا۔ آجکل تعطیلات سرما کے ایام میں احقر یہیں حاضر رہتا ہے۔ اگر حضور یہاں تشریف لاتے تو ذرہ نوازی ہوتی۔ عزیزی منیر احمد خاں کو گورنمنٹ ڈگری کالج بدوملہی میں اعلیٰ تعلیم کے لئے داخل کروایا ہوا ہے۔ مکان کی تلاش میں سرگرداں ہوں دعا فرمائیں کہ رہائش کا انتظام ہو جائے ——— والا نامہ سے سرفراز فرمائیں کہ کب تک نیاز مند کو سرفراز فرمایا جائے گا۔ خداوند کریم آپ کو تا قیامت زندہ سلامت رکھے سلسلہ عالیہ کی جو خدمات آپ کی ذات عالی سے سرانجام پا رہی ہے اس پر فخر و ناز ہے۔ نیاز مند سبب جلد مستقل سکونت کے متعلق اطلاع خدمت عالیہ میں ارسال کر دے گا۔ اس کو ملحوظ خاطر رکھ کر پروگرام سے اطلاع ارسال فرمائیں۔

عزیزوں کی طرف سے سلام نیاز اور دعا بر عالی میں دعاؤں سے سرفراز فرمائیں نوازش ہوگی فقط والسلام مع الاکرام

خاکپا و مظفر حسین اندھلوی قادری نوشاہی ۲۸ ماہ دسمبر ۱۹۷۲ء الکتاب میرد اول۔

Marfat.com

(۷۸)

الہ داد

سائیں الہ داد درویش روشن شاہیؒ

یہ میاں الٰہی بخش موہلوی رح کا مرید تھا۔ صاحب عشق و محبت۔ اور صاحب کلام درویش تھا۔ پنجابی میں اشعار کہا کرتا تھا۔ یہ دوہڑہ اس سے ہے۔

دوہڑہ

آوے ساہی سہو کول اساڈے کوئی بولیں سُخن زبانوں
میں بھل گئی تقصیری ہوئی چا بخشن گناہ اسانوں
رُٹھڑے دھول منیندے آئے دَت اساڈے جہانوں
الہ داد آباد تھیوں دنج جھوکاں کدی ملسن بار اسانوں [1]

---

[1] نیفنٹ ۔ مہ شاہی خطی جلد دوم ۔ ص ۱۳۱ ۔ شرافت

Marfat.com

(۵)

آلہی بخش

مولوی آلہی بخش کنڈلوی

آپ شیخ غلام حسن ولد شیخ بڈھا سلیمانی نوشاہی سجادہ نشین بھلوال شریف کے اخلاص مند مریدوں سے تھے۔ صاحب علم وعقل وفراست، عاشقان پیر سے تھے۔ موضع کنڈل ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔

شیخ فضل حسین بھلوالی آپ کو "آلہی بخش محفوظی" کے نام سے یاد کیا کرتے تھے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ محفوظی کیا نسبت ہے؟

شاعری آپ پنجابی زبان کے بہترین شاعر تھے۔ سیحرفیاں۔ دوہڑے۔ اشعار اور کافیاں وغیرہ بہت آپ کی یادگار باقی ہیں۔

تصنیفات

آپ کی تصنیف سے متعدد کتابیں موجود ہیں۔

۱۔ قصہ سسی پنوں | یہ دوہڑوں میں لکھا ہے۔ چار مصرعے ہموزن ہوتے ہیں۔ ہر چوتھے مصرع میں اپنا نام لکھتے ہیں۔ یہ قصہ آپ کے پوتے مولوی محمد علی کے اہتمام سے چھپ چکا ہے۔

نمونہ کلام یہ ہے۔

سسیئے نیہوں کوٹا نگا لایوئی کوئی نال بلوچ دے بھل کے
دھوبن ذات کمینی آہیں تیرا کول نباہوں دے رل کے
تھل مارو دے بکھڑے پینڈے جنھے داہ نہ پینجے گھل کے
آلہی بخشا ہٹ سسی نوں کیوں جان وجیندی اے رل کے

Marfat.com

ے

مائے نی میں نیہوڑا لایا کوئی خان خاناں وچوں چُن کے
پریاں چھوڑ پرستاں آون کوئی نام پنن دا سُن کے
نیہوڑا لاون تے جان جلاون، بچھون تاون ہُن کے
آکھی بخشا زنجیر ہوں دی مینوں کیچم دے وَل تُنکے

۲۔ قصہ مرزا صاحباں | یہ قصہ چھوٹے بحر پر ہے۔ آپ کے پوتے مولوی محمد علی ولد مولوی میراں بخش ساکن کنڈل نے اختر پریس سرگودھا سے چھپوا کر شائع کیا۔ اس کا ابتدا اس طرح پر ہے۔

ے

اول آخر سبوئیں سچ صحیح سُبحان — جس عشقوں جگ بسیارا شرف دتا انسان
اول ما خلق اللہ عشقے کر قدرت تھیں فرمان — عین شین تے قاف دا ہر جا ذکر بیان
عین آکھ عین ہو سیا عینوں دونویں جہان — آکھی بخشا عین تھیں ذات اللہ دی پہچان

۳۔ سیحرفی در مدح سخی شاہ سلیمان نوری رح | اس کے دو پہلے شعر یہ ہیں۔

ے

۱ الف اللہ واحد ذات ہے — جنہے احمد نبی حیات ہے
دم دم لکھ صلوات ہے
وچ عالم نور ظہور ہے — جدھے نور دل جگ معمور ہے

پاتشاہ سلیماں پیر جی

۲ ب بسمل عاشق تھیوندے — بھر جام وصل دا پیوندے
تا ابد حیاتی جیوندے
جنہ بخشو لاکھاں مردیاں — زندہ پاتشاہ سلیماں اندر یاں

پاتشاہ سلیماں پیر جی

Marfat.com

اس کا آخری شعر یہ ہے ۔ ؎

؎ یہ یاد تیری تھمیں یاد ہے سانوں تیری یاد مُراد ہے
تیری یاد کنوں دل شاد ہے
گھر آ الٰہی بخش دے لکھ اصلی صورت نقش دے
باشاہ سلیماں پیر جی

۳۔ شجرہ شریف قادری نوشاہی | یہ پنجابی مخمس ہے ۔ اسطرح شروع ہوتا ہے ۔

؎

فضل کنندہ کل عالم تے توں ہیں رب غفارا مجرم سارے در تیرے تے رو رو کرن پوکارا
توہیں پیرین وچھنیاں ناہیں میل کراون ہارا جو کجھ پردے دُوری والے لطفوں سب ہٹادے
برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق شراب پلادے

حضرت نوشہ صاحب رح کے نام کا یہ شعر ہے ؎

نام محمد حاجی نوشہ جو کوئی درد کماون مست الست پھرن اربیلے وصل ربے دا پاون
ولی ولایتاں ساریاں دے سب نوشہ دیکھن آون آکھن واہ واہ گوہڑی رنگن نوشہ رنگ چڑھادے
برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق شراب پلادے

آخری شعر یہ ہے ؎

الٰہی بخش محبت بینوں نوشاہیاں دے گھر دی کنیز کنیزاں دلوں بجانوں بردیاں دی میں بردی
جیوں رکھن تیوں رہساں در تے ذرہ عذر نہ کردی رات دیہاں نت قوت بنائے تحفے صفت ثنا دے
برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق شراب پلادے

۴۔ فریاد سسی | ؎

کتھے کیچم دے کردان گئے
گھن خان پنھن میری جان گئے

Marfat.com

میں تاں روندی شہر بھنبور رہی ہتھ میرے خالی ڈور رہی
اُڈ باز جنگل بیابان گئے کتھے کیچم دے کروان گئے
گھن خان پنن میری جان گئے

میں تے کیچم واٹ بھلینی آں رت اُٹھ اُٹھ مانگو دینی آں
میری دوستی کر ویران گئے کتھے کیچم دے کروان گئے
گھن خان پنن میری جان گئے [1]

---

[1] فیض محمد شاہی خطی - جلد نہم - ص ۱۵۷ - شرافت ۔

Marfat.com

(۶)

امام شاہ

بابا امام شاہ کوٹلی والے؟

آپ قوم ارائیں سے۔ کوٹلی بال گوبند المعروف کوٹلی ریت والی متصل قلعہ دیدار سنگھ۔ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ اور بابا گلاب شاہ کوٹلی والے رح کے خواص خلیفوں سے تھے۔ سلسلہ ارشاد کا فی ہے۔

اولاد آپ کا ایک بیٹا سائیں فتح دین نام تھا۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدیہ تھے۔

۱ سائیں سوہنے شاہ — کوٹلی بال گوبند — ضلع گوجرانوالہ
۲ سائیں حضوری شاہ جٹ — مغل چک — "
۳ سائیں بہاول شیر جٹ — باٹھ — "
۴ سائیں نظام الدین جٹ — ٹاہلی — "
۵ سائیں محمد دین دھوبی — تھابل — "
۶ سائیں اللہ دتا کشمیری — ساکن بل۔ متصل سانگلا بل — شیخوپورہ

مدفن بابا امام شاہ کوٹلی والے رح کی قبر موضع بل سے شمال مشرق کی طرف نصف میل کے فاصلہ پر ہے جغرافیات سانگلا بل ضلع شیخوپورہ۔ پندرہویں لے ٹر کو ہر دو چالیسوں سالانہ عرس ہوتا ہے۔

شجرہ فقرائے بابا امام شاہ

- سائیں محمد دین دھوبی ساکن تھابل
  - محمد دین لوہار تھابل
  - امام دین جٹ چینیانوالی
- سائیں بہاول شیر جٹ۔ باٹھ
  - سائیں کرم دین موچی۔ لاہور
  - سائیں حیدر جٹ قلعہ باٹھاں
  - سائیں حسین جٹ ماڑی بھنڈراں
  - سائیں سوہنے شاہ بیچ
- سائیں اللہ دتا کشمیری سجادہ نشین ساکن بل۔ متصل سانگلا بل
  - سائیں دین علی ہر لور
  - نتھو بردار زادہ

Marfat.com

(۷)

امرعلی شاہ

بابا امرعلی شاہ برقندازی مہلیسیؒ

آپ بابا فتح محمد قاضی برقندازی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ آبائی وطن موضع مہلیس ریاست پٹیالہ تھا۔ مگر آپ ترک وطن کر کے اپنے مرشد صاحب کے پاس کہیرو شریف میں چلے گئے۔ اور مدت العمر وہیں رہے۔ آپ کا ایک طرف کا بازو اور ٹانگ کمزور تھی لنگڑا کر چلتے تھے۔

کرامات

چوروں کا تائب ہونا | ایک بار گھوڑی پر سوار ہو کر آپ کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں چند دا کو بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے آپ سے گھوڑی چھین لی اور پانچ روپے آپ کے پاس تھے۔ وہ بھی لے لئے۔ جب دس بیس کرم پر گئے تو اندھے ہو گئے۔ آخر قدموں پر گرے اور معافی لی۔ روپے اور گھوڑی واپس کی۔ پانچ روپے اپنے پاس سے نذر کئے اور گناہ سے تائب ہو کر مرید ہو گئے۔

کتوروں کا مرجانا | ایکدن چند درویش جمع تھے۔ کرامات کا مسئلہ شروع ہوا۔ آپ اُس وقت مسجد کی طرف نماز پڑھنے کے واسطے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک کتیا کے کتورے آپ کے پاؤں میں لوٹنے لگے۔ آپ نے بلند آواز سے کہا "مرو" اُسی وقت وہ دونوں کتورے مر گئے۔ سب حاضرین آپ کی کرامت دیکھ کر متحیر ہوئے

خواجہ صابر کلیری رح کی روحانی ملاقات | ایک مرتبہ آپ پران کلیر کے عرس شریف پر پہنچے جب درگاہ میں داخل ہونے لگے تو ہجوم کی وجہ سے آپ کو درگاہ کی سیڑھیوں پر چڑھا نہ جا سکا

Marfat.com

آپ پیچھے ہٹ گئے اور کہا کہ اگر حضور نے ملنا ہُوا تو خود ہی مل لیں گے۔ چنانچہ اپنے ڈیرہ پر قیام کیا۔ تو نصف رات کے وقت حضرت خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر رح خود بنفس نفیس متجسد ہو کر آپ کے پاس تشریف لائے۔ اور کوئی چیز عطا کی اور فرمایا لو جمال بھی کرو اور تبرک بھی لے لو۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ ہیں۔

۱ میاں قادر شاہ۔ متوفی سنہ ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء مدفون ککرالہ ضلع سنام ریاست پٹیالہ۔

۲ میاں محمد شاہ المعروف میہے شاہ ولد میاں قادر شاہ ککرالوی۔ یہ بسلسلہ مہاجرت آجکل بعمر اٹھاسی ۸۸ سال سنہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۳ء۔ بازار محبت پورہ۔ احمد پور شرقیہ۔ ریاست بہاول پور میں سکونت رکھتے ہیں۔ میرے (مؤلف کے) ساتھ بھی محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ ان کے چار لڑکے مہر شاہ۔ بشیر شاہ۔ شمشاد شاہ۔ دلدار شاہ موجود ہیں میں سنہ ۱۳۸۹ھ / ۱۹۷۰ء ج سفر کر گیا تو احمد پور شرقیہ میں ان کے پاس ٹھہرا تھا۔

۳ بابا پیر شاہ ولد قادر شاہ۔ ککرالہ میں موجود ہیں۔

۴ بابا بگو شاہ ولد قادر شاہ ککرالہ سے ہجرت کر کے آجکل لیاقت آباد منصل لاہور ہیں۔

۵ بابا بگے شاہ باشندہ۔ ساکن سنگتی والہ۔ ضلع سنام۔ ریاست پٹیالہ۔

۶ میاں فتو شاہ ارائیں۔ ساکن نابھہ ریاست۔

۷ سائیں برکت شاہ قوم کنبوہ۔ ساکن نابھہ ریاست متوفی بعمر تقریباً ۱۰۰ سال سنہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء۔ مدفون پنڈی بہاؤالدین۔ ضلع گجرات۔

۸ سائیں عسرے شاہ کنبوہ۔ ساکن نابھہ ریاست۔ حال کھجور پنڈی۔ گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔

۹ میاں کرم بخش کنبوہ۔ ساکن چھجو بھٹ۔ ریاست نابھہ۔ حال گوجرانوالہ میں صدر تھانہ کے بالمقابل رہتا ہے۔

۱۰ میاں فضل الدین قوال۔ ساکن چوہنگ۔ ریاست مالیر کوٹلہ۔

Marfat.com

۱۱ میاں بدرالدین المعروف بدھو ولد ماموں ولد شیدا قوم کنبوہ ۔ ساکن بالیر کوٹلہ ریاست ۔
اب گلی نمبر ۔ محلہ حکیم پورہ شہر گوجرانوالہ میں رہتا ہے ۔ مجھے ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ
جنوری ۱۹۷۰ء میں احمد پور شرقیہ میں ملاقات عقیدت سے پیش آیا ۔

۱۲ سید نور محمد متوفی ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء مدفون راکھ بھٹیاں متصل سمرالہ ضلع لدھیانہ ۔ یہ
تین ہزار مربعہ زمین کے مالک تھے ۔ ان کا سالانہ عرس ۲ راپریل کو منڈی بھلوال
ضلع سرگودھا میں ہوتا ہے ۔

۱۳ میاں غلام محمد ولد سائیں عمر شاہ کنبوہ ۔

۱۴ سائیں نتھو شاہ تیلی ۔

تاریخ وفات | بابا امر علی شاہ کی وفات منگلور ۔ پانچویں محرم ۱۳۴۹ھ ایک ہزار
تین سو انچاس ہجری مطابق تیسری جون ۱۹۳۰ء ایکہزار نو سو تیس عیسوی میں بعہد
سلطنت ۲۱ ۔ اکیس جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم میں ہوئی ۔

مدفن | آپ کی قبر کبیر دشریف ۔ ریاست پٹیالہ میں اپنے مرشد صاحب کے پاس ہے ۔

مادہ تاریخ

[illegible] ۱۳۴۹ھ

شجرہ نسب بابا امر علی شاہؒ

بابا فتو شاہ ارائیں ۔ نابھہ ریاست

صوفی شرف الدین قریشی ۔ یہ شخص صفر ۱۳۰۵ھ اکتوبر ۱۹۵۵ء
اسیح ۲۰۱۲ب کو اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ رشاہی کو ملا ۔
(فیض محمد شاہی خطی ۔ جلد ۸ ۔ ص ۲۱)

صاحبزادہ [illegible] شاہ [illegible]

غلام رسول بانی دہ قوم سیتل
پنڈی بہاؤالدین

Marfat.com

ب

(۸)

باگھے شاہ

بابا باگھے شاہ لاہوریؒ

آپ کے والد کا نام بہادر قوم گوجر تھا۔ آبا و اجداد سے موضع اچھرہ متصل لاہور میں رہتے تھے۔ آپ ۱۲۳۰ھ ایکہزار دوسو تیس ہجری مطابق ۱۸۱۵ء ایکہزار آٹھ سو پندرہ عیسوی میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی حالات آپ نے ابتدا میں گوجروں کا پیشہ اختیار کیا یعنی دودھ دہی فروخت کرنا۔ اور مویشی پالنا وغیرہ۔ اس کے بعد قرآن شریف پڑھا۔ پھر کرنیل بابو رائے کے اردلیوں میں ملازم ہو گئے۔ چند سال تک نوکری کی۔

بیعت طریقت پھر آپ کو جاذبہ الٰہی نے کشش کی تو ۱۲۵۰ھ ۱۸۳۴ء میں موضع گڑھی شاہو میں بابا نمانے شاہ لاہوری رح سے بیعت کی۔ اور چند عرصہ اُن کی خدمت میں رہے۔ زمینداران گڑھی شاہو نے آپ کو اپنے تکیہ میں بٹھایا۔ آپ نماز روزہ کرتے اور اپنی اوقات بسر حاگدائی سے کیا کرتے تھے۔

دادامرشد کی خدمات دو سال کے بعد بابا نمانے شاہ رح کی وفات ہو گئی تو اُن کا روضہ آپ نے بنوایا۔ اس کے بعد اپنے دادامرشد بابا جمعہ شاہؒ کی خدمت کو اپنے ذمہ لیا جو ابھی تک بقید حیات تھے۔ اور اُن کو اپنے گاؤں اچھرہ میں لے گئے۔ چند سال کے بعد اُن کا بھی انتقال ہو گیا تو اُن کا روضہ بھی تعمیر کرایا۔ اور خود جانشین بنے۔

بھڑی شریف جانا ایک مرتبہ اپنے مرشد کے حکم سے آپ بھڑی شاہ رحمان کے عرس پر

Marfat.com

پہنچے۔ اُس وقت میاں امام شاہ ولد میاں نور شاہ نوشاہی رحمانی کی سجادگی کا زمانہ تھا فقرا میں آپ کو بستر عطا ہوا۔

تکیہ نشین ہونا | موضع اچھرہ میں گاؤں والوں نے ایک مکان آپ کو سپرد کیا۔ آپ تا زیست اسی تکیہ پر رہے۔ سب لوگ حتی المقدور آپ کی خدمت کیا کرتے۔ کافی لوگ آپ کی بیعت میں منسلک ہوئے۔ آپ سال میں دو عرس کیا کرتے۔ ایک اپنے مرشد صاحب کا گڑھی شاہو میں۔ اور دوسرا اپنے دادا مرشد کا اچھرہ میں۔ راگ کی محفلیں ہوتیں۔ صدہا لوگ شامل ہوتے۔ دیگ دو تواجد عام ہوتا تھا۔

معترفین کمال

مولوی نور احمد چشتی لاہوری نے بوجہ المعاصرۃ سبب المنافرۃ کے اپنی کتاب تحقیقات چشتی میں آپ کے متعلق بہت کچھ نفرت انگیز حالات لکھے ہیں۔ لیکن میں (شرافت) کہتا ہوں کہ میں نے نوشاہی سلسلہ کے بزرگوں میں سے سید پیر واصل حق لاہوری، اور مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر برقندازی جالندھری رح۔ اور میاں محمد الدین شرقپوری کو آپ کی تعریف کرتے سنا ہے۔ اور موخر الذکر دونوں بزرگوں نے آپ کو دیکھا ہوا تھا۔

یاران طریقت | آپ سے کافی لوگ مستفیض ہوئے خصوصی مریدیہ تھے۔

۱ سید خیر شاہ بخاری لاہوری رح
۲ بابا لہری شاہ لاہوری رح
۳ سائیں یتیم شاہ لاہوری رح
۴ سائیں خیر شاہ لاہوری رح
۵ سائیں گل محمد لاہوری رح
۶ بی بی بسو ماشکن

مدفن | بابا بالے شاہ کا انتقال شوال ۱۳۰۱ھ اگست ۱۸۸۴ء میں ہوا۔ مزار اچھرہ لاہور میں ہے۔

مادہ تاریخ "العقر محزی" ۱۳۰۱ھ

Marfat.com

شجرۂ فقرائے بابا باگھے شاہؒ

بابا لہری شاہ ۔ اچھرہ ۔ لاہور ۔ م ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ / ۱۷ جنوری ۱۹۱۸ء

بابا مرنے شاہ ۔ ۔ بھمّاں ۔ ضلع لاہور ۔

بابا گوجر شاہ ۔ علاقہ دریائے راوی

بابا لوہار شاہ ۔ ٹپیالہ ۔ ضلع سیالکوٹ

بابا مہتاب شاہ ۔ سیّد

بابا ممّوں شاہ بافندہ ۔ مرزا جان ۔ ضلع گوجرانوالہ

بابا محکم شاہ ولد ممّوں شاہ " "

بابا سُندھ شاہ عیسائی ۔ اوشیاں ۔ ضلع سیالکوٹ

سائیں للّہ بخش عیسائی ۔ یہ شخص ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء میں مجھ کو چک ہم ۔ بوسال ۔ تحصیل چیچہ وطنی ۔ ضلع گجرات میں ملا تھا ۔

بابا کریم بخش عرف کریم شاہ بافندہ ۔ مرزا اعلیٰ

سائیں محمد دین عرف مستانہ نومسلم ولد رحمت عیسائی

ساکن پسلی گوراہایاں ۔ ضلع گوجرانوالہ

سیّد خیر شاہ بخاریؒ

سیّد مہتاب شاہ بخاریؒ

سیّد قطب شاہ بخاریؒ

سیّد سردار شاہ بخاریؒ ساکن ٹپیالہ دوست محمد متصل ساد ھوکے ۔

محمد شاہ

جھنڈے شاہ

مستان علی شاہ ۔ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۲ء

سائیں حسین علی برادر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

میں مجھے بھیرہ شاہ رحمان کے عرس پر ملا تھا ۔

Marfat.com

(۹)

باہو

میاں باہو سیال رحمۃ اللہ علیہ

آپ قوم سیال سے تھے۔ میاں الٰہی بخش موہلوی رح کی بیعت ہو کر خلافت پائی۔ عارف باللہ اہل طریقت و حقیقت تھے۔ علاقہ شاہی والا میں رہتے تھے۔

مرغوں کو وجد ہونا | ایک بار آپ موضع جھوک جلالیں گئے۔ سماع شروع ہوا۔ آپ کے مریدوں کو وجد ہوا۔ تڑپنے لگے۔ لوگوں نے کہا کہ اگر مرغوں (مُرغوں) کو وجد ہو تو ہم جانیں کہ آپ کا تصرف ہے۔ آپ نے قوالوں کو فرمایا۔ سید بُلّھے شاہ کی کافی پڑھو۔ جب اُنہوں نے یہ مصرع پڑھا۔

ع

بُلّھے نوں سمجھاون آیاں بھینیاں تے بھر جایاں

تو سب مُرغ تڑپنے لگے۔ سب لوگ آپ کے معتقد ہو گئے۔

حُلیہ و لباس | آپ کا قد لمبا۔ رنگ سیب کی طرح۔ داڑھی سفید بقدر ایک مٹھ کے۔ سر پر دستار سفید باندھتے تھے۔ [1]

شعر گوئی | آپ پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ تین سیحرفیاں بنائیں۔ ایک شعر آپ کا یہ ہے

خ

خبر ہوئی جگ سارے نوں جدوں پیر میرا مشہور ہویا
اندر عشق حقیقی دی اگ بلے جدوں پیر میرا نور نور ہویا
جیکر رب اکھاں کافر نال تھیوان جدوں پیر میرا منظور ہویا
باہو۔ پیر دا عشق کمال اوکھا جل جاوے ناں اوہ رنگ کھوہ طور ہویا

[1] فیض محمد شاہی ولی۔ جلد دوم۔ ص ۲۵۷۔ شرافت۔

Marfat.com

ملفوظ۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ فقیر کے لئے مرشد کا ادب کرنا اور اُس کا امر ماننا ضروری ہے اور فرماتے۔ ادب کی بھول معاف ہے اور امر کی بھول معاف نہیں۔

آپ فرماتے درویش کو تصور شیخ میں محو و مستغرق رہنا چاہیے۔

معترفینِ کمالات

کئی درویشوں کو میں نے یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جیسے قادری سروری طریقہ میں حضرت سلطان باہو شور کوٹی رح کامل بزرگ گذرے ہیں ویسے ہی قادری نوشاہی خاندان میں میاں باہو سیال کامل ولی اللہ تھے۔

سائیں محمد حسین وڑائچ لکھنوالی حال ساکن رن مل کہتا ہے کہ میں نے نوشاہی درویشوں میں میاں باہو سیال جیسا صاحب عین و برکت کوئی نہیں دیکھا۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں نور احمد رح

۲ میاں دوست محمد رح

یارانِ طریقت آپ کے خورص مریدوں کی جماعت یہ تھی۔

۱	میاں نور احمد فرزند اکبر	چک ۵۵	ضلع ساہی وال
۲	میاں دوست محمد فرزند اصغر	〃	〃
۳	میاں رجو بلوچ	جھوک داد جلیک بلوچ	〃
۴	شیخ شادی قصاب	پاک پتن شریف	〃
۵	سائیں کریم بخش پٹھان سبز پوش۔ سنہ ۱۳۲۹ھ میں درگاہ حضرت نوشہ رح پر مجھے ملا تھا۔		〃
۶	میاں برکت علی بلوچ۔	چک ۴۵۶ تحصیل سمندری ضلع لائل پور	
۷	میاں محمد بخش بلوچ	چک ۴۰۹ متصل تاندلیانوالہ	〃
۸	میاں کرم علی موہل	〃	〃

Marfat.com

٩	میاں نور محمد بلوچ۔ المعروف خواجہ صاحب۔	بھکھی جھوک منصل سُنیں جھوک دتا۔ لائل پور
١٠	میاں محمد حسین قریشی	چک ٥٤٥ گ ب "
١١	میاں محمد موچی کوڑا	چک ٢٤٩ ٹوبڑی بلوچ والہ ڈاکخانہ میاں والہ "
١٢	سائیں اسمٰعیل بلوچ	جھوک غلام پسوئی۔ تحصیل سمندری "
١٣	سائیں نور الدین	
١٤	سائیں شمس علی غازی قلندر	ڈھلیانہ
١٥	مائی نوراں	

زمانہ وفات و مدفن | میاں بابو سیال کی وفات بعمر اسّی سال تقریباً چودھویں صدی ہجری کے واسط میں ہوئی۔ مزار چکنبر ٥٥ گیرڑی سبوکہ جلوکہ ضلع سانگلہ ہل میں ہے۔

مختصر تذکرہ اولاد میاں بابو سیالؒ

- میاں بابو سیالؒ کے دو بیٹے تھے۔ میاں نور احمد اولاد۔ میاں دوست محمد۔
- میاں دوست محمد والد کے بعد سجادہ نشین ہوئے ١٣٠٠ھ / ١٨٨٢ء میں بعمر اسّی سال موجود تھے۔ ان کے تین بیٹے ہوئے۔ میاں عطا محمد۔ میاں شاہ محمد اور میاں نگاہ محمد۔
- میاں شاہ محمد کے دو لڑکے محمد مارک اور محمد شفیع موجود ہیں۔

Marfat.com

شجرہ فقرائے میاں بابو سیال ؒ

میاں برکت علی شاہ بلوچ ۔ ساکن چک ۲۵۶ ۔ جہانگیر دی جھوک ۔ نزد کنجوانی ۔ ڈاکخانہ چک ۲۵۵

تحصیل سمندری ضلع لائل پور ۔ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء میں بعمر تقریباً ۱۱۰ سال شہر جھنگ میں سکونت رکھتے تھے ۔ سلسلہ پیری مریدی میت ہے ۔

مستری محمد اسمٰعیل ۔ چک ۲۰۸ ۔ ضلع لائل پور

میاں غلام بھیکھ ۔ چک کاکا ضلع لائل پور

میاں سرخرن علی نانگی ۔ انہو دانہ چک ٹوراں ضلع لائل پور

ماسٹر محمد مرزا ۔ اڈا کانہ ۔ نزد سٹیشن جھوک وتا ضلع لائل پور

بابو عبدالمجید سٹیشن ماسٹر رڑالہ ۔

صوفی نور سلطان ۔ چک ۲۵۶ ۔ ضلع لائل پور

مولوی جلال الدین ۔ نزد عارف والہ ۔ ضلع ساہی وال ۔

سید احمد حسن شاہ ۔ پی ۔ ٹی ۔ ایچ ۔ پبلک سکول ۔ سوئی پورد ۔ نزد پرانی چونگی لائل پوری سرگودھا

صوفی محمد شریف ۔ چک ۲۷ ڈوڈا نجاں ضلع سرگودھا ۔

Marfat.com

(۱۰)

بخشے شاہ

میاں بخشے شاہ روشن شاہی خواص پوری

آپ اپنے والد بابا نانے شاہ خواص پوری کے مرید و خلیفہ تھے۔ فقر میں مرتبہ عالی رکھتے تھے۔ علاقہ امرتسر میں آپ کا فیضان عام تھا۔ کافی مخلوق آپ سے سیراب ہوئی۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ میاں خیر الدین رح
۲ میاں موج الدین رح
۳ میاں کالو رح
۴ میاں خیراتی شاہ رح

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱ میاں خیر الدین فرزند اکبر — خواص پورہ ضلع امرتسر
۲ میاں موج الدین فرزند دوم — 〃 〃
۳ میاں کالو۔ فرزند سوم — 〃 〃
۴ میاں خیراتی شاہ فرزند چہارم — 〃 〃
۵ میاں غلام حسین ولد خیراتی شاہ۔ نبیرہ — 〃 〃
۶ میاں غلام علی شاہ۔ نبیرہ — 〃 〃
۷ میاں حسنانہ — 〃 〃
۸ سائیں نظام الدین — سرکی لہ خواص پورہ

Marfat.com

۹	سائیں چوغطہ	بوہ	امرتسر
۱۰	سائیں نانک	〃	〃
۱۱	سائیں بوٹا	〃	〃
۱۲	سائیں فتح الدین	〃	〃
۱۳	سائیں مراد علی شاہ	〃	〃
۱۴	سائیں بوٹا	کرتودال	〃
۱۵	سائیں سندھی	مُنجھرا	〃

تاریخ وفات | میاں بخشے شاہ رح کی وفات ۔ پانچویں جمادی الاولیٰ ۱۳۰۷ھ ایکہزار تین سو سات ہجری مطابق اٹھائیسویں دسمبر ۱۸۸۹ء ایکہزار آٹھ سو اُنانوے عیسوی ۔ مطابق چودہویں پوہ سمت ۱۹۴۶ ایکہزار نو سو چھیالیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۔ سنہ بتیس جلوسی تھا ۔

مدفن | آپ کی قبر موضع خواص پورہ ۔ ضلع امرتسر ۔ مشرقی پنجاب میں ہے ۔

مادۂ تاریخ

"بخشے شاہ طوبےٰ نزد" ۱۳۰۷ھ

شجرہ فقرائے میاں بخشے شاہ رح

- میاں محی الدین خواصپوری
  - علیم اللہ ۔ بادُپور ۔ شادو ۔ داؤ کے
- میاں غلام علی شاہ خواصپوری
  - امیر ۔ بوہ ۔ فرید ۔ بوہ
  - سکندر ۔ بوہ ۔ غلام محمد ۔ بوہ
- میاں خیرالدین خواصپوری
  - اردو ۔ مینہاں ۔ رنگا ۔ مینہاں ۔ لبھو ۔ مینہاں ۔

Marfat.com

(۱۱)

برکت علی

میاں برکت علی برقنداز لاہوری ؒ

نسب نامہ | آپ کھوکھر راجپوت خاندان سے تھے۔ والد کا نام حکیم نور الٰہی تھا۔ ابن میاں محمد حسین بن میاں فیض کریم بن ذوالفقار بن محمد ادریس بن محمد علی بن محمد حسن بن رحمت اللہ سلطان اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں ایک رئیس جگجیت سنگھ نامی حلقہ اسلام میں داخل ہوا۔ اس کا اسلامی نام رحمت اللہ رکھا گیا۔ بجواڑہ کی جاگیر اُس کو دی گئی اور وہ بجواڑہ کا نواب مقرر ہوا۔ [1]

اس کے بعد اس خاندان میں دینی علم اور طب موروثی چلا آیا۔ آپ کے والد بزرگوار حکیم نور الٰہی صاحبؒ بہترین طبیب تھے۔

آپ کی والدہ بی بی نور بیگم بھی صالحہ و عابدہ تھیں۔ پنجشنبہ ۵ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ

۱۱ جون ۱۹۰۲ء ۳۰ جیٹھ ۱۹۵۱ء کو فوت ہو کر مرنجاں لاہور میں مدفون ہوئیں۔ [2]

تاریخ ولادت | میاں برکت علی کی ولادت شب پنجشنبہ یکم جمادی الاخریٰ ۱۳۰۱ھ ایکہزار تین سو تین ہجری۔ مطابق ساتویں جنوری ۱۸۸۶ء ایکہزار آٹھ سو چھیاسی عیسوی موافق پچیسویں پوہ سمت ۱۹۴۲ ایکہزار نو سو بیالیس بکرمی میں آدھی رات کے بعد [illegible]

ابتدائی حالات | آپ کے آباؤ اجداد جو نسلاً مرد انہ [illegible] کے قریب ایک گاؤں [illegible]

---

[1] نسب نامہ خاندان کھوکھران مردانہ جٹکی۔ [2] [3] میاں حکیم نور الٰہی جٹکی۔ کتابچہ میاں فضل الٰہی مرحوم شرافت

Marfat.com

لاہور کے متصل مشرق کی طرف ہے۔ اس کے بعد کچھ عرصہ لاہور۔ اندرون بھاٹی دروازہ بازار حکیماں میں رہائش پذیر رہے۔ ملازمت کے سلسلہ میں آپ ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۴ء کے بعد شاہدرہ چلے گئے۔ وہاں دریائے راوی پر تیس سال پولیس مقرر ہوئے۔ تیس سال تک وہاں رہے بنگلہ شاہدرہ میں مقیم رہتے تھے۔

ملازمت کے زمانہ کی ایک تحریر | آپ کے روزنامچہ میں لکھا ہے۔

"میری تبدیلی بلوکی ہیڈ پر ۲۸ جون ۱۹۴۰ء کو ہوگئی۔ تین یوم جائننگ ٹائم کے بعد وہاں یکم جولائی ۱۹۴۰ء کو چارج لے لیا۔ پھر ۱۲ فروری ۱۹۴۱ء کو وہاں سے تبدیل ہو کر واپس شاہدرہ ۱۳ فروری ۱۹۴۱ء کو پہنچا۔ اُس روز سے یہاں بفضل خدا کام پر حاضر ہوں۔ بوجہ خرچ کی کمی ہونے کے کتاب پر خرچ تحریر نہیں کیا۔ کابلی حبیب پر گزرتا رہا۔ پورے سات ماہ۔ بارہ یوم کے بعد واپس آیا۔ وہاں بابو نرائن داس کے ہاں بڑا اچھا وقت گذارا۔"

بیعت طریقت | آپ کی بیعت حضرت مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرو والی سے تھی۔ اُن کے ساتھ ازحد عقیدت تھی۔ گاہ بگاہ خدمت میں حاضر ہوا کرتے۔ آپ کے روزنامچہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ۵ ستمبر ۱۹۵۲ء [۱۴ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ] کو آپ نے جمعہ کی نماز میرو دال میں اپنے مرشد صاحبؒ کے ساتھ پڑھی۔

معمولات

آپ نماز پنجگانہ کے پابند اور اوراد و وظائف پر موا ظبت رکھنے والے تھے۔

وظائف خوانی | وظائف و اوراد ذیل آپ کا روزانہ معمول تھا۔ باجازت مرشد پڑھا کرتے۔

۱ قرآن شریف ایک پارہ
۲ درود مسلغات ایک مرتبہ
۳ درود تاج ایک مرتبہ
۴ دعائے گنج العرش ایک مرتبہ
۵ ذکر کلمہ طیبہ بارہ سو مرتبہ۔
اول آخر درود شریف ہزارہ

Marfat.com

۶ درود شریف حضری پانسو گیارہ مرتبہ
۷ قصیدہ غوثیہ گیارہ مرتبہ
۸ سورۂ کوثر ستر مرتبہ
۹ سورۂ یٰسٓ ایک مرتبہ
۱۰ چہل کاف چالیس مرتبہ
۱۱ استغفار سو مرتبہ

اپنے والد صاحب حکیم نور الٰہی کی اجازت سے

۱۲ یا حی یا قیوم سو مرتبہ
۱۳ آیت کریمہ سو مرتبہ
۱۴ کلمہ تمجید سو مرتبہ
۱۵ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ سو مرتبہ
۱۶ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ سو مرتبہ
۱۷ وظیفہ یا شیخ سو مرتبہ

۱۸ سورۂ مزمل شریف گیارہ مرتبہ
۱۹ سورۂ ملک ایک مرتبہ

حافظ کرم الٰہی والد میاں محمد لبسین مردانوی عم خود کی اجازت سے

۲۰ سورۂ فاتحہ اکتالیس مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

۲۱ یہ دعا بھی آپ روزانہ ایک دفعہ پڑھا کرتے تھے۔ وہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَمَا اَحَاطَ بِہٖ عَلَیْہِ شَغَفَۃٌ قَلْبِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الَّذِیْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا وَّاُعِیْذُ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَمَا اَحَاطَ عَلَیْہِ شَغَفَۃٌ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّمِنْ شَرِّ الْجِنَّۃِ وَالْبَشَرِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَاغٍ وَّبَاغٍ وَّشَیْطَانٍ وَّسُلْطَانٍ وَّسَاحِرٍ وَّفَاجِرٍ وَّنَاطِقٍ وَّسَاکِتٍ وَّمُتَحَرِّکٍ وَّسَاکِنٍ اَللّٰہُ حِرْزُنَا وَحِرْزُ النَّاصِرِیْنَ لِلّٰہِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ عَلٰی کُلِّ نِعْمَۃٍ وَّاَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ

Marfat.com

اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَّبَلَاءٍ وَّلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى
كُلِّ حَالٍ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ۔ سُبْحَانَ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ذِي الْجَلَالِ وَلَا
حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

اخلاق و عادات

آپ نیک نہاد خوش اخلاق تھے۔ بزرگوں سے بڑی عقیدت تھی۔ ہر جمعرات کو درگاہ حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری رح کی زیارت کو حاضر ہوا کرتے موضع کوٹ پنڈی داس ضلع شیخوپورہ میں آپ کی کچھ زمین ملکیت تھی۔ ہر ماہ قمری کی گیارہویں تاریخ کو حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح کا ختم شریف وہاں کیا کرتے۔

ادائگی زکوٰۃ آپ ہر سال اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے مبلغ پچاس روپے دارالعلوم جامعہ رضویہ لائل پور کو بھیجے تو وہاں سے شیخ الحدیث حضرت علامہ سردار احمد کی مکتوب آپ کے نام آیا جس میں لکھا تھا۔

۷۸۲/۹۲

از دفتر مظہر اسلام جامعہ رضویہ اہل سنت وجماعت جھنگ بازار لائل پور

مکرم دام بالکرم جناب محمد برکت علی صاحب

مقام کوٹ پنڈی داس ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج وخ ج۔ جناب دارالعلوم کا مبلغ پچاس روپیہ بمد زکوٰۃ موصول ہوا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس دینی خدمت کو قبول فرمائے۔ اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

امید کہ آئندہ بھی اپنے اس دارالعلوم کی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے اور اپنے احباب کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کی ترغیب دیتے رہیں گے۔ والسلام والدعا۔

دعاگو فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ
مہتمم جامعہ، تاریخ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

جج کی کوشش۔ رشوت سے اجتناب آپ نے یکم جولائی ۱۹۵۵ء ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ کو جج کی کوشش کی۔ کراچی تک گئے۔ وہاں محکمہ جج والے آپ سے دو سو روپے رشوت مانگتے تھے۔ آپ نے کہا کہ جیسا رشوت لینا کبیرہ گناہ ہے ویسا ہی رشوت دینا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ اس لئے رشوت دینے سے انکار کر دیا۔ اور واپس چلے آئے

اشعار خوانی آپ گاہ بگاہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

ہر غنچہ کہ گل گشت دگر غنچہ نگردد — قربان لب یار گہے غنچہ گہے گل

ہمارے دل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا — ہماری آنکھ کی پتلی میں ہے جلوہ محمد کا

ذات احمد کی کوئی کیا جانے — یا علی جانے یا خدا جانے

مدح احمد زباں پر کہو — بحر کوزہ میں کس طرح سمائے

کیا شان احدی کا چمن میں ظہور ہے — ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

بنائیں کیا سمجھ کر شاخ گل پر آشیاں اپنا — چمن میں کیا رہنا جو ہو بے آبرو رہنا

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے — خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

واعظوں سے سنا کرتے تھے جنت کا بیاں — جب کہ تحقیق کیا کوچۂ جاناں نکلا

کر صاف دل کو غیر سے اس کو وضو کہیں — پر شرط ہے پیارے کہ ہر دم وضو رہے

چاہیے نماز پڑھنی تو ہستی سے درگذر — ایسا گذر کہ ہستی کی باقی نہ ور رہے

جسکو کسی کی شرم نہیں اُسکو کیا کہوں — فطرت میں وہ ذلیل ہے دل کا کثیف ہے

جسکو خدا نے شرم دی وہ ہے بزرگ دیں — دنیا کی جس کو شرم ہے مرد شریف ہے

Marfat.com

۵ بشر راز دل کہہ کر ذلیل و خوار ہوتا ہے — نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گل بیکار ہوتا ہے
مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے — کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

عملیات

آپ کو عملیات میں بھی خاصی دسترس تھی۔ آپ کے چند عملیات یہاں لکھے جاتے ہیں۔

قلب کی صفائی کے واسطے | اَللّٰہ ۱۱۱ مرتبہ۔ اَللّٰہ ھُوَ۔ اَللّٰہ ھُوَ ۱۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھا کرے۔ اول آخر درود شریف خضری ۱۱۱ مرتبہ پڑھے۔

حاکم کو مسخر کرنے کے واسطے | اگر کسی حاکم کے پیش جانا ہو تو الف سے خانک پڑھ کر اس کی طرف ایک پھونک مارے۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۲ پڑھ کر دوسرا پھونک مارے سورہ انشراح ۳ نو مرتبہ پڑھ کر تیسرا پھونک مارے۔ انشاء اللہ حاکم مطیع ہوگا۔

حب کے واسطے | اگر محبوب کو مسخر کرنا ہو تو یکم چاند سے پندرہ ۱۵ تاریخ تک یہ وظیفہ تیرہ ۱۳ مرتبہ روزانہ پڑھا کرے تو انشاء اللہ کامیابی حاصل ہوگی۔ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یَا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ۔ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔

اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔

دشمن پر غالب آنے کے واسطے | اگر وظیفہ ذیل ہر وقت پڑھتا رہے۔ تو دشمن پر غالب رہے گا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

دفع مصیبت کے واسطے | یہ عبارت لکھ کر پانی میں ڈال دے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلٰی رَبِّ الْجَلِیْلِ۔ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُکْرَمِیْنَ۔ اِقْضِ حَاجَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ۔

Marfat.com

اٹھرا کے واسطے | اگر کسی عورت کو اٹھرا کی بیماری ہو تو آیات ذیل لکھ کر اس کو بلا دیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۔ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ۔ ☆ الٓمّٓ

الٓمّٓ ھٰذَا ۔

دَم ہر قسم کے واسطے | اگر کسی کو چھوٹی چھینی یا رسولی یا کسی قسم کا دم ہو تو یہ آیات سات مرتبہ پڑھ کر اس کو دم کریں ۔ تین روز تک دم کریں ۔ یہ ہیں ۔

سَنَسِمُهٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ۔ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ کَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ ۔ وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ۔ فَطَافَ عَلَیْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّکَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۔

اول آخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے ۔ ؎

تصنیفات

آپ کی متعدد تصانیف یادگار ہیں ۔ ان میں سے ۔

۱ ۔ روزنامچہ ۔ یہ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۵۵ء تک اس میں اپنا حساب آمد و خرچ لکھا ہے

۲ ۔ بیاض طبی ۔ اس میں علم طب کے معلومات اور نسخے درج کئے ہیں ۔

۳ ۔ رجسٹر اجرائے تنبول ۔ اس میں برادری کا آپس میں بیاہ شادیوں کا لین دین درج کیا

مکتوبات

آپ کے دو مکاتیب ملے ہیں ۔ جو اپنے بیٹے میاں فضل الٰہی کے نام لکھے تھے ۔ وہ یہاں درج کئے جاتے ہیں ۔

؎ بیاض طبی میاں برکت علی ، ؎ یہ تینوں کتابیں میاں فضل الٰہی کے پاس مریکی میں موجود ہیں ، شرافت

Marfat.com

مکتوب اول | "برخوردار فضل الٰہی صاحب

وعلیکم السلام۔ خط آپ کا ملا۔ حال سے آگاہی ہوئی۔ گاڑی کے آنے کا راستہ کھل گیا ہے۔ صبح ۷/۸ بجے لاہور کو جاتی ہے۔ اور ۱½ بجے لاہور سے واپس مستن کالر کو چلتی ہے۔ بڑی آہستہ چلتی ہے۔ لائن فی الحال ٹمبر ہی پر کام چلتا ہے جس وقت تشریف لاویں اپنے کپڑے وغیرہ لے جا سکتے ہیں۔ صرف رکاوٹ تو سواری کی تھی۔ وہ کھل گئی ہے۔ باقی خیریت ہے۔ آپ کی اہلیہ کہاں ہے۔ اس کے لئے مکان کا کیا حال ہے؟ فکر ہو رہا ہے۔ سنا ہے کہ فلڈ اُن کو بھی پڑ گیا ہے۔ وہ لوگ بے چارے بند پر وقت گذار رہے تھے۔"

محمد برکت علی بقلم خود۔ ۶ر نومبر ۱۹۰۵ء
[۲۰ر ربیع الاول ۱۳۲۳ھ]

یہ خط اپنے بیٹے کو اس پتہ پر روانہ کیا۔ "بمقام چیچاوطنی۔ دفتر ٹیلیفون۔ ضلع منٹگمری۔ پاس فضل الٰہی کے جاوے۔"

مکتوب دوم | برخوردار فضل الٰہی طولعمرہٗ

اس جگہ خیریت ہے۔ اور صحت تمہاری نیک مطلوب۔ احوال یہ ہے کہ اس جگہ مورخہ ۲۲/۲۷ اگست ۱۹۰۷ء) کو سخت فلڈ پہنچا۔ از حد گاؤں کے مکان گر گئے اور باہر فصل ساونی بوجہ فلڈ ڈوب کر تباہ ہو گئی ہے۔ جو بچ گئی ہیں۔ نہریں تباہ ہو گئی ہیں۔ بوجہ نہ ملنے پانی کے وہ بھی تباہ ہیں۔ جو مکان خریدا ہے اُس کے ارد گرد پانی پہنچ گیا ہے۔ مگر بفضل خدا اور رسول ہم امن امان رہا ہے۔ چار روپے ماہوار پر پہلے سے ہی کرایہ پر لگا ہوا ہے۔ مکان کچا ہے۔ زمین سے ایک فٹ پختہ اینٹ ہے۔ اُس کے فضل سے بچ گیا ہے۔ ورنہ کوئی صورت نہیں تھی۔ یہ جو آپ کے چاچا صاحب کا پختہ چوبارہ تھا۔ پھٹ گیا ہے۔ ہر طرف سے لائن ریل بند ہے۔ نہریں شکستہ ہو گئی ہیں۔

Marfat.com

اللہ ہی حافظ ہے۔ تم ضروری سمجھ سے چلو اور کچھ مکان کو پختہ کرنے کی کوشش کی جاوے گی۔ فلڈ نہ تھا۔ طوفان تھا۔ ہر ماہ ضروری ایک مفرر کمیشن روانہ کر دیا کرو۔ آج آٹھ یوم کے بعد ڈاک آئی ہے۔ کبھی رخصت لے کر مل جاؤ۔ مجھے چھتری اور سوئٹر کی ضرورت ہے۔ اگر مل جاوے تو میرے لئے قمیص کا کپڑا لیتے آنا۔ تاکید ہے۔ میں تو بیکار ہوں۔ اپنی سمجھ کر۔ اب تم نے ہی سب خیال کرنا ہے۔ اگر تم سمجھ گئے تو انشاء اللہ سب کچھ ہو جائے گا۔ میرے پاس نیچے یا اوپر لینے۔ سردی کے لئے کوئی کپڑا نہیں ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔ دوستوں کو السلام علیکم۔

محمد برکت علی بقلم خود از کوٹ بدھی دہر
۴ ستمبر سنہ ۱۹۵۷ء [۹ صفر سنہ ۱۳۷۷ھ]

یہ مکتوب آپ نے اس پتہ پر بھیجا۔ "پاس برخوردار فضل الٰہی انجام اکسٹینجنگ چیکاوطنی ضلع منٹگمری برسد"

طبی نسخہ جات

حیض جاری کرنے کے واسطے | یہ تین نسخے آپ کی بیاض سے لکھے جاتے ہیں۔

۱ برزالہ بن یعنی تخم خطمی، ساٹھ ماشے لیکر، بوٹی دے کر، بیٹھا دن کو پلائیں۔

۲ رتن جوت ساٹھ ماشے پانی میں جوشاندہ دے کر پلائیں۔

۳ سنبوہر کے پتے یا چھال پونے تین ماشے لیکر دھونی دیں۔

بیوی و اولاد

آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام بی بی اللہ رکھی تھا۔ جو میاں محمد عالم ساکن کوٹلہ براح لوہار کی بیٹی تھیں۔ نیک شاد خدا یاد تھیں۔ ان کی وفات جمعہ ۷ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۳ھ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء ۲۱ مگھر سمت ۱۹۸۱ بکرمی ہوئی۔ لاہور کورستان میانی صاحب میں مدفون ہوئیں۔

Marfat.com

ان کے بطن سے دو بیٹے ہوئے۔

فرزندان

۱۔ میاں محمد اسلم۔ متولد اتوار کی رات ۱۸ رمضان ۱۳۳۵ھ ۸ جولائی ۱۹۱۷ء چند ماہ کی عمر پاکر۔ بدھ کے روز ۲۴ محرم ۱۳۳۷ھ ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۸ء۔ مدفون کوٹلہ سراج لوہار۔ ضلع امرتسر۔

۲۔ میاں فضل الٰہی۔ متولد ۱۸ فروری ۱۹۲۴ء [مطابق ۱۲ رجب ۱۳۴۲ھ] یہ آجکل ۱۳۹۲ھ میں موجود ہیں۔ ان کی سکونت سچیاری سٹریٹ۔ نوشہرہ بازار، پیراں منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ یہ سپرنٹنڈنٹ ٹیلیفون سنٹرل ایکسچینج لاہور ہیں۔ نیک اخلاق شریف النفس ہیں میرے (شرافت کے) ساتھ بھی محبت اور ارادت رکھتے ہیں۔ ان کی بیعت حضرت مولانا محمد عظیم برقندازی میروالی (ر) سے ہے۔ پابند شریعت ہیں۔ درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش پر اکثر حاضری دیتے رہتے ہیں۔ ان کا مکتوب بنام والد خود یہاں درج کیا جاتا ہے۔

قبلہ جناب والد صاحب

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ اس جگہ خیریت ہے۔ اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب۔ احوال آنکہ آپ کا خط ملا۔ پڑھ کر حالات معلوم ہوئے۔ جو کچھ کارڈ پر تحریر تھا۔ وہ سامان آپ کو مل گیا ہے کہ نہیں۔ یعنی لسٹ کے مطابق آپ کو چیزیں ملی ہیں یا کہ نہیں۔ دوسرے عرض ہے کہ سب انسپکٹری کا صرف ایک امتحان ابھی ہوا ہے۔ دوسرا امتحان اب ڈی ای ٹی ملتان لے گا۔ وہ عنقریب ہونے والا ہے اور ٹیلیفون مکینک کی میں نے ڈائریکٹر ٹیلیگراف لاہور کو۔ اور ڈویژنل انجینیر ٹیلیگراف ملتان اور سب ڈویژنل افیسر منٹگمری کو۔ ان سب کو ایک کاپی اپیل کر دی ہے۔ وہ میرا کیس اب چل رہا ہے۔ کیونکہ ڈائریکٹر صاحب لاہور والے ۳۰ مارچ ۱۹۵۰ء کو یہاں پر آئے تھے۔ میں نے ان کو تمام قصہ سنا دیا تھا۔ انہوں نے ڈی ای ٹی آفس والوں کو

Marfat.com

لکھا تھا کیس ابھی چل رہا ہے لیکن فیصلہ ابھی کچھ نہیں ہوا۔ اگر آپ ڈائریکٹر صاحب ٹیلیگراف کے دفتر سے میرا کیس نکلوا سکتے ہیں تو اس کی کاپی میں آپ کو روانہ کر دوں۔ تاکہ تعل پیش کرتے وقت تکلیف نہ ہو۔ ڈائریکٹر صاحب کا جو ڈرائیور ہے اس کا نام محمد حسن ہے۔ میرا وہ دوست ہے کیونکہ ہم نے لالہ موسیٰ میں اکٹھا کام کیا ہے۔ اگر ہو سکے تو تعل روانہ کر دوں۔ جواب جلدی دیں۔ ڈی ای ٹی آفس میں اللہ تعالےٰ کی مہربانی سے کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر جب خدا کے ہاں منظوری ہو گئی تو میرا کام بنے گا۔ ویسے آپ دعا ضرور کرتے رہیں۔ کیونکہ سوائے کملی والی سرکار کے ہمارا اور کوئی وسیلہ نہیں۔ لوگوں کے تو رشتہ دار جگہ جگہ دفتروں میں کام کرتے ہیں۔ بس ہم سرکار کی طرف آس لگائے بیٹھے ہیں کہ حضور پاک اپنی مہربانی کریں۔ اور آپ بھی ضرور دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کام ضرور ہو جائے گا۔ آپ کو جو کپڑے روانہ کئے گئے تھے۔ وہ پورے نہیں روانہ کر سکے اس ماہ کی پہلی تاریخ کو کچھ روپے روانہ کر دوں گا۔ مگر جس وقت ہم نے کفن روانہ کیا تھا اس وقت بھی ایک قمیص کا کپڑا ادھاری دار روانہ کیا تھا۔ آپ نے اطلاع نہیں دی۔ اہل خانہ کی طرف سے السلام علیکم۔ اور جو سلام آپ نے لیا ہے اس میں رہائش رکھی ہوئی ہے یا کرایہ پر دیا ہوا ہے۔ فقط۔ زیادہ آداب۔

تعل آپ کی قدم خود ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء

(اطابق ۳ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ)

واقعہ وفات

آپ کی وفات کے وقت (جہاں کہیں نے اپنی زندگی میں اقرار [illegible] کیا ہے) اس میں [illegible]

تاریخ وفات | میاں [illegible] کی وفات [illegible]

Marfat.com

(۱۲)

بلندے شاہ

سائیں بلندے شاہ فاضل[1] ساہیؒ

قوم پروالہ ہے موضع خان کھانہ متصل لاہور کا باشندہ تھا۔ سید شیر شاہ ہندوستانی کا مرید ہوا۔ جو پہلے دُپٹی کمشنر رہ چکے تھے اور تارک الدنیا ہو کر موضع فتح گڑھ متصل شالامار باغ لاہور میں رہتے تھے۔ وہ مرید بابا بُدھن شاہ ارائیں کے۔ وہ مرید بابا نُور شاہ کے۔ وہ مرید بابا احمد شاہ لاہوری کے۔ وہ مرید دانا فاضل شاہ قلندر لاہوری کے۔

اولاد | اس کا ایک بیٹا سائیں تاج دین لاہور فتح گڑھ میں رہتا تھا۔ جو اسی کا مرید تھا اور ہر سال دوسری بھادوں کو میلہ کیا کرتا تھا۔

تاریخ وفات | سائیں بلندے شاہ کی وفات سنہ ۱۳۳۰ھ ایکہزار تین سو تیس ہجری مطابق سنہ ۱۹۱۲ء ایکہزار نو سو بارہ عیسوی میں بعہد حکومت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ ۳ سن جلوسی تھا۔

مدفن | اس کی قبر لاہور فتح گڑھ میں ہے۔

مادہ تاریخ

"افتخار احمد" ۱۳۳۰ھ

---

[1] دانا فاضل شاہ کا ذکر اس کتاب کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار میں لکھا جا چکا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

(۱۳)

بہارشاہ

سید بہارشاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری

آپ سید سردار شاہ ولد سید رمضان شاہ بخاری فقیر نوشاہی فاضل شاہی لاہوری رح کے چھوٹے صاحبزادہ تھے۔ اپنے والد کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔

ملازمت کا ترک کرنا آپ ابتدا میں سب انسپکٹر پولیس تھے لیکن جب آپکے والد صاحب کا انتقال ہوا تو ملازمت ترک کر کے حلقہ درویشی قائم کیا۔ گاہ بگاہ درگاہ شریف حضرت نوشہ صاحب رح پر سلام کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔

مکتوب جب سنہ ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۴ء میں لاہور سے ماہنامہ قادری نوشاہی جاری ہوا تو آپنے رسالہ مذکور کے مدیر چوہدری سلطان علی کے نام ایک مکتوب بھیجا۔ جو رسالہ مذکور بابت ماہ شعبان سنہ ۱۳۴۲ مطابق مارچ سنہ ۱۹۲۴ء کے صفحہ ۳۰ پر شائع ہوا۔ یہ ہے۔

"السلام علیکم۔ آنجناب کا رسالہ قادری نوشاہی مورخہ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۲۵ء کو بذریعہ ڈاک پہنچا۔ مضامین پڑھ کر دل کو از حد خوشی حاصل ہوئی۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ اور نیک کام کی توفیق دے۔ اس کی ہر ایک سطر اُس کامل بزرگ کی برکت سے صراط مستقیم کی سیدھی راہ دکھانے والی ہے۔ تحفہ بے بہا ہے۔ امید ہے کہ رسالہ ہمارے نام برابر جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالےٰ اس کو دن بدن ترقی پر رکھے۔ آمین۔ بندہ آپ اس احقر کو بھی کار لائق سے یاد فرمائیں۔"

سید بہارشاہ قادری نوشاہی
سجادہ نشین لاہور۔

Marfat.com

اولاد | آپ کے تین بیٹے ہیں۔

۱ سید معطور شاہ یہ اپنے والد کے سجادہ نشین ہیں اسوقت ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں۔

۲ سید نذر حسین۔

۳ سید علی حسین۔

یاران طریقت | آپ کے خاص مریدوں کے نام یہ ہیں۔

۱	سائیں قمر الدین ڈرائیور۔	یکی دروازہ	لاہور
۲	سائیں ابرار حسین کشمیری	"	"
۳	سید ولایت شاہ	کاموکے	گوجرانوالہ
۴	چوہدری محمد علی نمبردار	ٹھٹی بھنگواں	شیخوپورہ
۵	نظام الدین	بھکھا دیوال	"
۶	علم الدین نمبردار	"	"
۷	مشتاق حسین جنجوعہ نمبردار	جلال	"
۸	نظام الدین	"	"
۹	میاں اللہ دتہ	منڈی مہادیوی	"

تاریخ وفات | سید مبارک شاہ بخاری کی وفات سائیس ساون سمت ۱۹۹۶ بکرمی مطابق ۱۷ بیسویں جولائی ۱۹۳۹ء عیسوی مطابق چوتھی جمادی الاخریٰ ۱۳۵۸ھ ہجری بمقام

مدفن | آپ کی قبر اپنے بزرگوں کے جوار یعنی تکیہ سید سردار شاہ میں درگاہ حضرت داتا گنج بخش سے شمال کی جانب ہے۔

ماده تاریخ

"انسر ذی وقار" ۱۳۵۸ھ

Marfat.com

پ

(۱۴)

پہلوان

سائیں پہلوان درویشؒ

اس کے والد کا نام الٰہی بخش تھا۔ ضلع جہلم کا رہنے والا تھا۔ سید غلام حسن ولد سید قطب الدین برخوردار ی ساہنیالوی رح کا مرید راسخ الاعتقاد تھا۔ پنجابی زبان میں شعر بھی کہتا تھا۔

سیحرفی در مناقب پیران نوشاہیہ اس نے اپنے بزرگان نوشاہیہ کی مدح و توصیف میں ایک سیحرفی بنائی ہے۔ اس میں چند اشعار لکھے جاتے ہیں۔

الف اکھدا ہے ہت جی میرا حال مرشد دا کراں اظہار یارو
حضرت نوشہ جو ہے گنج بخش میرا کل دلیاں والے سردار یارو
چارے کوٹ نے جس نوا دتے صدق والیاں دا میرا یار یارو
پہنوان جو رنگن ہے نوشہ والی رنگ لاد یندا اچ پکار یارو
ب رب رحیم نے شان وتا دی یک تے یک سوا نیائے
برخوردار فرزند گنج بخش نیاحب بھیوا فقر دا خوب جمکائے
نام بڑا روشن برخوردار صاحب ڈیرہ باب دے کول والیائے
پہلوان اوہ صاحب دستار ہویا مسند نوشہ دا خوب سجایائے
ص صفت ثنا نہ ہووے میتھوں میرے مرشد سن ولی ہزار میاں
عصمت اللہ صاحب رحمہ بڑا پایا باپ دادیوں ہین سردار میاں

Marfat.com

محمد عظیم صاحب بیٹا عصمت اللہ خانقاہ دھمادیوں پا رمیاں

پہلوان نوں صبر ہی نہ آوے جلدی لئیں نوں خبر کمار میاں

ع عارفاں صادقاں ساریاں دا مرشد میرا تحقیق سردار یا رو

فتح دین صاحب داسی نام سوہنا فتح نام لیاں ہر دربار یا رو

وچ دھل شریف خانقاہ ہے جی دوروں نظر سفید دیوار یا رو

پہلوان دا قبلہ جو کعبہ ہیگا بندے دھل شریف سالار یا رو

غ غلام دا مرشد غلام حسن صاحب سکونت رکھدے خاص سامین پال اندر

میں طالب دی ہر دم خبر رکھن رہندا میں ہاں بیت نہال اندر

رہیں ہر دم کنڈی نوں مرشد صاحب پھس گیا ہوں گیاہوں دنیا دے جال اندر [1]

[1] اس سیحرفی کا خطی نسخہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

ق

(۱۵)

توکل شاہ

بابا توکل شاہ چیبہ والے رح

آپ قوم کمہار سے تھے۔ اور موضع چیبہ سندھواں کے رہنے والے تھے۔ بابا گلاب شاہ۔ ساکن کوٹلی بال گوبند المعروف کوٹلی ریت والی۔ ضلع گوجرانوالہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ سنہ ۱۲۴۲ھ اکبزار، دوسو بیالیس ہجری میں پیدا ہوئے۔

عبادت وریاضت آپ نے ریاضت ومجاہدہ بہت کیا۔ متعدد چلے بھی کئے۔ چنانچہ ایک چلہ اپنے گاؤں چیبہ سندھواں میں کیا۔ دوسرا چلہ لاہور رائل روڈ کے قریب زمین کے نیچے تہہ خانہ میں کیا۔ اکتالیس[۴۱] روز کے بعد نکلے تو رانوں کا گوشت بوسیدہ ہوگیا تھا۔ تیسرا چلہ بھاگووال ضلع سیالکوٹ میں کیا۔ چوتھا چلہ موضع لدھڑ ضلع سیالکوٹ میں کیا۔ کامل درویش ہوئے۔[۱]

چیبہ سندھواں کی آبادی کا ذکر کتاب مخزن پنجاب ص ۲۷۲ میں ہے۔

موضع چیبہ سندھواں۔ پہلی آبادی موجودہ حال سے یہاں ایک گاؤں افغانوں کا آباد تھا۔ وہ کسی سبب سے اُجڑ گیا۔ اس ٹیلہ غیر آباد کا نام چیبہ مشہور تھا۔ پھر بمرور عرصہ ڈھائی سو برس[۲۵۰] کے اس تھہ کو مسمی جُجے چند جاٹ گوت سندھو نے آباد کیا۔ پہلے وہ موضع ہرنا متعلقہ تحصیل چونیاں ضلع لاہور میں رہتا تھا۔ وہاں سے بہ سبب نااتفاقی

---

[۱] مکتوب سائیں نورالدین مراسی درویش ساکن چیبہ سندھواں۔ شرافت

Marfat.com

شرکاء کے نکل آیا۔ اور یہاں آکر زمینداری حاصل کی۔ چونکہ وہ قوم کا سندھو تھا۔ یہ گاؤں بھی چبہ سندھواں مشہور ہوا۔ اب مالک اس کے اقوام متفرق قوم قریشی و ارائیں و سندھو و گھمن و کھتری ہیں۔ عمارت اس کی خام۔ دو سو چھپر گھر۔ اور دس دکانیں ۲۷۵ ۱۳۳۸ ایک ہزار تین سو اڑتیس مردم شماری ہے۔ زمیندار درد تمندی میں اوسط درجہ کے ہیں۔

اخلاق و عادات | آپ کے اخلاق بہت نیک اور شریف تھے۔ فقہ کا علم چندے حاصل کیا تھا۔ مگر آپ نے کوئی تصنیف یا تحریر نہیں کی۔ آپ کے پاس سے کئی اٹھرا کے مریض شفایاب ہوئے۔ جو حاجتمند دروازہ پر آتا۔ بامراد ہو کر واپس جاتا۔ آپ اپنے مریدوں کو نیک بننے اور اوصاف فقر سے موصوف ہونے کی نصیحت کرتے۔

اولاد | آپ کا ایک لڑکا حسین شاہ نام تھا۔ جو بچپن میں فوت ہو گیا۔

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱	سائیں رمضان لوہار	چبہ سندھواں	ضلع گوجرانوالہ
۲	سائیں اللہ دتہ ترکھان	〃	〃
۳	سیاں بلاقی گاذر	〃	〃
۴	سائیں بلند امراسی	〃	〃
۵	سائیں جھنڈا امراسی	〃	〃
۶	سائیں وزیر شاہ جٹ	لوڑیکی گورایاں	سیالکوٹ
۷	سید حویلی شاہ	〃	〃
۸	سائیں جھنڈے شاہ جٹ	لدھڑ	〃
۹	سائیں قاسم جٹ	〃	〃
۱۰	سائیں لال دین	مہلیس	〃

تاریخ وفات | بابا توکل شاہ کی وفات بعمر اسی سال بمقتہ چھٹی رجب ۱۳۲۲ھ اکبر۔

Marfat.com

تین سو بائیس ہجری مطابق ستائیسویں ستمبر ۱۹۰۴ء ایکہزار نو سو چار عیسوی موافق دوسری اسوج سمت ۱۹۶۱ ایکہزار نو سو اکسٹھ بکرمی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی بسنہ چار جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع چیہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد سائیں ٹھڈھ شاہ سجادہ نشین نے آپ کا صندوق قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کیا۔

آپ کا سالانہ عرس دوسری اسوج کو ہوتا ہے۔ اور دوسرا میلہ گیارہویں جیٹھ کو ہوتا ہے

مادۂ تاریخ

"محبوب بیدار مغز" ۱۳۲۲ھ

شجرۂ فقرائے بابا توکل شاہؒ

- سائیں جھنڈے شاہ۔ ساکن لدھڑ
  - غلام محمد دھوبی۔ چیہ سندھواں
- سائیں دریا شاہ جٹ۔ لودھیکی ضلع سیالکوٹ
  - سائیں مانج علی مراسی۔ گرڑھی والہ
    - سائیں امام شاہ ولد دریا شاہ۔ لودھیکی۔
      - سائیں حیدر علی۔ ٹھیڑی گلاں ضلع گوجرانوالہ
      - سائیں بڑھے شاہ بافندہ سجادہ نشین چیہ سندھواں
        - سید کامل شاہ۔ کالو کے ریجونورہ
          - سائیں نواب علی موچی قلعہ دیدار سنگھ ۱۹۷۱ء میں موجود تھا۔
        - نور محمد بافندہ۔ چیہ سندھواں
          - محمد دین بافندہ۔ چیہ سندھواں
            - سائیں احمد دین بافندہ۔ چیہ سندھواں
              - سردار بافندہ۔ چیہ چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ
        - سائیں عنایت حسین سجادہ نشین چیہ سندھواں۔ ۱۹۷۱ء میں موجود تھا
          - غلام محمد تیلی چیہ سندھواں
            - سائیں بلند اور سائیں۔ ساکن لدھڑ
              - نعمت علی ولد محمد دین بافندہ۔ چیہ سندھواں۔
      - سائیں لال دین۔ ساکن مہلیس
        - کرم دین موچی۔ مہلیس

Marfat.com

(۱۶)

تیغ علی

سائیں تیغ علی شاہ فاضل شاہی پیڑ والے

آپ شیخ بدرالدین نوشاہی فاضل شاہی پیڑ والے کے مرید و خلیفہ تھے۔ درویشی کے اوصاف سے موصوف تھے۔ موضع پیڑ شریف میں سکونت رکھتے تھے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے ہیں۔ سردار علی اور خوشی محمد دونو اسوقت ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہیں۔ لاہور میں سکونت رکھتے ہیں۔

خوشی محمد کے چار بیٹے ہوئے۔ محمد رمضان لاولد فوت ہو چکا ہے۔ اور محمد طفیل عنایت محمد اور ہدایت محمد موجود ہیں۔

محمد طفیل کے دو لڑکے محمد بوٹا اور محمد لطیف موجود ہیں۔

عنایت محمد ولد خوشی محمد مجھے [سید شرافت کو] یکم رمضان ۱۳۹۲ھ ۹ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو ملا۔ نیک اخلاق۔ خوش مزاج ہے۔ بڑے ادب سے پیش آیا۔ اس کے دو لڑکے ہوئے۔ علاؤالدین بچپن میں فوت ہو گیا۔ اور محمد انور موجود ہے۔

یادِ طریقت سائیں تیغ علی شاہ کا ایک درویش سائیں عبدالغنی نام لاہور موجود ہے صاحب علم ہے۔ اپنے خاندان کے شجرے اور عملیات وغیرہ ایک قلمی بیاض میں لکھ رکھے ہیں۔ درگاہِ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش اور درگاہِ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک پیڑ والے پر اکثر حاضری دیتا رہتا ہے۔ مجھ کو بڑے آداب اور عقیدت سے ملا۔ اسوقت موجود ہے۔

اس کے علاوہ سائیں سید محمد کاظم شاہ اور سائیں علی محمد اور میں پیر کلانوی اور سبحان علی پیڑ والے بھی مرید تھے۔

تاریخِ وفات سائیں تیغ علی کی وفات سوموار ۷ ذیحجہ ۱۳۹۳ھ ۲۰ اپریل ۱۹۷۴ء / ۲۰۳۱ بکرمی کو ہوئی۔ قبر پیڑ شریف میں ہے

مادہ تاریخ

Marfat.com

ج

(۱۷)

جلال

میاں جلال خلیفہ نورپوری رح

یہ میرے (شرافت کے) نانا صاحب حضرت سید غلام علی شاہ ولد سید قدم الدین برخورداری سابسنپالوی رح کا مرید و خلیفہ تھا۔ آبا و اجداد اس کے موضع نورپور جلال متصل قلعہ دیدار سنگھ۔ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

خدمات شیخ | یہ اپنے مرشد ارشد کا بہت خدمت گار اور مطیع فرمان تھا۔ ۲ سال متواتر اپنے پیر صاحب کی خدمت میں رہا۔ سفر و حضر میں اُن کی خدمات انجام دیتا۔ اُن کے فیض سے فائز المرام ہوا۔ مقابل نہیں ہوا۔ داڑھی سیاہ اور سر پر زلفیں دراز سینہ تک تھیں۔ جمال پوش فقیر تھا۔

سال وفات | میاں جلال کی وفات سنہ ۱۳۴۰ھ ایکہزار تین سو چالیس ہجری مطابق سنہ ۱۹۲۱ ایکہزار نو سو اکیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورد ہفتم ہوئی سنہ ۱۲ بارہ جلوسی تھا۔

مادۂ تاریخ

"جلال غریب نواز" ۱۳۴۰ھ

سلہ سید غلام علی شاہ رح کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النقشبندیہ کے آٹھویں باب میں گزر چکا ہے۔

شرافت

Marfat.com

(۱۸)

جیوے شاہ

بابا جیوے شاہ راگھووالی رح

آپ سید محمد علی شاہ کیلوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ کافی عرصہ تک اپنے مرشد صاحب رح کی خدمت میں۔ جو ضلع کیلے ضلع دھاڑیوال۔ ضلع گورداس پور میں رہے۔ وہاں اپنے ہاتھ سے ایک کنواں لگوایا۔ اور پھر ہزار درخت لگائے۔ پھر آپ مرشد کے حکم سے علاقہ دوآبہ ضلع ہوشیارپور میں جاکر موضع راگھووال میں سکونت گزین ہوئے۔

راگھووال میں قیام پذیر ہونا آپ جب راگھووال میں پہنچے تو ایک درخت برنا کے نیچے بیٹھ گئے۔ جو بھیکڑوں کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ کچھ دنوں بعد لوگوں میں آپ کی چرچا ہوگئی۔ آپ آٹھ پہر کے بعد چہرے پر نقاب اوڑھ کر چند گھروں کا گداکرتے اور ایک روٹی کا آٹا لاکر۔ روٹی پکاکر اس کے چار ٹکڑے کرتے۔ ایک حصہ کتے کو۔ ایک حصہ پرندوں کو۔ ایک ٹکڑا حاضرین مجلس کو تقسیم کرتے۔ اور چوتھا ٹکڑا خود کھاتے۔ [1]

کنواں لگوانا راگھووال میں پانی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ قریب کے گاؤں سے پانی لایا جاتا تھا۔ وہاں سکھوں کی آبادی تھی۔ وہ پانی لانے والی عورتوں سے تمسخر کیا کرتے۔ آپ کو یہ گوارا نہ ہوا۔ آپ نے راگھووال اور سہارنا کے درمیان کنواں لگوادیا تاکہ دونو گاؤں والوں کو سہولت ہوجائے۔ وہاں دادو پنتھی سادھو فقیر آگئے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں ہمارے نام کی اینٹ لگادو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کنواں خدا کے نام پر تیار ہوا ہے

---

[1] حالات بزرگان عظام سلسلہ نوشاہی قادری چشتی۔ شرافت۔

Marfat.com

اس پر کسی کا نام نہیں لکھا جائے گا۔ اُنہوں نے آپ کو وہاں سے اُٹھا دیا۔ جب آپ وہاں سے چل دیئے تو امراکی سے کنواں کی عمارت پھٹ گئی۔ پھر سب لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت خواہ ہوئے۔ آپ نے اُن کو معافی دی۔ اور پھر واپس جا کر اُس گاؤں میں آباد ہوئے۔

آپ نے قبر کھود کر اس میں ایک حجرہ بھی کیا تھا۔ [۲]

پابندِ طریقت | آپ کے پاس اکثر لوگ مرید ہونے کے واسطے آتے۔ مگر آپ نے سوائے بابا کانے شاہ کے کسی کو مرید نہ بنایا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع راگھووال، ضلع ہوشیارپور، مشرقی پنجاب میں ہے۔

---

[۲] حالات بزرگان عظام سلسلہ نوشاہی قادری۔ خطی۔ مترادفہ۔

Marfat.com

ج

چراغ دین

قاضی حکیم چراغ دین مہرانوی،

آپ کا وطن موضع مہرانہ سندھواں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ تھا۔ آپ کی بیعت طریقت سید احمد شاہ سے تھی۔ وہ مرید حضرت میاں نواب علی شاہ سندرپوری کے تھے۔ آپ علم کتب میں بھی کافی دسترس رکھتے تھے۔ صاحب علم صوفی مشرب تھے

تصنیف

آپ نے پنجابی شعروں میں ایک رسالہ گلزار حقیقی نام ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء میں ہندوستان سٹیم پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔ اس میں دو سحر فیاں اور ایک تجرہ شریف نوشاہی ہے۔

پہلی سیحرفی کا شعر ی یار دا نقش نماز اندر ایہو عشق نماز حضوری اے
سجدہ یار دے قربان لے وچ ہووے ایہو اصل نماز منظوری اے
باجھوں یار نماز حضور ناہیں ایہو رسم نماز قصوری اے
باجھ پیر دے عشق نماز ناہیں مہر ہووے جے رب غفوری اے

دوسری سیحرفی کا شعر الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچ پائی ہو
اندر باہر ہوئی روشنائی جتھے تکاں اوتھے توں ہو
جاں جاں گل مرتب ہوسی میوں تیوں ہوگ سوا یا ہو
پر باجھوں مرشد کامل یار دے نہیں کسے ہتھ آیا ہو

شجرہ شریف کا شعر ۔ طفیل حضرت نوشہ یار طفیل پیر محمد صاحب صابر

Marfat.com

(۲۰)

چنن شاہ

مولانا حاجی سید چنن شاہ خوارزمی میتر انوالیؒ

آپ کے والد بزرگوار کا نام سید محمد شاہ تھا۔ ابن سید شرف شاہ بن سید سلیم شاہ بن سید بڈھے شاہ ابن سید نور شاہ بن سید عبدالرحمٰن المعروف شاہ نتھا سلطان خوارزمی سہروردی رح۔ شاہ نتھا رح کا ذکر اس کتاب کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں لکھا جا چکا ہے۔

آپ کا سلسلہ بیعت بھی اسی طرح باپ دردیشی ہے۔

فیضِ صحبت | آپ علم ظاہر میں بڑے عالم تھے۔ زمانہ طالب علمی میں ایکمرتبہ حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد پاکدرات نوشاہ ثانی برخوردری ساہنپالوی رح کی زیارت سے بمقام بیگووالہ ضلع سیالکوٹ مشرف ہوئے۔ اور اُن سے بعض اجازتیں حاصل کرکے فیضیاب ہوئے۔

علم دعوت اسماء | آپ علم دعوت اسماء الٰہیہ میں کامل تھے۔ عملیات میں آپ کو خاص شغف تھا۔ کتاب شمس المعارف الکبریٰ مصنفہ شیخ علی البونی رح اور کتاب مجربات دیربی رح کے عملیات آپ کا معمول تھے۔ اس میں سے کئی اجازتیں آپ نے مجھ کو (شرافت کو) بھی عطا کیں۔

عبادت و ریاضت | آپ صاحب عبادت و ریاضت تھے۔ کسی دم یادِ الٰہی سے فارغ نہ ہوتے۔ حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً کی حج و زیارات سے بھی مشرف ہوئے۔ عرس نوشہرہ شریف پر ہر سال حاضر ہوا کرتے۔ ایکدو مرتبہ عرس بھری شریف پر بھی میری آپ سے ملاقات ہوئی۔ آپ بڑی محبت سے پیش آئے۔

Marfat.com

حلیہ ولباس آپ کا قد بلند۔ رنگ گورا چٹہ نقش حسین۔ داڑھی سفید۔ چہرہ روشن نورانی۔ لباس سفید رکھتے تھے۔

ف مولف کتاب ہذا فقیر سید شرافت غفرہ اللہ کہتا ہے۔ کہ میں بروز بدھ وار۔ بیسویں ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ مطابق انتیسویں ۲۹ مئی ۱۹۴۰ء کو صبح کے وقت وظائف کر رہا تھا کہ ہاتف سے آواز آئی۔ "سید چنن شاہ صاحب میرانوالیہ جانتے ہیں"

جسوقت کا یہ واقعہ ہے اُس وقت آپ ابھی حیات تھے۔

عملیات

آپ عامل کامل تھے۔ مجھ کو (شرافت کو) آپ سے مندرجہ ذیل عملیات کی اجازتیں ہیں۔ اسم شریف یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔ سورہ اخلاص۔ سورہ یوسف۔ عمل دائرۃ الانوار وغیرہ ان کی تفصیل میں نے اپنی کتاب زاد العاملین المعروف عملیات شرافت حصہ اول میں کی ہے۔

خواب میں وظیفہ بتانا ایکبار آپ منگلوار کی رات ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ ۲۸ مئی ۱۹۴۰ء مجھ کو (شرافت کو) خواب میں ملے اور فرمایا آیت کریمہ اس طرح پڑھا کرو۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ تین سو بار وظیفہ کیا کرو۔ اول و آخر درود شریف ہزارہ ایک ایک سو بار پڑھ لیا کرو۔

جسوقت آپ نے یہ وظیفہ خواب میں بتایا۔ اُسوقت آپ بقید حیات تھے۔

مقالات

آپ صاحب قلم تھے۔ رد عقائد میاں زیر کئے جاتے ہیں

(۱)

ذات کا ادراک یہ ہے کہ تو اُس کو بطور کشف الٰہی کے جان لے کہ میں وہ ہوں اور وہ میں ہوں، مگر اتحاد نہ حلول نہیں، عبد عبد ہے۔ اور رب رب ہے یعنی عبد رب نہیں ہو سکتا نہ رب عبد ہو سکتا اسقدر بطور ذوق اور کشف الٰہی کے جو علم و عیان سے بالا ہے پہچان لیا۔ اور

Marfat.com

یہ بات بغیر سحق اور محق ذاتی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور اس کشف کی علامت یہ ہے کہ پہلے اپنے رب کے ظاہر ہونے کے سبب سے اپنی ذات کو فنا کرے۔ پھر دوبارہ اپنے رب سے ربوبیت کے بھید ظاہر ہونے کی وجہ سے فنا ہو جائے۔ پھر تیسری بار اس کی ذات کے پائے جانے کی وجہ سے اس کی صفات کے متعلقات سے فنا ہو جائے۔ پس یہ بات جب تجھکو حاصل ہو گئی۔ تو گویا تو نے ذات کا ادراک کر لیا۔ یعنی سوائے ذات کے تیسرے ادراک میں اور کوئی زیادتی نہیں ہے لیکن تیسری حقیقت میں علم اور قدرت اور سمع اور بصر اور عظمت اور قہر وغیرہ۔ یہ جو صفات کے مقامات ہیں اس کا ادراک دونوں ذاتوں سے اس کے ارادہ اور ہمت کے موافق ہو گا۔ اور یہ امر اس کے علم میں داخل ہو گا۔ اب تو جو چاہے وہ کہے اگر تو کہے کہ ذات کا ادراک نہیں ہو سکتا۔ تو اس اعتبار سے وہ ذات عین صفات ہے۔ اور اسی بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ (ابصار اس کا ادراک نہیں کر سکتی) اس لئے کہ ابصار صفات سے ہیں۔ پس جس نے صفت کا ادراک نہ کیا تو وہ ذات کا بھی ادراک نہیں کر سکتا۔ اور اگر تو کہے کہ ذات کا ادراک ہو سکتا ہے تو اس اعتبار سے وہی بات ہے جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اور یہ مسئلہ اکثر اہل اللہ پر پوشیدہ ہے۔ اور مجھ سے پہلے کسی پر یہ بات ظاہر نہیں ہوئی ہے۔ پس اس میں خوب غور کر کہ یہ نوادر وقت سے ہے۔ اور یہ مسئلہ کہ جس شخص نے خدا کے اوصاف کی لذتوں کو چکھا ہے۔ اس پر خوب منکشف ہو گیا ہے۔ پس جس شخص نے ترقی کی ہے وہ خدا کے اوصاف کے ساتھ موصوف ہونے کی کیفیت کو بخوبی پہنچ گیا ہے اور اس کی معرفت کو حاصل کر لیا ہے۔ اور اس کو خوب سمجھ لے۔ اس لئے کہ جو لوگ ان اوصاف کو حاصل کرنے کا ارادہ کرتے ہیں اور خدا کے مطلوب ہیں۔ ان کے سوا دوسرا اس کو نہیں سمجھ سکتا ہے اور ہیبت سے آدمی اس کو قصہ اور کہانی سمجھتے ہیں۔ ۵

اولع قلبی من زرود بماء — میرا دل زرود کا پانی پینا چاہتا ہے

Marfat.com

فیا ولھی کم مات والع ۔ اے افسوس کہ بیت سے آدمی اس حرص میں مر گئے

ولی طمع بین الاجارع عمھدۃ ۔ اور مجھکو خود بیش اس کے گھونٹوں کی ہے اس لئے کہ عبدار کا

قدیم و کم خابت ھنالک طالع[1] ۔ قدیم ہے اور بیت سے ان خواہشوں میں محروم رہے ہیں

کُل حقیقتوں کی ضدیں حقیقت میں ایک ہی معنے رکھتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اطلاق کی حیثیت سے سب صفتیں معنی معلوم ہیں اور ایک امر مجہول ہے۔ پس معنی معلوم امر مجہول کے مقابلہ میں اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ پس حقیقت میں نہ اُس کی ذات کا ادراک ہو سکتا ہے اور نہ اس کی صفات کا۔ مطابق قول قدیم قدیر۔

پس جو بات خلاف کتاب و سنت ہو وہ بحیثیت مفہوم سمجھو۔ ورنہ حقیقتاً مراد دوسری ہے۔ پس بحمد اسپرد کرے کہ اس کی موفقت حاصل ہو۔ اور انکار سے باز رہو۔ وہ اعلم[2]

(۲)

تشبیہ کا بیان | دد جاننا چاہیے کہ تشبیہ آلہی جمال کی صورت سے مراد ہے۔ اس لئے کہ جمال الٰہی کے کئی معنی ہیں اور وہ اسماء اور صفات الٰہیہ ہیں۔ اور اس کی کئی صورتیں ہیں اور وہ ان معانی کی تجلیات ہیں کہ جو اس پر محسوس یا معقول سے واقع ہوتی رہتی ہیں۔ پس محسوس کی مثال ایسی ہے جیسے اس کا یہ قول ہے کہ میں نے اپنے رب کو جوانمرد کی صورت میں دیکھا۔ اور معقول کی مثال یہ ہے کہ جیسا وہ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے۔ اور تشبیہ سے یہی صورت مراد ہے۔ اور اس میں شک نہیں ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالےٰ اپنے جمال کی صورت کے ظاہر ہونے میں اُسی طرح سے باقی ہے جس طرح سے کہ اس کی تنزیہ اس کے باقی رکھنے کی مستحق ہے۔ پس جیسا کہ تو نے جناب

---

[1] یہ اشعار اردو ترجمہ اسی طرح بلاھ۔ غالباً صحیح نہیں۔ [2] ماہنامہ قادری نوشاہی لاہور۔ جلد اول نمبر ۶۔ صفحہ ۱۲ بابت شوال ۱۳۴۲ھ و مئی ۱۹۲۴ء۔ شرافت۔

Marfat.com

الٰہی کی تنزیہ کے حق کو ادا کیا ہے۔ اسی طرح سے تشبیہ الٰہی کے حق کو ادا کیا کر۔ اب جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے حق میں تشبیہ ایک حکم ہے برخلاف تنزیہ کے کہ وہ اس کے حق میں ایک امر عینی ہے۔ اور یہ بات سوائے اہل اللہ کے دوسرا شخص نہیں جانتا۔ اور دوسرے عارفین اس کا ادراک سوائے ایمان اور تقلید کے کسی طور پر نہیں کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ اُس کے حسن و جمال کی صورتیں اس کی مقتضی ہیں۔ کیونکہ ہر صورت موجودات کی صورتوں میں سے اُس کے حُسن کی ایک صورت ہے۔ پس جب کوئی صورت بطور تشبیہ سامنے ہوگی اور کوئی چیز تنزیہ سے موجود نہ ہوگی تو گویا حق تعالیٰ معہ اپنے حسن و جمال کے تیرے سامنے موجود ہو گیا، اور اُس کے موجود ہونے کی وجہ واحد ہے۔

اگر کوئی صورت تشبیہ آئے اور اُس میں تو تنزیہ الٰہی کو سمجھے تو گویا اس کا جمال و جلال تشبیہ اور تنزیہ دونوں وجہوں میں ظاہر ہو گیا، فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ [یعنی جس طرف منہ پھیرو اُسی طرف خدا کی ذات ہے] کا ہو گیا،

پس اب خواہ تو اس کی تنزیہ کر۔ خواہ تو اس کی تشبیہ کر۔ ہر حال تو اُس کی تجلیات میں غرق ہے۔ اُس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تو اور جو چیز تجھ پر ہے وہ تیرے حال و عمل اور معنی کی ہوتیت ہے اور اُس کے جمال کی صورت ہے۔ پس اگر تو تشبیہ خلقی کے موافق باقی رہتا تو تو اُس کے حُسن کی صورت کا مشاہدہ کرتا۔ اور اگر تجھ پر عین تنزیہ کہ جو تجھ میں موجود ہے تیری تشبیہ پر ظاہر ہو جائے تب تو اُس کے حسن و جمال اور معنی کی صورت ہے۔ اور اگر تو تشبیہ اور تنزیہ کے ماسوا سے جو تجھ پر ہے اس کا حصول چاہے تب تو تنزیہ اور تشبیہ کے سوا کوئی دوسری چیز ہے۔ اور اس [illegible]

ہے۔ پس اپنے نفس کے واسطے خواہش میں اس چیز کو اختیار کر جو پسندیدہ ہے۔

اور جاننا چاہیئے کہ حق کے واسطے دو تشبیہ ہیں۔ ایک تشبیہ ذاتی۔ اور دوسری یہ ہے کہ موجودات محسوسات کی صورت یا جو چیزیں کہ خیال میں محسوسات کے مشابہ ہیں،

Marfat.com

اس میں ہوں ۔ اور ایک تشبیہ وصفی ۔ اور وہ یہ ہے کہ معانی اسمائیہ کی صورتیں کہ جو خیال میں محسوس کے مشابہ ہیں ۔ اس سے منزہ ہو ۔ اور یہ صورت صرف ذہن میں آتی ہے ۔ اور جس میں تکیف نہیں ہوتی ۔ پس جب وہ تکیف ہوتی ہے تو تشبیہ ذاتی کے ساتھ لاحق ہوتی ہے ۔ اس لئے کہ تکیف کمال تشبیہ سے ہے اور کمال ذات کے ساتھ بہتر ہے ۔ پس اب تشبیہ وصفی باقی رہ گئی ۔ اور اس میں کسی طرح سے تکیف ممکن نہیں ہے ۔ اور نہ اس کی کوئی ضرب المثل ہے ۔ دیکھو حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے نور ذاتی کی کیسی مثال بیان کی ہے ۔ کہ اس کا نور ایسا ہے جیسے کہ ایک طاق میں چراغ ہو ۔ اور وہ چراغ شیشہ کے اندر ہو ۔ اور انسان اسی تشبیہ ذاتی کی صورت ہے ۔ اس لئے کہ طاق سے اس کا سینہ مراد ہے ۔ اور شیشہ سے اس کا قلب مراد ہے ۔ اور چراغ سے اس کا بھید مراد ہے ۔ اور شجرہ مبارکہ سے ایمان بالغیب ۔ اور وہ حق کا خلق کی صورت میں ظاہر ہونا ہے ۔ اور ایمان سے مراد بالغیب ہے ۔ اور زیتونہ سے وہ حقیقت مطلقہ مراد ہے کہ جس کو ہم من کل الوجوہ حق نہیں کہتے ہیں ۔ اور نہ من کل الوجوہ خلق ہے ۔ اور شجرہ ایمانیہ نہ شرقی ہے کہ جس سے تنزیہ مطلق واجب ہو ۔ اور تشبیہ کی نفی کریں ۔ اور نہ غربیہ کہ جس کو ہم تشبیہ مطلق کہیں ۔ اور تنزیہ کی نفی کریں ۔ پس وہ تشبیہ کے پوست ۔ اور تنزیہ کے مغز کے درمیان میں ہے ۔ اور اس وقت اس کا روغن زیتون کہ جس کو الزیتون کہتے ہیں روشن ہونے کے ہیں پس اس کے نور سے اس کی ظلمت کو دور کر دے گا ۔ اگرچہ اس کو اس معائنہ کی آگ جس کو نور علیٰ نور کہتے ہیں ۔ نہ لگے ۔ اور وہ تشبیہ کا نور نور ایمانی پر غالب ہے ۔ اور اسی کا نام نور تنزیہ ہے ۔ پس اللہ تعالےٰ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۔ اور وہ مثلوں کو بیان کرتا ہے ۔ اور وہی ہر چیز کو جانتا ہے ۔ وہ تشبیہ ، تشبیہ ذاتی ہے ۔ اور وہ اگرچہ ایک ضرب المثل سے ظاہر ہے ۔ لیکن یہ مثل اس کے حسن کی ایک صورت ہے ۔ جیسے کہ دودھ کی صورت میں عالم مثال میں ایک علم ظاہر ہوا ۔ پس یہ دودھ کی صورت علم کے معنی کی صورتوں میں سے ایک خاص صورت ہے ۔ پس ہر مثل کہ جس میں مثل بہ کی صورت ظاہر ہو ۔ تو وہ مثل ممثل بہ کی

Marfat.com

خاص صورتوں میں سے ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ اُسی کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور اسی پر محمول ہوتی ہے۔ پس مشکوٰۃ یعنی طاق۔ اور مصباح یعنی چراغ۔ اور زجاجہ یعنی شیشہ۔ اور شجرہ یعنی درخت۔ اور زیت یعنی روغن زیتون۔ نہ شرقی نہ غربی۔ اور اضاءت یعنی روشن کرنا اور نار یعنی آگ۔ اور نور وہ جس کی نسبت نور علیٰ نور کہا گیا ہے۔ یہ سب اپنے مفہومات ظاہریہ کے اعتبار سے جمالِ الٰہی کی ذاتی صورتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر صورت کو جانتا ہے اور یہی اس کے جمال کے معنی ہیں۔ اس لئے کہ علم کسی چیز کے جاننے والے میں پوشیدہ ہوا کرتا ہے۔ پس اس کو خوب سمجھ لے۔ اور حق تعالےٰ کہتا ہے اور وہ اس کو خوب جانتا ہے۔"[۳]

مکتوب

آپ نے بذریعہ مکتوب مجھ کو (شرافت کو) سورۂ یوسف پڑھنے کی ترکیب اور اجازت عطا فرمائی۔ وہ مکتوب یہ ہے۔

۷۸۶

معظم مکرم محترم صاحبزادہ شریف احمد زاد عزہٗ واکرامہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ قاصد والا نامہ لے کر حاضر ہوا۔ یاد آوری کا ممنون و مشکور۔ سورۂ یوسف شریف کا چلہ اکتالیس یوم۔ ہر یوم سات مرتبہ بعد غسل و لبس پاکیزہ مع خوشبو تقدیم دو رکعت نفل۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص دس بار۔ آیۃ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ کا تکرار اکیس بار۔ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کا تکرار اکیس مرتبہ۔ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ کا تکرار یازدہ بار۔ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ کا تکرار یازدہ بار۔ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کا تکرار یازدہ بار۔ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ کا تکرار پانزدہ بار۔ ہر روز بعد ختم شریف نوافل بارواح رسول اکرم

---

[۳] ماہنامہ قادری نوشاہی لاہور۔ ۱۵ھ جلد اول نمبر ۸۔ بابت ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ مطابق جولائی ۱۹۲۴ء۔ شرافت۔

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم وصلحاء من حین آدم علیہ السلام الیٰ یومنا بخشش دیا کریں۔ خداوندِ عالم قبول فرمائے اور دلی مراد کو پہنچاوے۔ فقیر خمس اوقات دعاگو ہے۔ والسلام مع الاکرام۔

التجا دارد۔ وقتِ خاص میں دعاءِ خیر سے یاد فرما دیا کریں۔

قدمی ندانم چوں شود سودائے بازارِ جزا او نقدِ آمرزش بکف من جنسِ عصیاں در بغل

بحضرتِ حضراتِ حاضرین۔ و خدامِ حاشیہ نشین تحفہ سلام و ہدیہ دعا قبول ہو۔

الراقم حقیر پُرتقصیر فقیر چنن محمدی عفی عنہ

از میر الوالی، ضلع سیالکوٹ ۱۵ جمادی الآخر ۱۳۶۰ھ

[۱۱ جولائی ۱۹۴۱ء]

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند سید امداد علی شاہ ہیں۔ ان کا بیٹا صاحبزادہ احمد علی شاہ ہے۔ دونو باپ بیٹا ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں میر انوالی میں موجود تھے۔ اس کے بعد کا مجھے علم نہیں،

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدوں کے یہ نام ہیں،

۱	سید امداد علی شاہ فرزند۔	میر انوالی	ضلع سیالکوٹ
۲	میاں علی محمد ولد سدھا تیلی	〃	〃
۳	مولوی حکیم محمد سعید۔ عامل تعویذات۔ امام مسجد	گڑھا غلام	〃
۴	مولوی نظام الدین۔ امام مسجد	کوٹلی خانوں	〃
۵	منشی حاکم علی مراسی	بھوپال والہ	〃
۶	سائیں سلیمان شاہ	جھنگ	〃

لہ یہ مکتوب اصلی، میرے کتب خانہ میں۔ بمقام ساہن پال شریف۔ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات موجود ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

واقعہ وفات

آپ نے اپنی عمر کے آخری نو ماہ طعام بالکل نہیں کھایا۔ ہر وقت یاد الٰہی میں مصروف رہتے۔ وفات کے وقت فرمایا۔ مجھے سورۃ یٰسٓ سناؤ۔ آپ کے مرید میاں علی محمد ولد سدھا تبلی نے یٰسٓ سنائی۔ پھر فرمایا۔ عید کی نماز جلدی پڑھ کر آؤ۔ سب حاضرین نماز پڑھ کر آئے تو آپ نے انتقال فرمایا۔

تاریخ وفات | حاجی سید چنن شاہ کی وفات دسویں ماہ ذی الحجہ۔ یوم عید الاضحیٰ ۱۳۶۳ھ ایکہزار تین سو تریسٹھ ہجری مطابق ستائیسویں نومبر ۱۹۴۴ء ایکہزار نو سو چوتالیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی۔ سنہ نو جلوسی تھا۔ ۱۰ بجے دن سفر آخرت اختیار کیا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع میترانوالی ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادہ تاریخ

"چنن شاہ شمع عالمتاب" ۱۳۶۳ھ

Marfat.com

ح

(۲۱) حاکم

چوہدری حاکم تارڑ ساہنپالوی رح

خلف الصدق بابا تاجا ولد الہ داد بن غازی خاں تارڑ۔ اولادِ چوہدری ساہن پال تارڑ سے تھا۔ حضرت مولانا سید محمد امین برخورداری۔ اور سید مکھن شاہ برخورداری لاہوری رح سے فیض کامل پایا۔

اوصافِ حمیدہ سے متصف ہونا کتاب سر مکتوم المعروف بلفوظات محمد شاہی خطی جلد اول ص ۹۵۔ اور جلد دوم ص ۲۳ میں۔ حضرت مولانا شہید حافظ محمد شاہ برخورداری رح کا ارشاد گرامی اس کے متعلق درج ہے۔ فرماتے ہیں۔

"ہمارے گاؤں میں سے چوہدری حاکم ولد تاجا بن الہ داد تارڑ ساہنپالیہ بڑا مدبر فریس ہے۔ علم حساب و مساحت و سُود میں خاصی مہارت رکھتا ہے حلم و خلق کے اوصاف سے موصوف ہے۔ اولادِ حضرت نوشہ گنج بخش رضی اللہ عنہ کا دل و جان سے مودب ہے۔ رموز فقر سے بھی آگاہی رکھتا ہے۔"

اولاد اس کے دو بیٹے تھے۔ (۱) چوہدری جلال۔ (۲) چوہدری فیض احمد

تاریخ وفات چوہدری حاکم کی وفات انتیسویں ۲۹ صفر ۱۳۴۲ھ ایکیز رتین موبالیس ہجری حطابق تیار ہویں ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۳ء ایکیز رنو سو تئیلیس عیسوی حوافق پچیسویں ۲۵ اسوج سمت ۱۹۸۰ ایکیز رنو سو اسی بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۱۴ سو چودہ جلوسی تھا۔ قبر گورستان ساہن پال تحریف میں ہے۔

مادۂ تاریخ "بابا حاکم خدا پرست" ۱۳۴۲ھ

Marfat.com

(۲۲)

حامد شاہ

مولانا حامد شاہ گمٹالوی رح

آپ میاں محمد فاضل ولد میاں نواب علی سندر پوری کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل و زہد و اتقا تھے۔ علم طب یونانی و ہومیو پیتھک میں بھی آپ کو خاصی دسترس تھی۔ آپ کے شفا خانہ کا بورڈ یہ تھا۔

"حکیم محمد حامد شاہ حامد۔ ایم۔ ایچ۔ پی۔ ہومیو پیتھک و یونانی گمٹالہ ضلع گورداسپور"

ادارت ماہنامہ القادر نوشاہی | آپ نے حضرت حاجی نواب علی ولد میاں میراں بخش سجادہ نشین نوشہرہ شریف ضلع گجرات کے ایماء پر اُن کی سرپرستی میں قصبہ گمٹالہ ضلع گورداسپور سے ایک ماہنامہ بنام القادر نوشاہی جاری کیا جس کا پہلا پرچہ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ مطابق اکتوبر ۱۹۲۴ء کو شائع ہوا۔ چودہ پرچے مسلسل نکلے۔ پھر خاندان کی عدم توجہی کے باعث یہ بابرکت رسالہ بند ہو گیا۔ اس کا آخری پرچہ رجب ۱۳۴۴ھ مطابق جنوری ۱۹۲۶ء میں نکلا۔

زیارت مشائخ کرام | آپ ہر سال، سرنوشہرہ شریف پر بمقام درگاہ حضرت شیخ پیر محمد سیالؒ حاضری دیا کرتے تھے۔ ۲۵ نومبر ۱۹۲۴ء [۲۷ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ] میں زیارت درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش رح سے بھی مشرف ہوئے۔ وہاں شیخ فیض احمد سلیمانی سجادہ نشین بھلوال شریف اور پیر محمد شاہ ولد گوہر شاہ سلیمانی ساکن رعمل کی زیارت کا شرف بھی حاصل کیا۔ [illegible] موقعہ پر صاحبزادہ حیدر شاہ و ولد محمد شاہ سلیمانی کی شادی کی تقریب تھی۔ اور اکثر سادات نوشاہیہ کا اس پر اجتماع تھا۔

Marfat.com

شعر گوئی آپ اردو میں شعر بھی کہتے تھے۔ اور تخلص حامد کرتے تھے۔ صاحبزادہ محمد مسلم ولد حاجی نواب علی نوشہروی سجادہ نشین حضرت سچیار صاحبؒ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمد اختر رکھا گیا۔ اُس کی مبارک باد میں آپ نے ایک غزل لکھی جو بطور نمونہ کلام یہاں درج کی جاتی ہے۔

۵

خوشی دائم تمہارے گھر مبارک ہو مبارک ہو — ببزمِ تہنیت اختر مبارک ہو مبارک ہو
دیا حق نے تمہیں پوتا تمنا جس کی تھی دل میں — رہے ظلِ الٰہ اُس پر مبارک ہو مبارک ہو
ہمیشہ پرورش پائے وہ ولیوں کی دُعاؤں میں — شہِ جیلاں رہے یاور مبارک ہو مبارک ہو
تمہیں سے پیر نوابی دکھایا دن خدا نے یہ — ولادت محمد اختر مبارک ہو مبارک ہو
رہے یہ شاد و خرم دائماً اس دورِ ہستی میں — محمد مسلم و اختر مبارک ہو مبارک ہو
بہت اچھا ہوا حق نے دکھایا دن مبارک یہ — نہ کیوں یہ شور ہو گھر گھر مبارک ہو مبارک ہو
الٰہی شاد ہوں آباد ہوں یہ دین و دُنیا میں — نواب و مسلم و اختر مبارک ہو مبارک ہو
شہِ جیلاں۔ سخی نوشہ۔ محمد پیر سچیاری — معین ہر دم رہیں سرور مبارک ہو مبارک ہو
مسرت شادمانی تندرستی دولت و حشمت — کھڑے ہر دم رہیں در پر مبارک ہو مبارک ہو
عدو پامال ہوں، خوشحال ہوں یہ باغِ عالم میں — بحقِ حیدرِ صفدر مبارک ہو مبارک ہو
ہوں ساری مشکلیں آسان مرادیں دل کی بر آویں — بحقِ آلِ پیغمبر مبارک ہو مبارک ہو
دعائے حامدِ خستہ ہیں یارب تو اجابت دے — طفیلِ احمدِ سرور مبارک ہو مبارک ہو

در سچیار پر حامد ہے چشمہ فیض کا جاری
دہیں مے چل تو القادر مبارک ہو مبارک ہو [1]

---

[1] ماہنامہ القادر نوشاہی گمٹالہ ضلع گورداسپور ص ۳۱ جلد ۲۔ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ اس غزل میں شعر ۴ میں "ولادت محمد اختر" وزن سے خارج ہے۔ شعر ۴ میں "پیر نوابی" اور شعر ۵ میں "پیر سچیاری" میں تنقیص کا پہلو ہے، شعر ۷ میں "نواب" کی واؤ مشدد کو مخفف کر دیا ہے۔ شعر ۱۲ میں القادر کا دال بکسور ہے حالانکہ قافیہ کے سبب حرف علت یا در اختر صحیح ہیں مزید

Marfat.com

مکتوبات

آپ کے تین عدد مکاتیب یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

مولانا مقبول محمد جلالوی نے ایک مکتوب بنام مولانا حامد شاہ ارسال کیا۔ جس میں رہبانیت کے متعلق استفسار کیا۔ پہلے اُن کا مراسلہ درج کیا جاتا ہے۔

"سوال۔ اے آفتابِ عرفاں پُر نور دار مارا

محمود خلق حامد خلاق مدیر الاقادر نوشاہی جناب مولوی صاحب دام اقبالہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مجھے اپنی کم علمی کے باعث ایک سراسیمگی ہے کہ علم اور رہبانیت وانکساری کو قادر علی الاطلاق نے قرآن کریم کے پارہ ششم کی آخری آیت شریفہ میں یکساں فرمایا ہے۔ تو پھر لا رھبانیۃ فی الاسلام حکم تضاد ہے۔ رُھبَانًا کے معنی شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عابد۔ اور شاہ عبدالقادرؒ نے درویش فرمائے ہیں۔ اور مولوی نذیر احمد صاحب مشائخ۔ بعض اصحاب نے صومعہ نشین۔ اور مرزا حیرت نے تارک الدنیا لکھ دیا ہے۔ برائے کرم رہبانیت کے اصل مطلب سے مطلع فرما کر اُلجھن سے نجات دلا دیں۔ مزید براں میں نے سُنا ہے کہ عہد رسالت میں جو مہاجرین فقرا تھے۔ وہ مسجد نبوی میں تمام اسباب دنیوی سے رُوگردان ہو کر محض عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ اور روزی کے لئے صرف مسبب الاسباب پر ہی تکیہ ہوتا تھا۔ حضور سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بھی ان کی عزت کرتے تھے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر حرج نہ ہو تو استفسار ہذا کو حوالہ ادارۂ الاقادر نوشاہی فرما دیں عنایت ہوگی۔"

"مقبول محمد از جلالہ ڈاکخانہ اخلاص پور ضلع گورداسپور"

مکتوب بنام مولوی مقبول محمد جلالوی | مولانا حامد شاہ نے اس کا یہ جواب لکھا۔

"جواب۔ بعونہٖ تعالیٰ عزّ اسمہٗ وجل مجدہٗ۔ فرقان حمید کی جس آیت کی

Marfat.com

طرف جناب نے اشارہ فرمایا ہے۔ اس کا ترجمہ بعینہٖ نقل کر کے عرض کرتا ہوں کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں۔ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا الآیۃ ترجمہ۔ البتہ ضرور پاتا ہے تو بہت سخت لوگ عداوت کی رُو سے ایمان والوں کے ساتھ یہود کو۔ اور مشرکوں کو یعنی یہود اور مشرک سب سے زیادہ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ اور اسی سبب سے تمہاری مخالفت کرنے میں آپس میں موافقت رکھتے ہیں۔ اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی زیادہ پاتا ہے تو نصاریٰ کو اس لئے کہ اُن میں سے بعض عالم اور سچے ہیں اور بعض بزرگ ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے مفسرین نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے مسلمانوں سے محبت رکھی ہے۔ اُن سے مراد نجاشی اور اُس کے دوست ہیں۔ حبشہ میں جب جعفر بن ابوطالب رضؓ کی زبان سے قرآن شریف سُنا تو اُن کے دل مسلمان ہونے کی طرف مائل ہو گئے۔ اور نجاشی ان سے بہت آدمیوں سمیت ایمان لایا۔ اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ جب حضرت جعفر رضؓ ملک حبشہ سے لوٹے تو نجاشی نے اپنے ملک کے مشہور عالم آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں بھیجے۔ حضورؐ نے ان کے سامنے سورۂ یٰسین پڑھی، وہ سُن کر بہت روئے اور اسلام کے احکام قبول کئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور اس سے اگلی آیتیں ان کی شان میں نازل فرمائیں۔

اب اس واقعہ سے صاف معلوم ہو گیا کہ رہبانیت کے معنی جس کی وجہ سے وہ نصاریٰ تعریف کئے گئے۔ ترک دنیا نہیں۔ بلکہ حق کو تسلیم کرنے اور اپنے اخلاق و عادات کو درست کرنے کے ہیں۔ اسلام قبول کرنے اور یاد الٰہی کا نام رکھا گیا ہے۔ کیونکہ عالم تارک الدنیا نہ تھے اور جس طرح ایک گروہ نصاریٰ کا بالکل گوشہ نشین تھا وہ ویسے نہیں تھے۔ اس گروہ کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ (تو مسیح) نصاریٰ کا ایک گروہ دُنیا سے بالکل ہی علیحدہ ہو چکا تھا۔ وہ شادی نکاح کرنے

Marfat.com

کو بیع شراء معاملات آپس کے میل جول وغیرہ کو اپنے اوپر حرام سمجھتے تھے۔ حتّٰے کہ یہ گروہ حجامت بنوانا۔ ناخن اتارنا۔ جوتا پہننا۔ غسل کرنا۔ زیب و زینت۔ عمدہ لباس۔ خوشبو لگانے کو بھی اپنے لئے حرام سمجھتا تھا۔ اور اب بھی دنیا میں ایسے لوگ ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں وہ اسلام دنیا میں لایا ہوں کہ جس میں فطرت انسانی کے خلاف کوئی بات نہیں۔ ایسی فضول اور بیجا باتیں جو کہ انسانی مقاصد کو زائل کر دیں۔ اور جس سے قطع نسل انسانی ہو۔ اور دنیا کا انتظام درہم برہم ہو جائے۔ اور سیاسی تمدنی امورات دگرگون ہو جائیں۔ اسلام میں نہیں۔ اسلام ایک سادہ اور بے لوث فطرتی قانون قدرت کے موافق دین ہے۔ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا۔ سے بھی یہی مراد ہے۔ باقی اصحاب صفہ کا جو ذکر جناب نے فرمایا ہے۔ وہ ایسے تارک الدنیا نہ تھے کہ جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے کہ مناکحت۔ و مواکلت و معاملات دنیوی کو وہ حرام سمجھتے ہوں۔ ان میں سے بعض نے شادی بیاہ کئے۔ جنگوں میں شریک ہوتے رہے اور ان کا تعلق بڑا اعلےٰ درجہ کا تھا۔ ورنہ خود حضورؐ کا فرمان ہے جس کا ترجمہ حضرت مولانا رومؒ علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

؎ گفت پیغمبر باواز بلند — بر توکل زانوئے اشتر ببند

چونکہ وہ حضورؐ کے عاشق زار تھے۔ اس واسطے آپ اُن کی عزت فرماتے۔ اور جعفی کا تاج وغیرہ نہ کرنا دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو ان میں استطاعت نہ تھی۔ دنیوی لحاظ (مہر وغیرہ) سے اور یا غلبہ عشق سے مجبور تھے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے اب بھی یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم۔

"محمد عارف شاہ غفرلہٗ"

(۲)

مکتوب بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی رح | مخدومنا و مکرمنا جناب صاحبزادہ صاحب ظلہ العالی

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ یاد آوری کا مشکور ہوں۔ چونکہ میں باہر رمضان

؎ بانبارہ انوار نوشاہی ص۲۶ جلد ۲۔ نمبر ۱۱۔ بابت محرم الحرام ۱۳۴۲ھ شرافت

Marfat.com

المبارک سے گیا ہوا تھا۔ گھر آیا تو جناب کا صحیفہ گرامی ملا۔ مجمع الاسرار حضرت میر احمد شاہ صاحب بھکہری رح کی تصنیف ہے۔ اور فارسی میں ہے۔ خاندان قادری کے اکثر بزرگوں کے حالات درج ہیں۔ "الاآخرہ" ۔ [۳]

"بندہ محمد حامد شاہ غفرلہٗ"

(۲)

مکتوب بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی۔ | یہ اُن کے نوازشنامہ کے جواب میں لکھا ہے۔

"ہادی طریقت جناب حضرت صاحبزادہ صاحب غلام مصطفےٰ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عالی جاہ، ہمارے خاندان کی سرد مہری اور غفلت کی وجہ سے نیاز مند کو رسالہ بند کرنا پڑا۔ بلکہ اب تک مقروض ہوں۔ مطبع والوں کے امرتسر کے ابھی تک انیس ۱۹ روپے تقریباً قرضہ باقی ہے۔ نیز کتب محولہ جن کا ذکر رسالہ جات میں تحریر کیا گیا ہے۔ بندہ نے بعض حضرات سے مثلاً پیر نواب علی شاہ صاحب سجادہ نشین دربار حضرت سچیار صاحب نوشہروی رح نواقب المناقب ان کی تھی۔ اور مجمع الاسرار صوفی محمد حسین صاحب ہوشیارپوری کی تھی۔ مستعار رہنگائی تھیں۔ جو رسالہ بند ہونے پر واپس کر دی گئیں۔ اب میرے پاس ان کتب میں سے کوئی بھی نہیں ہے والسلام۔

جمیع حالی پرسان و خادمان حضرت نوشہ صاحب خاندان نوشاہی کو سلام قبول ہو افسوس اس خاندان میں زمانہ کی روش اور حالات کا ذرا اثر نہیں ہوا۔ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کتاب لکھنے کی تکلیف نہ کریں۔ کوئی قدردان نہیں۔ آگے شرقپور والوں نے نقصان اٹھایا ہے۔ آپ بھی دیکھ لیں۔ میرا حال بھی اظہر من الشمس ہے۔ والسلام"

"بندہ خادم الفقرا محمد حامد شاہ غفرلہٗ از گمٹالہ

۱۲ فروری ۱۹۲۸ء [۱۹ شعبان ۱۳۴۶ھ] [۴]

---

[۳] فیض محمد نوشاہی خیالی جلد اول ص ۸۰۵۔ [۴] ایضاً ص ۱۰۷۔ شرافت۔

Marfat.com

حُسَین بخش

مولانا حاجی حسین بخش برقندازی بریاری رح

آپ کے والد کا نام میاں اللہ دتا تھا۔ ابن میاں فتح الدین بن میاں جیوا بن میاں گودڑ۔ قوم مغل بوسگل تھی۔ موضع بریار۔ علاقہ نارنگ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے تھے۔

سالِ ولادت آپ کی ولادتِ باسعادت ۱۳۰۴ھ ایکہزار تین سو چار ہجری مطابق ۱۸۸۷ء ایکہزار آٹھ سو ستاسی عیسوی میں ہوئی۔ مادۂ تاریخ ہے "بابا حسین بخش حسنی حنفی"

تعلیم ظاہری آپ کی طبیعت آغازِ طفولیت سے بہت ذہین تھی۔ علم کی طرف رغبت بہت تھی۔ سکول میں مڈل تک تعلیم پائی۔ مگر خاندانی حالات کی بعض مجبوریوں کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ دن کو لکڑی کا کام کرتے اور رات کو قرآن مجید کی تلاوت اور کتب حدیث کا مطالعہ کیا کرتے۔ پھر فارسی علم ادب کی کتاب گلستانِ شیخ سعدی رح ایک اُستاد سے سبقاً پڑھی۔ آپ کو کتب خوانی کا ملکہ کافی حاصل ہو گیا۔

بیعت طریقت آپ کو مولوی غلام رسول عالم پوری رح کی کتاب احسن القصص کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اُس کے پڑھنے سے آپ کو راہِ حق کا عشق غالب ہو گیا۔ اور مرشد کی جستجو کا خیال پیدا ہوا۔ آخر حضرت مولانا محمد اعظم برقندازی میرووالی رح کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور اُن کی توجہاتِ عالیہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں خلافت پا کر اکابر وقت میں شمار ہونے لگے۔

مرشد صاحب کی دُعا ایک روز آپ نے اپنے پیر روشن ضمیر کے سامنے اُن کا جوڑا اتار کر اپنے

Marfat.com

ہاتھ سے سیدھا کر کے رکھا۔ اُنہوں نے فرمایا حسین بخش! تو نے میرا جوڑا سیدھا کیا ہے۔ بڑے بڑے لوگ تیرا جوڑا سیدھا کریں گے۔ چنانچہ واقعی ایسا ہی ہوا۔

مطالعہ کتب | آپ کو مطالعہ کتب سے بہت شغف تھا۔ تفسیر حسینی۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف کشف المحجوب۔ کیمیائے سعادت۔ تذکرۃ الاولیاء۔ سیرۃ النبی۔ رحمۃ للعالمین وغیرہ کتابوں کا اکثر مطالعہ کیا کرتے۔

خطابت | آپ موضع بریار کی جامع مسجد میں کافی عرصہ خطابت کرتے رہے۔ آپ کی زبان سادہ اور پُر تاثیر ہوتی تھی۔ آپ کے کلام سے عشق نبوی کا ظہور ہوتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے ؎

یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجهك المنير لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه	بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد اعظم رح نے میرووال میں نماز فجر کے بعد مقتدیوں کو فرمایا کہ جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو وہ بریار میں مولوی حسین بخش کی مجلس وعظ میں جایا کرے۔

میلاد النبی | آپ ہر سال ربیع الاول شریف میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد شریف کیا کرتے۔ بہت سارے علمائے کرام و مشائخ عظام اور [illegible] کو مدعو کیا کرتے۔ اور گردونواح کے لوگ مواعظ علماء سے مستفیض ہوا کرتے۔

آپ ہر مہینہ کے بعد اپنے مشائخ سلسلہ کے طریقہ پر ختم [illegible] پڑھا کرتے۔ آداب خاندان کو ملحوظ رکھتے۔

حج و زیارات | آپ دو مرتبہ حرمین الشریفین کے حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ اس کے علاوہ بیت المقدس، نجف اشرف، کربلا معلےٰ، بغداد شریف، کوفہ، عمان اور اُردن وغیرہ کی زیارات کا شرف بھی حاصل کیا۔

Marfat.com

کرامات

آپ سے خوارق کا بھی ظہور ہوتا تھا، لیکن آپ اخفا کی سعی کوشش کرتے تھے۔

وجد و حالت کا ظہور آپ نے تقوے و طہارت کے ساتھ زندگی گذاری۔ آپ میں تاثیر جذب بحد کمال تھی، حلقہ ذکر کے وقت جن پر نگاہ ڈالتے وہ وجد سے تڑپتے اور پھڑکتے۔ بلکہ گاؤں کے سارے افراد مستی اور جذب کے آثار سے متاثر ہوئے حتیٰ کہ پیر محمود شاہ نقشبندی مجددی چورہ والے کے مرید بھی سب حلقہ ذکر نوشاہی میں داخل ہو کر وجد و حالت کرنے لگے۔ اور تمباکو نوشی سے پرہیز کر گئے۔ اس بات سے پیر محمود شاہ کے دل میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی۔ اس نے مولوی عنایت اللہ سانگلا والے کو موضع بریار میں بلایا۔ [جو کہ اشرف العلماء سے ہے۔ اور بدزبانی و دشنام طرازی میں اپنے معاصرین سے سبقت لے چکا ہے] اور نوشاہی خاندان کے وجد و حالت کے خلاف جلسہ کرایا، اور لوگوں کو کہا کہ تم نے نوشاہیوں کے کہنے پر حقہ پینا چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ حقہ کے پانی سے وضو کر لینا جائز ہے۔ چنانچہ انہوں نے لوگوں کو پھر حقہ پینے کی ترغیب دی، اور حکماً حقہ پلایا۔ یہ سب کچھ اس مقصد کے لئے تھا کہ کسی طرح ان لوگوں کے قلب سیاہ ہو جائیں اور ذکر الٰہی کی تاثیر سے جو ان کو ذوق حاصل ہوتا ہے اس سے بچ جائیں اور پیر محمود شاہ مذکور کی مریدی سے نکل جائیں۔

شعر خوانی کتاب احسن القصص سے حمد الٰہی اور نعت حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو یاد تھی۔ آپ شوق سے پڑھا کرتے۔ پیر الحاج مصنفہ پیر وارث شاہ کے اشعار لوگوں سے سنا کرتے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے ہیں۔

۱ مولوی محمد شریف صاحب

۲ مولوی محمد لطیف صاحب نوشاہی

Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین ہیں۔

۱	مولوی محمد شریف صاحب فرزند اکبر آنجناب	بُربار	ضلع شیخوپورہ
۲	مولوی محمد لطیف صاحب زار۔ فرزند اصغر	〃	〃
۳	مولوی محمد صدیق ہمشیرہ زادہ	〃	〃
۴	چوہدری محمد صادق ولد سردار بُربار	〃	〃
۵	مولوی محمد رشید ولد محمد صادق بُربار۔ بی۔ اے	〃	〃
۶	مراد علی ولد خدا بخش بُربار	〃	〃
۷	ناظر حسین ولد خدا بخش بُربار	〃	〃
۸	عاشق علی ولد خدا بخش بُربار	〃	〃
۹	رحمت اللہ ولد خدا بخش بُربار	〃	〃
۱۰	قاسم علی ولد الٰہی بخش بُربار	〃	〃
۱۱	رحیم بخش ولد غلام محمد بُربار	〃	〃
۱۲	محمد رشید ولد رحیم بخش بُربار	〃	〃
۱۳	چوہدری محمد شریف ولد محمد حسین بُربار	〃	〃
۱۴	محمد اکرم ولد بہاؤالدین بُربار	〃	〃
۱۵	رحمت علی ولد برکت دین بُربار	〃	〃
۱۶	خوشی محمد ولد فیروز دین موچی	〃	〃
۱۷	سید مبارک علی شاہ گیلانی	چکرالی	〃
۱۸	بابو نذیر حسین بی۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ ایڈ	〃	〃
۱۹	حکیم عبدالکریم ولد حاجی مولا بخش	〃	〃
۲۰	محمد بشیر دھوبی	مبتہ سُوجا	〃

Marfat.com

۲۱	حاجی فضل کریم ولد حاجی مولا بخش	نارنگ منڈی	شیخوپورہ
۲۲	محمد صدیق ولد حاجی فضل کریم	〃	〃
۲۳	بشیر احمد ولد حاجی فضل کریم	〃	〃
۲۴	الہ داد ولد چراغ دین	〃	〃
۲۵	نذیر احمد ولد الہ داد	〃	〃
۲۶	محمد حسین ولد حاجی عبدالرحیم کمبوہ	〃	〃
۲۷	چوہدری عطا محمد ورک	کوٹلی ورکاں	〃
۲۸	چوہدری برکت علی ولد علی گوہر	کرتو پنڈوری	〃
۲۹	چوہدری حکیم قدرت اللہ اقبال ولد محمد طفیل واہلہ	پنجگرائیں کمال پور	لائل پور

مستورات میں سے

۳۰	عنایت بیگم دختر میاں اللہ رکھا بر یاری زوجہ ڈاکٹر عبدالغنی مرید کے سوئی		شیخوپورہ
۳۱	حنیفہ بیگم دختر میاں اللہ رکھا بر یاری زوجہ میاں فضل الٰہی	〃	〃
۳۲	حفیظہ بیگم دختر میاں فضل الٰہی	〃	〃
۳۳	راحت جان زوجہ چوہدری سردار خان ذیلدار	جنڈیالہ کلسیاں	〃

سال وفات حاجی حسین بخش کی وفات ۱۳۹۰ھ بمطابق تین سو نوے ہجری بمطابق ۱۹۷۰ء بمقام ایکڑ ارنو سو ستر علیسوی میں بعہد صدارت بسلسلہ خال وطنی۔

مدفن آپ کا مزار جامع مسجد بر یار تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ میں محلہ [illegible]

قطعہ تاریخ

جناب حضرت والا حسین بخش مدینہ
زسال رحلت آں مرد حق ترا لفت جست

چو ہاتف یافت بگذار ریں بزم شیخ
ندا کہ گشت زالہ حسین بخش رح

۱۳۹۰ھ

Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد مولوی حاجی حسین بخشؒ

مولوی حاجی حسین بخش کے دو بیٹے ہیں۔ مولوی محمد شریف اور محمد لطیف زار نوشاہی

مولوی محمد شریف صاحب اہل علم ہیں۔ قرآن مجید تفسیر کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور فارسی ادب تصانیف شیخ سعدیؒ گلستان بوستان وغیرہ پڑھے ہوئے ہیں۔ خوش نویسی میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔ اور علم طب میں حکیم حاذق ہیں۔ اپنے والد صاحب کے جایجا جامع مسجد بریار میں خطابت بھی کرتے ہیں۔ موئف (شرفت) کے ساتھ بھی ادب و عقیدت سے پیش آتے ہیں۔ موصوف ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں زندہ موجود ہیں۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ محمد یوسف اور محمد عبداللہ۔

محمد یوسف صاحب کی تعلیم میٹرک تک ہے۔ لاہور محکمہ تعلیم کے دفتر میں کلرک ہیں۔ آجکل بعمر تیس سال موجود ہیں۔ ان کے تین لڑکے ہیں۔ عبدالقادر متولد ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء۔ اور عبدالستار متولد ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء اور عبدالرحمن متولد ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء

محمد عبداللہ ولد مولوی محمد شریف متولد ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴ء آجکل گورنمنٹ کالج لاہور میں بی ایس سی کر رہا ہے۔

مولوی محمد لطیف المتخلص بہ زارؔ۔ بی اے۔ قرآن مجید اپنے والد صاحب سے پڑھا اور اس کا ترجمہ۔ اور تفسیر جلالین تفسیر حسینی۔ مثنوی مولانا روم۔ اور حضرت شیخ سعدیؒ کی فارسی، درسی کتابیں مولانا محمد اعظم سیرودالیؒ سے سبقاً پڑھیں۔ علامہ اقبال لاہوریؒ کی کتابوں کا مطالعہ رکھتے ہیں۔ آج کل میونسپل کارپوریشن لاہور میں اکاؤنٹس افیسر ہیں۔ اور اپنی خاندانی سکونت محلہ راج گڑھ لاہور میں رکھی ہے۔ دین اسلام کی پابندی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ قطب الاولیا حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے ساتھ بڑی عقیدت رکھتے ہیں۔ اپنے مکان کا نام نوشاہی منزل۔ اور اپنی گلی کا نام نوشاہی سٹریٹ رکھا ہے۔ اور اپنے مکان کے قریب ایک نوشاہی مسجد تعمیر کرائی ہے جس میں باقاعدہ اذان اور جماعت ہوتی ہے

Marfat.com

اور جامع مسجد غوثیہ راج گڑھ لاہور میں خطابت بھی کرتے ہیں۔ کتاب ہذا مواعظ نوشہ بر المعروف نوشہ پیر دیاں سمجھاونیاں۔ مرتبہ فقیر سید شرافت (مولف کتاب ہذا) مولوی صاحب نے اپنے خرچ سے چھپوا کر شائع کی ہے۔ اور اب میرا رسالہ کلمات قدسیہ الملقب بہ فیض نقشبندیہ چھپوا رہے ہیں۔ مولوی صاحب اردو زبان میں شعر بھی کہتے ہیں چنانچہ ذیل کی نظم انہوں نے حضرت شیخ عبدالرحمن پاک صاحب بھڑی والہ کی مدح میں لکھی ہے۔ جو میرے رسالہ تذکرہ شاہ عبدالرحمن پاک رح کے آخری صفحہ پر چھپی ہے۔ نظم

جہاں روشن ہوا ہے نور سے انوار یزداں کے
ذرا دیکھو بھڑی میں آ کے جلوے پاک داماں کے

جناب حضرت نوشہ سخی کا فیض جاری ہے
خزانے بٹ رہے ہیں ان کے در پر علم و عرفاں کے

نہیں ہے فرق کچھ سچیار میں اور پاک رحماں میں
یہ دونوں عکس ہیں اس نور کی شمع فروزاں کے

جہاں قادری آباد ہے یہ فیض ہے ان کا
جناب پاک رحماں ہیں اجالے صبح خنداں کے

یہاں دیکھو تو اگر قادری دربار کی رونق
کیا نکھرے ہوئے ہیں پھول نوشاہی گلستاں کے

کوئی مستی میں جھومے وجد میں کوئی کرے نعرے
عجب کچھ رنگ ہیں سرکار نوشہ شاہ خوباں کے

ازل سے ہوں غلام قادر و نوشاہ عالی جاہ
ہوا ہے کرم جب پر فیض سے شاہ سلیماں کے

لطیف زار نوشاہی مدح خواں پاک رحماں کا
عقیدت کے ہے لایا پھول در پر شیخ دوراں کے

مولوی صاحب فن تاریخ گوئی کا کلام بھی رکھتے ہیں چنانچہ نیک محمد شاہی شرقپوری کی تاریخ وفات

حضرت نیک محمد نیک خصلت نیک خو
جاں بحق شد بود از یاد حق تاریخ او

آنکہ او از بادۂ عشق نبی سرشار بود
بازا از بادۂ علی و قلندر پاک شد

مسند عرفان جناب غوث اعظم بود
حضرت نوشاہ بالا جاہ او دید در بہشت

او داغ نوشاہیاں را گفتہ آں مہ رفت
رحلت عالی مراتب آمدہ خبر از سر دشت

۱۳۹۲ھ

Marfat.com

مولوی صاحب میرے (شرافت) خواص احباب سے ہیں سلمہٗ۔ ان کے ۲ بیٹے ہیں نور محمد اور ظہور محمد۔

مسٹر نور محمد متولد ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۹ء ایم۔ ایس۔ سی۔ امریکہ کی کسی فرم میں شپنگ کلرک ہے، صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے۔

ظہور محمد متولد ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔

شجرۂ فقرائے مولوی حاجی حسین بخش رح *:

چوہدری حکیم قدرت اللہ المتخلص اقبال۔

والد کا نام محمد طفیل ولد برکت علی بن حاجی اللہ دتہ قوم دایلہ۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء

(۱۰ شوال ۱۳۶۲ھ) کو پیدا ہوئے۔ سالار والہ ہائی سکول سے میٹرک تک تعلیم پائی پھر ایس وی کیا۔ حلب میں کافی مہارت حاصل کی۔ آجکل ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں گورنمنٹ مڈل سکول چک ۵۲ ج ب لالل پور میں مدرس ہیں۔ اور سکونت ان کی سنجگرائیں کمال پور چک نمبر ۹ ج ب۔ بفضلہ تعالیٰ لائل پور میں۔ خوب صورت، خوب سیرت۔ خوش اخلاق نوجوان ہیں میرے (شرافت کے) ساتھ بھی محبت رکھتے ہیں۔ تمباکو و سگریٹ نوشی سے متنفر ہیں۔ ان کو حضرت نوشہ گنج بخش رح کی ذات گرامی سے بہت عشق ہے۔ انہوں نے ۱۸۔ بی غلام محمد آباد لائل پور میں نوشاہی فارمیسی رجسٹرڈ لائل پور کھولی ہے۔ اپنی دواؤں کے نام بھی نوشاہی نسبت کے ساتھ لکھے ہیں۔ مثلاً

۱۔ نوشاہی بے بی ٹانک بچوں کے واسطے ۲۔ نوشاہی جنرل ٹانک جوانوں کے واسطے۔

۳۔ نوشاہی گرائپ واٹر بچوں کے واسطے ۴۔ نوشاہی دھارا۔ اپھارہ۔ درد دانت۔ درد سر درد شکم کے واسطے ۵۔ نوشاہی منجن۔ دانتوں کے واسطے۔ ۶ نوشاہی مرہم۔ خارش۔ دھدر پھوڑے وغیرہ کے واسطے ۷ نوشاہی سرمہ۔ امراض چشم کے واسطے وغیرہ۔

* مولوی حاجی حسین بخش نوشاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ زار نوشاہی صفحہ ۱۸۱ پر شامل ہے۔ (ع)
باقی فقرا کا تذکرہ صفحہ ۳۹۷ پر ملاحظہ ہو عارف

Marfat.com

خ

(۲۴)

خورشید احمد

مولانا حکیم خورشید احمد مسافر گمٹالوی[1]

آپ میاں محمد فاضل ولد میاں نواب علی شاہ سندرپوری کے مرید و خلیفہ تھے۔ گمٹالہ۔ ضلع گورداسپور میں سکونت رکھتے تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ علم طب میں بھی کمال تھا۔ ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء میں ماہنامہ القادر نوشاہی گمٹالہ سے جاری ہوا جس کے نائب مدیر آپ تھے۔

شعر گوئی آپ کا تخلص مسافر تھا۔ پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ یہ شجرہ شریف قادری نوشاہی آپ کی تصنیف سے ہے چند اشعار انتخاباً لکھے جاتے ہیں ؎

حمد لکھاں لکھ بار خدایا — کُن فیکونوں ظاہر آیا
پاک نبی مختار بنایا — عالم دی سرداری دا
پیر محمد فاضل چیمے کے — چند ستاریاں وانگوں دمکے
خادم مخدوماں دائیں کے — تاج لیا سر داری دا
یا حضرت اک نیرا بانداں — مدد دی نوشہ ورد کماندا
شوہ دریا وچ زہر ملایا — پھڑ ماہیوں تاں تاری دا
کرے مسافر منت دعائیں — یا رب منزل نوں پہنچائیں
جلوہ پاک نبی دکھلائیں — میں عاشق دیدار دی دا

---

[1] ماہنامہ القادر نوشاہی۔ رجب ۱۳۴۴ھ جنوری ۱۹۲۶ء۔ گمٹالہ ضلع گورداسپور۔ بزرادت

Marfat.com

مقالات

آپ کے دو علمی نقشے یہاں درج کئے جاتے ہیں جن کے لفظ لفظ سے آپ کا تبحر فی علم اللہ توحید ظاہر ہو رہا ہے۔ (۱)

رُوح اعظم | "ذاتِ باری تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے جمالِ ذاتی اور کمالِ صفاتی کو خود مشاہدہ فرمادے تو اُس نے رُوح کو اپنی صورت پر پیدا فرمادیا۔ اور اس آئینہ میں اپنے جمال و کمال کا جلوہ دیکھ کر اپنی حمد و ثنا کی۔ جس کا ظہور رُوح میں ہوا۔ اب رُوح کی شرح اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ اَمرِ ربّی ہے۔ اور امر کے معنی یہ ہیں کہ جس کسی شے کا ارادہ کیا تو کہہ دیا کُن پس فَیَکُوْن عمل درآمد ہو گیا۔

رہِ جاں اوّل از کتمِ عدم بود — ز ذاتش در صفت اوّل قدم بود
رہِ جاں اولیں از ذاتِ اللہ — نَفَخْتُ فِیْہِ شد از قدرت الٰہ

غرض یہ کہ ارادت و قدرت کا اظہار رُوح ہے اور وہ ذات جامع صفات کے لئے بمنزلہ آئینہ کے ہے۔ یعنی جو کچھ ذات میں ہے وہی کچھ رُوح میں جلوہ گر ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ذات جان ہے تو رُوح اس کی صورت ہے۔ جس طرح ذات مخفی ہے اسی طرح رُوح مستور ہے۔ اور ذات کی طرح رُوح کی حقیقت بھی عقل و فہم کی دسترس سے باہر ہے۔ بیان میں اتنا آسکتا ہے۔ کہ وہ ایک عالمِ قدس ہے جو کیفیت و کمیت، قسمت و مساحت، شکل و شباہت۔ اتصال و انفصال۔ جہات و سمات سے بالکل مبرّا اور پاک ہے۔ اس کے علاوہ ہم اور بھی کئی ایسی چیزیں پاتے ہیں۔ جن کی نسبت کوئی خاص رائے قائم نہیں کر سکتے کہ کیا ہیں؟ کیونکر ہیں؟ کیسی ہیں؟ اور کس مقدار میں ہیں؟ مثلاً شادی و غم کا اثر۔ حسن و عشق کا جذبہ۔ ذائقہ اور مست آواز کی کیفیت وغیرہ۔ صرف ان کا ہونا ہی معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن اُن کی حقیقت اور ماہیت سے بے بہرہ ہیں۔ پھر رُوح جو تمام معلومات حسّی و خیالی و عقلی سے برتر و لطیف تر ہے اس کی حقیقت کو کون جان سکتا ہے۔ ہاں وہ آپ ہی جانے تو جانے۔ کسی دوسرے

Marfat.com

کی کیا مجال ہے۔ اصل میں رُوح جملہ موجودات میں سے موجودِ اوّل اور خلیفۃ اللہ ہے۔ باقی تمام موجوداتِ ہستی اسی کے فیضانِ مبارک سے ہیں۔ دونوں جہان اس کے تصرف میں ہیں۔ سب کو محیط کئے ہوئے ہے۔ مگر ہر شے میں، اسی کا ظہور جدا گانہ ہے بقول صاحب دے۔

اَسوَد میں بھید تیرا اَحمر میں شان تیری ہر رنگ میں نہاں ہے جلوہ فرد تیرا

جیسی کسی کی استعداد ہے۔ ویسا ہی اس میں اس کا ظہور مستور ہے۔ اگر فرشتوں کی عصمت میں موجزن ہے تو حیوانات کی خواہش اور نباتات کی نمو اور جمادات کی کشش میں شعلہ زن ہے۔ بلکہ وہ عین ہستی اشیاء ہے۔ وہ اشیاء سے اور اشیاء اُس سے جدا نہیں۔ صورتِ اشیاء جسم ہے اور معنیِ اشیاء رُوح۔ جسم کی ہستی بے رُوح نہیں۔ اور رُوح کا ظہور بغیر جسم کے نہیں۔

در پردہ نہاں باشد بے پردہ عیاں باشد ہم در تنِ ہر واحد ہم جملہ جہاں باشد

گو جسم فانی ہے مگر اس کا فنا ہونا رُوح پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ اگر گھوڑا مر گیا۔ یا گاڑی جل گئی۔ سواری کی بلا سے۔

مرکب بمرد گر بمیرد گر نمیرد من بمانم شہسوار شہر گیر

اس میں شک نہیں کہ رُوح ہم میں ہے اور ہم رُوح میں ہیں۔ بلکہ ہم خود رُوح ہیں۔ لیکن بندے [illegible] اور اپنی نادانی سے جسمانی سود و زیاں کے گورکھ دھندہ میں ایسے مشغول [illegible] اصل سے فراموش ہو گئے ہیں، کچھ نہیں بتا سکتے کہ ہم کون ہیں [illegible] خدا رسیدہ اللہ تعالیٰ بلند ہے

[illegible] خود نداری چہ چیزی [illegible]

تو کی مروی را سراپا نیستی [illegible] کہ یا روح اللہ من مرہم رسیدی

آگہ از جانِ خود آگاہ گردی [illegible] بہ رب الکعبہ سوگند اللہ گردی

Marfat.com

رُوح اعظم ایک ہے۔ اور اس کا پرتو اجسامِ انسان میں جدا جدا ہے۔ اور اسی جداگانہ پرتو کا نام رُوح جزوی ہے۔ ان جزوی روحوں کی کثرت سے روح اعظم کی وحدت میں کچھ حرج نہیں پڑتا۔ مثلاً آفتاب کی روشنی بے شمار چیزوں پر پڑتی ہے۔ جو مکدر ہیں اُن پر صرف دُھوپ دکھائی دیتی ہے۔ جو صاف ہیں اُن میں خود آفتاب نظر آتا ہے۔ اب چیزوں پر خیال کرو۔ تو جا بجا دھوپ اور لاکھوں شعاعیں ہیں۔ بایں ہمہ نیر اعظم وُہی وَحدَہٗ لَاشَرِیک ہے۔ مولانا رومؒ ؎

تفرقہ در رُوحِ حیوانی بود　　نفسِ واحد رُوحِ انسانی بود

مفترق شد آفتابِ جانِ ما　　در دُرُونِ روزنِ ابدانِ ما [۲]

" خادم خورشید احمد مسافر عفا اللہ عنہ "

(۲)

مجاہدہ

؎

"باچناں رحمت کہ دارد شاہِ بخش　　بے مشقت چوں بگوید نفس کُش

دید و یافت کے لئے مجاہدہ لابد ہے۔ کیونکہ مشاہدہ بے مجاہدہ محال ہے۔ دودھ سے مکھن۔ سنگ سے لعل۔ زمین سے پانی بغیر محنت کے نہیں نکل سکتا۔

؎

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا　　سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

رُومیؒ

ہمچو حبہ کن خاک میکن گرہی　　زیں تنِ خاکی کہ در آب رہی

اس لئے طالب کو چاہیے کہ اول علائق دنیوی مثلاً فکرِ اہل و عیال، اندیشۂ زر و مال،

---

[۲] ماہنامہ القادر نوشاہی گمٹالہ ضلع گورداسپور صفحہ ۱۔ صفر المظفر ۱۳۴۴ھ۔ شرافت

Marfat.com

حبِ جاہ وجلال وغیرہ سے قلب کو خالی کرے اور جوارحِ ظاہر و باطن کو جمع کر کے یکسوئی حاصل کرے۔ جوارحِ ظاہری کا ورد کنا تو گوشہ تنہائی میں ممکن ہو سکتا ہے مگر باطنی کا ذرا مشکل ہے۔ اس کے واسطے ضرور ہے کہ کسی ذکر کی مشق یہاں تک کرے کہ زبان سے گذر کر قلب سے جاری ہو۔ اور الفاظ محو ہو کر معنی ہی معنی باقی رہ جاویں۔

رومؒ

بے لب و بے حرف میگو نامِ رب — پس زجاں کُن وصلِ جاناں را طلب
خویشتن عریاں کن از جملہ فضول — ترکِ خود کن تا کند رحمت نزول

اس مشق سے رحمت کاملہ کے قبول کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اب رہی، یہ بات کہ اُدھر سے جذب و کشش کب ہو۔ اس کا مدار محض عنایت ربی پر ہے۔

ع

این جز بعنایتِ ازلی نیست — از دانش و کوششِ عملی نیست

لیکن فتوحاتِ غیبی کے انتظار، اور نزولِ رحمت و عنایت کی امید میں اپنی کوشش کو کبھی ترک نہ کرے۔

ع

زانکہ ترکِ کار خود نازے بود — نازکے در خورِ دلبر نازے بود
ایں خودی را جزم کن اندر خدا — از خودی بگذر زمانے با خدا
خویش را صافی کن از اوصافِ او — تا ببینی ذاتِ پاکِ صاف خو

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے ارشادات میں ہے۔ کہ دانست کے بعد جس نے دید کا سوال کیا۔ وہ محجوب ہے۔ اور جس نے دید کو غیر دانست گمان کیا۔ وہ مغرور ہے۔ اصل میں دانست سب اشیاء سے نادان ہونا ہے۔ بوعلی قلندرؒ

ہست نادانی دریں رہ علم نیست
علم را بگذار تا دانی یکے ست

Marfat.com

فکرِ خود ۔ اس باب میں ذکر کرنا چاہیے ۔ کہ میں کون ہوں ؟ اور کیا ہوں ؟ اور کیا غرض ہے اس میں کی چار اقسام ہیں ۔

۱ ۔ میں کوتاہ و دراز ہوں ۔ میں سیاہ و سفید ہوں ۔ میں لاغر و فربہ ہوں یعنی جسم کو اپنا جاننا ۔ اور اس کی صفات کو اپنی صفات ماننا ۔ جیسے برف اپنی صورت موہوم کو اصلی گمان کرے ۔ یہ فکر ناقصین کا ہے جو بہت بُرا ہے ۔

۲ ۔ میں لطیف ہوں ۔ اور جسم سے جدا ہوں ۔ جیسے برف اپنے آپ کو پانی سمجھے یہ فکر کاملین کا ہے جو بہت اچھا ہے ۔

۳ ۔ میں ذات مطلق ہوں ۔ کُل میں موجود ہوں ۔ جیسے برف اپنے آپ کو دریائے بیکران سمجھے ۔ یہ فکر اکملین ہے ۔ جو نہایت اچھا ہے ۔

۴ ۔ میں نہ وُہ ہوں ۔ نہ یہ ہوں ۔ تصور سے ۔ آرزو اور فکر سے ، پاک ہوں ۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ ۔ یہ فکر افضل الاکملین ہے ۔ جو سب سے اعلیٰ اور افضل ہے ۔

بوعلی قلندر علیہ الرحمۃ

پاک گردد دل اگر از جملہ فکر حق شود مشہود غیر از فکر و ذکر
عارفاں ہستند اینجا بے نشاں بے بصر بے سمع بے حس بے زباں "

" خادم الفقراء العلماء خورشید احمد مسافر گمٹالوی "

مولانا حکیم خورشید احمد مسافر گمٹالوی ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء میں موجود تھے ۔ اس سے بعد کا مجھے کوئی علم نہیں ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

---

۳ ماہنامہ القادر نوشاہی گمٹالہ ضلع گورداسپور ۔ جلد ۱۲ ۔ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ اکتوبر ۱۹۲۵ء شرافت

Marfat.com

دین علی

بابا دین علی فاضل شاہی نظام پوری رح

آپ کا نام دین علی المعروف دینے شاہ تھا۔ سید سردار شاہ ولد سید رضا شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری رح کے خلیفوں سے تھے۔

چلہ کشی آپ نے اپنی زندگی میں تین سو سے چلے کئے۔ ایک لاہور میں، اور دو سو نظام پورہ میں، آپ کو بہت کامیابیاں ہوئیں۔ گاہ بگاہ درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش پر میں سلام کے واسطے حاضر ہوا کرتے۔ میں نے (شرافت نے) یہیں آپ کو دیکھا تھا۔ آپ کی ایک آنکھ بند تھی۔

بیٹا پیدا ہونے کی دعا میاں برکت علی قوال ساکن دلوٹیاں والی سے منقول ہے کہ آپ ایک مرید ضلع لائل پور میں تھا۔ اس کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ خود بھی ضعیف ہو گیا اور اس کی جورو بھی ضعیف تھی۔ اس کا خیال تھا کہ کوئی اور بیوی کروں شاید اولاد ہو۔ [illegible] کے اندر اسی پہلی بیوی سے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱ پیر منظور شاہ ولد سید بہار شاہ بخاری

۲ میاں ولایت دھوبی

۳ [illegible] بابا لال دین باغبان

Marfat.com

۴	میاں جمال دین بافندہ		لاہور
۵	میاں نواب دین امرتسری		ملتان
۶	ماسٹر غلام محمد امرتسری		"
۷	حاجی رحمت اللہ	منڈی چشتیاں	بہاول نگر
۸	سائیں گوہر علی	مولا سنگھ والہ	شیخوپورہ
۹	میاں فرید دھوبی	دیوا سنگھ والہ	"
۱۰	میاں سراج دین دھوبی	ساماں والہ	"
۱۱	سائیں تسلیم علی جاروب کش	نظام پور	"
۱۲	سائیں غریب علی جاروب کش	"	"
۱۳	میاں برکت علی قوال	ونوٹیاں والی	"

یہ آپ کا قوال اور درویش ہے۔ صاحب درد و سوز و عشق و محبت ہے۔ آپ کے حالات اسی کی زبان سے نقل کئے گئے ہیں۔ اس کا ایک لڑکا غلام علی نام ہے۔ اس وقت ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہیں۔

مدح بابا صاحب | میاں برکت علی قوال المتخلص بہ عاجز نے آپ کی یہ مدح لکھی ہے۔

ع

تیں بن کون ہے میرا جیہڑا آس پوجاوے　　بھیڑی کوہجی کوجھی اُتے کرم کماوے

میں سو کالی دیاں لاجاں سایاں تیں ہتھ آیاں

تیرے صدقے جاواں حضرت بابا سایاں

کملی اوڑھ کے آجا واگاں موڑ کے آجا　　سر دستار لسوڑی سوہنی پہن کے آجا

تیرے آون تھیں ہوون سبھے دُور بلایاں

تیرے صدقے جاواں حضرت بابا سایاں

Marfat.com

لے لے نام میں تیرا پئی دل پر چاواں رو رو اگ برہوں دی اشکاں نال بجھاواں

سُن لو لڑے میرے لدّ بخشن خطایاں

تیرے صدقے جاواں حضرت بابا سایاں

چھیواں روزہ کتک چوتھی سفر تیاری رُوح پرواز سی ہو یا ہیا قلب سی جاری

روز جمعے دا ہیسی رحمت جھڑیاں لایاں

تیرے صدقے جاواں حضرت بابا سایاں

لمیں رات ہجر دی مُکن وچ نہ آوے وانگ آب جیوں مچھلی عاجز پئی تڑپاوے

تیرے نت دے وچھوڑے عاجز نا رُکایاں

تیرے صدقے جاواں حضرت بابا سایاں

تاریخ وفات | بابا دین علی کی وفات ۔ بروز جمعہ ۔ چھٹی رمضان ۱۳۵۸ھ ایکہزار تین سو اٹھاون ہجری ۔ مطابق بیسویں اکتوبر ۱۹۳۹ء ایکہزار نو سو انتالیس عیسوی ۔ موافق چوتھی کتک سمت ۱۹۹۶ ایکہزار نو سو چھیانوے بکرمی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی ۔ سنہ چار جلوسی تھا ۔

مدفن | آپ کی قبر ۔ موضع نظام پورہ چیلیانوالہ ۔ ضلع شیخوپورہ میں ہے ۔ آپ کا میلہ ہر سال نوویں بھادروں کو ہوتا ہے ۔

مادۂ تاریخ

" دین علی ظل ربانی " ۱۳۵۸ھ

Marfat.com

رحیم اللہ

مولوی رحیم اللہ لاہوریؒ

آپ کا اصلی نام رحیم اللہ فقیروں میں بابا سوہنے شاہ موتیانوالہ مشہور ہوا۔ والد کا نام مولوی کریم اللہ ولد ملا وزیر تھا۔ بازار رشید منشا لاہور میں سکونت رکھتے تھے۔ ۱۲۷۳ھ بمطابق دو سو نہتر ہجری میں ولادت پائی۔

بیعت و خلافت آپ نے علوم دینیہ میں کمال حاصل کیا۔ ایک مسجد کے امام رہے۔ کچھ عرصہ تک فتوے نویسی کی۔ راہِ فقر کا شوق ہوا تو سائیں عبدے شاہ لاہوری رح کے مرید ہو گئے۔ انہوں نے اپنے پیر بابا جواہر شاہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ اُن سے بلا واسطہ بھی فیض پایا۔ [1]

عرس بھڑی شریف پر حاضری لاہور اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں آپ کا فیض عام تھا۔ آپ اپنے درویشوں سمیت ہر سال بھڑی شاہ رحمان کے عُرس پر حاضر ہوا کرتے۔ آپ کے مریدوں کو وجد حالت مست ہوتا تھا۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں عبد العزیز

۲ میاں حمید اللہ

---

[1] تذکرہ صوفیائے پنجاب جلد دوم۔ ص ۳۲۵۔ شرافت۔

Marfat.com

یارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	میاں عبدالعزیز فرزند اکبر آنجناب		لاہور
۲	سائیں سردار علی نانبائی	وسن پورہ	"
۳	سائیں محمد بخش موچی	"	"
۴	حاجی حسن محمد ارائیں المعروف سائیں بوکا جاروب کش	"	"
۵	سائیں نوردین کشمیری	تالاب پانی والا	"
۶	سائیں غلام فرید ارائیں	چاہ میراں	"
۷	سید عالم شاہ	کشمیر لالو سائیں	"
۸	سید محمد شاہ	مکھن پورہ	"
۹	چوہدری معراج دین ارائیں	گڑھی شاہو	"
۱۰	سائیں چندو	نولا نوالی	گوجرانوالہ
۱۱	سائیں کرم الٰہی کھیڑا	جسریاں	"
۱۲	سائیں رحیم بخش	بھوہن	"
۱۳	سائیں محمد بخش	نوشہرہ ورکاں	"
۱۴	سید حسین شاہ	منگوکے	"

تاریخ وفات مولوی رحیم اللہ کی وفات بعمر ستر سال۔ سوموار، چھٹی ربیع الاول ۱۳۴۲ھ ایکہزار تین سو تینتالیس ہجری مطابق چھٹی اکتوبر ۱۹۲۴ء ایکہزار نو سو چوبیس عیسوی

اکیسویں اپریل ۱۹۸۱ء ایکہزار نو سو اکاسی عیسوی میں بعد سالانہ عرس حاجی رحیم بخش مرحوم

ہوئی۔ عمر پندرہ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر وسن پورہ لاہور میں ہے۔ پختہ چار دیواری ہے۔ پاس مسجد و کنواں ہے۔ زیر مزار تہ

مادہ تاریخ "نظم الاسلام" ۱۳۴۲ھ

Marfat.com

شجرۂ فقرائے مولوی رحیم اللہؒ

سید محمد شاہ۔ لاہوری

سائیں محمد بخش۔ نوشہرہ درکاں ضلع گوجرانوالہ

سائیں نور دین لاہوری

بابا مستان شاہؒ

سائیں فضل ارائیں لاہور

سائیں نبی بخش ارائیں لاہور

صوفی محمد عبداللہ حبیب گنج لاہور۔ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہے،

سائیں چراغدین ناشکی۔ راہ والی ضلع گوجرانوالہ۔

گاؤں سے شمال مشرق کو باہر اپنا ڈیرہ بنایا تھا۔ کھوہی بھی لگوائی۔ میرے ساتھ بھی عقیدت رکھتا تھا۔ ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء میں فوت ہو گیا۔

سائیں غلام محمد نوشہرہ درکاں

سائیں گھسنا۔ ساکن پنج گرائیں ضلع گوجرانوالہ۔

مولوی محمد الدین۔ چک ۲۴ ضلع نواب شاہ سندھ

مستری چراغ دین۔ چک ۲۴ ضلع نواب شاہ سندھ

سید فضل حسین۔ جبوکے ضلع شیخوپورہ

سائیں علی محمد چنگڑ۔ مدھریانوالہ ضلع سیالکوٹ۔ آجکل ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۳ء میں موڑ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں موجود ہے۔ اس کے جسم پر برص کے داغ ہیں۔ (ولد اللہ رکھا)

سائیں غلام رسول موچی۔ ساکن مانگٹ دفعاتِ مندڑی بہاؤالدین ضلع گجرات اس کی نظر بالکل بند ہو گئی تھی۔ علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر روضہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہ کے اندر بیٹھا تھا۔ کہ اچانک نظر کھل گئی۔ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں موجود تھا۔ اس کے بعد فوت ہوا۔

سائیں عمر حیات ولد رحمن گوئد۔ ساکن مانگٹ پہلے سکول ماسٹر تھا۔ اب فقر اختیار کیا ہوا ہے۔ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہے۔

سائیں احمد دین ولد رحماں ترکھان۔ مانگٹ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہے،

Marfat.com

س

(۲۷)

سربندھی

حیاتِ سربندھی اولیٰ سرانوالیہ ؒ

اِس کا اصلی نام سربلند تھا۔ مگر عوام الناس کی زبان پر سربندھی مشہور ہوا۔ والد کا نام نظام الدین ولد پنجہ بن کرم دین تھا۔ قوم کھوکھر مگر پیشہ آہنگری تھا۔ یہ حضرت مولانا سید محمد امین مختار السالکین ابن سید حافظ قل احمد پاکدامن نوشاہی ثانی برفانی ساہنپالوی رح کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ شیخ کی اولاد کی خدمات دل وجان سے بجا لاتا۔ اپنے پیر روشن ضمیر کے فرزند ارجمند حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی رح سے بہت عقیدت تھی۔ ہر سال کے بعد ایک مہینہ اُن کا اپنے گھر میں ڈیرہ رکھتا۔ اور بہت خدمت و آداب کیا کرتا۔

عبادات نماز پنجگانہ کا پابند تھا۔ پیر رات رہے مسجد میں جاتا۔ اور نوافل تہجد ادا کیا کرتا۔ درود شریف ابراہیمی کا ورد اکثر کیا کرتا۔ [1]

اخلاق و عادات بڑا مہمان نواز تھا۔ غریبوں کی امداد کرتا۔ سردیوں کے موسم میں [illegible] مفلس نادار لوگوں کو غلہ دے دیا کرتا۔ ہر کسی کو کاموں میں نیک مشورہ دیتا۔ [illegible] مشرب دریا دل تھا۔ عمر کے آخری سالوں میں نزلہ کی شکایت ہوگئی تھی۔ [illegible] دن میں کسی مرتبہ نمک کی ڈلی چاٹ لیا کرتا۔ [illegible]

---

[1] فیض محمد شاہی خلفی جلد چہارم، ص ۲۵۳ - ۲۵۴ - شریف۔

Marfat.com

نصائح | مستری اللہ رکھا کہتا تھا کہ ماموں صاحب میاں سربندھی رانے مجھے نصیحت کی تھی۔ کہ

۱ دودھ پینا ہو تو شام کے وقت پینا چاہیے۔ اور ایک ایک گھونٹ کر کے پینا چاہیئے۔

۲ سفر میں اگر پیاس لگے۔ تو تھوڑا تھوڑا کر کے پانی پینا چاہیے۔ تاکہ ہیضہ نہ ہو۔

اولاد | اس کی اہلیہ کا نام سیدو بی بی تھا۔ اُس کے بطن سے پانچ بیٹے ہوئے۔ ۱۔ خوشی محمد ۲۔ ابراہیم۔ ۳۔ اسمٰعیل۔ ۴ عبداللہ۔ ۵۔ اللہ دتہ۔

تاریخ وفات | میاں سربندھی کی وفات بعمر پچھتر سال ہوئی۔ مرگی کے وقت غسل کر کے مسجد میں تہجد پڑھنے گیا، سجدہ کی حالت میں جان بحق ہوا۔ جمعہ بیسویں ربیع الاول ۱۳۴۴ھ ایک ہزار تین سو چوالیس ہجری مطابق نویں اکتوبر ۱۹۲۵ء ایک ہزار نو سو پچیس عیسوی مطابق چوبیسویں اسوج سمت ۱۹۸۲ ایک ہزار نو سو بیاسی بکرمی کو بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم دنیا سے انتقال کیا۔ ۱۶ سال کی عمر تھی۔

دفن | اس کی قبر سرانوالی متصل قبرستان زیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"عابد خدا پرست" ۱۳۴۴ھ

مختصر تذکرہ اولاد میاں سربندھی رحمہ اللہ

- میاں سربندھی کے پانچ بیٹے ہوئے۔ خوشی محمد۔ ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ عبداللہ۔ اللہ دتہ۔
- خوشی محمد۔ اعلیٰ حضرت نوشاہی کا مرید تھا۔ اس کے چار بیٹے۔ منگا۔ علی احمد۔ عنایت اللہ۔ بشیر موجود ہیں۔
- ابراہیم ولد سربندھی کا ایک بیٹا علی محمد تھا جو لاولد فوت ہو گیا۔
- اسمٰعیل ولد سربندھی اعلیٰ حضرت نوشاہی کا مرید تھا۔ اس کے تین بیٹے ہوئے۔ غلام رسول۔ محمد صدیق۔ محمد نذیر لاولد
- غلام رسول کے تین بیٹے۔ منظور۔ غفور اور رحمت ہیں۔ اسوقت ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں بمقام سرانوالی موجود ہیں۔
- اللہ دتہ ولد سربندھی۔ بچپن میں فوت ہو گیا ہے۔ اسوقت موجود ہے۔ اس کا ایک بیٹا محمد دین نام ہے۔
- محمد دین۔ محلہ جلال پورہ قلعہ آباد میں رہتا ہے۔ اس کا بیٹا شوکت علی موجود ہے۔

Marfat.com

(۲۸)

سردار علی

سائیں سردار علی بھنگالی والے

آپ مرید بابا نتھے شاہ کے۔ وہ مرید اپنے والد بابا سیدے شاہ کے۔ وہ مرید بابا سوہندے شاہ کے۔ وہ مرید بابا فیض اللہ شاہ کے۔ وہ مرید خواجہ محمد عاقل کلرکہار والے کے۔ جن کا ذکر اس کتاب کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار میں لکھا جا چکا ہے۔

زیارت مزارات مشائخ آپ کو بزرگان اہل اللہ سے بڑی عقیدت تھی۔ اپنے گاؤں بھنگالی ضلع امرتسر سے ہر جمعرات کو درگاہ حضرت داتا گنج بخش رح پر لاہور آکر حاضری دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مجھ کو [نرائنت کو] حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری رح کے عرس مبارک پر بھلوال شریف میں ملے تھے۔ بڑے ادب و عقیدت سے پیش آئے۔

اولاد آپ کے چار بیٹے ہیں جن میں سے دو کے نام یہ ہیں۔ جماعت علی و عباد علی۔ باقی دو کے نام میرے حافظہ سے اتر گئے ہیں۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدین یہ ہیں۔

۱ سائیں گلزار علی

۲ سائیں نذر علی۔ یہ دونو ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں مجھے [نرائنت کو] ملے تھے۔

۳ صوفی تاج دین ولد ابرہیم نعت خوان ننگل سادھاں شیخوپورہ

۴ علی محمد ولد کریم بخش کمہار پیشہ خیاطت "

۵ مستری محمد رفیق لوہار شہورہ والے "

۶ فیض احمد ولد لال دین راجپوت شہورہ والے "

Marfat.com

۷	عنایت ولد اسمٰعیل راجپوت شہورہ والا	ننگل سادھاں	شیخوپورہ
۸	محمد علی ولد بُندو راجپوت بھُینیاں والا	〃	〃
۹	حاکم علی ولد بُندو راجپوت 〃	〃	〃
۱۰	مستری محمد شفیع لوہار بھورے گل والا	〃	〃
۱۱	محمد نواز ولد محمد حیات راجپوت قصوری	〃	〃
۱۲	چوہدری فیض احمد راجپوت شہورہ والا	قلعہ بُڈھن کے	〃
۱۳	چوہدری برکت	〃	〃
۱۴	سائیں شادی دھوبی	دُلم	لاہور
۱۵	سائیں جلال عُرف جالو گدھاں والیہ	مقیم درگاہِ داتا گنج بخش رح	〃

تاریخ وفات | سائیں سردار علی کی وفات بروز جمعہ آٹھویں جمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ ایک ہزار تین سو اکاسی ہجری۔ مطابق بیسویں اکتوبر ۱۹۶۱ء ایکہزار نو سو اکسٹھ عیسوی۔ موافق چوتھی کاتک سمت ۲۰۱۸ دو ہزار اٹھارہ بکرمی کو بعہد فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ہوئی۔

مادہ تاریخ

" زبدۂ فضیلت تاب " ۱۳۸۱ھ

Marfat.com

سرور شاہ

سید سرور شاہ حسینی گوہڑا سیداں والا

آپ سید سلطان علی شاہ ولد سید اکبر علی شاہ نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والا کے مرید و خلیفہ تھے۔ موضع گوہڑا سیداں ضلع راولپنڈی میں سکونت رکھتے تھے۔

مدحیہ اشعار آپ کی توصیف میں آپ کے پیر بھائی حکیم نظام الدین ساکن ڈھوک للہاں ضلع راولپنڈی نے اپنی کتاب آئینہ اسرار میں یہ اشعار لکھے ہیں۔

پیر میرے دا خاص خلیفہ سید پیر حسینی — اسم مبارک سرور شاہ ہے واقع سید عینی
وصف کریمی خو حلیمی مجلس دے سرکردے — طبع شریف نورانی چہرہ وانگوں نور ببردے
واقف کار شریعت اندر راز طریقت والے — سخن اونہاندے لیکھے موتی یا نرگس گل لالے
شان شریف شرافت اشرف شرفائی دانائی — یاراں نال پیرانہ پالن کردے کرم خدائی
خلق محبت علم ہدایت باتی وصف رنگیلے — مسکیناں دی دل خفاظت وانگوں اکھیں نیلے
زہد ریاضت باطن اکثر ظاہر دنیا داری — پیر اسیں دی خدمت کیتے ونگ غلاماں یاری
واقف رازی عین نمازی نال عشق دی بازی — شوق الٰہی دل وچ رکھن ونگ عشاق دراں
دردمنداں تے حاجت منداں چمداں جلیا جائے — رکھو یقین دلوں جو بندے دے ہتھ پائے
کدے کدے جو طبع مبارک وچ جلالت آوے — پھر بھی ہاں وچ ہیا اندر انی ماوے
حال حقیقت محرم عرفاں پیر تاثیراں والا — دل پتھراں نوں نم کریندا سخن سنا کے اعلیٰ

Marfat.com

شرم حیا ؤں چشیماں بھریاں وانگ شرفیاں مرداں — مجلس سیدوالی بہتر سار کیا بنے دردا ں

صوفی سالک مست قلندر اندر دین رسولی — راہ ہدایت دے وچ ہیر گل نہیں معمولی

بیت تعریف اینہاندی اے پیر سخن کراں اک سالم

دادا علی نظام جنہاندا نانا سرور عالم [1]

---

[1] آئینہ اسرار ہیر امی گلزار ص ۳۵۶ - شرافت

Marfat.com

(۴۰)

شرف الدین

سائیں شرف الدین بھٹی کوٹلی والے رح

اس کا اصلی گاؤں کوٹلی جنت رائے ضلع گوجرانوالہ تھا لیکن بعد میں گڑھ نذرا متصل گکھڑ میں سکونت رکھی۔ سائیں فرزند علی شاہ فتح پوری والے رح کا مرید تھا۔

عبادت صائم الدہر۔ قائم اللیل تھا۔ ساری رات یاد الٰہی کیا کرتا۔ ایک لمحہ کے لئے بھی سوتا نہ تھا دن کو روزہ رکھتا۔ شام کو چند چرب لقموں سے افطار کیا کرتا۔ صاحب شرم و حیا تھا۔ جسم کا کوئی حصہ برہنہ نہ رہنے دیتا۔ کم گو تھا۔ زہد و عبادت میں مشغول رہتا۔ سیاہ صوف کا کرتہ پہنتا۔

نفیض صحبت مولف (شرافت) کے جد بزرگوار حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر مزاری سانپالوی ایک مرتبہ خالق پور ضلع گوجرانوالہ میں تشریف فرما تھے۔ یہ بھی وہیں آ گیا، اور اُن کی زیارت اور نفیض صحبت سے مشرف ہوا۔ اس کو مستجابات خلائق بہت تھی۔

گھڑی کا استعمال اوقات کی تقسیم کے واسطے اس کے پاس ایک گھڑی تھی جس پر سکنڈ، منٹ، گھنٹہ تاریخ اور وار کا پتہ چلتا تھا۔

اعضا الگ الگ ہونا اس کا ایک مرید بیان کرتا تھا کہ رات کو وظائف کے وقت میں نے سائیں شرف الدین کے اعضا علیحدہ علیحدہ دیکھے ہیں۔ [۲]

یارانِ طریقت خاص مرید یہ تھے۔ ۱۔ سائیں علی محمد ساکن گڑھ نذرا متصل گکھڑ ضلع گوجرانوالہ۔

۲۔ سائیں علم الدین عرف چندڑی شاہ ایمن آبادی۔ ساکن کوٹ کھیوا ضلع گوجرانوالہ۔

زمانہ وفات سائیں شرف الدین کی وفات جوانی میں ۱۳۴۰ھ سے پہلے ہوئی تھی۔

---

[۱] [۲] نفیض محمد شاہی خطی۔ جلد اول۔ ص ۲۰۲۔ شرافت۔

Marfat.com

(۳۱)

شہاب الدین

سائیں شہاب الدین بھیانوالہ ؒ

آپ قوم موچی سے تھے۔ بھیانوالہ خورد متصل مریدکے منڈی میں رہتے تھے۔ سائیں فرزند علی شاہ فتحپوری والہ ؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ متشرع۔ نیک اخلاق اور مودب تھے۔ ہر سال عرس کیا کرتے۔ فقیروں کا اجتماع خاص ہو جاتا۔ سجادہ نشین نوشہروی بھی پہنچ جایا کرتے۔

مولف کتاب ہذا فقیر سید شرافت نوشاہی غفر اللہ لہٗ کے چند یارانِ طریقت اُس گاؤں میں رہتے تھے۔ میں جب کبھی وہاں جاتا۔ تو آپ بڑی عقیدت سے سلام کو حاضر ہوا کرتے۔ آپ کے مریدوں کا سلسلہ کافی تھا۔

اولاد آپ کے دو بیٹے ہیں۔ ۱۔ محمد صادق ۲۔ غلام رسول۔ دونوں ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں موجود تھے

یارانِ طریقت آپ کے خورد مریدین یہ ہیں۔

۱	سائیں جلال الدین۔ متوفی	۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء	بھیانوالہ خورد	شیخوپورہ
۲	سائیں غلام محمد بافندہ شہید	۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء	گھمکان پنڈوری	گورداسپور
۳	سائیں منشی شاہ مہاجر متوفی سابقہ سکونت گھسیٹ پور ضلع گورداسپور	۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء	کنگ	لائل پور
۴	سائیں فضل شاہ متوفی	۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء	کوٹ خفری	گوجرانوالہ
۵	سائیں قادر بخش مہاجر سابقہ سکونت کوکل پورہ ضلع گورداسپور۔ حال ساکن ضلع			۰
۶	سائیں قائم الدین ولد محمد علی۔ مہاجر۔ سابقہ سکونت بل پوریاں ضلع گورداسپور حال ساکن چوہدری تحصیل کھاریاں ضلع گجرات	۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء		

Marfat.com

بھیانوالہ خورد میں رہتا ہے۔ میرے (شرافت کے) ساتھ ادب وعقیدت سے پیش آیا کرتا ہے۔ اس کا ایک مرید سائیں خوشی محمد دلاور دین۔ نارنگ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ میں رہتا ہے

تاریخ وفات | سائیں شہاب الدین کی وفات بروز جمعہ بارہویں شوال ۱۳۶۱ھ ایکہزار تین سو اکاسٹھ ہجری۔ مطابق تیئیسویں اکتوبر ۱۹۴۲ء ایکہزار نوسو بیالیس عیسوی موافق ساتویں کاتک سمت ۱۹۹۹ ایکہزار نوسو ننانوے بکرمی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی۔ سنہ سات جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار بھیانوالہ خورد سے جنوب کی طرف ایک فرلانگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ منڈی مریدکے۔ ضلع شیخوپورہ سے جنوب مغرب کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

آپ کے درویش سائیں قائم الدین نے ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء میں آپ کی قبر پختہ پالکی بنوائی ہے۔ اور پاس مسجد پختہ۔ کنواں۔ مکانات ہیں۔

مادۂ تاریخ

"شہاب الدین رحلت یافت" ۱۳۶۱ھ

مختصر تذکرہ اولاد سائیں شہاب الدین

- سائیں شہاب الدین کے دو بیٹے ہیں۔ محمد صادق اور غلام رسول۔
- محمد صادق کے پانچ لڑکے ہیں۔ علی حسین۔ صابر حسین۔ محمد اشرف۔ [illegible] اور صفدر۔ یہ سب ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہیں۔
- غلام رسول ولد سائیں شہاب الدین کا ایک لڑکا جعفر نام ہے۔

Marfat.com

شہاب الدین

میاں شہاب الدین روشن شاہی موہلوی؟

آپ اپنے والد میاں الٰہی بخش روشن شاہی موہلوی رح کے مرید و خلیفہ تھے سلسلہ ارشاد بہت تھا۔ کافی لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ دُنیا سے لاولد انتقال کیا۔

شعر گوئی | آپ کو شعر گوئی کا خاصہ ملکہ تھا۔ پنجابی میں ایک نظم مسدس بعنوان "چیز" لکھی ہے۔ جو رسالہ کشکول نوشاہیہ میں سے یہاں درج کی جاتی ہے۔

چیز

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

وارث حور تے ملک انساناں دا

جہڑے کُل پیغمبر آئے نے — ایسے چیز کوئی راہ پائے نے

ہوئے تاہیئں قرب سوائے نے — ناہیں راز رموز سبحاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

ایہا چیز تیرے دل آئی ہے — اسدی وچ عرفان گواہی ہے

ڈھونڈی الٰہی بخش نوشاہی ہے — ایہ ڈھونڈن حق عرفاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

نبی چڑھ معراج سدھایا ہے — ایسے چیز نائیں جا پایا ہے

حق ذات دیدار کرایا ہے — جو یا خاص وصل دل جاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

Marfat.com

ایہا چیز اُتاری اللہ ہے — سادے دل نوں خاص تسلا ہے
دچوں پوندا نور تجلے ہے — اس دا پاون خود مردا ناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

ایہا چیز ازل تھیں آئی ہے — اسدی وچ تورات گواہی ہے
موسے قوم تائیں دکھلائی ہے — دیکھ پھرنا کم کفراناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

جہڑا چیز اس تھیں انکاری ہے — اُسدی نال شیطان دے یاری ہے
یکا کافر اوہ انکاری ہے — ہونا کافر کم نقصاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

سچ چیز کرن قرآن آیا — ایہ تورات انجیل بیان آیا
ایہو راز بلندی شان آیا — نہیں سمجھن کم حیوراناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

ایہا پیر اساڈے بانی ہے — اُس سانوں چا سمجھائی ہے
اساں نال نہ لے دے لائی ہے — ایہ نہ سمجھن خاص جواناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

جہڑا اس وچ جھیڑا پاندا ہے — اوہ راہ شیطان دے جاندا ہے
آپے دین ایمان وٹاندا ہے — ناہیں جھیڑن ہے مسلماناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

جو قرآن کتاب اُتاری ہے — سبھا ظاہر چیز سنواری ہے
ایہ تاں مولادی رمز نیاری ہے — ایہدھا دھونڈا کم جاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

Marfat.com

جیہڑی شیطاں خلق بھلائی ہے — دل اونہاں دے وچ گمراہی ہے
اینہاں چیز دی خبر نہ کائی ہے — منہ سخن کرن رہبر ناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

کعبہ ظاہر چیز تیار ہویا — بیا پتھر ناں درکار ہویا
سبھاں چیز پوجے گنہگار ہویا — سجدہ ظاہر چیز انساناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

سجدہ کرنا جس نوں آیا ہے — تُساں اوہ رموز نہ پایا ہے
کیہا واہ بلا شور مچایا ہے — ایویں لڑنا کم انجاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

سجدہ وچ جناب ضرور ہویا — اگے آدم دے منظور ہویا
جس منن لیا پُر نور ہویا — نا بیں منن کم شیطاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

جس منن لیا اس چیز تائیں — اوہدی ویکھو آپ تجویز تائیں
بازو بنھ لیا تعویز تائیں — ہویا حرز بشیریاں جاناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

منصور سُولی تے آیا ہے — شاہ شمس پوست لہایا ہے
تُم باذنی آکھ اُٹھایا ہے — کھیلا دیوں ہے کم ساہناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

ایہ چیز ایسی پروردی ہے — ایہ تاں ہویاں نوں زندیاں کردی ہے
لئے پلصراطوں تردی ہے — کھوے ناطقہ بند زباناں دا

واہ واہ شاہنشاہ سلطاناں دا

Marfat.com

جس پایا بھیت اکہی ہے　　اُسدے اندر قلب صفائی ہے
کھُلی عین الیقین بینائی ہے　　ہو یا پردہ دُور گُمانا ں دا
واہ واہ شاہنشاہ سلطانا ں دا

جہڑا عاشق اِس گفتار دا ہے　　ہو یا اوہ مشتاق دیدار دا ہے
اوہ وصل ذاتی یار دا ہے　　کھُلا باطن علم عیانا ں دا
واہ واہ شاہنشاہ سلطانا ں دا

شہاب الدین ایہ سِرّ معانی ہے　　ایہ تاں ناہیں گفت بیانی ہے
ایہ تاں حق الرمز نہانی ہے　　پایا مطلب دوہیں جہانا ں دا
واہ واہ شاہنشاہ سلطانا ں دا

وارث حُور ملک انسانا ں دا

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ میاں احمد حسن ولد سید علی سجادہ نشین　　موہل شریف　　ضلع ساہی وال
۲ میاں غلام رسول ولد شاہ محمد　　〃　　〃
۳ سائیں نظر محمد عباسی　　ہیرانوالہ　　〃

مدحیہ نظم | آپ کے مرید سائیں نظر محمد عباسی نے رسالہ کشکول نوشاہیہ میں یہ نظم آپ کی شان میں لکھی ہے۔ ؎

بے خبراں نوں خبر نہ کائی　　فی انفسکم دلبر ساہی
اَلا اِنسان بیان　　کھولی پیر بینائی ——
شاہ شہاب الدین کامل پیر نوشاہی

دم دم یار سمہالے تینوں　　بے خبراتوں بھالیں کینوں
سمجھیں مظہر اَلا اِنسان　　اَحمد مُرلی والا ——
شاہ شہاب الدین کامل پیر نوشاہی

Marfat.com

شاہرگ نیڑے دلبر دتے　　وَھُوَ مَعَکُم تینوں دسے
آپے ظاہر تے آپ نہان　　آپے سِرّ الٰہی ——

شاہ شہاب الدین کامل پیر نوشاہی

پیر نوشاہی رمز سکھائی　　تاں میں بھانن اُٹھ کر دھائی
نہ زمیاں آسمان　　اندر قلب سمائی ——

شاہ شہاب الدین کامل پیر نوشاہی

آپے وچ مراقب رہندا　　خفی جلی سب بھید کہندا
لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شان　　میٹھڑی بات سُنائی ——

شاہ شہاب الدین کامل پیر نوشاہی

نیڑے لایاں مرشد جھوکاں　　خبر نہ اینہاں عالماں لوکاں
کردا وعظ بیان　　اندر دلبر ماہی ——

شاہ شہاب الدین کامل پیر نوشاہی

توں سُن میرے پیر جواناں　　اس جندڑی دا ہئی خصماں
دیکھیں آپ دھیان　　ظاہر نوشہ ماہی ——

شاہ شہاب الدین کامل پیر نوشاہی

دوہیں تریف ہے واصف تیرا　　کعبہ قبلہ خاصہ میرا
توں روشن کون مکان　　بھردے جام صُراحی ——

شاہ شہاب الدین کامل پیر نوشاہی

جہڑا الٰہی سبق پڑھایا　　اگے میں اُس دا بھید نہ پایا
کیتا سب احسان　　بھل گئی سبق ترانی ——

شاہ شہاب الدین کامل پیر نوشاہی

Marfat.com

نظر محمد خادم تیرا اینتھے اوتھے توہیں میرا

واہ لجی پیر جوان جس سب تیں گل پائی ——

شاہ شہاب الدین کامل پیر نوشاہی

مدفن میاں شہاب الدین کا مزار موضع موہل شریف ضلع ساہی وال میں ہے۔

شجرہ فقرائے میاں شہاب الدینؒ

میاں احمد حسن ولد سید علی ۔ موہل شریف ۱۳۸۲ھ میں موجود تھے۔

میاں تاج محمود ولد لال خاں بلوچ ۔ چک ۴۵۵ ۔ گ ب ۔ ڈاکخانہ خاص ۔ تحصیل سمندری ۔ ضلع لائل پور۔

محمد نواز ولد حاجی چاکر خاں بلوچ ۔ ساکن جھوک غلام پسوئی ۔ ڈاک خانہ خاص تحصیل سمندری ۔ ضلع لائل پور۔

ذوالفقار خاں ولد کرم خاں کھرل پروکہ نمبردار کلیانہ ۔ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

نور محمد ولد تجن بلوچ ۔ ساکن جھوک کندر ۔ تحصیل جڑانوالہ ۔ ضلع لائل پور

یہ پنجابی زبان کا شاعر بھی ہے۔

خواجہ رہمان ۔ ساکن سنگھرہ ۔ تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہی وال

شہادت کھچی ۔ ساکن بلوچ والا چک ۲۴۹ ۔ ٹوبڑی بلوچ والا۔

Marfat.com

(۳۳)

شہاب الدین

میاں شہاب الدین نوریوری[1]

آپ کے والد کا نام میاں نبی بخش تھا۔ ابن امیر بخش بن رمضان بن دوست محمد بن برہم۔ موضع نوریور جاہلاں میں رہتے تھے۔ جو قصبہ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ سے مغرب کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے۔

بیعت و خلافت آپ نے ابتدا میں چند سے تعلیم پائی۔ جوان ہونے پر حضرت سید غلام علی بن سید قدم الدین برخوردار ی ساہنپالوی کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ اور اُن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر خلافت پائی۔ اور بنام "میاں شہاب الدین خلیفہ" مشہور ہوئے۔ آپ کو پیر روشن ضمیر نے فرمایا تھا "میں تیرے وچ ہوں، توں بڈھا ہو گا۔ میں جوان ہوں گا"

اوراد و وظائف آپ وظائف خاندان پر مواظبت رکھتے تھے۔ نماز پنجگانہ کے پابند تھے۔ نوافل تہجد چھ رکعت پڑھتے۔ رمضان شریف کے روزے اور عاشورہ کا روزہ بھی رکھا کرتے۔ روزانہ کے وظائف یہ تھے۔

۱ استغفار۔ سو بار

۲ کلمہ طیبہ سو بار

۳ درود شریف ہزارہ۔ سو بار۔

۴ درود شریف ذیل سو بار۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَبْسُطُ عَلَيْنَا بِهَا مِنْ نِعَمِكَ وَرِزْقِكَ

---

[1] سید غلام علی شاہ کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ میں گندھاں شریف

Marfat.com

۵ آیت کریمہ "سوبار"

۶ وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْد "سوبار

۷ سورۂ مزمل شریف گیارہ مرتبہ

اسم شریف سُبْحَانَ اللّٰہ بلاتعداد پڑھا کرتے۔ اور سونے کے وقت رات کو کلمہ مجید پڑھ کر سویا کرتے تھے۔ [۲]

فیض صحبت آپ کو حضرت سید مکھن شاہ لاہوری رح اور سید فاضل شاہ اور مولانا سید حافظ محمد شاہ سانبلیالوی رح کی مجالس سے بھی کافی فیض حاصل ہوا۔ بزرگوں کے کرامات مقامات آپ کو بہت یاد تھے۔

زیارت مشائخ آپ کو خواب میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور حضرت غوث [illegible] کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ [۳]

اور زندہ بزرگوں میں سے حضرات ذیل کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

— حضرات سلیمانیہ میں سے۔

۱ شیخ غلام حسن ولد شیخ بڈھا سجادہ نشین بھلوال شریف۔ ضلع سرگودھا۔

۲ شیخ گوہر شاہ ولد شیخ ماہی شاہ۔ رن مل۔ ضلع گجرات

۳ شیخ قائم الدین ولد شیخ احمد شاہ۔ اگرویہ۔ ضلع گجرات

۴ شیخ حاجی دلی محمد ولد شیخ حاجی شمس الدین۔ چاوہ۔ ضلع سرگودھا

— حضرات نوشاہیہ میں سے۔

۵ سید خدا بخش ولد سید حافظ نور اللہ برخورداری۔ سانبل بالا شریف

۶ سید قدم الدین ولد سید خدا بخش "

---

[۲] فیض محمد شاہی خطی جلد دوم ص ۱۱۳۶۔ [۳] ایضاً ص ۱۱۳۹۔ شرافت

Marfat.com

۷ مولانا سید حافظ قل احمد نوشاہ ثانی ولد سید حافظ الٰہی بخش ۔ حاجن پال شریف

۸ مولانا سید محمد امین مختار السالکین ولد سید حافظ قل احمد نوشاہ ثانی "

۹ مولانا سید محمد شفیع ولد سید حافظ قل احمد نوشاہ ثانی ۔ "

۱۰ سید اکبر علی ولد سید محمد شفیع برخورداری "

۱۱ سید شیر علی ولد سید محمد شفیع "

۱۲ سید بھے شاہ ولد سید شیر شاہ ہاشمی ۔ رَن مل ۔

۱۳ سید احمد شاہ چشتی صابری ۔ ساکن کوٹلی جولاہیاں متصل گوجرانوالہ

۱۴ میاں کبیر اویسی ۔ ساکن میلوآنہ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔

میاں کبیر اویسی سے ملاقات ایک مرتبہ آپ موضع قلو چندا سنگھ میں چوہدری اللہ دتہ سفید پوش قوم سیکھو کے ہاں گئے ۔ وہاں اُس کے پیر میاں کبیر[۱] اویسی میلوآنہ والے آئے ہوئے تھے ۔ بہت سے مرد اور عورتیں اُن کے ہمراہ تھے جس پر نگاہ کرتے ۔ وہ بیہوش ہو جاتا ۔ جب میاں شہاب الدین کے متعلق اُن کو پتہ چلا ۔ کہ یہ نوشاہی درویش ہیں ۔ تو کہا کہ ہماری توجہ کا ان پر اثر نہیں ہو سکتا ۔ [۵]

سکونت قلعہ دیدار سنگھ آپ اپنی زندگی کے آخری سالوں میں نور پور جاپلاں سے رحلت منتقل کر کے قلعہ دیدار سنگھ میں چلے گئے ۔ کچھ زمین خرید کر وہاں مکانات تعمیر کئے ۔ اور عمر کا آخر حصہ وہیں گزارا ۔ اپنے علاقہ میں آپ کا خاصہ اثر اور رسوخ تھا ۔ سب لوگ عزت کی نگاہ سے آپ کو دیکھتے تھے ۔

کتاب خوانی آپ خوش آواز تھے ۔ مندرجہ ذیل شعراء کا کلام بڑے شوق سے پڑھا کرتے ۔

---

[۱] میاں کبیر ۔ اویسی سلسلہ میں میاں علی محمد نون کے مرید تھے ۔ جن کا مزار موضع ویر کے پاس ضلع شیخوپورہ میں ہے ۔ [۵] نفیس محمد شاہی جلد دوم ص ۱۱۳۷ ۔ شرافت ۔

Marfat.com

۱ مولوی غلام رسول عالم پوری رح کی کتاب احسن القصص۔

۲ مولوی غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ والہ کی کتاب قصہ سسی پنوں۔

۳ سید فضل شاہ نواں کوٹی لاہوری کی کتاب قصہ سسی پنوں۔ دسوہنی مہینوال

۴ میاں قادر بخش کی کتاب قصہ سوہنی مہینوال

۵ میاں محمد بخش قادری کھڑیالہ رح کی کتاب قصہ سیف الملوک۔

۶ مولوی عبدالستار کھاریانوالہ کی کتاب قصص المحسنین واکرام محمدی

۷ مولوی دلپذیر بھیروی کی کتاب قصص المحسنین

۸ مولوی اطہر بھیروی کی کتاب قصص المحسنین۔ [۶]

اشعار خوانی آپ گاہ بگاہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

شجرہ شریف قادری نوشاہی عربی کے یہ اشعار۔

(۱)

اِلٰھِیْ اَنْتَ رَبِّیْ دُوْنَ تَعَالٰی — رَحِیْمٌ قَادِرٌ مَوْلَی الْمَوَالِیْ

کَرِیْمٌ قَادِرٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ — مُعِیْنٌ لِّلْعِبَادِ بِکُلِّ حَالٍ

(۲)

دعائے سریانی کا یہ شعر۔ ؎

اَنَا الْمَوْجُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ — فَاِنْ تَطْلُبْ سِوَائِیْ لَمْ تَجِدْنِیْ

(۳)

قصہ سسی پنوں مصنفہ سید فضل شاہ سے معراج سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اشعار ؎

بعد حمد ثنا خدا باری — بعد نعت سرور انبیاء ہادی

اَبِیْرَ کویں ثنا سنا اکھاں — بیڑی بہ ثنا ثنا جلی

[۶] نیف محمد شاہی خطی۔ جلد دوم۔ ص ۱۱۳۸ شرافت

Marfat.com

علم حلم حیا شجاع نبی دین دین عطا سخا بیلی
جسدے علی جیسے پہلوان ہوون کوئی کرے نہ چون چرا بیلی
پھیر عجم عراق عرا قیئے نوں دتی شام دی شام گوا بیلی
گڑھ روم جیہے قلعے کوٹ توڑ دے دتا کفر دا نام مٹا بیلی

اک رات دی بات جبریل تائیں سچے رب دی پئی صدا بیلی
جھب ذات محمدی لیا بیٹھے لیا ذات نوں ذات ملا بیلی
جبرائیل اصیل براق دے کے آیا طرف زمین صدا بیلی
مکے پہنچ بیان عیان کیتا خدمت نبی کریم دی جا بیلی

آکھے گھن سنیہوڑا سجناں دا آتے پوو سلام دعا بیلی
تینوں یار پیارا پیا سد دائی نیڑے آ پیار یا آ بیلی
آکھے چل معراج گراں تینوں تاج راج دیندا سر دا بیلی
راج راہ سبقدر دی قدر والی قدر دان نوں قدر ودھا بیلی

نبی جان لیا جان جہان دی چل جان توں جان فدا بیلی
جبرائیل سبیل براق اتے لیا نبی نجیب چڑھا بیلی
جدوں شاہ سوار سوار ہویا چلیا چا اسیتی واگاں جا بیلی
رفرف رفت براق دی تیز نظروں گیا چیر کے ہفت سما بیلی

جا کے لامکان مکان کیتا ڈٹھا لامکان خدا بیلی
سچے رب جمال وصال دتا پردہ قاب قوسین اٹھا بیلی
بُرقع چا تھپیں چا خدا ڈٹھا دتا نبی نوں فیر پٹا بیلی
نبی علی زہرا چادر بیٹھ بیٹھے حسن حسین صدا بیلی

پنج تن اتوں پنج تن وارین تن من نوں لئیں منا بیلی

Marfat.com

احد اکھیا التحیات للہ آئی والصلوات ندا بیلی
دس کون برابری کرن والا تیرے شان نولاک لما بیلی
چاروں طرف چوکوٹ تے پھر گھوڑا تیری داگ نہ پھیری کابیلی
چھک جگ دی لے دین دین والا بھایاں وچ سردار بھرا بیلی
ایسے لئی بنا بنا دھری تینوں اپنا لیا بنا بیلی
دسے لکھ ہزار اسرار تینوں کجھ دس تے کجھ چھپا بیلی
گنہگار میرے چھڈوا لیسیں ضامن ہو کے روز: غزا بیلی
ساقی حوض کوثر پیارے پیاسیتی بھر بھر امتاں پیا پیا بیلی
رضوان مالک سانبھ تینوں دلیسی کنجیاں ہتھ پھڑا بیلی
ہوئی برس اٹھارہ دی رات اکو آئے دیکھ اول انتہا بیلی
گرم سوت اودیں کنڈی ہلدی سی جویں گئے رسول ہلا بیلی
واہ واہ ہاشمی کل نوں بھاگ لگا امت کل آئے بخشا بیلی
فضل شاہ دے توں فضل شاہ ہو یا ہو کے ایس دربار کدا بیلی

کرامت | جانی باغبان ساکن قلعہ دیوان سنگھ ضلع گوجرانوالہ بیان کرتا تھا۔ کہ ایک مرتبہ ہمارے فصل گندم کو چوہے لگ گیا۔ آپ نے چوہے گیر دم کردی تو چوہے جاتا رہا۔

شعر گوئی

آپ فن شعر گوئی کے ماہر تو نہ تھے۔ مگر اپنے شوق سے یہ چند اشعار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت میں کہے ہیں۔

توں سخیاں دا سلطان محمد — ہے تیرا عالی شان محمد
وچ محشر دے میدان محمد — تیرا مجلسی لال نشان محمد

---

۱ فیض محمد شاہی خطی۔ جلد دوم۔ ص ۱۱۴۰۔ ۲ ایضاً جلد اول۔ ص ۳۱۱۔ شرافت۔

Marfat.com

توں امت دا غمخوار محمد — توں کوثر دا مختار محمد
توں جنت دا سردار محمد — میں عاصی گنہگار محمد
میرا بیڑا کرنا پار محمد — میں کہاں درود ہزار محمد
تیرے چار یار محمد — میری لیسنی سار محمد [9]

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد بخش متوفی ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء ۔ مدفون قلعہ دیدار سنگھ ۔
۲ میاں الہ دین متوفی ۱۳۳۹ھ / ۱۹۱۳ء مدفون نور پور چاہلاں
۳ میاں غلام محمد ۔ اپنے والد کی زندگی میں دشمنوں کے ہاتھ سے قتل ہوا ، مدفون نور پور
۴ میاں مولا بخش ۔ متوفی ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء یہ کنوارا فوت ہو گیا ، مدفون نور پور چاہلاں ،

یاران طریقت چالیس دیہات میں آپ کی پیری مریدی کا سلسلہ تھا ۔ اکثر لوگوں کو آپ سے عقیدت مندی تھی ۔

تاریخ وفات میاں شہاب الدین خلیفہ نور پوری رح کی وفات منگلوار ۔ پندرہویں صفر [10] ۱۳۵۶ھ ایکہزار تین سو چھپن ہجری مطابق ستائیسویں اپریل [15] ۱۹۳۷ء ایکہزار نو سو سینتیس عیسوی موافق پندرہویں بساکھ [15] ۱۹۹۴ بکرمی ایکہزار نو سو چودہ انوے بکرمی میں بعہد سلطنت اعلیحضرت شششم ولد اعلیحضرت پنجم ہوئی ، سنہ [2] دد جلوسی تھا ۔

مدفن آپ کا مزار قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں ہے ۔

مادۂ تاریخ

"اہل فضیلت" ۱۳۵۶ھ

---

[9] نیض محمد شاہی خطی ۔ جلد [2] دوم ۔ ص ۱۱۲۱ ۔ [10] مخزن نوشاہی خطی ۔ ص ۸۳ ۔ شرافت

Marfat.com

ص

(۳۴)

صدرالدین

مولوی صدرالدین روشن شاہی بہڑوالی

آپ موضع بہڑوال تحصیل چونیاں ضلع لاہور کے رہنے والے تھے۔ مولوی حافظ شمس الدین المعروف شام دین کھرلاں والہ رح کے مرید تھے۔ وہ مرید اپنے والد مولوی حافظ امام الدین روشن شاہی کھرلاں والہ رح کے تھے۔

شعرگوئی مولوی صاحب، علم وعمل والے تھے۔ پنجابی شاعری کا بھی کچھ ذوق رکھتے تھے۔ اپنے پیر روشن ضمیر کی مدح میں ایک سیحرفی سنائی۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

ص

الف اللہ تیرے لڑ لائیاں — جدوں ہویاں الست ندائیاں
سانوں قالوا دا سبق پڑھاونا — ککی[1] والیا بیل چڑھاونا

ب بُری بھلی گولی تیریاں — سایاں تیرے ذمے لجاں میریاں
لجاں نوں پال وکھاونا — ککی والیا بیل چڑھاونا

پ پیر کھوکھر[2] راٹھا سوہنیا — نظروں میل کفر دی دھوہنیا
ساڈے دے دی میل مٹاونا — ککی والیا بیل چڑھاونا

---

[1] چونکہ مولوی حافظ شام دین رح ککے رنگ کی گھوڑی پر سوار ہوا کرتے تھے۔ اس لئے مولوی صدرالدین نے اُن کو ککی والہ کے نام سے مخاطب کیا ہے۔ [2] حافظ شام دین قوم کھوکھر سے تھے۔ شرافت

Marfat.com

ف ترس کریں ساڈے حال دا — دیویں جام شراب وصال دا

بنال وقت ہمن وصل منڈاونا — ککی وا لیا بیل چڑھاونا

ف ثبت قرار نہیں جان نوں — دل دل کردی ئے دشمن یار نوں

مکھ لوں پھر یار دکھلاونا — ککی وا لیا بیل چڑھاونا

ج جوگیڑے سد بہانی ہاں — پئی لوڑھی ہوئی فال کڈھانی ہاں

کدوں وانجھڑیاں سجناں آونا — ککی وا لیا بیل چڑھاونا

ح حال دے سایاں حال دے — تتی چھڈ گیوں عمراں بال دے

نام رب کنجکہ ہتھ پکڑاونا — ککی وا لیا بیل چڑھاونا

الی آخرہ

Marfat.com

(۳۵)

صدرالدین

سائیں صدرالدین گاکھڑوی رح

یہ سائیں اللہ دین عرف دین علی گاکھڑوی رح کا چھوٹا بیٹا تھا۔ جمال فیض رسول فاروقی لدھے والیہ رح کا مرید و خلیفہ تھا۔ لیکن زیادہ تر فیض سائیں سکندر شاہ نورپوری رح سے پایا۔ ان کا عرس ہر سال بائیسویں ۲۲ سوچ کو کیا کرتا۔ میرے (شرافت کے) جد بزرگوار حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ برخورداری سابنیالوی رح کا محب خاص اور خدمتگار تھا۔ گیڑا بُن کر رزق حلال کماتا۔

فیضِ عام | اپنے گاؤں گاکھڑہ میں اس کا فیض عام جاری تھا۔ لوگ دم درود کراتے اور فائدہ اُٹھاتے تھے۔ رموزِ فقر سے خوب آگاہ تھا۔ لباس سفید رکھتا سر پر گول ٹوپی ہوتی۔ امرد تھا۔ ٹھوڑی پر چند بال تھے۔

کرم دین ولد خوشی موچی کہتا تھا کہ ایک مرتبہ مجھ کو [illegible] صدرالدین سے گُڑ دم کرایا۔ تو مجھے شفا ہوگئی

یارانِ طریقت | اس کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱۔ سید غلام شاہ ۲ سائیں رحیم بخش مسلم شیخ ۳ میاں رحمت جوئیہ

تاریخِ وفات | سائیں صدرالدین کی وفات بعمر ستر سال رمضان شریف ۱۳۴۱ھ بمقام تین سو بیالیس ہجری، مطابق اپریل ۱۹۲۳ء بروز پیر بعد نماز عشا بوقت بساکھ سمت ۱۹۸۱ بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ۲۵ سنہ جلوسی تھا۔ قبر گاکھڑہ کلاں ضلع گجرات میں ہے۔ مادہ تاریخ صدرالدین زینت کوین = (فیض ۱۳۴۱ھ)

Marfat.com

(۳۶)

صدرالدین

سائیں صدرالدین نورپوری رح

والد کا نام کھیون تھا۔ ابن علی محمد بن نور محمد بن نامدار قوم جوئی عرف مغل بیعتِ طریقت اپنے بھتیجے چچا شیخ سکندر شاہ ولد پیر بخش نورپوری رح سے تھی۔ اپنے پیر طریقت کا محب وجاں نثار تھا۔

حضراتِ نوشاہیہ کی خدمات | یہ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی اولاد کا کمال خدمتگار تھا ادب و تواضع میں خاص مقام رکھتا تھا۔ سید مکھن شاہ لاہوری رح اور سید فاضل شاہ و سید حافظ محمد شاہ فرزندان سید محمد امین مختار السالکین برخورداری ساہنپالوی رح بعد اولاد و فقرا۔ اس کے گھر ڈیرہ رکھتے۔ یہ ہر طرح کی خدمات بجالاتا۔

ہر سال اکیسویں اسوج کو اپنے مرشد صاحب کا عُرس کیا کرتا۔ قوالیاں ہوتیں سب صاحبزادگان اس میں شمولیت کرتے۔ صاحب رعب و اقبال تھا۔

اولاد | اس کی اہلیہ کا نام بی بی سیداں تھا۔ جو سید فاضل شاہ کی مریدہ تھی۔ اس کے بطن سے ایک ہی لڑکا دیاں لدھا نام پیدا ہوا۔

تاریخ وفات | سائیں صدرالدین کی وفات بعمر تقریباً ایک سو سال جمعرات نو دیں ربیع الاول ۱۳۴۸ھ ایکہزار تین سو اٹھتالیس ہجری مطابق پندرہویں اگست ۱۹۲۹ء ایکہزار نوسو انتیس عیسوی موافق اکتیسویں ساون سمت ۱۹۸۶ ایکہزار نوسو چھیاسی میں بعہد سلطنت جارج پنجم دلدار یدور دہفتم ہوئی۔ سنہ بیس جلوسی تھا۔ قبر نورپور جایلاں ضلع گوجرانوالہ میں اپنے مرشد صاحب کے پاس ہے۔ مادہ تاریخ بخشش دیلع۔ [فیض ج ۱ ص ۱۰۲۸]

Marfat.com

ع

(۳۷)

عبدالحکیم

مولوی حکیم عبدالحکیم فاروقی بیگووالیہ رح

آپ مولوی حکیم کرم الٰہی ولد مولوی غلام نبی فاروقی بیگووالیہ رح کے فرزند اکبر، مرید و خلیفہ تھے۔ آپ صاحب حسن خلق اور ظریف الطبع تھے۔

تاریخ ولادت آپ کی پیدائش ہفتہ کے روز وقت صبح صادق تیسری شعبان ۱۲۸۴ھ ایک ہزار دو سو چوراسی ہجری مطابق تیسویں نومبر ۱۸۶۷ء ایک ہزار آٹھ سو سنتاسٹھ عیسوی بیگووالیہ ضلع سیالکوٹ شہوئی۔ مولوی عبدالرشید محبوب رقم عادل گڑھی رح کی زبان سے رقطعہ تاریخ منقول ہے۔

چوں تولد گشت شمع خاندان اندر جہاں — از شعبان بداں سوم
بود چوں آمد بدنیا ایں شبیہ بالنثار — سن ہجری یک ہزار و صد و ہشتاد و چہار

تعلیم آپ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ علم طب بھی حاصل کیا۔ اور اس میں کمال کو پہنچے۔ اپنے والد صاحب کی طرح تشخیص امراض اور طریق علاج میں آپ کو خصوصی ملکہ حاصل تھا۔ آخری عرصہ آپ کشمیر میں انسپکٹر دواخانجات مقرر رہے۔

ظرافت پسندی آپ نیک اخلاق خوش طبع تھے۔ آپ کی طبیعت میں ظرافت بہت تھی۔ حاضر جواب۔ دقیقہ شناس روشن دماغ تھے۔

وہابیوں کو ظریفانہ جواب ایک مرتبہ آپ کسی مریض کا علاج کرنے کے واسطے کسی گاؤں میں تشریف لے گئے۔ مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ آپ چونکہ حنفی المذہب تھے اس لئے ناف کے

Marfat.com

نیچے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھی۔ وہ مسجد وہابیوں کی تھی۔ انہوں نے ازراہِ تمسخر کہا۔ حکیم صاحب آپ کیسے معزز آدمی ہیں۔ لیکن آپ نے نماز میں خصیوں کو مضبوط پکڑے رکھا ہے۔ آپ نے ازراہِ ظرافت جواب دیا کہ بھائی صاحب! ہم نے سنا ہوا ہے کہ وہابی لوگ اگر کسی پر حملہ کریں تو پہلے اُس کو خصیوں سے پکڑتے ہیں۔ اس لئے ہم نے خصیوں کا بچاؤ کیا ہے۔ وہ سُن کر سخت شرمندہ ہوئے۔

بزرگانِ نوشاہیہ سے عقیدت | آپ بالعموم درگاہِ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش رح پر زیارت کے لئے حاضر ہوا کرتے۔ حضرت سید فاضل شاہ اور حضرت سید حافظ محمد شاہ فرزندانِ حضرت مولانا سید محمد امین نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح سے آپ کو بہت محبت تھی۔ ان کی خدمت و آداب کو سعادت دارین سمجھتے۔

اولاد | آپ جس زمانہ میں کشمیر رہے۔ وہاں بھی آپ کی اولاد تھی۔ مگر اُس کی تفصیل ہم کو معلوم نہیں۔ اس جگہ آپ کا ایک ہی بیٹا میاں محمود الحسن نام ہے۔ جو آجکل کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں رجسٹر کلرک بورڈ ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر ہے۔

۱۔ میاں محمود الحسن کا ایک لڑکا میاں محمد اصغر نام متولد ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء بی اے بی ٹی۔ بینک میں ملازم ہے۔ اس کے تین لڑکے محمد عمران و محمد سلمان و محمد رضوان ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۳ء ہیں جو ہیں۔

تاریخ وفات | مولوی عبدالحکیم کی وفات بعمر چوہتر سال ہفتہ۔ وقت صبح صادق ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ۔ ایکہزار تین سو اٹھاون ہجری مطابق تیرہویں مئی ۱۹۳۹ء ایکہزار نو سو اُنتالیس عیسوی۔ موافق اکتیسویں بیساکھ سمت ۱۹۹۶ ایکہزار نو سو چھیانوے بکرمی میں بعہد حکومت جارج ششم و جارج پنجم ہوئی۔ سنہ چار جلوسی تھا۔

مدفن | آبائی قبرستان گورالہ، ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

شمائل محمدی ترمذی جلد نہم ص ۲۲۰۔ ۲ انساب قریش ص ۹۷۔ ۳ تنویر البصائر حنفی۔ شرافت

Marfat.com

قطعہ تاریخ

از نتیجہ طبع مولوی عبدالرشید محبوب رقم عادل گڑھی ؒ

افسوس و آہ و نالہ کہ بر عصرِ روزگار
نبود بچشمِ اہلِ خرد ہیچ اعتبار

ہر گل کہ سر زند ز زمیں در میانِ باغ
او را فراغ کے بود از زخم و نیشِ خار

آغشتہ است شہدِ سرورش بزہرِ غم
وز تیغِ جور اوست دلِ عالمے فگار

از من جدا گشت برادرِ معظمم
عبدالحکیم بود کہ با حشمت و وقار

افسوس از جفائے فلک مرغِ روحِ او
پرواز کرد از قفسِ جسمِ طیر وار

از بہرِ دوستان و رفیقاں اقارباں
با رنج و غم بیامد ایں صدمہ ناگوار

اوصافِ او نگنجد اندر نوشتنم
خوش خلق خوب سیرت و جواد بیشمار

در گفتگوئے خویش عجب بود بذلہ سنج
در کار و بارِ دنیا بسیار ہوشیار

عمرش ہمہ گزشت بزہد و باتقا
دستش بکار نیک بمیداشت دل بیار

ظاہر بشب بخفتے اما کسے چو دیدش
در اللہ اللہ گفتن بسیار ہوشیار

در وقتِ خود ارسطو بقراط یا کہ لقماں
ز حکمت و طبابت محبوب روزگار

بیمار را چو میشد دیدار رازمان تیما
تسکین بجا طرش شد آنرہ بال قرار

آہ و فغان و افسوس آں جملہ خوبیہایش
پنہاں بخاک گشتہ و ما جملہ سوگوار

مجروح شد بہ تیغِ غم و غصہ و الم
زیں واقعہ قلوب ہمہ اہلِ روزگار

محمود و احسن افضل و اکبر بمبد گر
پیش غمش بحالت گریاں و اشکبار

آں ہم بآہ و نوحہ و واویلا و الم
باز د شکستہ ماندم مسکینت بار بار

شنبہ ربیع الاول بست و دوم چو شد
دنیا گزاشت کرد بخلدِ بریں قرار

چوں میرفت جائے چوں دیرا د قضائے حق
باید شود بفرقت او صبر و اصطبار

Marfat.com

زیرا کہ نیست غیر صبوری دگر علاج — با صابران رسد ز خدا اجر بے شمار

زیں دار بے وفا چو سفر کرد سنہ اش — پنجاہ و ہشت بود ہزار و سہ صد شمار
۱۳ ۵۸

عبدالرشید سپہر وفا نقش بخم نوشت

مغفور ایزدی ۔ پئے تاریخ روزگار

۱۳۵۸ھ

دیگر

بنام پاکش گشت چوں مشہور با عبدالحکیم — آں حکیم وقت بود و در مجالس خوش بیاں

چونکہ تاریخ ربیع الاول آمد بست و دو[۲۲] — روز شنبہ صبح صادق خاص در وقت اذاں

یکہزار و سہ صد و پنجاہ و ہشت آمد سنین — الوداع گفت و زد دنیا ساخت در جنت مکاں

نوٹ

۱۔ اس قطعہ تاریخ میں جو نام آئے ہیں۔ ان کا تعارف یہ ہے۔

۱۔ محمد عرس۔ آپ کے بیٹے کا نام ہے۔

۲۔ محمد حسن۔ محمد فضل اور محمد اکبر آپ کے بھتیجوں کے نام ہیں۔ جو آپ کے چھوٹے بھائی حکیم محبوب عالم کے بیٹے ہیں۔

Marfat.com

(۳۸)

عبدالخالق

مولانا عبدالخالق روشن شاہی داؤدالیہؒ

آپ مولانا نور المصطفےٰ روشن شاہی رہ ساکن داؤد الہ کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل اور کامل درویش تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح درگاہ حضرت نوشاہ عالیاؒ کا کمال عشق رکھتے تھے۔ حضرت سید شمس الدین و سید قطب الدین و سید احمد بخش فرزندان سید اللہ دتہ بن سید فتح الدین برخورداری ساہنپالوی رہ سے بھی فیضیاب ہوئے۔ اور ان سے خط و کتابت رکھتے تھے۔

مکتوب | سید احمد بخش ولد سید اللہ دتہ برخورداری کا انتقال آٹھویں محرم ۱۲۷۲ھ کو ہوا۔ نواب نے داؤد الہ ضلع ملتان سے افسوس کا خط ان کے بھائیوں سید شمس الدین و سید قطب الدین برخوردار ساہنپال شریف میں بھیجا۔ وہ مکتوب یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ محمد و آلہ اجمعین

ملائک کے انتساب قبلہ حاجات، کعبہ مرادات، مظہر انوار یزدانی، مہبط اسرار سبحانی، سالک مسالک طریقت، عارف معارف حقیقت، شیخ شیوخ العالم، [illegible]

چراغ دودمان ولایت، قبلہ کونین، [illegible]

گرامت، دریائے رحمت و یقین، حضرت شاہ [illegible]

شاہ قطب الدین [illegible]

پس از مبادلہ کیات بے غایات و تسلیمات بے نہایات [illegible]

Marfat.com

دست بستہ بعرض میرساند قربانت شوم۔ افسوس خوردم وگریہ زاری بسیار کردم۔ بحضرت صاحب صاحبزادہ حضرت شاہ احمد دین جیو بحق برسال۔ بدار البقائے رحلت فرمودند سبحان اللہ کہ چنیں دراصل باللہ راست۔ الٰہی ہر ذرۂ عنبر باقی صاحبزادگان۔

چوں حضرت ہادی قبلہ کونین کعبہ دارین حضرت والد شریف جیو رضی اللہ عنہ وارضی۔ در وصال دوست فنا فی اللہ وبقا باللہ یعنی از دار الفنائے الیٰ دار البقائے رحلت فرمودہ اند۔ این فقیر عاجز و ہلاک در فراق بود۔

چوں این فقیر آثار بخدمت آن ذات انشاء اللہ تعالیٰ رسیدہ ام و قدمبوس گردیدہ ام معروض میدارم کہ کیفیت احوال خود اظہار ساختہ۔ آن صاحب از راہ کرامت و توجہ مہربانی فرمودہ وچند الفاظ وظیفہ نوشتہ بزبان درفشان خود فرمودہ بدست میاں حاجی فتح محمد ارسال خواہند فرمود۔ کہ این جانب دامن خداوند و رسول صلے اللہ علیہ وسلم وآن صاحب گرفتہ است، امید کہ ضرور بالفرور دامن گرفتگان را سرفراز خواہند فرمود۔ بغیر خدا و رسول و آن ذات ہیچ وسیلہ نیست۔ گویا کہ بندہ را آزاد خواہند فرمود۔ و بر این فقیر مہربانی فرمائند تا خاندان آن ذات بابرکات ملمس نشود، و این فقیر تمام وقت عاجز و پریشان نگذارم۔ و دامن آن صاحب گرفتہ است۔ این فقیر آن قصہ حاجات را سوال ساختہ۔ و آن صاحب ادنیا در رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را سوال نمودہ۔ کار بار دینی و دنیوی این عقیدت گزین سرانجام خواہند فرمود کہ بندہ نوازی و غلام پروری توانند شد، مدد وست الٰہی دریائے ست موج در موج ہدایت رُخ بر ارواح

باد بحق و بحرمة النون والصاد

خبرم رسید امشب کہ بر یار خواہی آمد — سر من فدائے راہے کہ سوار خواہی آمد
بلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم — پس از انکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد
ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ بر کف — بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

Marfat.com

۵

گر یار من بیاید دل را کنم کباب　　سر را پیاله سازم خون را کنم شراب
تن را رباب سازم رگہائے تار تار　　دیگر سرود نیست بجز عشق یار یار

و بخدمت صاحبزادگان حیو بندگیات بعد عجز و انکسار معروض باد۔ و بخدمت تمامی فقیران و مریدان و خادمان و مولوی صاحب حیو سلام بعد شوق مطالعہ باد

و از تقیر فقیران و غلامِ غلاماں محمد صادق نوشاہی دعوات بعرض معروض مطالعہ باد۔

و از حاجی نور محمد و جوایا و سلطان بعرض معروض باد۔

۵

غلامِ خالق از عشق بریدہ　　بنور المصطفےٰ نوشہ رسیدہ

عرضی ۔ فقیر عبدالخالق نوشاہی ۔

شجرہ نقرائے مولوی عبدالخالق

|

مولوی محمد فاضل داؤد والیہ

|

مولوی غلام مرتضےٰ ۔ داؤد والیہ

مولوی غلام حسن شاہ ولد مولوی حسام الدین بن مولوی نور محمد قوم کھوکھر ۔ ساکن راجپور سادات ۔ ڈاکخانہ ڈاروالی تحصیل لودھراں ضلع ملتان ۔ یہ صاحب علم و فضل تھے ۔ کتاب سیرۃ الاولیا تالیف کی ہے جس میں اپنے خاندانی بزرگوں کے حالات اور مسائل تصوف بیان کئے ہے ۔

مولوی غلام فرید ۔ داؤد والیہ

مولوی محمود الحسن شاہ فرزند و سجادہ نشین مولوی غلام حسن شاہ صاحب ہیں ۔ میرے سامنہ ملاقات کی ۔ اور مجھ سے کچھ عملیات کی اجازتیں حاصل کیں ۔ وعظ و بیان بھی کرتے ہیں ۔ ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء میں مجھے ملے تھے ۔

Marfat.com

(۳۶)

عبدالخالق

سید عبدالخالق گیلانی سرفندازی لاہوری

آپ سادات گیلانی میں حضرت شاہ حبیب دانا قادری رح کی اولاد میں سے تھے۔

شجرہ نسب آپ کے والد صاحب کا نام نامی و اسم گرامی سید غلام محمد تھا۔ مسئولہ جمعہ ۱۵ جمادی الآخر ۱۲۵۶ھ / ۱۸۴۰ء متوفی جمعہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء

ابن سید محمد ابراہیم۔ [مسئولہ بدھوار ۱۲ شعبان ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء۔ متوفی دیروار ۱۸ ذیحجہ ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۴ء]

بن سید محمد کریم شاہ [مسئولہ ہفتہ ۵ شوال ۱۲۰۱ھ / ۱۷۸۷ء۔ متوفی اتوار ۷ رجب ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء]

بن سید جواہر شاہ [مسئولہ جمعہ ۱۰ جمادی الآخر ۱۱۵۶ھ / ۱۷۴۳ء۔ متوفی سوموار ۱۱ شعبان ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۳ء]

بن سید ابواللیث حسن شاہ [مسئولہ ہفتہ ۱۱ ذیقعد ۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء۔ متوفی سوموار ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۰۷ھ / ۱۷۹۲ء]

بن سید ابوالحسن محمد اکبر شاہ [مسئولہ دیروار ۲ ذیحجہ ۱۱۰۵ھ / ۱۶۹۴ء۔ متوفی اتوار ۲۴ شعبان ۱۱۹۷ھ / ۱۷۸۳ء]

بن سید محمد مستقیم [مسئولہ جمعہ ۱۰ ربیع الاول ۱۰۸۱ھ / ۱۶۷۰ء۔ متوفی ۔ دیروار ۳ شوال ۱۱۷۷ھ / ۱۷۶۴ء]

بن سید محمد اشرف قاری [مسئولہ بدھوار ۲ رجب ۱۰۲۹ھ / ۱۶۵۹ء۔ متوفی منگلوار ۲۸ ذیقعد ۱۱۵۳ھ / ۱۷۴۱ء]

بن سید محمد اکبداد صاحب سمات القدس [مسئولہ بدھوار ۹ ربیع الاول ۱۰۲۱ھ / ۱۶۱۲ء۔ متوفی سوموار ۵ شعبان ۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۲ء]

بن حضرت سید شاہ حبیب دانا قادری رحمہم اللہ۔ [1]

تاریخ ولادت سید عبدالخالق کی ولادت بروز دیروار اکیسویں[21] رجب سنہ ۱۲۱۵ھ ایکہزار تین سو پندرہ ہجری مطابق سنہ ۱۸۹۷ء ایکہزار آٹھ سو ستانوے بکرمی میں ہوئی۔

---

[1] ماہنامہ آئینہ لاہور۔ مئی سنہ ۱۹۶۹ء، ص ۳۵ شرافت۔

Marfat.com

تحصیل علم | آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ پھر دوسری جماعت میں داخل ہوئے۔ ازاں بعد اپنے جدی مدرسہ مخدومیہ قادریہ میں جسے قوم کے خرچ اور علاقے کے ذی ثروت اصحاب کی امداد سے جاری کر رکھا تھا حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے کافیہ۔ جلالین۔ صحیح ترمذی۔ اور شرح وقایہ تک پڑھا۔ باہر سے آئے ہوئے طلبا کے علاوہ جناب مولانا نواب الدین صاحب ہم سبق تھے۔ [۲]

بیعت طریقت | پہلی بیعت آپ نے سلسلہ آبائی میں اپنے والد ماجد سے کی جن سے خلافت حاصل کر کے اُن کے وصی و ماذون و خلیفہ صاحب سجادہ ہوئے۔ دوسری بیعت اپنے ماموں مولانا مولوی محمد اعظم (میرووالی) سے۔ تیسری بیعت جناب سید مولانا حضرت جماعت علی شاہ ثانی سے۔ چوتھی بیعت فضیلت مآب سیدی و مولائی حمید الدین (تجارہ شریف) سے۔ ان سب میں جمیع سلاسل میں مجاز ہوئے۔ [۳]

تصنیف | آپ نے ایک کتاب تالیف کی جس میں سادات کے نسب نامے درج کئے لیکن آپ قبل از تکمیل ہی وفات پا گئے۔

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند سید عطاء الرحمٰن صاحب ہیں۔ جو شاہ یاں لاہور میں سکونت رکھتے ہیں۔

تاریخ وفات | سید عبد الخالق کی وفات منگلور۔ انیسویں جمادی الاخریٰ ۱۳۸۹ھ ایک ہزار تین سو نانوے ہجری مطابق دوسری ستمبر ۱۹۶۹ء انگریزی دو سو انہتر ہیں میں بعہد صدارت یحییٰ خاں ہوئی۔

مادہ تاریخ

"عرفان شاہ" ۱۳۸۹ھ

---

[۲] [۳] ماہنامہ کیفیہ لاہور مئی ۱۹۶۹ء ص ۲۵ شرافت

Marfat.com

(۴۰)

عبداللطیف

مولوی عبداللطیف شاہ رح

آپ نوشاہی سلسلہ میں بابا پیرے شاہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ وہ مرید بابا اردڑے شاہ کے۔ وہ مرید سلطان میراں کے۔ وہ مرید میاں عبدالغفور جھنگی والہ کے۔ وہ مرید میاں غلام محمد جھنگی والہ کے۔ وہ مرید حضرت خواجہ بخت جمال جھنگی والہ رح کے۔

شجرہ شریف قادری نوشاہی آپ اردو میں شعر بھی کہتے تھے۔ آپ کی تصنیف سے ایک شجرہ شریف میں نے دیکھا ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں:۔

یا الٰہی کرم کر دے سن شنائی کی دعا — تیری رحمت چاہیے تو قدیمی پیشوا
اپنی ستاری و غفاری کا صدقہ یا خدا — کر عنایت کی نظر یہ کر دے حاصل مدعا
نور تیرا ہے چو فیرا پا کے گھیرا آ گیا — بن کے خاتم ہو کے حاتم مرسلوں پر چھا گیا
تو ہیں نوری تے حضوری دل پہ میرے بھا گیا — عشق تیرا ہے بھیرا کر کے ڈیرہ دھا گیا
شاہ عربی ہاں ہیں طلبی در ہیں تیرے کا سدا — دیہ نظارا شاہ سوارا ہیں نکارا ہاں گدا
ہیں ہاں چیری عشق گھیری پائیں پھیری سورا — دیہ ہدایت کر عنایت تے شفاعت کر عطا

یاران طریقت آپ کا ایک درویش محمد ضیاء مصطفےٰ ہے۔ اُس کا ایک مرید محمد رشید نام ہے جس نے اردو میں ایک شجرہ شریف خاندان عالیہ قادری نوشاہی" نظم کر کے نامی پریس لاہور میں چھپوایا ہے۔ آخری اشعار یہ ہیں۔

محمد رشید تیرے عشق و محبت میں گداز — یا خدا دو نو جہاں میں کر ہمیں تو سرفراز
کر کے رحمت بخش عزت کر دے ہم کو بے نیاز — از برائے روح پاک و اہلان اہل راز

Marfat.com

(۱۱)

عبداللہ

مولوی عبداللہ جلالوی رح

آپ مولوی مقبول محمد جلالوی رح کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔
علم ادب و فقہ و تصوف میں ماہر تھے۔

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی آپ پنجابی میں شعر بھی کہا کرتے تھے۔ ایک شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی آپ نے نظم کیا، اس کے چند اشعار یہ ہیں۔ ؎

حاجی گنج بخش نوشاہ — کُل خلقت تھیں بے پرواہ
اس تھیں شاخ نوشاہیاں والی — رب تے دتی آپ چلا

صلی اللہ علیہ وسلم

پیر محمد دج نوشہرے — ذکر ہووے ہر جنگل بجرے
بخت جمال جو قدیں لگے — بخت دتے او ہدے چمکے

صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ شریف جو حاجی ہوئے — وچ درگاہ دے حاجی ہوئے
پیر شاہ بیٹے اپنے دی — دتی حشمت فقر دی لا

صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ جمال جمال جمالی — وچ درگاہ دے وچ عالی
محمد جمیل صاحب دے تائیں — دتا جام عرفان دا بھر

صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

مقبول محمد دا درجہ عالی وچ درگاہ دے شان نرالی
اسدے در دا میں سوالی باہوں پھڑ کے پار لنگھا

صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ آخرہ

اولاد | آپ کے تین بیٹے ہیں۔

۱۔ صاحبزادہ غلام دستگیر الدین احمد۔ یہ صاحب علم ہیں۔ اپنے والد صاحب کے سجادہ نشین ہیں۔ مجھ کو کتاب نور نہال قادری اور اپنے سلسلہ کے شجرہ جات بذریعہ ڈاک ارسال کئے یہ اس وقت ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں۔

۲۔ صاحبزادہ غلام محی الدین۔ یہ درگاہ عالیہ حضرت نوشہ صاحب پر بعہ درویشاں آئے اور ۱۳۸۱ھ میں میری (شرافت کی) ملاقات کی۔

۳۔ صاحبزادہ اعجاز محی الدین۔ یہ بھی موجود ہیں۔

یاران طریقت | آپ کے مریدوں کی جماعت تو بکثرت ہے۔ اُن میں سے مولانا ابوالعباس غلام رسول صاحب المتخلص بہ غازی۔ اس وقت قصبہ نارووال (ضلع سیالکوٹ) میں محلہ حسین آباد میں مسجد نور گنج کے خطیب ہیں مقرر خوش بیان ہیں ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں قصبہ میرووال میں حضرت مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی رح کے عرس پر میری اور ان کی ملاقات ہوئی تھی۔

چند کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

۱ رحمت کبریا بوسیلہ انبیاء و اولیاء۔

۲ پیار انبی۔ یہ نعتیہ کلام ہے۔

۳ دیدار محمد " "

۴ سلام۔ مولوی صاحب ۱۳۷۹ھ / ۱۹۶۰ء میں حج کو گئے۔ تو وہاں یہ سلام والیسی پر لکھا

۵ ائمہ اطہار کا فرمان متعلقہ خاتم حسین۔

۶ نور ایمان المعروف پانچ مسئلہ۔ فضائل خلفائے راشدین۔ کتب شیعہ سے۔

Marfat.com

۷ الدلائل القویہ فی ثبوت نبات النبویہ ۔ چالیس حوالوں سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار بیٹیوں کا اثبات کیا ہے ۔

۸ دیوبندی مذہب ۔ یہ مولوی محمد امین گجراتی کی ایک تقریر کا رد ہے ۔

۹ وہابیوں کا دین ۔

قصیدہ مدحیہ مولانا ابوالعباس غلام رسول غازی نے آپ کی توصیف میں یہ قصیدہ لکھا ہے ۔

سرکار محمد عبداللہ ہے عشق کی خوب پلاتے ہیں — جن کو بھی نظر سے دیکھ لیا سب مست ہی ہوتے جاتے ہیں
محشر کا خوف نہیں اُن کو اور شناسائی اُن کے قدموں میں — جو اِن کے در کے ٹکڑوں کو بس شام سویرے کھاتے ہیں
جو مانگا خدا سے مل ہی گیا جو کھٹ پہ آنے والوں کو — بس اِن کے مزار مقدس پر بدبخت مرادیں پاتے ہیں
بدبخت جو در پر آجائے وہ اِن کا دیوانہ بن جائے — یا غوث الاعظم جیلانی اک درد ہی صرف سکھاتے ہیں
ہے قادریوں کا میخانہ بغداد میں اِس کا مرکز ہے — اک گھونٹ ہی صرف پلاتے ہیں جو رُوں کو قطب بناتے ہیں
سب راز حقیقی کھل جائیں اور دل کی سیاہی دھل جائے — جب ہلدی مکیر غلاموں کو سینے کے ساتھ لگاتے ہیں

اس در پر آنے والوں کو کیا خوف ہے روز محشر کا
جب پیر محمد عبداللہ جنت کا ٹکٹ دلاتے ہیں [1]

تاریخ وفات مولوی عبداللہ کی وفات منگلوار چھبیسویں نومبر ۱۹۵۷ء ایکہزار نو سو ستاون عیسوی مطابق تیسری جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ ایکہزار تین سو ستتر ہجری میں ہوئی ۔

مدفن آپ کا مزار جلالہ شریف تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ میں اپنے والد کے قدموں میں ہے

مادہ تاریخ

"انوار کعبۂ غیبی" ۱۳۷۷ھ

---

[1] حمد کبریا بوسیلہ انبیاء و اولیاء ص ۱۰۷ ۔ شرافت

Marfat.com

(۴۲)

عظیم شاہ

بابا عظیم شاہ محلّی رح

آپ بابا گلاب شاہ کے مرید تھے۔ وہ مرید بابا چوہڑ شاہ کے۔ وہ مرید سید حسین شاہ کے۔ وہ مرید سید غلام علی شاہ کے۔ وہ مرید سید جیون شاہ سوہدروی[1] کے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

آپ کو گھوڑیاں اور بکریاں رکھنے کا بہت شوق تھا۔ آپ کا آبائی مسکن محلّ شریف کلاں ضلع برنالہ ریاست پٹیالہ تھا۔ مزار بھی وہیں ہے۔

بارِ طریقت آپ کے ایک درویش بابا عبید شاہ راجپوت پٹیالہ کے رہنے والے تھے۔

---

[1] سید جیون شاہ سوہدروی رح کا تذکرہ شریف التواریخ کی تیسری جلد تذکرۃ النوشاہیہ کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار میں کیا جا چکا ہے۔ شرافت

Marfat.com

(۴۳)

عمر دراز

مولانا حافظ عمر دراز فائق لاہوری رح

آپ سید بلند شاہ ولد سید فضل شاہ مجذوب لاہوری رح کے داماد اور مرید و خلیفہ اور سجادہ نشین تھے۔ صاحب علم و فضل بڑی قابلیت والے تھے۔ فائق تخلص تھا۔

پنجابی اخبار کی ایڈیٹری | مولوی حکیم احمد علی خاں نون لاہوری رح کتاب معمول احمدیہ میں لکھتے ہیں

"حافظ (عمر دراز) صاحب (فائق) لاہور کے نامور پنجابی اخبار کے ایڈیٹر ہیں اور عارف کامل حضرت سید فضل شاہ صاحب کے فرزند ارجمند جناب سید بلند شاہ صاحب مرحوم کے داماد ہیں۔ اور شاہ صاحب موصوف کی خانقاہ کے جو لاہور میں مستی دروازہ کے باہر ہے متولی اور اُن کے جانشین ہیں" [1]

حکیم صاحب موصوف اسرار التصوف حصہ دوم میں لکھتے ہیں۔

"سید بلند شاہ کی بیٹی نادرہ بیگم۔ اور ان کا شوہر حافظ عمر دراز صاحب فائق جن کا ذکر اس کتاب میں کئی جگہ آچکا ہے۔ اور جو اس خانقاہ کے متولی ہیں اسی خانقاہ میں رہتے ہیں۔"

تصنیفات

آپ صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ یہ کتابیں آپ کی یادگار ہیں۔

۱ فائق المعانی فارسی

۲ فائق البیان فارسی

---

[1] معمول احمدیہ ص ۲ شرافت۔

Marfat.com

شاگردانِ رشید آپ کے شاگردوں کا سلسلہ تو وسیع تھا۔ یہ دو اکابر بھی آپ کے شاگردوں میں تھے

۱ ڈاکٹر علامہ شیخ محمد اقبال لاہوری رح شاعرِ مشرق

۲ مولانا ظفر علی خاں مدیر روزنامہ زمیندار لاہور۔

سالِ وفات حافظ عمر دراز فائق کی وفات ۱۳۰۹ھ ایک ہزار تین سو نو ہجری مطابق ۱۸۹۲ء ایک ہزار آٹھ سو بانوے عیسوی میں بعہدِ سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۳۵ پینتیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار گکڑھی شاہو۔ لاہور میں شیخ جمال محمد حضوری کے متصل ہے۔

مادۂ تاریخ

"شاہ گلستان لاہوت" ۱۳۰۹ھ

حافظ عمر دراز فائق کی اولاد کا مختصر تذکرہ

۔ حافظ عمر دراز فائق کے چار بیٹے تھے۔ مثار علی۔ عابد حسین لاولد۔ ساجد حسین اور کاظم علی لاولد۔

۔ ڈاکٹر مثار علی نے بعمر چوہتر سال ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ ۲۷ اگست ۱۹۵۱ء کو وفات پائی۔ گکڑھی شاہو لاہور میں دفن ہوئے۔ ان کا ایک بیٹا اختر حسین ہے۔

۔ اختر حسین متولد ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ ۷ نومبر ۱۹۱۵ء پنجابی سکچر میں بناتا ہے۔ جبرو وغیرہ فلمیں بنائیں۔ ۱۳۸۳ھ ۱۹۶۳ء میں مجھ سے (مترجم سے) ملاقات کی۔ اس کے چار لڑکے ہیں۔

۱۔ اجمل نقشبن۔ متولد ۲۲ رمضان ۱۳۶۷ھ ۳۰ جولائی ۱۹۴۸ء

۲۔ اجمل سبطین۔ متولد ۲۴ شوال ۱۳۷۱ھ ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء

۳۔ اجمل حسین۔ متولد ۱۰ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۸ء

۴۔ خلیل حسین۔ متولد ۹ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء

Marfat.com

ساجد حسین ولد حافظ عمر دراز پہلے محکمہ بانجات میں پنجاب گارڈن میں سیڈ کلرک تھے۔ ایک مقدمہ میں سزایاب ہوئے۔ پھر ملازمت سے استعفا دے کر عملیات میں مشغول ہوئے۔ تعویذ وغیرہ کرتے۔ ۱۳۷۸ھ مطابق اکتوبر ۱۹۵۸ء کراچی میں وفات پائی ان کا ایک بیٹا ذوالفقار علی نام موجود ہے۔

Marfat.com

غ

(۴۴)

غضنفر علی

سید غضنفر علی مشہدی رضوی بردولپی والہ رح المعروف بھوری والا [1]

آپ سید غلام قادر ولد سید فقیر اللہ شاہ مشہدی رضوی بردولپی والہ رح کے فرزند اکبر تھے۔ سلسلہ بیعت بھی اسی طرح ہے۔

سال ولادت آپ کی پیدائش ۱۳۲۰ھ ایک ہزار تین سو بیس ہجری مطابق ۱۹۰۲ء ایک ہزار نو سو دو عیسوی میں ہوئی۔ لفظ "چراغ علوی" سے سال ولادت برآمد ہوتا ہے۔

---

[1] سید فقیر اللہ شاہ المتوفی ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء کا ذکر اس سے پہلے اس کتاب تذکرۃ الواصلین کے چھٹے حصہ سوم بہ صحائف الاسرار میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں کچھ مزید تعارف کیا جاتا ہے۔

عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں شعر بھی کہتے تھے۔ حضرت علی مرتضیٰ کی شان میں یہ غزل انہی کی ہے

بفردوس اعلیٰ محبان حیدر — سَقَاهُمْ شَرَابًا طَهُورًا
علی جاودان ہست قائم بذاتش — بہ اُمّ الکتب ہٰ عَلِیًّا خَبِیرًا
وَمَنْ مَاتَ فِی الْحُبِّ شاہِ ولایت — نپرسد ازو ہیچ منکر نکیرًا
عدوِ علی را بفرمانِ قرآں — ہُبُوْمًا مَّنْثُوْرًا شود قسم طیرًا (باقی بر ۱۶۹)

Marfat.com

سلوک و جذب آپ نے ابتدا میں چشتیہ تعلیم پائی خط بھی آپ کا اچھا تھا۔ اوائل حال میں سالک تھے۔ بعدہٗ مجذوب ہو گئے۔ بھوری زیب تن رکھتے تھے۔ اس لئے بلقب بھوریوالہ مشہور ہوئے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸) سید فقیر اللہ شاہ کے چار بیٹے تھے۔ سید ملک علی شاہ۔ سید حسین شاہ المتوفی ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء۔ ۶ ربیع ۱۹۷۷ء۔ سید غلام قادر اور سید غلام حسین۔

- سید ملک علی شاہ کا ذکر اس کتاب کے ساتویں حصہ موسوم بہ مناہج الآثار میں لکھا جا چکا ہے۔
- سید حسین شاہ کے دو بیٹے ہوئے۔ سید نذیر حسین اور سید الطاف حسین۔
- سید نذیر حسین کے تین بیٹے ہیں۔ سید اشفاق حسین۔ سید سجاد حسین میٹرک پاس ہے۔ اور سید اعجاز حسین۔ تینوں اس وقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں۔
- سید اشفاق حسین۔ انڈر میٹرک تک تعلیم ہے۔ اس کا ایک بیٹا وسیم حسنین موجود ہے۔
- سید اعجاز حسین ولد سید نذیر حسین ایف اے کا ایک لڑکا کاشف علی موجود ہے۔
- سید الطاف حسین ولد سید حسین شاہ ضعیف العمر اس وقت موجود ہیں۔ ان کے تین بیٹے ہوئے۔ سید ظفر احمد۔ سید تقی احمد مرحوم لاولد۔ سید احمد شاہ۔
- سید احمد شاہ کے تین بیٹے ہیں۔ اسد علی۔ فخر الحسن میٹرک پاس۔ فائق حسین میٹرک پاس۔ ان میں سے اسد علی کو اس کے عم بزرگ سید ظفر احمد نے اپنا متبنیٰ بنایا ہے۔ اس کی پرورش و تعلیم وہی کرا رہے ہیں۔
- سید غلام قادر ولد سید فقیر اللہ شاہ کے چار بیٹے تھے۔ سید عضنفر علی المعروف بھوریوالا جن کا ذکر متن میں درج ہے۔ سید صفدر علی۔ سید صادق علی اور سید عاشق حسین۔
- سید صفدر علی متولد ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء کا ایک فرزند سید جواد احمد ہے۔
- سید جواد احمد ایم اے۔ ایم۔ ای۔ ڈی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول بہاولپور

۱۰، ۱۹۸۱

Marfat.com

دستی تحریر | آپ نے اپنے جد امجد سید فقیر اللہ شاہ کی تصنیف کردہ مدح شریف حضرت غوث اعظمؒ نقل کی ہے وہ مع آپ کے دستخط کے یہاں درج کی جاتی ہے۔

مدح غوثیہ

سب سے پہلے حمد رب العالمین کا ہے روا — بعد ازیں ہر دم کہو بر مجتبےٰ صلِّ علےٰ
ہو درود پاک آلِ مصطفےٰ پر مدِ ہزار — رحمتِ حق ہے بحق جملہ اصحاب کبار
غوث اعظم پیر کامل کی مدح ہے نور جاں — قطب ہیں اقطاب کے محبوب رب ہیں بے گماں
نور باطن سے ہوئے جب بیکسوں کے دستگیر — کہہ دیا خوش ہو کے رب نے تو تو ہیں پیران پیر
اسم اعظم کا ہوا جب نور حضرت کو عطا — ہو گئے اک آن میں سردار جملہ اولیا
پھر ہوا فرمان رب کا قدم اپنے کو اٹھا — گردن کل اولیا پر رکھ دے اے ماہ لقا

دستخط | "المرقوم مورخہ ۷ ماہ ساون سمت ۱۹۷۱ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء مکان شریف بقلم بندہ سید غضنفر علی ولد سید غلام قادر ساکنہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ تحصیل رعیہ خاص"

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۹) ضلع سیالکوٹ ہے۔ اس کے دو لڑکے حماد رضا اور فواد رضا موجود ہیں۔

سید صادق علی ولد سید غلام قادر متولد ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء متوفی ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء کا ایک لڑکا ریاض احمد ہے۔

سید ریاض احمد کے دو لڑکے غیاث عباس اور داور عباس موجود ہیں۔

سید عاشق حسین ولد سید غلام قادر متولد ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء بعمر تین سال ۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۸ء فوت ہو گیا۔

سید غلام حسین ولد سید فقیر اللہ شاہ کا ایک بھی بیٹا سید مدد علی نام تھا جو نابالغ فوت ہوا۔

سید فقیر اللہ شاہ کے چند خواص مرید یہ تھے۔

۱۔ حوالدار جان گل۔ دو مرتبہ ولایت افغانستان مخدوم ہو گئے۔ تو شاہ صاحب کی خدمت میں پہنچے اور ان کے معالجات اور انفاس متبرکہ سے تندرست ہو گئے۔ ایک قالین اور تلوار نذرانہ میں لائے اور تندرست ہونے کے بعد بدوملہی میں رہے اور یہیں وفات پائی۔

(باقی بر صفحہ ۱۷۱)

Marfat.com

تاریخ وفات سید عضنفر علی بھوری والے[۲] کی وفات بعمر چھیالیس[۴۶] سال۔ سوموار تیسری[۳] محرم الحرام ۱۳۶۷ھ ایکہزار تین سو ستاسٹھ، ہجری مطابق ستارہویں[۱۷] نومبر ۱۹۴۷ء ایکہزار نو سو سینتالیس عیسوی میں بعہد گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح ہوئی۔

مدفن آپ کی قبر بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں اپنے آباواجداد کے پاس ہے۔

مادۂ تاریخ

"شاہِ راستی منش" ۱۳۶۷ھ

(بقیہ حاشیہ ص ۱۷۰)

۲۔ مولانا امیر محمد، ساکن دھرم کوٹ بگا۔ ضلع گورداسپور۔ ان کے دو شیخے ہیں۔

(۱) حکیم حیدر حسین، ساکن لدھڑ۔ متصل نواں لاہور۔ ضلع لائل پور۔

(۲) حکیم پیر مظفر حسین، ساکن گوجرہ منڈی۔ ضلع لائل پور۔

۳۔ بابا روڑا کنبوہ، ساکن بگے پور۔ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

۴۔ چوہدری غلام قادر بلھی کا نواں، ساکن گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ

۵۔ مبارک علی کلاونت فتح گڑھ چوڑیاں والا۔ ساکن ٹھٹھہ دکاندھو (شاہدرہ)

Marfat.com

(۴۵)

علام جیلانی

سید غلام جیلانی شاہ مشہدی رضوی برقندازی بدوملھی والا رح

آپ سید ملک علی شاہ[1] ولد سید فقیر اللہ شاہ مشہدی رضوی برقندازی بدوملھی والا؛

---

[1] سید ملک علی شاہ رح کا ذکر اس کتاب کے ساتویں حصہ موسوم بہ شنابیج الآثار میں لکھا جا چکا ہے. کچھ ان کا کلام بعد میں دستیاب ہوا ہے. وہ یہاں لکھا جاتا ہے۔ یہ اردو میں اپنا تخلص ناچیز اور پنجابی میں سائیں لوک کرتے تھے۔ ایک سیحرفی سے ان کے چند اشعار لکھے جاتے ہیں.

الف ایک اونکار نر بھے اَللّٰہ ات پت قدرت سنسار کیتا
آپے آپ نہ دوسرا ہور کوئی پورن برہم آدم جنم دھار کیتا
آپے وید قرآن تعلیم دے کے آپے اپنا آپ اظہار کیتا
سائیں لوک اکاش پتال اندر اپنے نور دا کل پسار کیتا

ب ہو رنگی کئی روپ اندر آپے روپ سروپ نوں دھار آیا
اندھو دھند نے گھوپ اندھار وچوں اوجل ہو آپے کرن ہار آیا
کتے رام کرشن تے نوح ہویئے بن نبی احمد مختار آیا
سائیں لوک ایہ گنج اسرار مخفی بناں پیر کھلن دشوار آیا

ف تیرتھ گنگ نے حج مکہ منس دیہ وچ گورد کراونداے
پٹ اندر دے کھول وکھا دیندا جبڑا پیر تھیں نظر نہ آوندا اے
رنگ وچ توحید رنگین کر کے پردہ دوئی دا دور ہٹاوندا اے

دباقی بر صفحہ ۱۹۳

Marfat.com

کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۲) اچ پیچ ایس گٹھڑی دے کھول سائیں گورو وچوں ہی بول دکھاوندا ہے
گورو ماسجھو نہ دھرم اُپدیش ملے گورو ماسجھ نہ گیان کوئی گاوندا ہے
گورو ماسجھو نہ آتما دس سوہندا گورو جنم دی میل وناوندا ہے
پاپ کھوٹ تسر دے دُور کرد اجدوں مہر دے دھیان وچ آوندا ہے
چھڈیں چرن نہ گورو دے سائیں لوکا گورو سری بھگوان ملاوندا ہے
سوا اس اک جو گورو دا دھیان دھارے کئی کوٹ اراد ہاں دے کٹدائی
لالچ لوبھ تے موہ ہنکار ویری مڈھوں اینہاں دی جیج نوں پٹدائی
راج بھاگ تیاگ کے راجیاں نے سودا ڈھونڈیا گورو دے پٹ دائی
سودا اس رہیں گورو دا سائیں لوکا کڈھ ہنگ تھیں سرگ وچ سٹ دائی
ثابت ہو توحید اندر دلوں غیر دی پیت نوں توڑ بھجائی
مڑہ یار دے ملن دا تدوں آوے جیں کل دلوں نہ موڑ بھجائی
مایا موہنی استری پیت دھیال اینہاں سا اہاں دی جڑ چھوڑ بھجائی
سائیں لوک جے بنیادی قید وچوں چاہیں چھٹنا تو دل لوڑ بھجائی
جنہاں نے سیس قربان کیتا اگے گورو دے ہو ناہیو ہے
بلی کے ہوئے نیڑے عشق والے دا لگدی غم دی ہوا نہ ہیو ہے
ڈکھ درد ہوئے سکھ ان لئے ہار جیہاں دی ہار نہ ہیو ہے
گورو دین دیال دا ہار ہویا سا اس دا کدی وچھوڑا نہ ہیو ہے
جنہاں عشق حقیقی پایا ہویا ہے ان دا ہوئے دیدار دا چاؤ
عشق حقیقی پایا جنہاں ہویا ہے ان دا ہوئے دیدار دا چاؤ

Marfat.com

تعلیم | آپ کی ظاہری تعلیم مڈل تک تھی۔ اپنے والد صاحب کی توجہ سے آپ کا کافی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۳) ترک ماسوی اللہ دی تاں ہووے اندر عشق دا بلے تندور بھائی
سائیں عشق پرواز دی دے طاقت خاکی جسم کردا نور دنور بھائی
ح حکم نہ منناں نفس ظالم تیشہ رکھنا جان تے قہر دا ئی
ایس نفس نوں موڑ نا لذتاں تھوں نت نواں وچ جناں ویر دا ئی
دنتر ام الکتاب دا الٹ دینا سیر نبال کشتی ڈوہنگے بحر دا ئی
سائیں عشق دی لگن آسان سیلاں بھوں لیس بھر یا پیالہ زہر دا ئی

(۲)

یہ نظم بھی سید ملک علی شاہ کی ہے۔

من یارن کہن فقیر میاں
من یاراں کہن تقصیر میاں

من طرف خدا دے تاکی ہے — من مرشد دی مشتاقی ہے
من دل کی باز ہے دھیر میاں — من یارن کہن فقیر میاں
من یاراں کہن تقصیر میاں

(باقی بر صفحہ ۱۷۵)

عہ ام الکتاب کی تشریح میں سید ملک علی شاہ نے یہ عبارت لکھی ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو جو تعلیم فرمائی ہے ہم کو ہدایت ہی پسند ہے وھوھٰذا۔ یاولدی ذکرک فیک یکفیک داعک و سواعک فیک لیس شیئ خارجا منک انت ام الکتاب یاولدی انت جسم صغیر وفیک عالم الاکبر۔ شرائف۔

Marfat.com

فیضان جاری ہوا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۴)

مَن مندکا تَن یہ مالا ہے — جُت عام سے پھرے سکھالا ہے
جو رنگی خوش تدبیر میاں — من مارن کہن فقیر میاں

من ماراں کہیں تقصیر میاں

من انت جامی اندر کا — سکھ باشی ہے اس مندر کا
ہے تن کا یہ گور چیر میاں — من مارن کہن فقیر میاں

من ماراں کہیں تقصیر میاں

مَن مُرلی کشن بجائی ہے — سب سکھیاں جو تن بھلائی ہے
یہ اس میں ہے تاثیر میاں — من مارن کہن فقیر میاں

من ماراں کہیں تقصیر میاں

مَن بلبل تَن کو باغ جانو — کل اس کے ہی رنگ راگ جانو
ہے تن کے بیچ اسیر میاں — من مارن کہن فقیر میاں

من ماراں کہیں تقصیر میاں

جب مَن کے معنے سوجھیں گے — تب مطلب سارا بوجھیں گے
جب دیکھ ضمیر میاں — من مارن کہن فقیر میاں

من ماراں کہیں تقصیر میاں

مَن آیا تن آباد ہو یا — جب گیا تو سب برباد ہو یا
خود ہے خود بے نظیر میاں — من مارن کہن فقیر میاں

من ماراں کہیں تقصیر میاں

(باقی بر صفحہ ۱۷۶)

Marfat.com

اجرائے لنگر | آپ نے مدت العمر اپنے والد کی سجادگی میں لنگر خوشا جیہ جاری رکھا۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے ہوئے۔

۱ سید نیاز احمد شاہ

۲ سید حبیب احمد شاہ

۳ سید فقیر احمد شاہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۵)

مَن میاں ہستی ملدی اے — نہیں کیا حقیقت گل دی اے
اُٹھ پردہ غفلت چیر میاں — من مارن کہن فقیر میاں

مَن مارا کہیں تقصیر میاں

مَن موتی مخفی گنج سے ہے — پر پاناں اِس کا رنج سے ہے
کر ظالم نفس اسیر میاں — من مارن کہن فقیر میاں

من مارا کہیں تقصیر میاں

مَن مرشد باجھ نہ پائی دا — ایویں ضائع وقت وہائی دا
لاہ پیر دل حرص نہ چیر میاں — من مارن کہن فقیر میاں

من مارا کہیں تقصیر میاں

اِس مَن تھیں رُوح مراد ہوئی — جس ملیاں خاک آباد ہوئی
ایہو اول ایہو اخیر میاں — من مارن کہن فقیر میاں

من مارا کہیں تقصیر میاں (بیاض قلمی سید ملک علی شاہ)

- سید ملک علی شاہ کے دو بیٹے تھے۔ سید غلام جیلانی شاہ جس کا ذکر متن میں درج ہے۔ اور سید نواز علی شاہ
- سید نواز علی شاہ کے دو بیٹے ہیں۔ سید کرامت علی شاہ المعروف چن پیر۔ اور سید عارف علی شاہ

دونوں اس وقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں۔

- سید کرامت علی شاہ کے تین لڑکے عبدالمجید علی۔ قسور علی اور ضیغم علی موجود ہیں۔ شرافت

Marfat.com

تاریخ وفات سید غلام جیلانی شاہ کی وفات ہفتہ ۔ اکیسویں (۲۱) صفر المظفر ۱۳۶۵ھ یکبرار تین سو پینسٹھ ہجری مطابق چھبیسویں (۲۶) جنوری ۱۹۴۶ء یکبرار نو سو چھیالیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی ۔ سنہ گیارہ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار بدو ملہی ۔ ضلع سیالکوٹ میں اپنے دادا صاحب کے جوار میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"سید غلام جیلانی علوی" ۱۳۶۵

سید غلام جیلانی شاہ کی اولاد کا تذکرہ

سید غلام جیلانی شاہ کے تین بیٹے ہوئے ۔ سید نیاز احمد شاہ مرحوم ۔ سید حبیب احمد شاہ اور سید فقیر احمد شاہ۔

سید نیاز احمد شاہ کا ذکر مع تفصیل اولاد اس کتاب کے نویں (۹) حصہ موسوم بہ خوانندالاذکار میں آئے گا

سید حبیب احمد شاہ ایف اے ۔ متولد ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء اسوقت ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں ۔ ان کے تین بیٹے ہیں ، سید سلطان احمد شاہ ۔ سید مبشر علی المعروف جیون شاہ ایف اے ۔ اور سید اسد اللہ بی اے تینوں موجود ہیں ،

- سید سلطان احمد شاہ ایف ایس سی ۔ کے ڈولڑکے علی اقدس اور علی رضوی موجود ہیں ۔
- سید فقیر احمد شاہ ولد سید غلام جیلانی شاہ ۔ بی ۔ ایس ۔ سی ۔ متولد ۲۷ رمضان ۱۳۳۱ھ ۲۸ اگست ۱۹۱۲ء ۱۳ بھادوں سمت ۱۹۷۰ء اسوقت موجود ہیں ۔ ان کے دو بیٹے سید ثقلین احمد اور سید سبطین احمد ایف اے دونو موجود ہیں ،
- سید ثقلین احمد ایف اے کے دو لڑکے ہیں ، صاحبزادہ ذوالقرنین احمد [illegible]
اور حسنین احمد دونو اس وقت موجود ہیں ۔

Marfat.com

غلام شاہ

بابا غلام شاہ کوٹ جے سنگھ والے رح

آپ کا اصلی نام غلام محمد مشہور غلام شاہ تھا۔ موضع کوٹ جے سنگھ میں سکونت رکھتے تھے۔ عشق و ذوق اور جذب طبیعت پر غالب تھا۔ بہت لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے

کرامت

کنواں سے پانی برآمد ہونا ایک مرتبہ قصبہ ایمن آباد میں وہاں کے دیوان صاحبان نے اپنے باغ میں کنواں لگایا۔ بہت نیچے تک کھود کرے گئے۔ لیکن پانی برآمد نہ ہوا۔ وہ آپ کو وہاں لے گئے۔ آپ نے پانی کا ایک کوزہ اس میں ڈال دیا۔ فوراً پانی جوش مار کر ظاہر ہوا اور کنواں صحیح تعمیر ہو گیا۔ انہوں نے نذرانہ میں آپ کو کچھ زمین دینی چاہی۔ مگر آپ نے منظور نہ کی۔ اور کہا کہ ہم فقیر ہیں مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک ساری زمین درویش کی جاگیر ہوتی ہے۔

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند میاں محمد صالح نام تھے۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱	سائیں خوشی محمد ماچھی جھلانوی	شیر گڑھ	گوجرانوالہ
۲	امیر ولد اللہ دتہ گوندل	پاکھر چک	"
۳	تاج دین ولد گھسیٹا ورک	چنڈالی	"
۴	مولوی عبد الغنی	"	"
۵	حاکم گورایہ	کوٹ سعد اللہ	"

Marfat.com

۶	سائیں محمد دین جوگی	قلعہ دیدار سنگھ	گوجرانوالہ
۷	سائیں غلام محمد جوگی	قلعہ رام کور	〃
۸	فضل احمد موچی	جھلانہ	گجرات
۹	شمس دین مصلی	سیلو کھینہ	〃

تاریخ وفات | بابا غلام شاہ کی وفات منگلوار چھٹی ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ ایکہزار تین سو پینتیس ہجری مطابق تیسویں جنوری ۱۹۱۷ء ایکہزار نوسو سترہ عیسوی موافق اٹھارویں ماگھ سمت ۱۹۷۳ ایکہزار نوسو تہتر بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ عمر آٹھ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار، موضع کوٹ جے سنگھ، ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ شیخوپورہ روڈ کے مغربی جانب دو فرلانگ کے فاصلہ پر روضہ بنا ہوا ہے۔ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں مکمل ہوا ہے۔ اس میں تین قبریں ہیں۔ درمیانی آپ کی ہے۔

سال میں آپ کے مزار پر دو مرتبہ عرس ہوتا ہے۔ ایک اٹھارہ ماگھ کو۔ اور دوسرا پندرہ ہاڑ کو۔ مجلس سماع منعقد ہوتی ہے۔

مادہ تاریخ

"شاہ ذاکر حق" ۱۳۳۵ھ

Marfat.com

(۴۷)

غلام قادر

مولانا حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر انصاری بر تندازی جالندھری

آپ عمدۃ الفضلاء۔ زبدۃ العلماء۔ فخر الاطباء۔ افتخار شعراء۔ صوفی۔ سالک مرتاض اور روشن دماغ تھے۔ آداب طریقت۔ اور علوم تصوف و توحید میں بلند مقام رکھتے تھے۔ اور اپنے اقران میں فائق تھے۔

سلسلہ نسب آپ کا نام غلام قادر شاہ اور تخلص اثر تھا۔ والد ماجد کا اسم گرامی میاں محمد بخش المعروف محمدی شاہ تھا۔ ابن میاں غلام محی الدین بن مولانا محمد اعظم بن مولوی شیخ احمد بن میاں عبد القادر بن میاں محمد عابد بن میاں محمد زاہد بن میاں محمد فاضل بن شیخ غیاث الدین بن حاجی سعد اللہ لاہوری رح اولادِ شیخ الاسلام شیخ ابو اسمٰعیل عبد اللہ انصاری پیر ہراتی رح۔ جو حضرت ابو ایوب انصاری مدنی صاحب رضی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل پاک سے تھے۔ [۱]

آپ کے آباواجداد۔ اس دیار میں تشریف لائے۔ آپ کی سکونت جالندھر کے پاس بستی شیخ درویش میں تھی۔ شہر کے رؤسا میں شمار ہوتے تھے اور جالندھر میں ممبر کمیٹی تھے۔

تاریخ ولادت آپ کی ولادت باسعادت۔ اتوار کی رات۔ ستائیسویں[۲۷] شعبان ۱۲۷۲ھ ایکہزار دو سو بہتر ہجری مطابق چوتھی مئی ۱۸۵۶ء ایکہزار آٹھ سو چھپن عیسوی میں ہوئی۔ [۲]

---

۱ ۔ انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ خطی۔ شرافت۔

Marfat.com

محمد عبداللہ قریشی نے مکاتیب اقبال بنام گرامی کے مقدمہ میں آپ کا سالِ ولادت ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء لکھا ہے، جو درست نہیں۔ کیونکہ میں نے مولانا کی اپنی تصنیف انوار القادریہ سے آپ کا سنہ پیدائش تحریر کیا ہے۔

تحصیل علوم | آپ نے ظاہری علم کی تحصیل مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی جالندھری رح مصنف کتاب گلزار معانی و کلید گنج الاسرار وغیرہ کے درس گاہ میں کی۔ اُن دنوں شیخ غلام قادر گرامی بھی آپ کے ہم سبق تھے۔ علوم فقہ، ادب، تصوف طب اور عروض و قوافی وغیرہ میں کافی مہارت پائی۔

بیعت طریقت و خلافت | آپ کی بیعت سائیں شیر شاہ المعروف قادر شاہ المشہور قادو شاہ لاہوری رح سے تھی۔ چونکہ اُن کے ہاں صلبی اولاد نہیں تھی۔ اس لئے اُنہوں نے اپنا سجادہ نشین آپ کو ہی مقرر کیا۔ آپ کی دستار بندی مجمع فقرا میں حضرت سید مکھن شاہ نوشاہی برخوردار لاہوری رح کے ہاتھ سے ہوئی۔

یہ واقعہ دستار بندی مولانا اثر نے خود میرے سامنے بیان فرمایا تھا۔ آپ لاہور جاکر اپنے مرشد صاحب کا عرس کیا کرتے تھے۔

اخلاق و عادات | آپ صاحب علم و حلم و ادب و خُلق و یمن و برکت تھے تصوف و توحید کے رموز و اسرار آپ کی زبان پر جاری رہتے۔

مولفِ کتاب ہذا (سید شرافت نوشاہی) تین مرتبہ جالندھر میں آپ کے پاس پہنچا۔ آپ باوجودیکہ میرے جد امجد رح سے بھی عمر میں بڑے تھے لیکن نہایت ادب سے پیش آتے۔ دست بستہ پاس کھڑے رہتے۔ جب تک میں نہ کہتا ہرگز نہ بیٹھتے۔ اور میرے کلام کے مقابلہ پر کوئی کلام نہ کرتے۔ اور اپنے بیٹوں کو بھی ادب کی ہدایت فرماتے۔

سلسلہ برقندازیہ کے طریقہ کے مطابق قصیدہ غسریہ محبوبیہ۔ اور اسم اعظم غوثیہ کی اجازت آپ نے مجھ کو (شرافت کو) عطا فرمائی۔ اور طریقہ سمجھا دیا۔

Marfat.com

مفتی غلام سرور لاہوری کی ملاقات آپ جب لاہور جاتے تو مفتی غلام سرور لاہوری رح مولفِ خزینۃ الاصفیا سے اکثر ملاقات کیا کرتے آپس میں دوستی تھی۔ لیکن آپ مفتی صاحبؒ کو اعلیٰ پایہ کا موزخ یا محقق نہیں سمجھتے تھے۔ مثلاً ایک مکتوب میں آپ مجھ کو لکھتے ہیں۔

"پیران صحیح النسل سادات دہلی سہروردی قادری ہیں۔ ان کا شجرہ نسبتی نہایت موقر و موثق ہے۔ اس کے مقابلہ میں شجرہ محولہ خزینۃ الاصفیا کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ خزینۃ الاصفیا میں بہت سے واقعات اور از منہ قابلِ نظر ہیں۔ اس کے مصنف کی دیگر تصانیف بھی میں نے دیکھی ہیں۔ میں نے بارہا اُن سے ملاقات بھی کی ہے۔"[۳]

تصنیفات

آپ کو تصنیف و تالیف کی بھی رغبت تھی۔ آپ کا خاندان علمی گھرانہ تھا۔ متعدد تصانیف آپ کی یادگار بلقی ہیں۔

۱۳۰۳ھ

۱۔ **دیوانِ اثر** اس کا تاریخی نام آپ نے مناقباتِ دستگیریہ رکھا ہے ۱۳۰۳ھ میں تصنیف ہوا۔ یہ سارا دیوان غوث الاعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کی مدح شریف میں ہے۔ اس کا پہلا غزل یہ ہے ؎

اثرؔ مجھ پر عنایت ہے یہ لطف و فضل یزداں کا — کہ امت میں محمد کی ہوں خادم شاہِ جیلاں کا
محب و جاں نثارِ اہلِ بیت و آلِ اطہر ہوں — تعشق دل میں رکھتا ہوں ہر اک اصحابِ ذیشاں کا
غلام و بندہ و حلقہ بگوشِ پیرِ نوشہ ہوں — گدا ہوں عمتہ حضرت سخی شاہ سلیماں کا
بجا جو صدق سے اسلام کی خدمات لائے ہیں — بدل شیداد والا ہوں ہر اک ایسے مسلماں کا
ثنا پردازیِ سرکارِ عالیجاہ محی الدین — یہ رکن و جزوِ لاینفک اثرؔ ہے اپنے ایماں کا

---

[۳] میں نے بعض شجرہ جات کے متعلق خزینۃ الاصفیا کا حوالہ لکھا تھا تو اس کے جواب میں بذریعہ مکتوب آپ نے مجھے آگاہ کیا۔ اور خزینہ کا غیر مستند ہونا ثابت کیا۔ پورا مکتوب آگے درج ہے۔ شرافت

Marfat.com

یہ دیوان گلزار محمدی پریس لاہور میں چھپا تھا۔ اس کے متعلق اہل قلم کی رائے لکھی جاتی ہے۔

(۱) مولوی محمد حامد شاہ قادری نوشاہی گمدانوی اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

"ریویو۔ کتاب مناقب دستگیریہ المعروف بہ دیوان اثر۔ حضرت صاحبزادہ حکیم غلام قادر شاہ صاحب مدظلہ انصاری قادری نوشاہی برقندازی عالندہری کی تصنیف لطیف ہے مصنف مذکور نے حضرت غوث الثقلین میراں محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں موتی بہا دیئے ہیں۔ وہ شوقیہ نظمیں تصنیف کی ہیں کہ مشتاقان محامد غوثیہ وخاندان عالیہ قادریہ کے عشق کو بھڑکا دینے والی ہیں۔ ہم نے شروع سے اخیر تک دیوان دیکھا۔ کوزے میں دریا کو بند کر دیا ہے۔ مشتاقان غوث اعظم اس کو عزیز جان سمجھ کر ضرور بالضرور ایک ایک نسخہ طلب فرمائیں گے" [1]

(۲) اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی برخوردار ساہیوالوی اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

"آپ نے (مولانا اثر نے) اردو دیوان اثر۔ غوث اعظم کے عشق میں عمدہ بنایا۔ ہمارے زمانہ میں نوشاہی خاندان میں ایسا ناثر و شاعر کوئی نہیں ہوا۔"

۲۔ اشارات الشفا:۔ علم طب کے متعلق فارسی زبان میں آپ نے کتاب لکھی اس کا نام تاریخی ہے جس سے ۱۳۱۵ھ ظاہر ہوتا ہے۔ (مطابق ۱۸۹۷ء) اس میں اپنے خاندان کے موروثی نسخہ جات۔ اور تجربہ امراض کے متعلق کافی سرمایہ جمع کیا لیکن آپ کے بیٹوں کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ انقلاب پاکستان کے وقت یہ علمی ذخیرہ وہیں رہ گیا اور یہ لوگ اس کو پاکستان نہ لا سکے۔ خدا جانے وہ نسخہ کسی حکیم کے ہاتھ آیا یا تلف ہو گیا۔ اس میں سے امراض مردانہ کے نسخوں والا باب صاحبزادہ محمد علی

---

[1] ماہنامہ انوار نوشاہی گمٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ ص ۳۵۔ بابت ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ، جون ۱۹۲۵ء۔

[2] نسخہ محمد شاہی خطی۔ جلد ۶۔ ص ۳۹۸۔ ملکیت

Marfat.com

ولد میاں محمد فاضل سچیاری نوشہروی نے اپنے حسب مرضی نقل کر لیا تھا۔ غالباً وہ ان کے پاس ہو گا۔

۳۔ انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ | یہ خاندان قادری نوشاہی کے مشایخ کا تذکرہ ہے خصوصاً اپنی شاخ برقندازی کے درویشوں۔ اوچ جالندھر کے صفاقات کے نوشاہی قبور کے حالات ہیں۔ مرآۃ الحضوریہ مصنفہ میاں امام بخش لاہوری کو چراغ راہ بنایا ہے۔ اور بعد والے حالات اپنے ذاتی معلومات کی بنا پر لکھے ہیں۔ یہ کتاب انوار القادریہ اس طرح شروع ہوتی ہے۔

"حمد و ثنا اُس ذات کو شایان ہے جو شبہ و نمون سے پاک ہے جس کی کنہ ماہیت و معرفت منزہ از احساس و ادراک ہے۔ اس کا یہ محض کرم ہے کہ ناچیز مشت خاک کو اپنے اسماء و صفات کا مظہر، اپنے جلال و جمال کا منظر بنایا، ورنہ ما للتراب و رب الارباب اس کی یہ عین عنایت ہے کہ مضغہ ظلم و جہل کو تاج خلافت عطا فرما دیا، ورنہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ خطا و نسیان کے پتلے کی ایجاد اس کی محبت کا اظہار اس کے ظہور کا مقصد افضلے ہے۔ مرکب فتور و کفور کی علت غائی اس کا عرفان ہے۔ اپنی محبت کا بیج اس کے مزرعہ دل میں بو یا فیض اقدس کے پانی سے سینچا۔ اس کو مکلف کیا۔ کہ ہم سے لو لگائے۔ ہم سے آشنائی پیدا کرے۔ اب یہ ہیچمدان اگرچہ دولت علمنا اس میں ودیعت ہو چکی تھی۔ ایک بے چون و بے چگون سے آشنائی پیدا کرے۔ تو کیونکر؟ اس نے اپنے الطاف سے اس کی سہولت کی سبیل بھی سمجھا دی۔ کہ اُس کی محبت والوں سے محبت لگائے۔ اور اس کا ایک سلسلہ قائم کر دیا، خدا کے حبیب انبیاء تھے۔ ان سے امت نے جام محبت نوش کیا۔ فسبحان اللہ عما یصفون۔

تحفہ سلام و صلوٰۃ اور ہدیہ درود و تحیات اس مقدس ہستی کو سزاوار ہے جو باعث ایجاد عالم مفخر آدم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سید المرسلین خاتم النبیین رسول الثقلین ہے

Marfat.com

جس نے تخمِ محبتِ حق کی آبیاری کر کے ۔ اس کے خوشگوار ثمر سے ہم کو برخوردار کیا ۔ درجاتِ حقی وخلقی سے آگاہی بخش کر حضورِ مراتب کی تلقین فرمائی ۔ کثرت فی الوحدت اور وحدت فی الکثرت کا معائنہ کرایا ۔ حق و باطل کا جوڑ توڑ سکھلایا ۔ اصنام وادہام کو ایک ذات میں محو کر کے ھٰذا شیئ عجاب کا زمزمہ سنوا کر دُوری کو قُرب اور قُرب کو دُوری ثابت کر دیا ۔ اور ساری ہستی کو نیستی اور نیستی کو ہستی کا یقین دلایا ۔ اس ہادیٔ برحق کا بے حد احسان ہے کہ ہمیں سمجھ آگئی کہ جس کو ہم علم سمجھے ہوئے تھے ۔ وہ سَر تا سَر جہل تھا ۔ جسے ہم جہل مانے بیٹھے تھے ۔ وہ عین علم ہے ۔ اسماء کے گورکھ دھندے اور صفات کے دَور میں ہم مشدد رہتے ۔ ہمیں ایسا گُر بتا دیا کہ ہمارا وہم یقین ہے ۔ اور تحیّر اطمینان سے متبدل ہو گیا ۔ آپ نہ ہوتے تو ہم کہیں تھے ۔ اور خدا کہیں ۔ ہم نے آپ کو جانا تو خدا جانا ۔ آپ کی ذوالوجہین حقیقت نے اُدھر احدیت کا پتہ دیا تو اِدھر واحدیت میں مصطفائی شان کو مرتفائی رنگ میں ۔ نبوت کو تنزلِ ولایت میں دکھلایا ۔ یہی جسمک جسمی مُرُوحک مُرُوحی کا راز ہے ۔ یہی مَن کنتُ مَولاہ کی حقیقت ہے ۔ مُرُوحی لفداک یا محمد ۔

اہل بیت وعترت اطہار و صحابہ کبار نے جو خدمات اسلام کیں ۔ اور مسلمین کی اصلاح و فلاحِ دارین کے وسائل ہم پہنچائے ۔ خود مصائب اُٹھائے ۔ جانیں دے دیں ۔ گھر بار لُٹوا دیئے وطن چھوڑ دیئے ۔ رشتے ناطے توڑ دیئے ۔ مگر اپنے پیارے رسول کی پیاری امت کے لئے ۔ سامانِ بہبودی مہیا کرنے سے نہ چوکے ۔ صداقت سے بعدالت سے ۔ حلم و ایثار سے ۔ علم و شجاعت سے جس طرح بھی ممکن ہو سکا دینِ حق کی حمایت کی ۔ ہر ایک کی سعی مشکور نے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا رُوح افزا ترانۂ رحمت سُن لیا ۔

اللھم صل علیٰ سیدنا خاتم النبیین سید المرسلین وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ وعلیٰ عباد اللہ الصالحین ۔ سیما سیدی سندی محبوب السبحانی غوث الصمدانی قطب الاقطاب شیخ المشائخ حجۃ اللہ نائب رسول اللہ

Marfat.com

محیی الدین ابی محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وبارک وسلم کثیرًا کثیرًا ،، [۶]

جب میں (شرافت) پہلی مرتبہ آپا کے پاس جالندھر گیا، تو آپ نے کتاب کے خاتمہ پر تصویبًا و تصدیقًا یہ عبارت مجھ سے لکھوائی۔ اُس وقت میری عمر چوبیس ۲۴ سال تھی۔ یہ ہے

"امروز بتائید الٰہی معائنہ این کتاب مستطاب انوار القادریہ بالمشافہہ مولف کردہ شد بعض جا مطابقت بعمل در آمد خداوند تعالیٰ فیوضش بر سائر یاران طریقت مفید گرداناد بحرمت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ،، "راقم الحروف احقر العباد فقیر شریف احمد عفی عنہ ابن حضرت غلام مصطفےٰ صاحب لذا اولاد قطب الاقطاب حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ بتاریخ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ" (۵ فروری ۱۹۳۱ء)

یہ کتاب ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ اس کا قلمی نسخہ اولاد کے پاس لاہور میں موجود ہے۔

۴۔ آئینہ عرفان المعروف بہ حقیقت الانسان | یہ رسالہ من عرف نفسہٗ فقد عرف ربّہٗ کی تشریح میں ہے۔ معرفت الٰہی کے حاصل کرنے کا بڑے حکیمانہ انداز میں طریقہ سمجھایا ہے۔ یہ رسالہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

"حمد و ثنائے بے شمار حضرت ذوالجلال کے لئے ہے جس کی قدرت کے انوار عالم آفاق و انفس میں خورشید عالمتاب سے بھی زیادہ اہل بصیرت کی آنکھ میں درخشاں ہیں الخ ....

اما بعد اعجز انام غلام قادر انصاری قادری نوشاہی مرقندوزی عالندھری خادم سنی ہے کہ یہ ایک کتاب ہے جس میں معرفت نفس اور علم حق شناسی اور صنائع و بدائع عجائب و غرائب علم اور اس کی قدرت کے ظاہر و باطن میں بیان ہوا ہے جو بواسطہ آیات بینات کے جو انفس و آفاق

---

[۶] بحوالہ بیاض اذکار شرافت قلمی۔ ص ۹۷ نقل۔

Marfat.com

ہیں ہیں حاصل ہوتا ہے۔ اس کا نام آئینہ عرفان اس لئے رکھا گیا ہے کہ اگر آنکھ کا نور موجود ہو ہوا بھی صاف ہو۔ اور آئینہ بھی شفاف ہو۔ تو دیکھنے والے کو اپنی صورت اُس میں کما حقہٗ نظر آجائے گی۔ اسی طرح جس کا ذہن روشن اور اعتقاد پاک ہوگا، اس کتاب کو دیکھ کر اپنے کو کما حقہٗ دیکھ لے گا۔ اور خود شناسی سے خدا شناسی تک پہنچ سکے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تعرف نفسک اعرف ربک اپنی ذات کو پہچان رب کو پہچان لے گا حقیقت حقانیت سے مطلع ہو کر اس کا دیدار ذرے ذرے میں مشاہدہ کرے گا۔ اور اس کے ذریعے من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلاً سے نجات پائے گا۔ اور ہمیشہ کی زندگی کے سرچشمہ سے آب حیات نوش کرے گا۔"[۱]

اس رسالہ میں آٹھ باب ہیں۔

۱ نفس طبعی۔ نباتی۔ حیوانی۔ انسانی ۲ عقل کل۔ ۳ عناصر۔ ۴۔ واجب الوجود ممتنع الوجود ممکن الوجود۔ ۵ سبب پیدائش مردم۔ ۶ بدن مردم۔ ۷ تن آدم۔ ۸ عالم باطن۔

۵۔ مثنوی چناں چنیں | یہ اردو منظوم ہے۔ یہ اپنی قوم کی خستہ حالی اور ان کے تنزل کے متعلق لکھی ہے یہ مسدس ہے۔ اور اس کے چون بند ہیں۔ شروع کے دو بند یہ ہیں۔

تھی اپنے پیش نظر قوم خستہ کی پستی — امید جس کے اُبھرنے کی کچھ نہ بندھتی تھی
سمجھ چکے تھے کہ بس اس کی مٹ چکی ہستی — رہی نہ جبکہ کوئی حد یاس و نومیدی

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند

چناں کے لفظ سے اک ولولہ سا پیدا ہوا — جو بجھ چکے تھے تو تاج نے بھڑکا دیا
وہ تھا زمانہ مسلمانوں کی ترقی کا — کہ شرق و غرب میں تھا اُن کا بج رہا ڈنکا

---

[۱] رسالہ آئینہ عرفان قلمی مکتوبہ یکم محرم ۱۳۵۱ھ مئی ۱۹۳۲ء بقلم سید بشیر احمد نبیرہ شاہ نشاہی میرے کتبخانہ میں موجود ہے

Marfat.com

بڑھے ہوئے تھے وہ سب سے ہر اک فضیلت میں

ہنر، علوم، سخا، معدلت، شجاعت میں [۸]

۶۔ گلدستہ نوشاہی | یہ آپ کے مختلف قصائد۔ مناقب۔ غزلیات۔ رباعیات۔ قطعاتِ تاریخ اور منتخباتِ بزرگان کو میں نے (شرافت نے) ایک جگہ جمع کر کے گلدستہ کے نام سے موسوم کر دیا ہے اس میں سے آپ کا کچھ کلام یہاں درج کیا جاتا ہے۔

قصیدہ

در شانِ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم

آں دل کہ والہ ہوسِ جاہ و منصب ست — سیدان بحیفہ شقیقہ شہباز اشہب ست

اے دردمند کز فروبستہ بال و پر — ممکن خلاصِ تو نہ ازیں دامِ مضعب ست

دنیا دواندت چو خرِ بارکش مدام — آسائشت بروز و نہ آرام در شب ست

گر برفلک کشد طمعت گاہ بر زمیں — جانت بایں کشاکشِ ناحق معذب ست

پا در سرت بوادیِ حرص و ہوائے آز — برگشتہ ہمچو شیر و پویاں چو ارنب ست

دامیست چوں چنار کفِ حرصِ تو مدام — چوں سوسنت دراز زباں بہرِ مطلب ست

لبجت چو عنکبوت زمکر ست در ہوا — در آب، دام زرق ترا ہمچو طحلب ست

آنجا سمندِ حرص و ہوایت رسیدہ است — بسماندہ از تو دور بصد وادی اشعب ست

ہر سو کشند زمام، دَدی تو بپائے سَر — حرص ست راکب و دلِ پاکِ تو مرکب ست

ہیہات اوفتادہ بسیار دور ز انکر — کز خلقتِ تو علت غائی و مطلب ست

کشائے چشم و منزلتِ خویش را ببیں — معجونِ خلقتت زچہ اجزا مرکب ست

آرامستند از پئے تو بزمِ کائنات — سلطانی و ترا ہمہ مخلوق موکب ست

---

[۸] مثنوی خیابانِ چنیوٹ اردو قلمی مکتوبہ بقلم حکیم عبدالسلام جالندھری۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی۔ شرافت

Marfat.com

آن پاک گوہری تو کہ صفِ ملائکہ — استادہ دست بستہ بہ پیشیت مودب ست
چشمم بحالِ تست ز افسوس خون چکاں — سوزد دلم کہ جانِ عزیزت معذب ست
احکامِ ذوالجلال بچشمت وقیع نیست — حکمت ترا ست مذہب و سائس مذہب ست
شغلِ تو منطق ست شب و روز و فلسفہ — وقتِ تو صرفِ ہیئت و جذبِ مکعب ست
آنست نامۂ تو ز سوءِ عمل سیاہ — صد الامان ز ہیئتِ او بر لبِ شب ست
نورت نہاں بہ ظلمتِ ذنب ست گویا — ریشِ سفیدِ شیخ بہ دسمہ محقب ست
رُود و دلت سفید و سیاہ است آنچنانکہ — سفاکِ یورپ ست اگرچہ مہذب ست
بیچیدہ است طائرِ جانت بدامِ سخت — سامان و سازِ مخلصی اش نامرتب ست
در حیرتم چگونہ تو آسان گرفتہ — انجامِ کارِ خویش کہ بسیار اصعب ست
اوصافِ ذاتیِ تو بجویند و نشنوند — گر بر لبت فسانۂ فضلِ جدود اب ست
گیرم بدست تست ہمہ کانہائے زر — در ملکِ تو ممالک و انعام و مرکب ست
آخر ہمہ گذاشتنی و گذشتنی ست — گر کلۂ مقعب و قصرِ مذہب ست
اندر کمینِ طائرِ جانت نشستہ است — شاہینِ مرگ آنکہ بسینہ خلب ست
ہرگز رسد نہ رفعتِ دنیا بہ عاقبت — مہتاب چرخ نیست اگر ماہ نخشب ست
آلائے دہر نیست چو نعمائے آخرت — در چشمِ کس کہ دید مگو ہیچ مطلب ست
شاید ز جایگاہِ خودت نیست آگہی — تاریک جایگاہ ست کہ پایاب و تشنہ ست
جائے ست ہولناک و بلا خیز کاندراں — نے یار و آشنا نہ غریب و نہ
چوں باخبر شوی کہ ز غفلت گزاردت — بیدار چون شوی ا
گر در سرت ہوائے شرف ہست زاں ببوس — بر خیز و عزم کن کہ ہنوز ست وقت حب
تدبیرِ ہیچ دل ز نگارِ خود — ا

Marfat.com

آموز ربط نالہ نہ لیکن ز عندلیب — دگریز، کاں مبتلا و شیفتۂ دردِ اصیب ست

پیدا ز عاشقانِ رسول انام کن — کاں را مستجابِ فلک خیل و موکب ست

یعنی محمدِ عربی خاتم الرسل — کاں خیرِ خلق بست و بہ یاسین ملقب ست

آں افتخارِ آدم و آں نازشِ خلیل — کز حبس و لوث اطہر و پاک و مطیب ست

تازہ دماغ حال شدہ آں گل چو دردید — از وادیِ عرب کہ نہ ذی زرع سبب ست

بُرد زمیں بہ زرع و شجر گر فزیں ست — تاجِ فلک بہ شمس و قمر گر مرتب ست

ایں از طفیلِ آں شہِ ابرار بست کاں — اندر جہاں بہ خیر بریّہ ملقب ست

از بر چگونہ داشت علوم لدنیہ — اُمّی محض کش نہ کس اُستاد و مکتب ست

بہر شفائے علتِ عصیاں بلا خطا — خاکِ درش علاج و دوائے مجرب ست

اندر حقیقت ست ہمال مرد ہوشیار — کز جامِ خمرِ الفتِ او مست اخرب ست

از فرش تا بفوقِ سماوات سیر او — چاکر ملک، براق فلک سیر، مرکب ست

گر دعوئے دروغ خلافش کند کسے — للادیب چوں مسیلمہ کذاب اکذب ست

طیبہ ز بہر بادہ کشانِ محبتش — در باغِ خلد چشمۂ کوثر ملقب ست

از نامِ اصبعش لبن افزود و خلق خورد — چوں دیدہ شد ہنوز بُود از شیر محلب ست

سروے سلام گفت و درود فرستاد — گر گرگ و آہو و شجر و سنگ یا لغب ست

شد آنچناں دو پارہ ز انگشتِ او قمر — گر سنگری بگوئی کہ دو نیمہ چنجب ست

دارائے او ستایش آمد ستایشش — در خورد مدح و نعت محمد لبیب ست

بر در ستادہ است اجابت در انتظار — کن عرضِ حالِ خویش کہ ہنگامِ اقرب ست

جامِ دلم ز بادۂ عشقت ملہب ست — بر دوختم از تراب طہور آشنا لب ست

اے آفتابِ قدس بفرقِ عجز خاک بوس — بر آستانِ پاکِ تو چرخِ مکوکب ست

بر مسندِ دنی فتدلی مقامِ تو — در بزمِ قدس چوں تو کرا ایں مقرب ست

Marfat.com

تو آیت پیش خیمهٔ جنبش جلال تو
انجیل را ترانهٔ وصف تو بر لب ست

فریاد عاشقان نه بگردون رسد چرا
چون چوب را بفرقت تو نالهٔ بر لب ست

ای دستگیر و چاره گر مذنبین زار
دانی مرا هر آنچه بدل حرف مطلب ست

واعظ ز عاشقانه کلامش مشو ملول
دیوانهٔ نبی اثر رند مشرب ست

غزل

گلگشت تو شکست همه رنگ چمن را
رونق نه بماندست گل و سرو و سمن را

دارا بریکے جرعهٔ صهبائے فرح بخش
یا مال کند جملهٔ غم و رنج و محن را

نتواخت مرا کس ز سلامے و پیامے
یارب چه فتادست محبان وطن را

نکہت چو صبا برد ازاں زلف معنبر
از رشک همه خون شده دل مشک ختن را

بشکستہ از لعل لب و گوہر دندان
بازار عقیق یمن و درّ عدن را

یاراں همه گوشیفتهٔ طرز جدیدند
از دست دلیکن ندهم طرز کہن را

گر کس شنود نالهٔ ام و روئے تو بیند
سازد نظر انداز گل و مرغ چمن را

عشق تو نہاں داشتہ ام گرچه دلم سوخت
لیکن چه کنم دیدهٔ خونابه شکن را

گل جامه درد، لاله کند چاک گریباں
آورد گر آں خانه برانداز چمن را

گر بستهٔ آں لب نه مکیدی چه خطر زیست
چه لطف نه بودی اگر آں سیب ذقن را

واعظ دگرم منع ز عشقش منمایید
گر بنگرد آں سرو قد غنچه دہن را

واعظ چه بود بهتر ازاں بول قیامت
در هیچ کسے آنچه ندیدیم کہن را

نشنیده بود تا به او بوئے ز نافے
بے شود عبث آنچه بفهمد همه دن را

رغبت نکنند اهل دلاں جانب دنیا
شهباز کجا صید کند زاغ و زغن را

آنچه نبود بهتر از ان بول قیامت
گر هر دو بدانند اثر سرو علان را

Marfat.com

رُباعی

مولانا ظفر علی خاں مالک و مدیر روزنامہ زمیندار لاہور۔ گورنمنٹ برطانیہ کے عہد میں ایک مرتبہ قید ہو گئے۔ تو مولانا اثر نے یہ رُباعی لکھی۔

آقائے ظفر علی میندار بسطوع — از بہر فلاح قوم زنداں بگزید
مقروض بُدو ز قرض خواہاں تخلیص — جُز قیدِ فرنگ چارۂ کار ندید

نعت شریف اردو

ہم اُس نبی کے غلام ہیں جو رؤف بھی ہے رحیم بھی ہے — زیادہ مال باپ سے یتیموں کا مونس اور خود یتیم بھی ہے
وہ اس کی تعلیم رُوح پرور وہ اس کا دین سہل اور آساں — کہ ماننا جس کو فہم عامی ہے اور عقل سلیم بھی ہے
وہ جس کو چاہیں دلائیں جنت وہ جس کو چاہیں سقر میں جھونکیں — کہ اختیار رسول حق میں نعیم بھی ہے جحیم بھی ہے
ہے باعث خلق آسمان و زمین و خورشید و ماہ و انجم — طراز بطحا رسول برحق جواد بھی ہے علیم بھی ہے
خدا کا احسان ہے کہ اُمت میں اُس کی پیدا کیا ہے ہم کو — کہ جس کی آمد کا مژدہ بر لب مسیح بھی ہے کلیم بھی ہے
وہ اپنا ہادی وہ رہنما ہے وہ اپنا غمخوار دستگیر ہے — کہ رحمت عالمین شافع بروز امید و بیم بھی ہے

بحال زار اثر نگاہ کرم ہو اے غمگسار اُمت
کہ یہ سیہ کار پُر گنہ بھی ہے عاصی بھی ہے اثیم بھی ہے [۹]

تاریخ گوئی | آپ مادۂ تاریخ نکالنے اور قطعات لکھنے میں بہت زکی الطبع تھے۔ آپ خاندان نوشاہی برقندازی کے بزرگوں کی اکثر تاریخیں سنائیں۔ جو انوار القادریہ میں درج ہیں۔ یہاں تین قطعات لکھے جاتے ہیں۔

وفات پیر الٰہی شاہ قادری فاضلی جالندھری

فخر اصحاب وجود و زیب ارباب شہود — شیخ والا دستگاہ و صوفی عالی ہمم
گلبن بوستان فیض و تلقین ہدیٰ — شاہ الٰہی قادری الفاضلی نور قدم

---

[۹] بیاض سفینہ شرافت قلمی۔ ص ۴۹ شرافت۔

Marfat.com

از نظارہ ہائے ایں عالم چو چشمش سیر گشت
از سرِ اتقائے [عہ] مُہم سالِ تاریخش اثر

شد پئے سیر و تماشائے گلستانِ ارم
زیبِ بزمِ قادریہ فاضلیہ [۱۰] شد رقم

۱۵ ۱۳ھ

تاریخِ وفات

مولوی حکیم غلام رسول ساکن اڈان گھوڑے شاہ ضلع ہوشیارپور

صوفی و صافی و طبیبِ وحید
کاشفِ عقدۂ شہودِ وجود

حضرتِ مولوی غلام رسول
آنکہ ثانی شیخ اکبر بود

دادریغا کہ زیں سرائے سپنج
سوئے دارالبقا رحیل نمود

سالِ فوتش اثر نمودہ رقم
عارف اللہ حکیم حاذق بود [۱۱]

۱۶ ۱۳ھ

تاریخِ طباعت

کتاب سلیم التواریخ تصنیف مولوی صوفی اکبر علی جالندہری

چو صوفی اکبر علی خوش سرشت
عجب تخم در ارضِ تاریخ کشت

رقم کردہ تاریخ از بس شگرف
کہ بود جوابش چو باغ بہشت

بپائے او بندہ احقر اثر
عجیب التواریخ - سالش نوشت [۱۲]

۱۳۳۳ھ

مکتوبات

حضرت مولانا اثر رقم کے بیشمار عدد مکاتیب یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

عہ اس میں ایک عدد جمع کرنے سے تاریخ پوری ہوتی ہے۔ ۱۰ بیاض گنجینہ شرافت قلمی ص ۲۶۲۔
۱۱ سلیم التواریخ۔ ۱۲ سلیم التواریخ - بیاض گنجینہ شرافت قلمی ص ۳۷۳ - شرافت۔

Marfat.com

(۱)

مکتوب بنام مدیر رسالہ قادری نوشاہی لاہور

"از بستی شیخ جالندھر۔

برادر متقرب۔ سلام مسنون۔

خدا مسلم اوث لک کا بھلا کرے جس نے یہ خوشخبری پہنچائی کہ ہمارے برادران سلسلہ نے بھی آنکھ کھولی اور رسالہ قادری نوشاہی جاری کر دیا ہے۔ فللہ الحمد بالصواب۔ اِدھر ہمارے دوابہ میں بھی ہزاروں کیا لاکھوں کی تعداد میں نوشاہی بھائی ہیں۔ مگر افسوس کسی صاحب سجادہ کو سوائے شوق پیر بننے کے فلاح وابستگانِ سلسلہ کا کچھ خیال نہیں آیا۔ آپ نے ہمت کی ہے۔ خدا برکت دے۔

آپ سے کس تاریخ پر ملاقات ہو سکتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے رسالہ کی امداد میں قلمی وغیرہ حتی الامکان کوشش رہے گی۔"

غلام قادر عفی عنہ[۱۳]

(۲)

مکتوب بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح

میرے (شرافت کے) والد صاحب اعلیٰ حضرت نوشاہی رح نے مولانا اختر کو مکتوب بھیجا، جس میں لکھا کہ ہمارا الڑ کا شریف احمد خاندان نوشاہی کے بزرگوں کے حالات میں ایک کتاب لکھ رہا ہے مرآۃ الحضور یہ کی ضرورت ہے۔ تو اُس کے جواب میں آپ نے یہ مکتوب ارسال کیا۔

۷۸۶

"از بستی شیخ۔ جالندھر۔ ۱۵ مارچ ۱۹۲۹ء

سر حلقۂ مردانِ حق اگر نوشہ — سرشار زجامِ لی مع اللہ نوشہ

پرسیدم کیست؟ صاحبِ جل وعقد — گفتند ملائکہ کہ نوشہ نوشہ

---

[۱۳] ماہنامہ قادری نوشاہی لاہور، صفحہ ۳۲ ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۴۲ھ جنوری ۱۹۲۴ء۔ شرافت

Marfat.com

درۃ التاج اصحاب طریقت ۔ کحل البصر ارباب حقیقت ۔ رہبر در ماندگان
بیدلان شیخ و شیخ مسکین ۔ دستگیر از پا فتادگان صحرائے طلب و یقین ۔ دام برکاتہ ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ گرامی نامہ بفراوز و حقیقت آموز شنوا ۔ از سر عنایت جان پرور ۔ اور نفقد عاجز نوازی کا شکریہ عرض ۔ للہ الحمد کہ آخر الولد سترالابیہ کا نظارہ باصرہ افروز طالبین ہوا ۔ اور تذکرہ نوشاہیہ کو چار چاند لگانے والا حضرت قطب العارفین قدس اللہ سرہٗ کے ہی گلشن فیض سے اس دولت کو نثار عام کرنے پر مستعد ہو گیا امید ہے کہ خدا چاہے خوب لکھیں گے ۔ اور سب مراتب درج کریں گے ۔ اور دیباچہ میں زمانہ کی روش پر مختصر و معنی خیز خطبہ لکھیں گے ۔ خدائے پاک ہمت میں برکت ۔ اور استقلال بخشے ۔ آمین

میں نے ایک کتاب موسومہ انوار القادریہ لکھی ہے جس میں حضرت محبوب سبحانی رضہ کے مفصل حالات اور تمام منتسبین خاندان قادریہ کے سوانح حیات و کلمات درج کئے ہیں ۔ اور آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) سے شروع کر کے بطریق تبرہ اپنی شاخ پر قلمزنی تک سب قلمبند کئے ہیں ۔ فوائد متعلقہ اور حالات حضرت قطب العارفین نوشہ صاحب قدس سرہٗ جس قدر مل سکے سب مفصل لکھے ہیں ۔ حجم تین سو صفحہ تک ہے [۱۴]

بجواب ملا العزیز نوشاہیہ کا بے حد اشتیاق ہے مگر دستیاب نہ ہوا ۔ اور اوراق پریشان سنحی باد شہ قدس سرہٗ نے وعدہ کر کے بھی نہ عنایت فرمایا ۔ اب جناب کی تحریک سے پھر جلاء اسید ہے کہ جناب کی جہانبانی سے شرف انجام ملاحظہ ہو رہوں گا ۔ [illegible] ہو گئی ہے ۔ تاہم مزید معلومات کی محتاج ہے ۔ اس واسطے [illegible] باعتبار فوائد ضروریہ البتہ دیکھنے کے لائق ہے ۔

---

[۱۴] اس سے مراد شیخ فضل حسین جلالی ہے ۔ [illegible]

Marfat.com

ایک ضروری گذارش ہے جس کا امید ہے کہ خود صاحبزادہ صاحب کو بھی ضرور خیال مدنظر ہوگا کہ جو خوارق عادات درج ہوں، نہایت احتیاط و تحقیق سے درج کئے جاویں۔ تاکہ ناظرین ناقدین کی نظروں میں باوزن ہوں اور مبالغات عامہ سے پاک ہوں۔

کتاب مراۃ الغفوریہ سے بھی میں نے حالات لئے ہیں۔ مگر وہ میرے پاس نہیں رہی۔ اور رہے بھی وہ عاشقانہ رنگ میں، حال کم اشتیاق زیادہ۔ وہ تذکرہ نوشاہیہ کے ہوتے طالبین کو چنداں ضروری بھی معلوم نہیں ہوگی، میں نے کتر رحمت منظومہ بھی دیکھی ہے۔ مگر وہ بھی بموجودگی تذکرہ مذکورہ ضروری نہیں ہے۔ اور مصنف عاشق نے رطب و یابس سب درج فرما دئے ہیں۔ جو بعض قابل نظر ہیں۔ اگر جناب بھی قدم رنجہ فرما دیں۔ اور جسقدر کتاب طیار ہو چکی ہو ساتھ لاویں۔ تو بالمقابل دونو کتاب مستفید ہوں گی۔ والسلام۔

تابعدار غلام قادر حکیم۔
(۳ر شوال ۱۳۴۷ھ)

(۴)

مکتوب بنام اعلیٰ حضرت نوشاہی موصوف | اُن کے ایک مکتوب کے جواب میں لکھا۔

۷۸۶

قبلہ و کعبہ سلسلہ شداں دام فیوضکم

سلام مسنون۔ و آداب ارادت مشحون۔ مفاخرت نامہ نے مشرف فرمایا، شکریہ عرض ہے! افسوس ہو جو ابھی تک چند کتاب انوار القادریہ تا حال منطبع نہیں ہو سکی۔ ویسے مکمل تو ہو چکی ہے۔ تذکرہ نوشاہی کی بابت ثواقب المناقب[15] میں لکھا ہے کہ مولفہ میاں محمد حیات صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہے لیکن مجھے نہ کہیں سے ملا۔ نہ مطالعہ کیا۔ کتاب مراۃ الغفوریہ طبع نہیں ہوئی قلمی نقل در نقل ہی ہوتی رہی میرے پاس بھی ہے۔ مگر ایک دوست لے گیا ہوا ہے۔

---

[15] مولانا اثر کو حوالہ دینے میں غلطی لگا ہے کیونکہ ثواقب المناقب میں تذکرہ نوشاہی اور اس کے مصنف کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ شریف

Marfat.com

دعا فرماویں کہ مسبب الاسباب انوار القادریہ کے طبع ہونے کے اسباب پیدا کردے تاکہ مشتاقین مستفیض ہوسکیں۔ زیادہ ادب فقط۔

خادم احقر غلام قادر حکیم ۱۲ ذیحجہ ۱۳۴۸ھ
[۱۲ مئی ۱۹۳۰ء]

(۴)

مکتوب بنام شریف احمد شرافت نوشاہی | یہ (شرافت) پہلی مرتبہ رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں آپ کی ملاقات کے واسطے جالندھر گیا۔ اور آپ کی تالیف انوار القادریہ دیکھی۔ آپ نے میرے آباواجداد کے حالات طلب کئے۔ جو میں نے واپس آکر بصورت مسودہ رجسٹری کرکے بھیج دئیے۔ اور ساتھ ہی شجرہ قادریہ نوشاہیہ کے متعلق تین اسماء مشایخ شیخ عبدالعزیز یمنی رح اور سید ابونصر رح اور سید محمود رح کے متعلق لکھا کہ یہ اسماء زائد ہیں۔ اور خزینۃ الاصفیا کا حوالہ اور اس سے مزید بھی کچھ حوالے دئیے۔ آپ نے میرے خط کے جواب میں یہ مکتوب ارسال فرمایا۔

۷۸۶

حضرت اقدس زادفیوضہ

آداب وسلام فدویانہ۔ للہ الحمد توجہات سامی ہر طرح خیریت ہے۔ عافیت مزاج مبارک ہمیشہ مطلوب۔ والا نامہ مع مختصر مگر جامع حالات حضرات رحمہم اللہ تعالیٰ باعث افتخار ارادتمندان ہوا۔ شکریہ عرض ہے تعمیل ارشادات واجب التسلیم بطوع واختیار ہوگی احسان الٰہی ہے کہ حضرت قطب عالم نوشہ گنج بخش قدس سرہ کا [illegible] ہے حضرت کے خاندان عالی میں علوم ظاہری و باطنی کی مجسمہ ہستیاں موجود ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہیں گی جب تک جناب کی زیارت نہیں ہوئی تھی تو طرح طرح کے خیالات تھے۔ اب یقین ہے کہ خدا جانے حضرت کے دو دیان فیض عنوان میں جانشینان [illegible] ہیں۔ قدس سرہ

Marfat.com

کا سا حالِ علوم ہے یا کیا؟ اب اطمینان ہوا۔ ؎

شکر صد شکر کہ ایں بزمِ ہماں دارد رنگ مے ہماں ست و ہماں ساقی و پیمانہ و چنگ

ارحم الراحمین آپ کو، آپ کے سب متعلقین کو آپ کے والد ماجد کے زیرِ سایہ ہر طرح کے متعات سے دیر گاہ فائز المرام رکھے۔

میں نے ملخصاً حالاتِ مزید سے انوار القادریہ کو جس کی وہ حامل ہو سکتی تھی۔ زینت اندوز کر لیا ہے۔ اور اصل اوراق واپس خدمتِ فیض موہبت کر دئے ہیں۔

جناب نے بوقتِ رخصت دو حصہ شجرہ نسبی دکھلا کر ایک حصہ اولادِ حضرت شاہ برخوردار قدس سرہ کا کہنہ کر دیا تھا۔ مگر جلدی سے اس کی بجائے اولاد حضرت شاہ ابو تراب قدس سرہ کا دے دیا گیا۔ اس لئے اس شاخ کا مفصل ذکر نہیں درج ہو سکا۔ جو وہ بھی ضروری تھا۔ ورنہ اعتراض باقی رہ جائے گا۔

مرآۃ الغفوریہ تا حال واپس نہیں آئی۔ آتی ہے تو ارسالِ خدمت عالی ہو گی۔

کچھ التماسات بابت اسامی شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز۔ و سید ابو نصر و سید محمود قدس سرہم ذیل میں استصواباً عرض کئے گئے ہیں۔ جو قابلِ غور و توجہ سامی ہیں۔

(۱) شیخ عبدالعزیز یمنی قدس سرہ۔

تمام شجرہ جات برقندازی فارسی و ہندی۔ اور کتاب اسرار و اوراد و ختم مکنون بن شیخ عبدالواحد کو مرید اپنے والد شیخ عبدالعزیز کا لکھا ہے۔ شجرہ مشائخ سہروردی قادری میں بھی نام شیخ عبدالعزیز درج ذیل ہے۔

حضرت غوث الثقلین۔ خواجہ ابو سعید۔ خواجہ ابوالحسن۔ خواجہ ابوالفرج۔ خواجہ عبدالواحد۔ خواجہ عبدالعزیز۔ خواجہ شیخ شبلی۔ خواجہ جنید قدس اسرارہم۔

بات یہ ہے کہ عبدالواحد اپنے والد کے مرید بھی تھے۔ اور خرقہ خلافت شیخ شبلی رح سے بھی بوجہ تکمیل و تربیت رکھتے تھے۔ اس لئے اُن کو مرید شیخ عبدالعزیز کا کہا جاوے تو بھی صحیح ہے

Marfat.com

اور شیخ شبلی کا براہ راست قرار دیا جاوے تو بھی صحیح ہے۔

خواجہ معروف کرخی رح نے حضرت امام علی رضا رض سے بھی خرقہ خلافت پایا تھا۔ اور داؤد طائی رح سے بھی۔ اب ان کا شجرہ دونوں طرف سے یعنی بواسطہ امام رضا رض و خواجہ داؤد طائی رح حضرت علی المرتضیٰ رض تک جا ملتا ہے۔ کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

بیران صحیح النسل سادات دہلی سہروردی قادری ہیں۔ ان کا شجرہ بستی نہایت موقر و موثق ہے۔ اس کے مقابلہ میں شجرہ محولہ خزینۃ الاصفیا کچھ وقعت نہیں رکھتا خزینۃ الاصفیا میں بہت سے واقعات اور رازمنہ قابل نظر ہیں۔ اس کے مصنف کی دیگر تصانیف بھی میں نے دیکھی ہیں۔ میں نے بارہا اُن سے ملاقات بھی کی ہے۔

(۲) سید ابوالفرح قدس سرہٗ۔

بتحقیقات مولانا (راولپنڈی والے) سید صوفی اپنے والد ماجد سید سیف الدین عبدالوہاب قدس سرہٗ کے مرید تھے۔ اور سید ابوالفرح قدس سرہٗ کے بھی تکمیل و تربیت یافتہ (جیسے کہ سید ابوالفرح اپنے والد سید عبدالرزاق اور چچا سیف الدین عبدالوہاب رح کے مرید تکمیل یافتہ تھے) لہٰذا سید صوفی کو مرید سید عبدالوہاب براہ راست قرار دیا جاوے تو بھی صحیح ہوگا۔ یا سید ابوالفرح کا مرید تو بھی [illegible] ہوگا۔

[illegible] خلافت یافتہ تھے۔

حوالہ کتاب بحرالعمان و حوالہ [illegible] بیان [illegible] میں صرف لفظ افقہ ہی ہے۔ مریدی و خلافت کا کوئی ذکر نہیں [illegible]

(۳) حضرت سید محمود [illegible]

عبارت متبوع خلیفہ محمد ابراہیم [illegible] خاندان [illegible]

[illegible]

Marfat.com

کہ حضرت سید محمود صاحب رح بحمدہ واسطہ حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم قدس سرہٗ سے جا ملتے ہیں۔ اور اپنے باپ اور دادا کے بھی مرید و تکمیل و خلافت یافتہ ہیں۔ اسی بنا پر خاندان شاہ عبدالغفور کے شجرہ فارسی و پنجابی میں آپ کا نام لیا گیا ہے۔

ے

بذاتِ سید محمود احسن کہ از وے چشمِ محمودی ست روشن

مثنوی اسرار اوراد رتی فارسی میں اسطرح ہے ؎

از طفیلِ مرشدِ ما شہ علی خواجہ محمود با صدقِ جلی

اس کا مولف بحمدہ واسطہ میاں محمد اکرم[16] خلفِ حضرت بچیار صاحب قدس سرہم سے جا ملتا ہے نیز کتاب سرِ مکنون میں جو میاں فقیر اللہ صاحب کی تصنیف ہے۔ جو سلسلہ شاہ عبدالغفور صاحب میں سے ہیں درج ہے۔

اِدھر سلطان پور میں ایک شاخ سادات حسنی گیلانی اوچی کی بڑی موقر و مستند ہے۔ ان کے شجرہ جات نسبی میں نام سید محمود موصوف برابر ملتا ہے۔ ان کے شجرہ جات تذکرہ نویسی سے بہت پہلے کے ہیں۔ اس لئے ایک مولوی صاحب راولپنڈی کے بیان کو ترجیح نہیں دے سکتے۔ یہ مولوی صاحب مسلمہ خاندان میاں فقیر اللہ صاحب دہلی کے مرید ہیں۔ اور وہ شاہ عبدالغفور صاحب کے سلسلہ کے ہیں۔ اور شاہ عبدالغفور کے گھر میں جو شجرہ متواتر چلا آتا ہے اس میں یہ نام موجود ہے۔ ماننا پڑے گا کہ یہی شجرہ میاں فقیر اللہ صاحب کو میاں سے دیا گیا تو پھر یہ کیونکر مان لیا جاوے کہ مولوی صاحب کا صحیح ہے اور شاہ عبدالغفور صاحب کے گھر کا غیر صحیح۔

ہاں یہ بات ہوگی کہ یا تو جو شجرہ ان کو ملا اس میں سہو کاتب سے یہ نام رہ گیا ہوگا

---

[16] میاں محمد اکرم حضرت بچیار صاحب کے بیٹے نہیں ملکہ ہوتے تھے۔ شرافت

Marfat.com

یا مولوی صاحب کی اپنی تحقیق ہوگی۔ اس کے مقابلہ میں ہم اپنے بزرگ کی تحقیقات کو جس پر متواتر تعامل چلا آرہا ہے۔ کیسے طرح نظر انداز کر دیں۔ آئندہ جو ارشاد ہو۔

اور ممکن ہے کہ ہر سہ اسماء (مذکورہ بالا) سہو کاتب سے نہ لکھے گئے ہوں۔ اور اس کی نقل در نقل بجنسہٖ ہوتی چلی گئی ہو۔

بحالات بالا اگر ہر سہ نام نہ حذف کئے جاویں تو کوئی قباحت لازم نہیں آجاتی۔ جناب کی نظر وسیع ہے امور بالا پر غور و تعمق فرما کر مطلع فرماویں تعمیل ہوگی۔

براہ خدام نوازی عنایت نامجات سے مشرف فرماتے رہا کریں۔ میں غیر حاضر تھا۔ اسی واسطے عرض [illegible] سے آنے دو زقاصر رہا۔ والسلام۔

مخلص [illegible] دام عزہ کرتا ہے۔ [17]

ملتمس احقر الخدام غلام قادر عفی اللہ عنہ

(۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۱ء)

نوٹ: غلام قادر اثر جالندھری مورخین کی نظر میں

آپ کے متعلق ماہرین بہت اچھی رائے رکھتے تھے۔ آپ کی شاعری۔ تاریخ گوئی اور طبیب کامل ہونے کے سب لوگ معترف تھے۔

---

[17] مولانا حکیم غلام قادر اثر جالندھری نے کتاب انوار القادریہ میں سید مبارک حقانی کو مرید سید محمود لکھا۔ اور ان کو مرید سید علی کا لکھا تھا۔ میں نے آپ کو توجہ دلائی کہ سید مبارک اور سید علی کے درمیان سید محمود نہیں ہیں۔ بلکہ سید محمد غوث سید شمس الدین۔ سید شاہ پیر جلی تین نام ہیں۔ مذکورہ بالا لکھ کر آپ نے چند شجروں کے حوالہ دیئے جو میں مزید تحقیق ہونے پر آپ نے تینوں اسماء کتاب میں شامل کر دیئے۔ اور اب وہ انوار القادریہ میں موجود ہیں۔ آپ میری تحقیق سے مستفید ہوئے اور اس پر تعامل کیا۔ اسی طرح سید ابوالفرا اور شیخ عبدالعزیز کا نام آپ نے شامل کتاب رہنے دیا۔ شرافت

Marfat.com

(۱)

محمد نوی اکبر علی صوفی محقق جالندھری سلیم التواریخ میں لکھتے ہیں۔

"حکیم غلام قادر صاحب اثر متوطن بستی شیخ درویش مضافات جالندھر ایک بزرگ خاندان انصاری سے ہیں۔ آپ کے والد میاں محمدی شاہ کامل اور اہل دل درویش تھے۔ حکیم صاحب عربی، فارسی کے جید عالم اور ہر دلعزیز طبیب ہیں۔ نیز آپ صاحب تصنیف اور شاعر باکمال بھی ہیں۔ دیوان اثر حضرت غوث پاک کی مدح میں تصنیف فرمایا ہے علم طب میں ایک نہایت مفید کتاب حسب ضرورت زمانہ مرتب کر رہے ہیں۔ خلیق اور ملنسار ایسے ہیں جو ایک دفعہ آپ سے ملا گرویدہ ہو گیا۔ راقم کے کرم فرما ہیں" [۱۸]

(۲)

ڈاکٹر خواجہ عبدالرشید۔ تذکرہ شعرائے پنجاب میں لکھتے ہیں۔

نمبر ۶۔ اثر۔ غلام قادر شاہ جالندھری۔ حکیم غلام قادر شاہ کہ طبیب بود۔ در ناحیہ بستی شیخ درویش در جالندھر بدنیا آمد۔ تولد در سال ۱۲۷۲ھ ہجری اتفاق افتاد علوم عربی و پارسی را در محضر خلیفہ محمد ابراہیم فراگرفت۔ باگرامی ہمدرس در رفیق بود۔ علاقہ وافری بہ ادبیات پارسی داشت۔ و بلسنہ زبان اردو و پنجابی و پارسی شعر مے سرود۔ در خطاطی ہم ماہر بود۔ و با موسیقی علاقہ داشت۔ دیوانش باسم مناقبات دستگیر بہ چاپ نگذشتہ است

از جملہ آثار نثری او انوار القادر میباشد کہ شامل احوال بزرگان سلسلہ است۔

ز جریدۂ نعت بگذر مجو نادت — بر طلب تو بکوم اگر آمدہ باشی

دگر کہ تیر ز اثر سوے نیم بگذرد — دل نیاید بغیر از نگہت تو نگہ کسے

ز گل بجوئے تو نہ دیدمی کہ ما عنقا — پیش از تو نگہت زگلستان برآمد

---

[۱۸] سلیم التواریخ تاریخ قدیم (اعلیٰ) طبع ۱۹۱۲ء حاشیہ صفحہ ۴۳۰ ۔ شرافت

Marfat.com

رباعی

اے خاک درت کس ار کشد در دیدہ — حق بین و حقائق آشنا گردیدہ
ہر چند خدا نہ دیدہ لیکن بخدا — آنکس کہ ترا دید خدا را دیدہ

سواد اعظم از مسیحا ہم نے آید — تو اے دردت بجانم دردہائم را دوا بینی [19]

(۳)

مولوی محمد عبداللہ قریشی ۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی کے مقدمہ میں لکھتے ہیں ۔

" حکیم غلام قادر اثر قادری (پیدائش ۱۲۷۱ھ مطابق ۱۸۵۴ ۔ انتقال ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء) جو لبستی شیخ درویش، جالندھر کے رہنے والے تھے خلیفہ ابراہیم کے مکتب میں گرامی کے ہمدرس تھے ۔ انہوں نے طب کی دنیا میں بڑا نام پیدا کیا ۔ " [20]

اولاد | آپ کے آٹھ فرزند ہوئے ۔ جو سب پیرزادہ کہلاتے ہیں ۔

۱ ۔ پیرزادہ غلام حیدر ۔ متولد ۳ محرم ۱۲۹۷ھ ۱۷ دسمبر ۱۸۷۹ء ۔ تاریخی نام ان کا "غلام الصادق" تھا ۔ کچھ عرصہ تحصیلداری رہے ۔ پھر ایک درویش سائیں دینے شاہ مجذوب کی نظر پڑ گئی ۔ تو ملازمت ترک کر کے فقیر ہو گئے ۔ اور قلندرانہ زندگی بسر کی ۔ مہاجرانہ سلسلہ میں پاکستان آکر ۱۳۸۰ھ ۱۹۶۰ء میں فوت ہوئے ۔ ان کا شجرہ طریقت یہ ہے سائیں دینے شاہ مجذوب ساکن بھلانہ ریاست کپورتھلہ باشندہ جالندھر ۔ مرید بابا قاسم علی شاہ ارائیں میاری پوری کے ۔ وہ مرید حاجی سید نور محمد میاری پوری کے ۔ وہ مرید سید محمد [illegible]

---

[19] تذکرہ شعرائے پنجاب ص [illegible] [20] مولانا اثر کی صحیح تاریخ ولادت ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۶ء ۔ اور وفات ۱۳۵۶ھ ۱۹۳۷ء ہے جیسا کہ میں نے متن میں درج کی ہے ۔ [21] مقدمہ مکاتیب اقبال بنام گرامی ص ۱۵ مطبوعہ زریں آرٹ پریس ۶۱ ریلوے روڈ لاہور ۔ اپریل ۱۹۶۹ء ناشر شیر احمد ڈار ڈائرکٹر اقبال اکادمی پی ۔ ۶ ۔ ۲۳ ۔ بلاک ۶ ۔ پی ۔ ایس ۔ سی ۔ ایچ ۔ سوسائٹی ۔ کراچی نمبر ۲۹ ۔ شرافت ۔

Marfat.com

بہاری پوری، ریاست کپورتھلہ کے۔[۲۲] اس سے آگے سلسلہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہ رح کی وساطت سے حضرت نوشاہ بالنجاہ رح کو ملتا ہے۔

۲۔ پیرزادہ عبدالحمید صاحب۔ متولد پنجشنبہ وقت عصر ۲۷ رجمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۱۱ھ ۶ ردسمبر سنہ ۱۸۹۳ء۔ تاریخی اسماء اختر علی۔ محمد بیدار بخت۔ ہادی اصغر۔ پہلے جالندھر میں وکالت کرتے رہے پھر پاکستان آکر ملتان میں سکونت اختیار کی۔ ایڈووکیٹ تھے جب کبھی یہ مجھے ملتے۔ تو حضرت غوث الاعظم رح کی گیارھویں کی مناسبت سے گیارہ روپے نذرانہ مجھے دیا کرتے۔ سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں وفات پائی۔

۳۔ پیرزادہ مظفرالدین صاحب۔ متولد سنہ ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء۔ ان کا نام تاریخی ہے۔

۴۔ پیرزادہ غلام سرور صاحب۔ متولد ۳ رذی الحجہ سنہ ۱۳۱۶ھ ۱۴ راپریل سنہ ۱۸۹۹ء تاریخی نام۔ اعظم شہ۔ ہے۔ ایم اے تک تعلیم پائی۔ پہلے کچھ عرصہ وکالت کی۔ پھر جا کے چیمہ ضلع سیالکوٹ کے اسکول میں ہیڈ ماسٹر رہے۔

۵۔ پیرزادہ غلام اصغر صاحب۔ متولد ۶ رذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ھ ۲۲ رفروری سنہ ۱۹۰۴ء انٹرینس تک تعلیم رکھتے ہیں۔

۶۔ پیرزادہ عبدالمجید صاحب متولد پنجشنبہ ۲۴ رشوال سنہ ۱۳۲۳ھ ۲۱ ردسمبر سنہ ۱۹۰۵ء اب پاکستان میں سکونت رکھتے ہیں۔

۷۔ پیرزادہ علی اکبر صاحب متولد ۲۷ رمحرم سنہ ۱۳۲۷ھ ۱۹ رفروری سنہ ۱۹۰۹ء۔ تاریخی نام۔ شیخ عبدالشاہد۔ ہے۔ بی اے تک تعلیم تھی۔ سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں لاہور چیمبرلین روڈ پر میں نے ان سے ملاقات کی خیق النفس کے مرلفن تھے۔ اپنے والد صاحب کی تصنیف انوار القادریہ کا اصل خطی نسخہ ان کے پاس تھا۔ اب وفات پا چکے ہیں۔

---

[۲۲] بیاض گنجینہ شرافت علی ص ۱۳۱۔ شرافت۔

Marfat.com

۸ - پیرزادہ محمد مختار صاحب۔ مولد یکم ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء
یہ تاریخی نام سے موسوم ہیں۔ ۱۳۴۹ھ میں جب جالندھر گیا، اُس وقت دسویں جماعت
پڑھتے تھے۔

یارانِ طریقت آپ کے مریدوں کا حلقہ تو بہت وسیع تھا لیکن یہاں چند خواص کے نام
لکھے جاتے ہیں۔

۱	حکیم شیخ محمد ایوب بن نعمت اللہ بن نور محمد بن فقیر بخش بن محمد اکرم۔	لائل پور
۲	حکیم شیخ محمد علی حکیم حاذق ولد شیخ محمد ایوب	رضا آباد
۳	مولوی ولی محمد	اُگی ضلع جالندھر
۴	ماسٹر احمد بخش ریاض	پیر حیاں کلاں
۵	شرف الدین ارائیں	پیر حیاں خورد
۶	عبدالرحمٰن ولد شرف الدین ارائیں	〃
۷	محمد بخش ارائیں	〃
۸	عبداللہ ارائیں	〃
۹	امام الدین ارائیں	〃
۱۰	علی بخش	کلیانی ضلع
۱۱	محمد بخش المعروف بگا بافندہ	〃
۱۲	ڈاکٹر فقیر محمد	امرتسر
۱۳	علامہ جیلانی رامپوری	رامپور
۱۴	نبی بخش ارائیں	〃
۱۵	ماسٹر عزیز بخش بافندہ	〃
۱۶	فتح محمد ارائیں	〃

Marfat.com

۱۷ سائیں بوٹا ارائیں جالندھری ریاست بہاول پور

تاریخ وفات | مولانا غلام قادر شاہ اثر کی وفات بعمر چوراسی ۸۴ سال بروز یکشنبہ ۱۰ بجے دن
اٹھویں شوال ۱۳۵۶ھ ایکہزار تین سو چھپن ہجری مطابق بارہویں ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء ایکہزار نو سو
سینتیس عیسوی بموافق اٹھائیسویں ۲۸ مگھر ۱۹۹۴ بکرمی ایکہزار نوسو چورانوے بکرمی میں بعہد
سلطنت ایڈورڈ ہشتم ولد جارج پنجم ۲ ہوئی۔ سنہ دو جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار بستی شیخ درویش متصل جالندھر میں اپنے آباواجداد کے جوار میں ہے۔

مادہ تاریخ

"اثر شاہ نام آوراں" ۱۳۵۶ھ

Marfat.com

(۴۸)

غلام محمد

حاجی غلام محمد سیاح امرتسری

آپ سائیں سنتھے شاہ بھنگالی والے کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم زاہد۔ عابد متشرع مرتاض تھے۔

سیاحت بلاد مقدسہ آپ نے حرمین الشریفین کا حج کیا۔ پھر ملک عراق۔ عرب شام فلسطین کی سیر کی۔ اکثر مقابر انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی زیارات سے مشرف ہوئے۔ جن میں بیت المقدس۔ نجف اشرف۔ کربلائے معلی۔ بغداد شریف کی زیارتیں خاص قابل ذکر ہیں۔

اولاد نوشہ سے فیض پایا آپ متعدد مرتبہ درگاہ شریف حضرت نوشہ گنج بخش رح پر زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ اور صاحبزادگان اولاد حضور سے بھی فیض پایا۔ علاقہ راجوری میں سید اللہ جوایا نوشاہی رح شمی کی زیارت و ملاقات سے مشرف ہوئے۔

میرے (مترافت کے) ساتھ بہت محبت کیا کرتے۔ جب دربار شریف آتے مجھ کو ضرور ملتے۔ اپنے سلسلہ کے بعض مشائخ کے حالات کتاب ہذا میں درج کروائے۔

یاران طریقت آپ کے خواص دردیش یہ تھے۔

۱ میاں علی بخش راٹیں ساکن ویرانوالہ ضلع جالندھر۔ ریاست کپورتھلہ۔ ۲ میاں نور محمد نام راٹیں ہے۔

۲ میاں نور محمد ڈوگر۔ ساکن بھودیل ضلع جالندھر۔ ریاست کپورتھلہ۔

سال وفات حاجی غلام محمد کی وفات ۱۳۵۷ھ ایکہزار تین سو ستاون ہجری ۱۹۳۶ء ایکہزار نو سو چھتیس عیسوی میں بعمر حاج ششم ہوئی۔ قبر جھبیا ضلع امرتسر ہے۔ مادہ تاریخ "نور رحمان گوں"

Marfat.com

(۴۹)

غلام محی الدین

میاں غلام محی الدین سندرپوری

آپ میاں حسین شاہ ولد حاجی الحرمین میاں نواب علی شاہ سندرپوری کے بیٹے اور اپنے چچا میاں محمد فاضل کے مرید تھے۔ دیوان مست عمر نے قادری بوستان میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

کیہہ میں وصف بیاں سناواں تے اوہ نور خزاناں
شیدا اسدا اکمل زمانہ مست عمر دیواناں

محمد فاضل دے گھر ایہو قمر فلک دیاں چمکاں
ہر اک نظر اوہدی مشتاقی ہر سر طرفے دمکاں

سارے کہتے وچوں سوہنا سوہنیاں نالوں سوہنا
وچ پنجاب ولی سبکندے واہ وا اسدا ہوناں

اوٹ پتیماں ماں غریباں مددگار سقیماں
عاقل عامل کامل فاضل اندر عشق علیماں

جا بجا محمد فاضل سی ایہ مرد سوہلے دا
خاص فنا فی الشیخ مراتب دسدا ہر نوں سارا

محمد صالح دا ایہ بھائی واہ وا مرد رباناں
ولی خدا دا پاک نسب توں مست عمر دیواناں

عجب حلیم خلیق طبیعت صاحبزادے والی
ہمدا منتھا ہر ویلے امر عادت بھولی بھالی

سخن انہاندے جیوں پھلاں دی خوشبویاں ہر پاسے
کرن تاثیر پنچھر جگرے دکھیاں دین دلاسے

صفتوں سوہنا وصفوں سوہنا ذات صفاتوں سوہنا
ولی رباناں مرد یگاناں عالی اسدا ہوناں

پوتا خاص نواب علی دا سندرپور دا والی
حسین شاہ دا جگر پیارا مولا کرم کیتا سی

نام غلام محی الدین جدھا سی سوہنا اسم پیارا
جا بجا دلیاں دی آہ مرد اکا بریا

جنہاں شرف زیارت پائی خبر اونہاں نوں ساری
ایدوں درجہ بالا اسدا جو ہیں صفت پکاری

اے پر موت نہ دتی مہلت تھوڑے بڑے دہاڑے
ہویا مسافر ملک عدم نوں نہ کوئی عذر چتارے

مست عمر کجھ ادب تقاضا پیش نظر اتھ آوے
حال شہادت ذکر نہ لکھیا جیوں صدر روح پیا کھاوے

Marfat.com

(۵۰)

غلام نبی

مولوی غلام نبی برقندازی پھاگلوی

آپ بابا روشن شاہ برقندازی لدھیانوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ قوم راجپوت سے موضع پھاگلہ ضلع جالندھر کے نمبردار تھے۔ ہزاروں روپیہ کی جائداد اور زمین کے مالک تھے۔ دینی علم میں کافی ملکہ تھا۔ ہمیشہ شہر لدھیانہ میں جاکر نماز جمعہ ادا کیا کرتے۔ ابتدا میں مولوی عبدالعزیز نقشبندی کے مرید ہوئے تھے مگر ان سے اپنا مقصد حاصل نہ ہوا۔ آخر بابا روشن شاہ نوشاہی برقندازی کے حلقہ ارادت میں داخل ہو کر مرتبہ کمال کو پہنچے۔

آپ سالک طریقت تھے۔ آپ کا فیض عام تھا۔ آپ جب قوالی سنتے تو ردنا جاری ہو جاتا۔ بہت رقیق القلب تھے۔

یارانِ طریقت آپ کے ہاتھ پر کافی لوگوں نے بیعت کی۔ مگر آپ کے اکابر خلیفوں میں مولوی رمضان شاہ ولد مولوی ولایت شاہ لدھیانوی اس وقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں شہر لائل پور میں سکونت رکھتے ہیں۔

تاریخ وفات مولوی غلام نبی کی وفات نویں رمضان ۱۳۴۵ھ ایکہزار تین سو پینتالیس ہجری مطابق چودہویں مارچ ۱۹۲۷ء ایکہزار نو سو ستائیس عیسوی میں بعمر ۷۸ سال جاری بجم دلدایڈورڈ ہفتم ہوئی ۱۸ سنہ اٹھارہ جلوسی تھا۔ آپ ظہر کی نماز کے فرض پڑھ رہے تھے کہ نماز میں ہی انتقال کیا۔ قبر پھاگلہ شریف ضلع جالندھر میں ہے

مادہ تاریخ "خواجہ خلق" ۱۳۴۵ھ

Marfat.com

شجرہ فقرائے مولوی غلام نبی برقنداز

مولوی رمضان شاہ ولد مولوی ولایت شاہ آجکل شہر لائل پور۔ محلہ گورو نانک پورہ۔ گلی
میں سکونت رکھتے ہیں۔ صاحب زہد و عبادت ہیں طبیعت اخفا پسند ہے ضعیف
العمر ہیں۔ نوے سال کے قریب عمر ہوگی۔ بڑے مودب، خلیق اور حلیم ہیں
۱۳۷۷ھ میں درگاہ شریف حضرت نوشہ گنج بخش رح پر زیارت کے لئے
آئے تو میری پہلی مرتبہ ان سے ملاقات ہوئی۔ اب میرے مخلص کرم فرماؤں
سے ہیں۔ ان کے چار بیٹے۔ میاں صابر علی۔ میاں محمد لبسین۔ میاں محمد طعس
اور میاں محمد حاکیم اسوقت موجود ہیں۔ اور دو پوتے محمد نعیم و جابر علی
پسران صابر علی موجود ہیں سلمہم اللہ تعالیٰ۔

ان کے مریدوں کا حلقہ وسیع ہے۔ باشریعت صوفی مشرب ہیں۔

- میاں صابر علی فرزند اکبر۔ ساکن محلہ گورو نانک پورہ۔ لائل پور
- میاں محمد لبسین فرزند دوم۔ گھڑی ساز۔ راجہ بازار۔ راولپنڈی
- میاں محمد طعس فرزند سوم۔ انگلینڈ میں ملازم ہیں۔
- میاں محمد حاکیم فرزند چہارم۔ یہ مجذوب الطوار ہے۔ ساکن لائل پور
- مولوی شاہ محمد ولد تاج محمد بمشیرہ زادہ و داماد۔ لائل پور
- مستری غلام محمد مرحوم لدھیانوی
- صوفی عبدالواحد۔ مالک دواخانہ قادری نوشاہی۔ گوجرانوالہ۔

یہ مرتاض و مجاہد ہیں اپنے مشائخ کے حالات انہیں نے قلمبند کر کے مجھ کو
(شرافت کو) دیئے۔ جو داخل کتاب ہذا کئے گئے۔

Marfat.com

شجرہ فقرائے مولوی غلام نبی برقندازیؒ

مولوی رحمان شاہ ولد مولوی ولایت شاہ بلائل پوری

- صوفی محمد یونس پہلوان - گوجرانوالہ
- منشی احسان الحق - گوجرانوالہ - ماہر علم تصوف و توحید
- میاں تاج الدین امرتسری - گوجرانوالہ
- حاجی برکت علی - گوجرانوالہ - یہ روزانہ نو سے ہزار ۹۰۰۰ بار اسم ذات کا ورد کیا کرتے ہیں۔
- صوفی عبدالحق - حافظ آباد - ضلع گوجرانوالہ
- بابو محمد انور - مالک انور ویلج - کھنڈ بازار گوجرانوالہ - یہ عاشقان نوشاہ عالیجاہ سے ہیں - ہیرے (شرافت کے) ساتھ بھی عقیدت رکھتے ہیں۔
- صوفی عبدالمجید - سکنہ گلی نمبر ۳ - گوبند گڑھ - گوجرانوالہ - مستری کا کام کرتے ہیں - مسئلہ وحدت الوجود کے قائل ہیں۔
- بابو بشیر الدین - سمن آباد - لاہور - یہ پہلے سات سو [illegible]
- بابو ہمایوں ولد بشیر الدین - سمن آباد - لاہور - [illegible] پہلے روزے رکھے - پھر بیعت ہوئے۔
- بابا عطا محمد حجام - کرشن نگر - لاہور۔
- میاں امیر الدین جلد ساز - متصل جامع مسجد [illegible]
- میاں محمد عاقل - اولیٹی [illegible]
- مولوی صوفی مہر علی - خطیب جامع مسجد [illegible]

Marfat.com

شجرہ فقرائے مولوی غلام نبی برقندازیؒ

مولوی رمضان شاہ ولد ولایت شاہ ۔لائل پوری

- مُلّا فتح محمد ۔لائل پوری ۔ تجارت پیشہ ہے ۔
- صوفی محمد رفیق ۔ جھنگ صدر ۔
- میاں محمد نذیر عابد ۔ جھنگ صدر ۔
- میاں عبدالرشید دری باف ۔ جھنگ صدر ۔
- میاں عبداللطیف دری باف ۔ جھنگ صدر ۔
- میاں محمد جمیل شیر فروش ۔ جھنگ صدر ۔ یہ ہر سال اپنے پردادا مرشد بابا روشن شاہؒ کا عُرس کیا کرتے ہیں ۔
- مستری غلام نبی ۔ ساکن کراچی ۔ صاحب علم اور نیک بخت ہیں ۔
- میاں اسمٰعیل دھوبی لدھیانوی مرحوم ۔ بعمر نوّے سال انتقال کیا ۔ اپنے مرشد صاحب سے عمر میں بڑے تھے ۔
- ڈاکٹر ماسٹر مولوی قمرالدین لدھیانوی مرحوم ۔
- میاں محمد زمان مجذوب لدھیانوی

یہ کسی شاہی خاندان سے تھے ۔ مادری زبان فارسی تھی ۔ ہر وقت دن رات بیدار رہتے ۔ سوتے ہرگز نہ تھے ۔ سیرانی درویش تھے ۔ کہیں لاپتہ ہی فوت ہو گئے ۔

صوفی گلزار محمد نقشبندی ۔ محلہ ترسن مگر گجرانوالہ ۔ عبدالغفور بسوران ۔ گوجرانوالہ ۔ "

صوفی محمد دین ۔ "

محمد صدیق جلد ساز ۔ بھاٹی چوک لاہور ۔ ملاوٹی ننگ

Marfat.com

شجرۂ فقرائے مولوی غلام نبی برقندازیؒ

مولوی رضوان شاہ لائل پوری

مولوی محمد دین مسکین سمرہؒ

ان کے والد کا نام قاسم علی ولد غلام محمد بن عبدالقادر بن روشندین شیخ انصاری آبائی وطن موضع بوپارائیاں ضلع جالندھر ہے۔ پیدائش ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء میں ہوئی۔ مدرسہ گلزار اسلام نوشاہیہ میں پرائمری تک پڑھا۔ وہیں شادی ہوگئی۔ ہجرت کے سلسلہ میں لائل پور آ گئے۔ اور مولوی رضوان شاہ سے بیعت کی۔ اور جامع مسجد فاروقیہ کے خطیب ہو گئے۔ اور محلہ ناظم آباد میں مدرسہ قادری نوشاہی قائم کیا ہے جس میں سینکڑوں طلباء قرآن مجید کی تعلیم پاتے ہیں۔ مسجد کے متولی۔ اور مدرسہ کے ناظم بھی ہیں۔ ہر روز اہل طریقت کا ان کے پاس مجمع رہتا ہے۔ نوشاہیوں کا ڈیرہ مشہور ہے۔ ان کا لڑکا عبدالقیوم متخلص بہ زار اسوقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں دینی تعلیم پاتا ہے۔ مولوی صاحب میرے (شرافت کے) ساتھ بھی عقیدت رکھتے ہیں۔ اور خط و کتابت رکھتے ہیں۔ ایک مکتوب میں مرزنامہ اس طرح لکھا ہے

"جناب قبلہ و کعبہ حضور پُرنور فیض گنجور فخر نوشاہیاں۔ رئیس المورخین۔ نبراس المحققین۔ علامہ وقت فہامہ زمان حضرت سید شریف احمد صاحب شرافت"

مولوی صاحب نے غلام رسول برق ہاشمی ڈوگوی کے جواب میں ایک تحقیقی مقالہ لکھا جس میں برق کی خوب علمی تلعی کھولی ہے۔ اردو اور پنجابی میں شعر بھی کہتے ہیں اور مسکین تخلص کرتے ہیں۔ اردو کا ایک قطعہ یہ ہے ؎

خدارا مجھ پہ ہو جائے نگاہِ باسخا نوشہ
میں ہوں سرکار کے دربار کا ازلی گدا نوشہ
نگاہِ لطف ہو مسکین پر اور ابنِ مسکین پر
ہو علمِ دین خدا کے واسطے ہم کو عطا نوشہ

Marfat.com

مولوی مسکین صاحب کا پنجابی کلام حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی توصیف میں کچھ
میاں لکھا جاتا ہے

نوشہ پاک دا پاک دربار عالی جتھے ملک یئے سیس جھکاؤندے نے
رحمت غوث دی برسدی دنے راتیں بھر بھر جھولیاں منگتے لیاؤندے نے
عاشق جاں نے سیس جھکان اوتھے مڑ کے پھیر نہ اتاں اٹھاؤندے نے
خالی جاں تے آن بھرپور ہو کے بھکھے جاں تے رج کے آؤندے نے
سچا یار سچیار سرکار عالی کرم جدھے تے خاص فرماؤندے نے
محمد دین مسکین نے دنے راتیں ثنا ں والڑے کرم کماؤندے نے

نوشہ پاک دے پاک دربار وتے نوشہ نوشہ داورد پکاردا جل
نوشا نوش مے نوش مے نوش آکھن تے نوں قلب دا جام ستوار دا جل
نوں پیر دا کعبہ مے عاشقاں دا قدم قدم تے سجدے گذار دا جل
نوں ہستی دا بند مسکین کر کے جیدا نام سرکار دلدار دا جل
عرض مند انوں نوشہ دا نام مے بے مقصد پورا نہ ہوندا تے پھرئیں نیوں
میرا نفس جیہڑا نیوں یار دا اے جیکر ادھورا نہ ہوندا تے پھرئیں نیوں
میرا دفتر جو شیطان سیاہ کیتا جیکر گیا نہ دھوندا تے پھرئیں نیوں
بے ادب مسکین جو دلیدا روز حشر نہ روندا تے پھرئیں نیوں

نوشہ پاک عرفان دے بین سورج جنہاں عارفاں دی رہنمائی کیتی
روشن شمع بن کے دیکھو سالکاں لئی جگہ جگہ تے خوب روشنائی کیتی
لوڑ جتھے مریداں نوں پئی کدھرے نوشہ پاک نے مشکل کشائی کیتی
دتا تار مسکین نوں شوہ وچوں جدوں نوشہ دے دردی گوائی کیتی

Marfat.com

شجرۂ فقرائے مولوی غلام نبی سرشندارزی

مولوی رمضان شاہ لائل پوری

سیال رحمت علی المتخلص بسلیمی

والد کا نام سبز دین ولد فتح محمد قوم ٹوک۔ ان کی پیدائش ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء میں ہوشیارپور میں ہوئی۔ پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ اسوقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں لائل پور میں موجود ہیں، میرے (شرافت کے) ساتھ بھی عقیدت رکھتے ہیں۔ نمونہ کلام یہ ہے

سی

کر ملا لبو نوشہ پاک دیو نوری نوشہ دی ٹھاٹھاں پئی مار دے ہے
حوصلہ ہمت دی حاجت نہیں ہی کوئی نظر ساڈ سدول پیا مرکاوے ہے
اندر کیہاں ہووے گناہ سارے نوشہ پاک دی خدمت پئی کر دے ہے
بیلا ہر شہر فے بیلی ایہ سبق دیندا نوشہ پاک دے بول پئی کر دے ہے

ے

دم دم تیکر دھمال دھمیاں شہ نوشہ پاک دی پاک سرکار دیاں
نیفض نوشہ دا سو ہر نسیم ہر نماں لکھاں دیہاڑیاں کل سنسار دیاں
نوشہ پاک دے ذکر جو کرن پیارا، رہے نہ بیڑیاں اوس گلزار دیاں
صدقے بیلی میں ہر شہر دی ذات اتوں کلاں دسیاں خدمتاں ہر دیاں

Marfat.com

ف

(۵۱)

فتح خاں

سائیں محمد فتح علی خاں المعروف فتح خاں قلندر راولپنڈی والے

آپ کا نام فتح علی خاں تھا۔ مشہور فتح خاں تھا۔ آپ سائیں محمد علی نوشاہی ہاشمی قوم کشمیری راولپنڈی والے کے مرید و خلیفہ تھے۔ شہر راولپنڈی نوشاہی محلہ میں سکونت رکھتے تھے۔ آپ کو حضرت نوشہ گنج بخش رح سے بہت عقیدت تھی۔

تصنیفات

متعدد تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔

۱۔ گنجینہ قادری نوشاہی | یہ رسالہ پہلی مرتبہ سنہ ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء میں بنام "رد شنضمیر" چھپا اس کے بعد دوسری مرتبہ سنہ ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپا۔ اس میں دس باب ہیں ۱ ذکر اللہ و آیات ۲ شریعت ۳ طریقت ۴ حقیقت ۵ حکم بیعت ۶ اقسام بیعت ۷ حکمت بیعت ۸ شرائط مرشد ۹ شرائط مرید ۸ آداب مرید ۹ ذکر حلقہ ۱۰ وظائف مرید۔

اس رسالہ کے صفحات ۵۲ ہیں۔

۲۔ لمعات التصوف | یہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء میں ختم ہوا۔ اور اسی سال اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں طبع ہوا۔ اس میں دس باب ہیں۔ ۱ تصوف ۲ ذکر ۳ فکر ۴ مجاہدہ ۵ مشاہدہ ۶ مراقبہ ۷ مکاشفہ ۸ فنافی الشیخ ۹ فنافی الرسول ۱۰ فنافی اللہ۔

اس پر بعنوان "یادگار" یہ عبارت لکھی ہے۔ "یہ کتاب لمعات التصوف خاندان قادری نوشاہی و سرآمد سلسلہ عالیہ نوشاہیہ سلطان العارفین سرتاج المحققین حضرت

Marfat.com

پیر حاجی محمد الملقب بہ نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ جاوید یادگار ہے"

اس رسالہ کے صفحات ۸۰ ہیں۔ یہ رسالہ قادریہ منزل درکشاپ روڈ راولپنڈی میں لکھا گیا۔

۳۔ مجموعہ ابیات | یہ پنجابی منظوم کلام ہے۔ سنہ ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں اسلامیہ مسلم پریس لاہور میں چھپا اس میں ایک سیحرفی اور بارہ ماہ اور ایک کافی حضرت نوشہ صاحب کی تعریف میں لکھی ہے۔ سیحرفی میں سے دو شعر لکھے جاتے ہیں۔

الف الف نے اُلف کمال سیتی وچ جگ دے نور ظہور کیتا
کیتا اپنے نور تھیں نور نبی نوشہ نبی دے نور مسرور کیتا
نوشہ گنج تاں بحر عرفان دائے نال نعیض دے جگ معمور کیتا
اللہ ناں دے نال خطاب دے کے نوشہ اولیاں وچ مشہور کیتا

ط طلب مینوں نوشہ دیکھنے دی ساہنیاں نوں ہکراں تیاریاں میں
دل چاہیوندا ماہی دے ویس جاواں پراں ماہیے ماراں ہن اُڈاریاں میں
سارے غم تے دُکھڑے پھول ہسان نالے درد حقیقتاں سہاریاں میں
فتح خاں نوں لاگل واسطائی نوشہ نصاں دے غماں نے ماریاں میں

بارہ ماہ بطور مسدس لکھے ہیں۔ ایک بند یہاں لکھا جاتا ہے۔

مگھر موڑ مہاراں نوشہ پادیں کوئیں بھلا دے جی
شہر مدینہ کریں رنگینہ فیر ملیں آچا دے جی
شاہ سلیماں نوری بن کے دان کریں دتا دے جی
نوشہ بن کے بھورے والا ساہنیں پال سوہے یائی
گو جھا روگ پرم دا سیئے دن دن روز سوا یائی
واہ واہ ساقی نوشہ ہادی شوق شراب پلا یائی

Marfat.com

— ایک کافی طویل لکھی ہے جس کے دو شعر یہ ہیں۔

اے خوش وای فجر دی جائیں　　نوشہ دے در سیس نوائیں
حالت ساری کھول سنائیں　　جو میں نال وچ یاں نی
موڑ مہاراں آ گھر باراں　　چیتر بہاراں آیاں نی

یار یاراں دل پاون پھیرے تیں کیوں نہ بہلاویاں نی
نوشہ نوشہ کر کے رووان　　ہنجھ یاں دے وچ پروان
نہ دن آرام نہ راتیں سووان　　پھر دے وانگ سوداویاں نی
موڑ مہاراں آ گھر باراں

۴۔ تذکرۃ الشیخ | آپ نے یہ کتاب اپنے پیر طریقت سائیں محمد علی کشمیری راولپنڈی والے کے حالات میں لکھی ہے۔ اس کے متعلق رسالہ قادری نوشاہی میں لکھا ہے۔

"تذکرۃ الشیخ۔ ع صلائے عام ہے ہر شخص نکتہ داں کے لئے : سردار اتقیا۔ سید الاولیا۔ سلطان المحبوبین۔ امام العارفین حضرت محمد علی صاحب قدس سرہ العزیز کے نام نامی اسم گرامی سے کون ناواقف ہے۔ آپ کے سوانح پاک اور حالات بابرکات کے پڑھنے کے لئے ایک زمانہ مضطرب اور بے چین تھا۔ الحمد للہ کہ آپ کے عاشق صادق اور خلیفہ برحق عالی جناب فیض مآب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین۔ واقف طریقت۔ واصل حقیقت حضرت محمد فتح علی خاں صاحب قادری نوشاہی مدظلہ العالی نے اپنے قلم عشق رقم سے آپ کی پاک و مقدس زندگی کے نادر و نایاب واقعات یکجا جمع کر کے کتاب کی صورت دائم فرمائی۔ اس کے پڑھنے سے ناظرین و سامعین کو حسب ذیل فوائد حاصل ہوں گے۔ ۱۔ دنیا سے بے رغبتی ۲۔ دنیا سے نفرت اور خدا کی محبت ۳۔ نفس اور شیطان کے مکر و فریب سے آگاہی ۴۔ روحانی و اخلاقی فوائد۔ گویا یہ کتاب طریقت اور استاد اخلاق ہے۔" (الاسلام ص ۳۵ شمارہ ۱۱ جلد ۱۴۴۲ھ ۱۹۲۴ء)

Marfat.com

۵۔ ماہنامہ قادری نوشاہی | آپ نے ایک ماہوار رسالہ بنام قادری نوشاہی اپنی سرپرستی میں لاہور سے جاری کرایا، ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ دسمبر ۱۹۲۳ء میں جاری ہوا۔ اور ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ جولائی ۱۹۲۴ء میں بوجہ عدم توجہی خاندان کے بند ہو گیا، اس کی ادارت چوہدری سلطان علی ساکن چک لدن ضلع گوجرانوالہ نے کی۔

سجع مہر | آپ کی مہر کا یہ سجع مولانا محمد عنایت اللہ وارث کوٹی نے بنایا۔ جو آپ کی سب کتابوں کے خاتمہ پر چھپا ہوا ہے۔ ؎

علی اکبر چو فیض بخشید با محمد علی بدر دلں

مطیع فرمان اہل عرفاں شدہ محمد فتح علی خاں

اس میں آپ کے دادا مرشد سید علی اکبر۔ اور آپ کے مرشد محمد علی کا نام پہلے مصرع میں آیا ہے۔

اہلیہ محترمہ | آپ کی اہلیہ کی وفات شب پنجشنبہ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ میں ہوئی اس کی قبر پر یہ کتبہ تحریر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اہلیہ محترمہ فتح علی خاں — زاہدہ بود عارفہ بحیاں

سوئم تاریخ از جمادی اوّل — بستہ رخت سفر زدنیا فاں

روز پنجشنبہ وقت نصف اللیل — گشت واصل برحمت رحماں

سال تاریخ گفت ہاتف غیب — خوش نصیبش باد در باغ جناں

۱۳۶۵ھ

یلوح الخط فی القرطاس جہرا — وکاتبہ رحیم فی التراب

یاران طریقت | آپ کے خورد مرید یہ تھے۔ ۱ مولوی احمد الدین کاتب۔ گھٹیالہ۔ ضلع گوجرانوالہ

۲ سید لعل بادشاہ۔ مصنف گلدستہ مناقب ۳ چودھری اللہ دتہ چیمہ سعید پوش۔ گھٹیالہ

۴ مولوی محمد امین۔ ساکن کراچی۔ جس نے گلدستہ مناقب چھپوایا ۵ نور محمد "

۶ میاں عبد الحکیم۔ محلہ حبیب گنج لاہور۔

Marfat.com

مدحیہ شعر | آپ کے مرید سید لعل بادشاہ نے اپنے رسالہ گلدستہ مناقب میں ایک پوری سیحرفی آپ کی مدح میں لکھی ہے۔ اس میں سے ایک شعر یہ ہے۔[1]

عالی شان مکان نشان اُچا فتح سائیں دا عجب دربار ہے جی
سدا فیض دا چشمہ ہے جاری جو پیوند اشکر گذار ہے جی

زمانہ وفات | سائیں فتح خاں کی وفات منگلوار ۲۵ شعبان ۱۳۷۱ھ ۲۰ مئی ۱۹۵۲ء میں ہوئی

مدفن | آپ کی قبر شہر راولپنڈی کے نوشاہی محلہ (سابقہ ارجن نگر) میں اپنے پیر صاحب سائیں محمد علی کے حلقہ درگاہ میں ہے۔ مشرقی قبر آپ کی ہے۔ اور مغربی قبر آپ کی اہلیہ محترمہ کی ہے۔

مادہ تاریخ

"فضیلت دوام" ۱۳۷۱ھ

---

[1] گلدستہ مناقب مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور۔ صفحہ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

(۵۲)

فتح محمد

سائیں فتح محمد پنڈی اعواناں والے رح

آپ رئیس العابدین۔ قدوۃ الکاملین تھے۔ والد کا نام میاں کرم دین ولد میاں خدا بخش بن میاں عبدالنبی تھا۔ آبا و اجداد سے نعمت فقر موروثی رکھتے تھے۔ موضع پنڈی اعواناں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں سکونت تھی۔

بیعت طریقت آپ کی بیعت میاں سلطان شیر ولد میاں اکبر علی نوشاہی سیالوی ساکن ڈڑوآ شریف (اکبرآباد) ضلع گجرات سے تھی۔ وہ مرید شیخ گوہر شاہ ولد شیخ ماہی شاہ سلیمانی رح کے تھے۔ اسی طرح یہ شجرہ بیعت بوساطت حضرت شیخ عبدالرحمن پاک پٹن والے رح کے حضرت غوث گنج بخش رح کو منتہی ہوتا ہے۔

زیارت پیر صاحب آپ کے مرید میاں کرم دین کشمیری ٹھیکیدار سوکوی رح سے منقول ہے کہ آپ عرصہ آٹھ سال تک بلاناغہ رات کو پنڈی اعواناں سے چل کر موضع ڈڑوآ میں اپنے پیر صاحب کی زیارت کو حاضر ہوتے رہے اور اس عرصہ میں گھر والوں کو بالکل پتہ نہ چلنے دیا، سرگی کو واپس پہنچ جایا کرتے۔

عبادت و ریاضت آغاز شباب سے ہی آپ کو عبادت کا شوق تھا۔ شب و روز ریاضات و مجاہدات میں سرگرم رہتے۔ ساٹھ سال تک صائم الدہر رہے۔ افطار کے وقت ایک گلاس دودھ سے افطار کرتے اور سحری کے وقت ایک گلاس دودھ سے روزہ کھولتے۔ اس کے علاوہ کبھی کوئی غذا استعمال نہیں کی۔ اور نماز تہجد کا ساٹھ سال تک آپ کی تہجد بھی فوت نہ ہوئی۔ اور آپ کہتے تھے کہ جو کچھ حاصل ہوا ہے

Marfat.com

نماز کے ذریعہ ہی حاصل ہوا ہے۔ نوافل اور تلاوتِ قرآن مجید اور وظائف قادری نوشاہی کے پورے پابند تھے۔

نماز معکوس | ابتدائے احوال میں آپ پاؤں میں رسّہ ڈال کر چھت سے باندھ دیتے اور رات کو نماز معکوس ادا کیا کرتے۔ ایک بار انقباض کی حالت میں پاؤں میں رسّہ ڈال کر لوگوں کو کہا کہ مجھے میاں میہوں شیخپوری رح کے مزار کی چار دیواری کے گرداگرد زمین پر گھسیٹیں۔ چنانچہ اسی حالت میں سات مرتبہ آپ کو گھسیٹا گیا۔ آپ پر انبساط کی حالت طاری ہوگئی۔

بند چلہ کرنا | آپ نے ویسے تو بہت چلے کئے۔ لیکن ایک چلہ پورے نو ماہ کا کیا۔ حجرہ کا دروازہ بند کرا دیا۔ نو ماہ کے بعد زندہ اور صحیح سلامت نکلے۔

قبر کا چلہ | ایک مرتبہ آپ کو میاں میراں بخش ولد سلطان بالا سجادہ نشین نوشہرہ نے اور آپ کے مرشد میاں سلطان مشیر ڈوگر والے نے قبر میں چلہ بٹھایا۔ قبر میں لٹا کر اس پر تختہ بچھا کر اوپر مٹی ڈال کر قبر بنا دی۔ آٹھ پہر کے بعد آپ کو نکالا۔ اس وقت آپ بالکل بے حس و حرکت تھے۔ آپ کے پاس قوالی شروع ہوئی۔ کافی دیر کے بعد آپ کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور آپ پر وجد کی حالت طاری ہوگئی۔ اور اٹھ کر رقص کرنے لگے۔

وجد و رقص | آپ کے جسم کا نچلا حصہ بوجہ کثرت چلہ کشیوں کے کمزور ہو چکا تھا۔ آپ اٹھ کر بخوبی چل پھر نہیں سکتے تھے۔ مگر جب سماع کے وقت آپ کو وجد ہوتا تو اٹھ کر تندرستوں کی طرح وجد و رقص کرتے۔

زیارات بزرگاں | آپ کی ٹانگیں چونکہ کمزور تھیں۔ اس لئے جب کبھی نوشہرہ شریف یا ماہیں پال شریف جانا ہوتا تو پیٹھی پر بیٹھ کر جاتے اور جب کبھی مریدوں پر جانا ہوتا تو پالکی میں جایا کرتے۔ کئی مرتبہ حضرت نوشہ صاحب رح کے دربار شریف پر آنے

Marfat.com

اور میرے (شرافت کے) ساتھ بڑے خلوص و آداب سے پیش آتے رہے۔

موضع دھاماں میں ڈیرہ کرنا | آپ نے پنڈی اعواناں سے رہائش منتقل کر کے قصبہ للارلموسئے سے مغربی جانب موضع دھاماں کے قریب جنگل میں ڈیرہ لگایا۔ وہیں مخلوق خدا حاضر ہو کر فیضیاب ہوتی رہی۔

وفات کے بعد کرامت

رحمت ولد نواب کوجر ساکن ٹوپہ عثمان بیان کرتا ہے کہ سائیں فتح محمد وفات سے آٹھ سال بعد مجھ کو خواب میں ملے۔ اور کہا کہ تم حضرت نوشہ صاحب رح کے روضہ اطہر پر جا کر سلام کرو۔ اور حضرت قبلہ شاہ غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی کو میرا سلام سائیں پال شریف جا کر بیعت کرو۔ میں آپ کے حسب الارشاد وہاں پہنچا۔ اور ۱۳۷۲ھ میں اُن کی بیعت سے مشرف ہوا۔

اولاد | آپ کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ صرف ایک بیٹی ہے۔ جو آپ نے صاحبزادہ منظور الحق ولد علی بہادر خاں گکھڑ کے ساتھ بیاہ دی۔ اور اپنا وارث اسی کو بنایا جو اب ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں سجادہ نشین ہے۔ اور عُرس وغیرہ کرتا ہے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱	صاحبزادہ منظور الحق گکھڑ	داماد	دھاماں ضلع گجرات
۲	سید صدر الدین ولد شاہ رانا نوشاہی	برخورداری	مُردہ ،،
۳	سائیں علم الدین ترکھان		للارلموسئے ،،
۴	سید محمد شاہ گیلانی		سوکھلاں ،،
۵	میاں کرم دین کشمیری	ٹھیکیدار	،، ،،
۶	میاں سمندا		،، ،،
۷	مولوی عبد اللہ کرال		،، ،،

Marfat.com

۸	سائیں محمد حسین فقیر	سُوک کلاں	ضلع گجرات
۹	سائیں علم الدین گوجر۔ صاحب سلسلہ تھا۔	چھوکر	〃
۱۰	سائیں نظام الدین گوجر	〃	〃
۱۱	سید عالم شاہ	جھنڈیوال	〃
۱۲	سائیں مراد علی جوجی۔ چودہ ۱۴ سال۔ صائم الدہر رہے	〃	〃
۱۳	سید عبدالغنی شاہ	گوھڑ	〃
۱۴	سائیں بہادل ولد کالو گوجر	ٹوبہ عثمان	〃
۱۵	حافظ مفضل احمد گوجر	ڈھل کسکا	〃
۱۶	سائیں مفضل گوجر	ڈھل کالو	〃
۱۷	حاجی محمد بخش	چک کرال	〃
۱۸	میاں محمد عالم صوفی ولد آلہ بخش تاننده۔ متوفی ۲۰ رجب ۱۳۸۳ھ دسمبر ۱۹۶۳ء ۱۴ ربوہ سمت ۲۰۱۹ بہ	دریا جلیانی	〃
۱۹	میاں گلاب شاہ	مجاور درگاہ شاہ دولہ دریائی	〃
۲۰	سائیں رحمت علی غرث گھونگرو	سوہاوہ	سیالکوٹ
۲۱	ڈاکٹر حاجی غلام محی الدین		لائل پور
۲۲	سردار علی بہادر خاں گکھ	لیٹی	راولپنڈی
۲۳	پیر محبوب شاہ	مجاور درگاہ داتا گنج بخش	لاہور
۲۴	میاں قمر الدین	〃	〃
۲۵	سائیں جلال	یکی دروازہ	〃
۲۶	چوہدری سراج الدین دعوبی		〃

Marfat.com

مسطورات میں ہے

۲۷ مائی بیگم بی بی ۔ بیس سال صائمۃ الدہر رہی ۲۰ چھوکر گجرات

۲۸ حاجن حاکم بی بی ککے زئی کنجاہ* "

۲۹ مائی جھنڈی مجاورہ درگاہ داتا صاحب لاہور

تاریخ وفات | سائیں فتح محمد کی وفات سوموار۔ بوقت نماز فجر پانچویں رمضان ۱۳۶۲ھ ایکہزار تین سو باسٹھ ہجری بطابق چھٹی ستمبر ۱۹۴۳ء ایکہزار نو سو تینتالیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم وضو کرتے ہوئے ہوئی۔ سنہ آٹھ جلوسی تھا۔ بدھوار کے روز دفن ہوئے۔

مدفن | آپ کی قبر موضع دھاماں۔ اور موضع سیدا براہیم کے قریب قصبہ لالہ موسے ضلع گجرات سے مغرب کی طرف ہے۔ مریدوں نے قبر پر گنبد بنوا دیا ہے۔ پاس مسجد اور کنواں ہے۔ درخت سایہ دار بہت ہیں۔

مرثیہ و تاریخ

از مولوی عبدالحکیم صاحب

کیا بتائیں نیرنگیاں اس مجلس ترتاب میں
کیوں ہوئیں خاموشیاں اس محفل خوشتاب میں

کس کی سکتہ گوئی سے ہیں بزم میں آئیں چلیں
کس کے غم میں ہچکیاں لیتے ہیں آہ و تاب میں

بزم میں جب ہو نہ ساقی اور نہ ساغر بھرے
انظر طوفاں ہو کئی بے نوا رہے غرقاب میں

ہے یہاں آہ و بکا آنسو کے پرنالے بہے
ہو گئے ہیں خواجہ [illegible]

پیر با رو شنضمیر با عبادت ہیں ولی
تجھ سا [illegible]

زہد بدایت میں تجھے کامل اور سرتاج عمل
[illegible]

دم بہ تجھے ثابت قدم اور قدم بے دم تجھے حر در
[illegible]

قبر میں در سفر میں اور حشر میں یکساں سفر
[illegible]

Marfat.com

سینہ تھا قندیلِ یادِ حق ہر دم صبح و شام — ماتھا تھا جس کا تجلّی مارتا مہتاب میں
دانت تھے تسبیح کے موتی جلوہ میں دیتے طراز — دل کو کھو لیتے تھے مَن سے کیا تھا حُسنِ خطاب میں
یوسفی زلفیں سیاہ میں چہرہ نورانی عجیب — دامنِ شب تار سے چمکا ہے چاند سحاب میں
آج کامل پیرِ دنیا سے سفر اب کر گئے — مرثیہ کا ہو گیا شور و شغب پنجاب میں
قادری نوشاہیوں سے ہو تو دیکھا جائے گا — لے گیا فتحِ محمد فتح اسم دہاب میں
یاد کرتے تھے کبھی خوش سانس سے دلدار شریف — اور فرماتے تھے مجھ کو فیض ہے اس باب میں
بادلوں کی فوج مل کر مرثیہ کرنے لگی — رات کی آغوش سے دامن سیہ شب تاب میں
اے مریداں باصفا فرقت کا پہلو چھوڑ دو — کم نہ ہو گی مرقدِ مرشد کی فیض مآب میں
جانتے ہو نافہ کی حرکت میں کیا پیچیدگی — رہتی ہیں خوشبوئیاں ہر وقت مشکِ ناب میں
طالبو اس قبر کا کچھ قدر کرنا چاہیے — روضۂ اخفر یہ جانا رسم ہے اصحاب میں

سالِ تاریخ وصالِ حق مُنا عبدالحکیم
ایہ ہو گئے منظورِ حق ۔ آیا جواب نتاب میں

۶۲ ۱۳ھ

Marfat.com

(۵۳۱)

فقیر محمد

بابا فقیر محمد گھئے والیہ رح

والد کا نام نظام الدین قوم چیمہ۔ گھئے والہ ضلع گوجراں والہ کا باشندہ تھا اِس کے آباؤ اجداد موضع رُڈالہ۔ مضافات وزیرآباد سے یہاں آئے تھے۔ عام طور پر لوگ اِس کو "بابا فقیر یہ رُڈالیہ" کہتے تھے۔

یہ حضرت مولانا سید محمد امین مختار السالکین خلف الصدق مولانا سید حافظ قُل احمد پاکزات نوشاہ ثانی برخورداری سابسنپالوی رح کا مرید اخلاصمند تھا۔

عبادات وعادات یہ نماز روزہ کا پابند تھا۔ نوافل۔ کلمہ طیبہ۔ درود شریف ہزار کا ورد کیا کرتا۔ ابیات صوفیائے کرام۔ جنمل کافیات بلھے شاہ اور اشعار علی حیدر اور ابیات سلطان باہو رح پڑھا کرتا۔ کچھ عرصہ اپنے پیر کے پوتے اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی قدس سرہ کے ساتھ سفر میں خلیفہ وخادم بن کر رہا۔ درگاہِ حضرت نوشہ صاحب رح۔ خانقاہِ شاہ عبدالرحمٰن پاک پٹن پر حاضر ہوا اور دربار امام علی الحق سیالکوٹی رح کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اسکی عمر چھیاسی سال تھی۔

اولاد اس کا ایک بیٹا غلام محمد نام موجود ہے۔

عہ فیض محمد شاہی خلفی ہذا ششم دلم ۱۵۲ شرافت۔

Marfat.com

ق

(۵۴)

قادر بخش ؒ

بابا قادر بخش روشن شاہی لاہوری ؒ

آپ شاہ عالمی دروازہ لاہور کے باشندہ تھے پیشہ تارکشی کیا کرتے ۔ بابا مراد بخش لاہوری ؒ سے بیعت کر کے خلافت پائی ۔ وہ مرید بابا سدے شاہ لاہوری کے ۔ وہ مرید بابا سلطان شاہ روشن شاہی شیر گڑھی ؒ کے ۔

آپ نے اپنا ڈیرہ گورستان میانی صاحب لاہور میں رکھا ۔ یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے ۔

شجرۂ فقرائے بابا قادر بخش لاہوری ؒ

ڈاکٹر چوہدری محمد عبداللہ ایم ڈی ایچ ۔ گڑھ مہاراں سنگھ ۔ امرتسر ۔ ہجرت کے سلسلہ میں چانیوال ضلع ملتان میں چلے آئے ۱۹۵۸ء میں موجود تھے ۔

سائیں مستان علی منگل میاکن رسول پور ہرنام سنگھ ضلع گورداسپور

مولوی عبدالجلیل عرف محمد جمیل صاحب منگل ۔ موضع مانک رائے ضلع ہزارہ میں رہتے ہیں ۔ بڑے عالم فاضل متقی نیک اخلاق ۔ دیوبند کے سند یافتہ ہیں ۔ میرے خاص دوستوں سے ہیں ۔ کتاب صلوات الرسول مجھ کو عطا کی ۔ ۱۳۷۸ھ ۱۹۵۸ء میں مجھے ملے تھے ۔

سائیں مسکین علی کھوکھر ۔ ساکن مہورہ بجلی گھر ۔ ڈاکخانہ رام پور ضلع مظفر آباد ۔ ریاست جموں ۔ چند سال درگاہ عالیہ پاکر حمائیہ پر مقیم رہی ۔ بھڑی شریف مجاور رہے ہے ۔

Marfat.com

(۵۵)

قادر شاہ

بابا قادر شاہ برقندازی لاہوری رح

یہ فقیر سید ظہور الدین بخاری برقندازی لاہوری رح کا مرید تھا۔ بابا جھلے شاہ کے تکیہ میں رہتا تھا۔

مولوی نور احمد چشتی لاہوری رح نے تحقیقات چشتی میں احوال تکیہ جھلے شاہ بیرون بھاٹی دروازہ لاہور میں لکھا ہے۔

"یہاں ایک فقیر قادر شاہ نامی لنگڑا رہتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ میں خادم فقیر ظہور الدین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر سیالکوٹ کا ہوں۔"[1]

---

[1] تحقیقات چشتی ص ۲۴۲۔ شرافت

Marfat.com

ک

(۵۶)

کرم الٰہی

میاں کرم الٰہی رسول پوری رح

آپ میاں شاہ محمد ولد میاں سلطان احمد رسول پوری رح کے چھوٹے بیٹے تھے۔ بیعت وخلافت اپنے بڑے بھائی میاں محمد بخش رح سے تھی۔

تعلیم | آپ نے قرآن مجید اپنے بڑے بھائی صاحب سے پڑھا۔ کچھ درسی کتابیں بھی پڑھیں۔ پھر فارسی علم ادب اور صرف ونحو کا علم رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں ایک مولوی صاحب سے حاصل کیا۔ میاں محمد بخش نے شعروں میں یہ واقعہ نظم کیا ہے۔

ے

چھوٹا بھائی کرم الٰہی شوق الٰہی ماہی ہو خیال محال تمامی چال علم دی چاہی
یارب روزی بخشن کشادی آہی کر دامن پوری علم عمل وچ حلم حکم وچ خاص ہووے منظوری
قرآن مجید اسانھیں پڑھیا وت کتابیں لگا باہجھ علم ہور دنیا دا نہ چاہے اُسرا
مُڑ کے شوق زیادہ ہویا پڑھن رسول نگرا مولوی صاحب نائب شرع دا نائب فخر فقرا
مولوی صاحب نور عجائب بخشش برد اجیئوں پڑھاون وچ دریغ نہ رکھدے ایہا خبر ہے بیئوں
کرم الٰہی سبق پڑھایا مولوی نظم نثر دا وچ کتاباں سیر کرایا واقف عرب عجم دا
فعل فاعل مفعول تمامی مولوی کرم کمایا
صرف نحو دا اس نوں دے کے علموں فیض کرایا

Marfat.com

دعائیہ اشعار | آپ کے بھائی صاحب نے آپ کے متعلق یہ دو دوہڑے دعائیہ لکھے ہیں۔

ے

ک کرم الٰہی نے کرم کریں رکھیں شرم توں اپنے نام دائی
اسدے غم نے مار کے تم کیتا کم بھل گیا صبح شام دائی
تیرے ففضل دے مایجھ طبیب ناہیں دارو کریں غریب غلام دائی
محمد بخش زلیخا دے وانگ کڑکے قدر الف توں ہو گیا لام دائی

ے

ک کریم رحیم رحمان توہیں دارو بخشائیں ہر بیمار اُتے
کرم الٰہی نے فضل دی بوندیائیں جیویں ساون مانگھ وار اُتے
لاتقنطوا آپ فرمایائی ساڈا صدق ہے اوس قرار اُتے
محمد بخش بے کار بدکار جیہا کرد مہر او ہے گنہگار اُتے

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں محبوبہ عالم۔ مرحوم

۲ میاں شیر عالم۔ مرحوم

مدفن | آپ کی قبر موضع جوجیانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

Marfat.com

(۵۷)

کرم الٰہی

بابا کرم الٰہی چک نہالو ضلع سیالکوٹ

والد کا نام بابا رتّا قوم کھوکھر پیشہ تجاری تھا۔ آبائی وطن موضع اکبر آباد ضلع سیالکوٹ تھا۔ آباواجداد وہاں سے منتقل ہو کر موضع چک نہالو ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے۔ یہ ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوا۔

بیعت طریقت | بابا کرم الٰہی، حضرت مولانا سید محمد امین مختار السالکین ابن سید حافظ فضل احمد پاکپٹن نوشاہ ثانی برخورداری ساہنیانوی کا مرید راسخ الیقین تھا۔ اپنے شیخ کا اور اُن کی اولاد کا خدمتگار تھا۔

عبادت | نماز پنجگانہ پر مواظبت رکھتا۔ نماز عشا کے بعد آیت کریمہ اکتالیس مرتبہ پڑھا کرتا۔ کلمہ شریف اور درود شریف کا وِرد بھی کرتا۔ روزہ ہائے رمضان کا پابند تھا۔ پہلی عمر میں اس پر غربت و افلاس کا دَورہ تھا۔ پھر اپنے پیر و مُرشد کی دعا سے ثروت حاصل ہوئی۔

اخلاق و عادات | صدق و صفائی اور راستی میں اچھا تھا۔ حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرنے کی کوشش کرتا۔ دروازہ سے سائل کو خالی نہ جانے دیتا۔ صاف دل نیک آدمی تھا۔ اگر کوئی غریب آدمی آتا تو اپنی ضمانت پر اُس کو غلہ خرید کر دلا دیتا۔ ہر ایک شخص کو نیک مشورہ دیتا۔

جود و سخا | ہر ماہ میں گیارہویں شریف کا ختم کیا کرتا۔ چاول شیرینی پکا کر تقسیم کیا کرتا۔ ہر سال قربانی ضرور دیتا۔ زکوٰۃ و خیرات دیا کرتا۔ اپنے گاؤں کی مسجد میں چار سو روپیہ دیا

Marfat.com

اور مسجد کا چاہ بنانے میں دو سو روپیہ دیا۔ اپنی لڑکی جیواں بی بی کی شادی کی تو چار ہزار روپیہ قیمت کا سامانِ جہیز اُس کو دیا، چار بھینسیں دیں۔ اور اپنا مکان ستر روپے سے فروخت کر کے، وہ بھی لڑکی کو دیئے۔

کرامات

اس کے دَم درود اور دُعا سے اکثر بیماروں کو شفا ہوتی تھی۔ جو شخص اس کا مقابلہ کرتا خطا کھاتا تھا۔

۱۔ ایک آدمی نے اس کی لکڑی چوراکر اینٹوں کے بھٹہ میں جلائی تو خدا کے حکم سے اور اس کی غیرت سے وہ بھٹہ کچا رہا۔ [1]

۲۔ موضع فولادپور کے ایک زمیندار نے اس کی مخالفت کی تو اُس کو یہ سزا ملی کہ جب وہ کنواں چلاتا تو اس کی زمین سیراب نہ ہوتی۔ پانی کھیتی تک نہ پہنچتا۔ [2]

عملیات

دشمن کے لئے | اگر کسی کے مقابلہ پر جانا ہوتا تو یہ شعر پڑھ کر جاتا تو فتحیاب ہوتا۔

نصر من اللہ و فتح قریب

اولاد | اس کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ ایک بیٹی جیواں بی بی نام تھی۔ جو موضع دھونکل میں بیاہ دی،

سال وفات | بابا کرم الٰہی کی وفات بعمر ستانوے سال ۱۳۶۹ھ ایکہزار تین سو انہتر ہجری مطابق ۱۹۵۰ء ایکہزار نو سو پچاس عیسوی میں بعہد حاجی ششم ولد حاجی پنجم ہوئی۔ [3]

۱۵ھ پندرہ جلوسی تھا۔

ماده تاریخ

"شیخ مبتدی" ۱۳۶۹ھ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی ج ۴۔ ص ۶۵۲۔ [2] ایضاً ج ۶۔ ص ۸۲۹ [3] ایضاً ص ۳۹۹۔ شرافت

Marfat.com

گ

(۵۰۸)

گلاب شاہ

بابا گلاب شاہ جلالوی رح

آپ موضع جلالہ۔ ضلع گورداسپور (حال ضلع سیالکوٹ) کے رہنے والے تھے۔ اور مولوی مقبول محمد جلالوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ پنجابی میں شعر بھی کہتے تھے

مدح مولوی محمد جمیل جلالوی | آپ نے اپنے دادا مرشد مولوی محمد جمیل کی توصیف میں یہ اشعار لکھے ہیں۔

اول صفت خدائے دی بعد درود رسول — غوث الاعظم پر تے رحمت لکھ نزول

دادا مرشد مجھ دے محمد جمیل کمال — رحمۃ اللہ علیہ ہو دائم لازوال

حضرت میری عرض ہے ناں ہو داں حیران — دین دُنی دے کم جو ہون سب آسان

عرض میری اک ہور ہے خدمت وچ جناب — فرماں دے وچ قبر ہو نکتے جاں حساب

زندگانی وچ خوشی ہے ہو داں خدمتگار — روضہ پاک شریف توں ہو داں جاں نثار

گلاب شاہ دی عرض ہے وچ عالی دربار

حضرت رب زے واسطے مینوں دیہو دیدار [1]

---

[1] تونہال قادری ص ۶۱ شرافت۔

Marfat.com

(۵۹)

گوہر شاہ

شیخ گوہر شاہ سلیمانی رنملوی

آپ شیخ ماہی شاہ ولد شیخ بوج دین سلیمانی رنمل والے کے بیٹے تھے اور بیعت طریقت شیخ نظام الدین ولد شیخ عطاء اللہ سلیمانی گھنگوالی رہ سے تھی۔

آپ کا ذکر اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد حصہ سوم بہ طبقات نوشاہیہ کے چوتھے طبقہ کے نویں باب میں گذر چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔ ۱ شیخ ملک شاہ ۲ شیخ فضل شاہ ۳ شیخ محمد شاہ

سال وفات | شیخ گوہر شاہ کی وفات ۱۳۰۷ھ ایک ہزار تین سو سات ہجری مطابق ۱۸۹۰ء ایک ہزار آٹھ سو نوے عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۳۲ بتیس جلوسی تھا۔ مزار موضع رنمل۔ ضلع گجرات میں ہے۔

مادہ تاریخ

ع "پیر صاحب تیز گوہر شاہ" ۱۳۰۷ھ

شجرہ فقرائے شیخ گوہر شاہ

بابا سکندر شاہ

بابا ولی شاہ۔ ساکن مہتمن کالر ضلع شیخوپورہ

سائیں ککڑو شاہ مہتمن کالر

سائیں اسمٰعیل۔ لائل پور۔ ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء میں موجود ہے۔

پیر حیدر شاہ ٹھٹھہ قریشیاں

سائیں محمد حسین ٹرمیری۔ کھلیانوالہ

سائیں الٰہی بخش بانی مدرسہ ہذا والہ مدفون جلالپور شریف

سائیں پیراں بخش ولد الٰہی بخش

سائیں چراغ علی

سائیں فتح علی

Marfat.com

شجرۂ فقرائے شیخ گوہر شاہ سلیمانیؒ

شیخ محمد شاہ ولد گوہر شاہ متوفی سنہ ۱۳۹۰ھ

- لال حسین ولد نذر دین سلیمانی ۔ اگرویہ
- لال شاہ ولد چین شاہ سلیمانی ۔
- سائیں محمد دین مجاور درگاہ نوشہرہ
- مولوی محمد شریف فاروقی چک غازی
- سید نادر شاہ ۔ چک منجو ۔
  - مولوی عبدالکریم
- سائیں فضل داد قصاب ۔ مدفون جوئیہ کھیال
  - سائیں محمد یار ۔
- سائیں ولی شاہ
  - سائیں سراج دین
    - سائیں چراغ ۔ مجاور درگاہ گوہر شاہ
- اللہ بخش جوگی ۔ جھڑیالہ نیفا ۔
  - نور دین جوگی ۔ بھٹی بھنگو
    - محمد دین اور رمضان بھٹی بھنگو
      - آسمان جوگی بھٹی بھنگو
    - سائیں غلام محمد مدفون مکی شہباز نوالی
      - خوشی محمد ماچھی کھیڑکے
- بابا الٰہی بخش مجاور درگاہ پاک صاحب
  - سائیں محمد علی فقیر مجاور پاکپتن صاحب
  - رمضان کمہار جنیوٹی ۔ سائیں نادر علی

- بابا محمد شاہ ۔ اولاد شاہ صدر دیوان رکھانوالہ
  - مدفون خوشاب شریف سنہ ۱۳۵۳ھ
  - ۱۹۳۵ء
  - ۱۲ فروری ۱۳۶۳ھ
  - متوفی ۱۲ ذیقعدہ بمگلور
- چوہدری راجہ خان
  - سید شرف شاہ بخاری ۔ کالیکی ضلع گجرات ۔ مدفون چک پیراں تحصیل بھالیہ ضلع گجرات
    - سائیں غلام قادر ولد خوشی محمد ورڑائچ ۔ ڈھوک شہبالی ۔ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود تھے
      - احمد علی ولد رحمان کمہار ڈھوکی
  - سائیں شوق علی ماچھی ۔ کانواں بلاقہ سیالکوٹ
    - مدفون ڈھوداله ۔ ضلع لاہور
      - سائیں کرڑک علی شیخ ساکن لے جاگیر ۔ متوفی سنہ ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۶ء
        - سائیں دیگر علی کمہار لے جاگیر ۔ متوفی سنہ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء
          - سائیں جمال الدین ولد شوق علی ماچھی ۔ ڈھوداله ضلع لاہور ۔ ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء میں موجود تھا ۔
            - مولوی عمر الدین گلبرگ ۔ لاہور ۔ بروقت موجود ہے
              - حضر عاشق ولد مولوی عمر دین
        - سائیں مشیر علی ڈھوداله ۔ لاہور ۔ ۱۳۸۳ھ میں موجود تھا ۔
      - سائیں مسکین علی شیخ ۔ جھمبر خورد ضلع لاہور ۔ ۱۳۸۳ھ میں موجود تھا

Marfat.com

ل

(۲۰۱)

لال شاہ

سائیں لال شاہ جاگووالیہؒ

آپ سید غلام حسن ولد سید قطب الدین برخورداری ڈھلوالہؒ کے مرید و خلیفہ تھے موضع جاگووالہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

ہر سال تیئیسویں جیٹھ کو اپنے پیر صاحب کے عرس پر ساہن پال شریف آیا کرتے اپنے مریدوں کی جماعت ساتھ ہوتی تھی۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱	سید محمد	جاگووالہ ضلع گوجرانوالہ
۲	فتح محمد	〃
۳	اللہ بخش	〃
۴	پیر بخش	جاگووالہ
۵	پیر بخش	〃
۶	ہدایت اللہ	〃

Marfat.com

ہ

(۶۱)

ہاہنگ شاہ

بابا ہاہنگے شاہ ہردیو والے

آپ کا آبائی پیشہ باغبانی تھا۔ موضع تمسہ شریف میں پیدا ہوئے۔ بابا ہنگے شاہ تمسہ والے سے بیعت کر کے خلافت پائی اور سکونت کے لئے موضع ہردیو کو پسند کیا۔ اور وہیں بابا مراد شاہ نوشاہی رح کے مزار کی تولیت پائی۔ قلندر مشرب تھے۔

کرامت

بارش کا بند ہونا ایک مرتبہ چھبیسویں ۲۶ ہاڑ کو بابا مراد شاہ کے عرس کے موقعہ پر برسات شروع ہو گئی۔ خلقت کا کافی ہجوم تھا۔ درویش و مرید بہت آئے ہوئے تھے۔ اُن کا سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ آخر آپ نے بتوسل حضرت نوشہ گنج بخش رح حق تعالیٰ کی درگاہ میں عرض کی تو بارش ٹھہر گئی۔ اور عرس بڑے آرام سے گذر گیا۔ [1]

یادگار خلیفہ آپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ خواص مریدان یہ تھے۔

۱	بابا حضوری شاہ سجادہ نشین	ہردیو	ضلع شیخوپورہ
۲	بابا ہنگے شاہ لوہار	چک ہندو	گوجرانوالہ
۳	بابا جھنڈے شاہ	اکبر	"
۴	سائیں علی محمد	"	"

---

[1] مکتوب سائیں برکت علی درویش۔ شرافت

Marfat.com

۵ سائیں دین محمد چوڑ گیگر — کوٹ جرام — ضلع امرتسر

۶ سائیں موج علی مراسی — گھوئنڈ — 〃

۷ سائیں نور محمد ولد برکت علی مراسی — بھکنہ — 〃

تاریخ وفات | بابا ماہینگے شاہ کی وفات بعمر اسّی سال ۲۵ رمضان ۱۳۶۲ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔ قبر موضع ہردیو ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ اوپر گنبد بنا ہوا ہے

شجرۂ فقرائے بابا ماہینگے شاہؒ

بابا حضوری شاہ مراسی فقیر تھا۔ اس نے دربار بابا مراد شاہ پر مقام ہردیو مسجد تعمیر کرائی۔ کنواں لگوایا۔ باغ تیار کیا۔ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء میں بعمر یکصد سالہ موجود تھا۔ ۲۲ صفر ۱۳۸۵ھ ۲۳ جون ۱۹۶۵ء کو فوت ہوا

سائیں دین محمد چوڑ گیگر

سائیں محمد صدیق فرزند

سید مختار شاہ کشمیری — سائیں لبھا ویر دلیر — سائیں عنایت چوڑ گیگر — سائیں محمد حسین مراسی

نور پور ضلع لائل پور — ضلع سیالکوٹ — شیخوپورہ شہر — کھیوا ضلع لائل پور

سائیں صادق علی بافندہ — سائیں برکت علی سکھانہ — سائیں حفیظ نومسلم

جھام کے ضلع شیخوپورہ — باجوہ ضلع سیالکوٹ — گوبند پورہ ضلع گوجرانوالہ

محمد حسین بہاول پور

سائیں اللہ دتہ کشمیری — سائیں عبداللہ کشمیری

ساندہ۔ لاہور — لاہور

سائیں اللہ دتہ۔

سائیں غلام محمد بھلّر ضلع سیالکوٹ

سائیں چراغدین بافندہ۔ گوہاوہ — محمد شفیع۔ گوہاوہ — سائیں غلام حسین قنوری۔ گوہاوہ لاہور

یہ صاحب ادب خوش اخلاق ہے۔ میرے (شرافت کے) ساتھ بھی محبت و ارادت رکھتا ہے۔ شجرہ شریف میں سکونت رکھتا ہے۔ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہے۔

میاں اسحاق لاہور — معراجدین قنوری ڈھونڈوال لاہور — سردار علی المعروف سوڈھیوال لاہور — محمد دین ڈرائیور لاہور

بشیر احمد اختر چکلا ریاست بہاولپور — خوشی محمد المعروف کراچی علماء اہلدلائل پور — محمد رفیق راجوت لاہور — محمد صدیق چوڑ گیگر حرام کوٹ

Marfat.com

(۶۲)

محبوب عالم

مولوی حکیم محبوب عالم فاروقی بیگووالیہ رح

آپ مولوی حکیم کرم الٰہی کے فرزند اصغر اور مرید خلیفہ تھے۔ ابن مولوی غلام نبی بن میاں شرف الدین قریشی فاروقی۔ بیگووالہ ضلع سیالکوٹ میں سکونت رکھتے تھے۔ علم طب میں بے نظیر تھے۔ خلق و محبت و تصوف میں خاص مقام حاصل تھا۔ ظاہری دولت و ثروت بھی حاصل تھی۔ اکثر مرتبہ درگاہ حضرت نوشاہ عالی جاہ رح پر حاضری دیا کرتے۔ آپ کی دکان حکمت قصبہ بیگووالہ ضلع سیالکوٹ میں تھی۔

اولاد حضرت نوشہ صاحبؒ سے عقیدت آپ کو حضرت نوشہ گنج بخش رح کی اولاد میں سے حضرت سید فاضل شاہ۔ اور حضرت سید حافظ محمد شاہ فرزندان حضرت سید محمد امین مختار السالکین نوشاہی برخورداری سابنپالوی رح سے بیعت عقیدت تھی۔

حکیم ڈاکٹر حاجی محمد نواز فاروقی چشتی نظامی حافظ آبادی انساب قریش میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"آپ بلند پایہ طبیب ہیں۔ آپ نے اپنی رہائش لدھے والہ سے بیگووالہ ضلع سیالکوٹ میں تبدیل کر لی تھی۔" [1]

اولاد آپ کے تین بیٹے ہیں۔

۱۔ حکیم محمد احسن ۲ حکیم محمد افضل ۳ حکیم محمد اکبر۔

---

[1] انساب قریش ص ۹۷ شرافت

Marfat.com

تاریخ وفات حکیم محبوب عالم کی وفات ننگلوار۔ اٹھارہویں محرم ۱۳۷۵ھ ایکہزار تین سو پچھتر ہجری۔ مطابق چھٹی ستمبر ۱۹۵۵ء ایکہزار نو سو پچپن عیسوی بعہد خواجہ غلام محمد گورنر جنرل ہوئی۔ گورنری کا پانچواں سال تھا۔ قبر سبگووالہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"فرشتہ منش" ۱۳۷۵ھ

شجرۂ اولاد حکیم محبوب عالم فاروقی ؒ

- حکیم محبوب عالم فاروقی کے تین بیٹے ہیں حکیم محمد احسن حکیم محمد افضل اور حکیم محمد اکبر
- حکیم محمد احسن صاحب۔ بڑے خلیق حلیم الطبع اہل عبادت ہیں۔ اپنے باپ دادا کے سجادہ نشین ہیں سبگووالہ میں ڈیرہ حکیماں کی سرپرستی انہیں کے متعلق ہے۔ دعائے حزب البحر کی اجازت مجھ سے (شرافت سے) حاصل کی ہے۔ اسوقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں۔ ان کے تین بیٹے ہیں۔ محمد اشرف اور محمد اکمل متولد ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء۔ محمد عثمان متولد ۱۹۷۲ء فروری
- حکیم محمد اشرف بی۔ اے۔ متولد ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء۔ ان کی تاریخ ولادت مولانا عبدالرشید محبوب رقم عادل گڑھی نے یہ لکھی۔

اے حکیم وائے طبیب چرب دست — اے اخی مشفقے از مشفقاں

بعد از تسلیم و آداب و نیاز — عجز وافر انکساری بیکراں

صد مبارک باد از عبدالرشید — بر گل نو گلکاں شگفت از گلستاں

ہست آں فرزند احسن[1] خوبرو — زیں سبب محبوب عالم[2] شد عیاں

شکر للہ کار ما محمود شد[3] — زاد چوں مولود مسعود آنچناں

---

[1] محمد اشرف کے والد کا نام [2] اس کے دادا کا نام [3] اس کے ابن العم کا نام۔ شراذ۔

Marfat.com

محمد

میاں محمد پنڈی لوہاراں والے رح

خلف الرشید میاں بدرالدین بن قطب الدین بن محسن بن عبدالہادی بن عبدالواسع بن بابو بن حافظ شمس الدین بن حضرت شیر نمازی رح [1] آباواجداد سے موضع پنڈی لوہاراں ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔ بیعت طریقت میاں پریم شاہ بن میاں سلطان مست سچیاری نوشہروی سے تھی۔ صحیح الاعتقاد تھے۔

---

[1] حدیقۃ الانساب قلمی۔ شرافت

Marfat.com

(۶۴)

محمد ابراہیم

مولوی محمد ابراہیم خاں اعوان جلالوی رح

آپ مولوی مقبول محمد جلالوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ جلال شریف ضلع سیالکوٹ میں سکونت رکھتے تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ اپنے پیر صاحب کے نہایت منظور نظر تھے۔

تصنیف

آپ نے ایک کتاب بنام نور رسالہ قادری تالیف کی جس میں اپنے مشائخ طریقت سلسلہ قادری نوشاہی کے مختصر حالات بالترتیب درج کئے ہیں۔ لیکن سید عبدالوہاب سے لے کر مخدوم سید محمد غوث لاہوری رح تک صرف نام لکھے ہیں۔ اُن کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب کا دیباچہ سورۂ فاتحہ اور درود ہزارہ کے بعد اس طرح شروع ہوتا ہے

"دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

اللہ تبارک و تعالیٰ جل و علیٰ شانہٗ نے اس گلشنِ ہستی کو جب کتمِ عدم سے وجود بخشا اور صنعتِ بوقلموں و پیدائشِ گوناگوں سے مزین فرمایا۔ تو اس تمام موجودات میں حضرت انسان کو ایک خاص نعمتِ عظمیٰ یعنی دردِ دل عطا فرما کر اشرف المخلوقات کے معزز خطاب سے مخاطب فرمایا۔ اور اسی درد کو ذریعہ نجات بنایا۔"

یہ کتاب مجددی پریس امرتسر میں ۲۴ نومبر ۱۹۱۰ء کو چھپی۔ اس کے ۸۰ صفحات ہیں۔ سطور فی صفحہ تیئیس ۲۳ ہیں۔

اس میں ختم شریف خواجگان قادری نوشاہی اسطرح پر لکھا ہے۔

Marfat.com

۱	بسم اللہ شریف	۷ بار	۱۶	دادبیداد یاغوث اعظم	۱۱ بار
۲	درود ہزارہ بمعہ سیدنا	۷ بار		رس فریاد یاغوث اعظم	
۳	سورۂ فاتحہ	۱۱ بار		وقت امداد یاغوث اعظم	
۴	سورۂ اخلاص	۱۰۰ بار	۱۷	خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہ	۱۰۰ بار
۵	سورۂ کوثر	۱۰۰۰ بار		یاحضرت شیخ	
۶	کلمہ مجید	۱۱ بار		عبدالقادر جیلانی المدد	
۷	یاحیّ یاقیوم لَآ اِلٰہَ	۱۱ بار	۱۸	بس غریبم مستمندم بے سروسامان فقیر	۱۰۰ بار
	اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ			یامحمد حاجی شاہ گنج بخشا دستگیر	
	کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ		۱۹	اَغِثْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ	۱۱۱ بار
۸	یابَاقِیُ اَنْتَ الْبَاقِیْ	۱۱ بار		اَلرَّحْمٰنُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ	
۹	یاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ	۱۱ بار		اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ	
۱۰	یاکَافِیَ الْمُهِمَّاتِ	۱۱ بار	۲۰	سورۂ فاتحہ	۱۱ بار
۱۱	یَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ	۱۱ بار	۲۱	سورۂ اخلاص	۱۱ بار
۱۲	یَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ	۱۱ بار	۲۲	سورۂ فلق	۱۱ بار
۱۳	یَامُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ	۱۱ بار	۲۳	سورۂ نصر	۱۱ بار
۱۴	بحق شیخ دین معروف کرخی	۱۱ بار	۲۴	سورۂ الناس	۱۱ بار
	کہ درباں علی موسیٰ رضا بود		۲۵	درود ہزارہ	۱۱ بار
۱۵	یاغوث اَغِثْنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہ	۱۱ بار	۲۶	رسم دزدت	۱۰۰ بار

ہزاراں درود ہزاراں سلام
حبیب الٰہی نبی کریم

بارواح احمد ثواب این کلام
قسیم جسیم نسیم وسیم

Marfat.com

بار دارِ یاراں شفیع مذنبیں — بار دارِ فرزندِ آں شاہِ دیں
بار دارِ آں چار یاراں دیں — بآں چار دہ خانوادہ گزیں
بار دارِ ہمہ فقر خیر البشر — بار دارِ اُستاد مادر پدر
بمہدی و ہم آل و اصحاب کل — بآں چار دہ پاک معصوم کُل
بار دارِ پیغمبراں مُرسلاں — ز آدم بہ ایں دم ہمہ مومناں
بکن نظرِ رحمت بہ پیراں تمام
طفیلِ محمد علیہ السلام

۲۲۶

سینہ تھا قندیلِ یادِ حق ہر دم صبح و شام — ماتھا تھا جن کا تجلّی مار تابِ ماہتاب میں
دانت تھے تسبیح کے موتی جلوہ میں دیتے طراز — دل کو کھو لیتے تھے مَن سے کیا تھا حُسنِ خطاب میں
یوسفی زلفیں سیاہ میں چہرہ نورانی عجیب — دامنِ شب تار سے چڑھتا ہے چاند سحاب میں
آج کامل پیرِ دُنیا سے سفر اب کر گئے — مرثیہ کا ہو گیا شور و شغب پنجاب میں
قادری نوشاہیوں سے ہو تو دیکھا جائے گا — لے گیا فتح محمد فتح اسم و ہاب میں
یاد کرتے تھے کبھی خوش تا مس دُرِ دامن شریف — اور زمانے تھے تجھ کو فیض ہے اس باب میں
بادلوں کی فوج مل کر مرثیہ کرنے لگی — رات کی آغوش ہے دامن میں شب تاب میں
اے مریداں باصفا فرقت کا پہلو چھوڑ دو — کم نہ ہو گی مرقدِ مرشد کی فیض آب میں
جانتے ہو نافہ کی حرکت میں کیا پیچیدگی — رہتی ہیں خوشبوئیاں ہر وقت مشکِ ناب میں
طالبو اس قبر کا کچھ قدر کرنا چاہیے — روضۂ اخفر یہ جانا رسم ہے اصحاب میں

سالِ تاریخ وصالِ حق سُنا عبدالحکیم
ایہ ہو گئے منظورِ حق ۔ آیا جواب شتاب میں

۶۲ ۱۳ھ

Marfat.com

(۶۵)

محمد حکیم

میاں محمد حکیم برقنداز ی جنڈیالوی لاہوری رح

آپ کے والد کا نام میاں شیر احمد تھا۔ ابن محمد بخش بن گل محمد بن محمد مقصود بن تیمور علی۔ قوم کھوکھر راجپوت۔ جنڈیالہ کلسیاں ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت مولانا محمد اعظم میرووالی رح کے مرید صادق الاعتقاد تھے۔ اپنے پیر صاحب کے بڑے شیدا و اخلاصمند تھے۔

لاہور میں سکونت اختیار کرنا آپ صاحب علم تھے۔ ایگزیمز آفس ایس ٹی سیکشن لاہور میں کلرک رہے۔ گاؤں سے اپنی رہائش لاہور، محلہ عثمان گنج۔ اعظمیہ سٹریٹ میں منتقل کر لی۔ اپنے پیر صاحب کی تصنیف کتاب تحفۃ الفقرا المعروف نذر رسولی یونین سٹیم پریس لاہور سے چھپوا کر شایع کی۔

اوراد وظائف آپ صاحب عبادت و ریاضت تھے۔ اپنے پیر صاحب کے فرمودہ وظائف و اوراد پر پابندی سے مشغول رہتے۔ آپ کے اوراد یہ تھے۔

۱۔ نماز عشا کے بعد ہر روز یا مغنی گیارہ سو گیارہ ۱۱۱۱ مرتبہ

۲۔ جمعہ کے روز یہ دعا ایک سو بار پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِیُٔ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ترکیب وظیفہ آیت کریمہ آپ نے اس طرح طریقہ لکھا ہے۔

Marfat.com

اول آیۃ الکرسی مع قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ ۔ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ الخ
سات مرتبہ پڑھ کر جہات ستہ کی طرف پھونک مارے ۔ اس کے بعد گیارہ بار درود شریف
اول پڑھ کر بیچ میں آیۃ کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
حسب مقدار مقررہ پڑھ کر بعد میں گیارہ بار درود شریف پڑھے ۔ پھر آیۃ الکرسی مع
معوذتین مذکورہ بالا پڑھ کر جہات ستہ کی طرف طریق اول کے برعکس پھونک مارے ۔
جائے مقررہ پر سوا گز کپڑا کے جائے نماز پر پڑھی جائے جو سفر اور حضر میں کام دے سکے ۔
پرہیز ۔ گوشت ہر قسم ۔ انڈا ۔ مولی ۔ دال مسور ۔ پیاز و لہسن خام و پختہ ۔

اگر پرہیز والی اشیاء میں سے کوئی چیز غلطی سے کھالے تو سورۂ رعد کی
آخری گیارہ آیات سات مرتبہ پانی پر دم کر کے پیئے یعنی اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ سے
لے کر اخیر تک ۔

زکوٰۃ پورے ہونے کے بعد ۔ روزانہ نماز فجر کے بعد چھبیس ۲۶ بار وظیفہ دائمی
کیا کرے ۔ اس وظیفہ میں پرہیز کوئی نہیں ۔

اگر کوئی کام پڑ جائے وظیفہ روزانہ کے علاوہ چھبیس ۲۶ بار پڑھ کر مناسب
اشیاء پر دم کر کے دیوے ۔

پند و نصائح آپ نے وظائف پڑھنے والوں کے لئے یہ نصائح لکھی ہیں ۔

۱ درود شریف صحیح پڑھنا ۔
۲ سونے وقت کلام ترک کرنا ۔
۳ سفر میں الائچی رکھ کر وظیفہ پڑھنا ۔
۴ آنکھ اور زبان کی پرہیز ۔
۵ تہجد کی نماز کا پابند ہونا ۔
۶ بوقت تہجد مسواک ضرور کرنا ۔

Marfat.com

۷ قُلْ هُوَ اللّٰہ کی ترکیب چاند کے عروج اور زوال کے لحاظ سے۔

۸ یہ وظیفہ ہمیشہ روزمرہ بلاناغہ کرنا چاہیے۔

۹ راز بالکل پوشیدہ رکھنا۔ ضبط رکھنا۔ بھید نہ کھولنا۔

۱۰ کسی کا عیب دیکھو تو پردہ ڈالنا۔

مکتوبات

آپ کے تین مکتوب یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

مکتوب بنام برادر بزرگ ڈاکٹر محمد عظیم ساکن خبڈیالہ کلسیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

ل

مکرم معظم جناب اخوان صاحب مدظلہٗ

السلام علیکم۔ جناب کا نوازشنامہ ملا۔ کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی عزیز عبدالغنی کے دشمنوں کو چیچک کا پڑھ کر بہت فکر ہوا۔ اللہ تعالیٰ بطفیل پنجتن پاک بحق غوث پاک اپنے شفاخانہ فیض عام سے شفا دیوے۔ آمین۔ ثم آمین۔ اور اس زحمت کو رحمت سے بدل دے۔ آمین ثم آمین۔ والدہ غلام حسین بہت فکر کرتی ہے اور تاکید کرتی ہے کہ دوسرے روز خط لکھا کریں۔ جواب جلدی۔ اس خط کے دیکھتے ہی فوراً عزیز کی خیریت سے مطلع فرما دیں۔ توقف نہ ہو۔ والد صاحب ہمشیرہ صاحبہ کو سلام۔ عزیزہ غلام فاطمہ صغریٰ و غلام فاطمہ کو دعا۔ برخوردار نور حسین عبدالغنی کو پیار و شعر و رازی حال پرسان و حاضرین کو سلام و نیاز۔ خوردوں کو دعا۔ بزرگوں کو سلام والدہ غلام حسین کی طرف سے سب کو سلام و پیار۔ غلام حسین مظفر علی و شبیر رسول سے سلام و دست بوسی۔

فقط کمینہ احقر محمد حکیم ز ر لاہور

۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ

Marfat.com

(۲)

مکتوب بنام برادر بزرگ ڈاکٹر محمد عظیم ساکن جنڈیالہ کلسیاں۔

مکرم معظم جناب اخوان صاحب جی دام فیوضکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ سے رخصت ہو کر بخیریت نارنگ پہنچا۔ برخورداری مجید بیگم اسی روز عزیز محمد انور کے ساتھ ۱۱ بجے کی گاڑی میں لاہور پہنچ گئی ہوئی تھی۔ عزیز محمد انور کے گھر لڑکی پیدا ہوئی ہے۔

نسخہ ارسال خدمت ہے۔ ہوالشافی

سفید ۲ تولہ۔ سجی لوٹہ کھار پاؤ پختہ۔ پہلے سجی کو کوٹیں۔ اور آدھ سیر پختہ پانی میں ڈال دیں۔ پھر اُس کو کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھ دیں۔ جب نصف پانی سے کچھ زیادہ رہ جاوے تو ڈیڑھ چھٹانک نوشادر دیسی اُس میں ڈال دیں۔ جب پانی خشک سا ہو جاوے۔ تو اُس کا نکڑہ بنا کر سفید کی ڈلی اُس میں رکھ دیں۔ کسی مٹی کی کجی میں رکھ کر گلحکمت کر کے (یعنی کجی کے وجود پر بھی پتلی پتلی مٹی ہو) دھوپ میں رکھ دیں۔ منہ پر مٹی اچھی لگا دیں۔ شام کو دس یا بارہ سیر خانگی اُپلوں میں آگ دیویں۔ صبح نکالیں اور نکڑہ پیس لیں۔ خوراک دو چاول مکھن میں۔

یہ کشتہ قوت اعصاب جسیمی۔ آتشک۔ وجع المفاصل کے لئے نہایت مفید ہے نامرد کے لئے راہو مچھلی کے سر کے شوربے سے غذا کھلائیں۔ غذا نان گندم۔ اگر راہو مچھلی کا سر نہ ملے تو گوشت مرغ بریاں سے کھلائیں۔ روغن زرد زیادہ کھاویں بغیر ضرورت نہ بنا دیں۔ فقط۔

بمشیرہ صاحبہ نے جو سندوری دی تھی۔ اُس کے مبلغ چار روپیہ ملے ہیں۔ آج سونا مبلغ چھبیس ۲۶ روپیہ تولہ ہو گیا ہے۔ سندوری بائیس ۲۲ روپیہ تولہ کے حساب سے

Marfat.com

فروخت ہو گئی ہے ۔ سب کو میرا سلام عرض کر دیویں ۔

خاکسار احقر محمد حکیم از لاہور ۔

(۳)

مکتوب بنام منشی برکت علی ۔ بنگلہ نمبر ۔ شاہدرہ ۔ ضلع شیخوپورہ

۷۸۶

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

مکرم معظم جناب منشی صاحب ۔ زاد لطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ بتقریب سعید شادی کتخدائی برخوردار فیض رسول بتاریخ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۸ مئی ۱۹۳۹ء بروز سوموار دعوتِ ولیمہ قرار پائی ہے ۔ براہِ نوازش بتاریخ مقررہ پر قدوم رنجہ فرما کر رونقِ مجلس فرماویں ۔ مکرر عرض ہے کہ فضل الٰہی کو ہمراہ لاویں ۔

نوٹ وقت ولیمہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک ۔

المکلف نیاز مند محمد حکیم عثمان گنج بیرونِ کشمیری دروازہ لاہور

اولاد | آپ کے چار بیٹے ہوئے ۔

۱ میاں منظور حسین ۔ ۲ میاں غلام حسین ۔ ۳ میاں مظفر علی ۔ ۴ میاں فیض رسول ۔

تاریخ وفات | میاں محمد حکیم کی وفات منگلوار انتیسویں ۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ مطابق چودہویں ۱۴ جولائی ۱۹۴۲ء ایکہزار نوسو بیالیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی سنہ ساقط جلوسی تھا ۔

مادہ تاریخ

"محمد حکیم مظہر الٰہی" ۱۳۶۱ھ

Marfat.com

میاں محمد حکیم کی اولاد کا مختصر تذکرہ

میاں محمد حکیم کے چار بیٹے ہوئے منظور حسین ۔ غلام حسین مظفر علی اور فیض رسول میاں فیض رسول اس وقت کراچی میں ہیں ۔ یہ بھی حضرت مولانا محمد اعظم میرووالی رح کے مرید ہیں، ان کا ایک مکتوب یہاں درج کیا جاتا ہے جو انہوں نے بنام برادر عم زاد ڈاکٹر عبدالغنی ویکسی نیٹر بمقام منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ لکھا ۔ یہ ہے ۔

مکتوب

از ناظم آباد کراچی ۔

باسمہٖ

برادر محترم ۔ دام الطافکم ۔

السلام علیکم ۔ مجھے یہاں آئے ہوئے تو پندرہ روز ہو گئے ہیں مگر افسوس کہ یہ آپ کو ابھی تک عریضہ نہیں لکھ سکا ۔ دراصل پہلے دس روز تو ریسٹ ہاؤس میں ٹھہرا اور مکان ڈھونڈتا رہا ۔ اب مکان ملا ہے تو کراچی کے مچھروں نے ناک میں دم کر رکھا ہے بار بار آپ کا ملیریا اور ویکسی نیشن کا محکمہ یاد آ رہا ہے ۔ بچے غالباً اگست میں آئیں گے ۔ کیا آپ بھی ان کے ساتھ آئیں گے ۔ میرے لائق کوئی کام ہو تو ضرور لکھیں ۔ والسلام

گھر میں سب کو السلام علیکم خصوصاً صوفی نذر خلیفہ اقبال ۔ برادر مکرم و مکرم سلیم چشتی صاحب کو ۔

احقر فیض رسول ۱۹ جون ۱۹۷۰ء

(۱۴ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ)

میاں فیض رسول کا ایک لڑکا الطاف رسول نام ہے تعداد [illegible]

اسوقت ۱۹۹۲ء / ۱۴۱۳ھ میں موجود ہیں ۔ اس لیے کچھ نا کچھ [illegible]

Marfat.com

(۶۶)

محمد دین

مولانا محمد دین فاروقی رسول نگری ؒ

خلف اکبر مولانا غلام قادر شائق رسولنگری بن مولوی شیخ احمد بن میاں مشرف بن میاں مخدوم بن میاں معصوم فاروقی۔ آپ اپنے والد صاحب کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔

سالِ ولادت | آپ کی ولادت ۱۲۷۰ھ ایکہزار دو ستر ہجری مطابق ۱۸۵۴ء ایک ہزار آٹھ سو چون عیسوی کو رسول نگر میں ہوئی۔

تحصیل علوم | آپ علوم فقہ۔ حدیث۔ ادب اور طب میں کافی دسترس رکھتے تھے۔ فن کتابت نسخ اور نستعلیق میں بھی کامل تھے۔ چنانچہ ایک انگریز ہال ریڈ ڈائرکٹر تعلیم نے تمام پنجاب کے عربی خوشنویسوں کا فن خطاطی کا امتحان لیا۔ آپ سب سے اول درجہ آئے۔ اور محکمہ تعلیم کے نصاب کی کتابوں کی کتابت عربی کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ اور آپ بحیثیت اعلیٰ خوشنویس ہونے کے کام کرتے رہے۔ وہ زمانہ امام دیردی کا تھا۔ جو فن نسخ اور نستعلیق کا اول درجہ خوشنویس تھا۔ آپ کو خوشخطی کی سندیں بھی ملی تھیں جو ابتک آپ کے ورثاء کے پاس موجود ہیں۔ قرآن مجید اور کتابیں آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اکثر چھپی ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر محمد نواز قریشی فاروقی چشتی نظامی حافظ آبادی۔ انساب قریش میں لکھتے ہیں

"مولوی محمد الدین آپ عربی فارسی کے جید عالم باعمل محدث فقیہ اور بزرگ کامل تھے۔ آپ عربی اور فارسی کے مایہ ناز خوشنویس بھی تھے۔ آپ نے اپنی سکونت رسول نگر سے گوجرانوالہ میں تبدیل کرلی تھی۔ آپ کا مزار گوجرانوالہ میں ہے۔" [1]

---

[1] انساب قریش صفحہ ۹۹ شرافت۔

Marfat.com

مکتوبات

آپ کے دو مکتوب دستیاب ہوئے ہیں۔ وہ یہاں نقل کئے جاتے ہیں،

(۱)

مکتوب بنام مولوی محمد امین ساکن بوتالہ درکال مدرس عربی گورنمنٹ ہائی سکول گوجراں والہ

مولوی محمد امین بوتالوی کو اپنے علم پر بڑا فخر و ناز تھا۔ اور کسی کو اپنے جیسا علم والا نہیں سمجھتے تھے۔ آپ نے اُن کے نام یہ مکتوب لکھا۔ اور چند سوالات کئے۔

قال اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ

اَمْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۔

مجرداں طریقت بہ نیم جو نخرند قبائے اطلس آں کس کہ از ہنر عاری ست

تسلیم۔ سبحان اللہ میں جانتا تھا کہ آپ صرف فارسی زبان جانتے ہیں آپ کے کاغذ مرسلہ سے معلوم ہوا کہ آپ عربی میں بھی خوب استعداد رکھتے ہیں۔ ایک سوال حل طلب ہے۔ اس کا جواب تحریر فرمائیے۔

۱۔ سورۂ توبہ میں خداوند جل وعلا فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اسم اور خبر کو چاہتا ہے اللہ اس کا اسم۔ اور بَرِيْٓءٌ اس کی خبر ہے۔ اِنَّ مع اسم اور خبر مل کر جملہ اسمیہ معطوف ہوا۔ لفظ و رسولہ کا جو اس پر معطوف ہے۔ اور معطوف، معطوف علیہ کا ایک حال ہوتا ہے۔ اعنی معطوف علیہ اگر منصوب ہو تو معطوف بھی منصوب۔ اگر مجرور مرفوع ہو تو وہ بھی مرفوع مجرور۔ نحوی قاعدے کے رُو سے و رسولہ کا لفظ منصوب ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اللہ پر اس کا عطف ہے۔ حالانکہ کلام مجید میں مرفوع ہے یہ قاعدے کا تناقض کس لئے ہے۔ فرمائیے کہ و رسولہ کا لفظ کس لئے مرفوع ہے۔

Marfat.com

۲۔ صوت اور حرف، بشری کلام کے لوازمات میں سے ہیں نہ کہ کلام ربانی کے جب ہم کلام ربانی پڑھتے ہیں تو صراحۃً صوت اور حرف پایا جاتا ہے تو صریح تناقض پایا گیا کہ کلام ربانی میں صوت اور حرف ہے۔ حالانکہ تمام اہل اصول وعقائد متفق الکلمہ ہیں کہ کلام ربانی بے صوت و بے حرف ہے۔ صوت اور حرف سے جو کلام مجید پڑھا جاتا ہے۔ اس کا کیا نام ہے۔ اور کلام نفسی پر صوت و حرف کا عائد کرنا منجر مکفر و شرک ہوتا ہے۔ اس کا جواب تحریر فرمائیے۔

۳۔ التکبر مع المتکبر صدقۃ۔ کونسی حدیث ہے۔ مرفوع ہے۔ احاد ہے۔ حسن ہے۔ احسن ہے۔ ضعیف ہے۔ وضعی ہے۔ حدیث کے اقسام میں سے کونسی ہے۔

۴۔ ان مع العسر یسرًا ان مع العسر یسرًا .....

دونوں معرف باللام ہے۔ اور یسر کا لفظ مکرر نکرہ ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

۵۔ کلام مجید میں آتا ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم۔ اور قولہ تعالیٰ۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرًا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرًا یرہ۔ دونوں آیتوں میں صریح تناقض ہے۔ پہلی سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ انسان عبادت بدنی یا مالی سے کچھ کرے یا نہ کرے۔ گناہ کرے۔ خدا اس کے کل گناہ بخش دے گا۔ دوسری پر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ نیکی سے نیکی اور بدی سے بدی دیکھے گا۔ ان دونوں آیتوں میں تطبیق لکھو۔

۶۔ سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ کی مثال لکھو اور تشریح لکھو کہ سالبہ کلیہ اور جزئیہ کس لئے اس کا نام ہے۔

آپ مباحثہ کے لئے کوئی جگہ مقرر فرمادیں۔ اور دو چار منصف جن کو آپ مقرر فرمادیں بلالیں۔ میں وہیں حاضر ہوجاؤں گا۔

محمد الدین خوشنویس عفی عنہ

Marfat.com

(۲)

مکتوب بنام شیخ الحدیث مولوی محمد اسمٰعیل خطیب جامع مسجد اہلحدیث۔ گوجراں والہ۔

آپ نے کتاب تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف تصنیف لطیف ابوالمجد والمفاخر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح حولوی محمد اسمٰعیل اہل حدیث کو مطالعہ کے واسطے ارسال کی اور ساتھ یہ مرسلہ عبارت عربی لکھ کر بھیجا۔

" یا ایھا العزیز۔ ثبتنا اللہ وایاکم علیٰ سواء الصراط۔

سلامی من قبلی علیک۔ وبعد انی ارسلتُ الیکم حسب التماسکم کتاباً للمطالعۃ المسمی بتحصیل التعرف وھو ؎

کتابٌ لا بماثلہٗ کتابٌ وأیم اللہ من لب اللباب

انظروا بہٖ بعین الانصاف لا بنظر الاعتساف۔ واللہ الموفق للصواب "

محمد الدین عفی عنہ۔

تقریظ انوار تیراھی | مولوی محمد عادل شاہ ولد خواجہ دین محمد۔ ساکن چورہ شریف ضلع کیمبل پور نے خواجگان نقشبندیہ مجددیہ کے حالات میں کتاب انوار تیراھی معروف بہ گلزار نور نامی تالیف کی جو ۱۹۱۰ء میں طبع ہوکر لاہور میں طبع ہوئی۔ اس پر آپ نے عربی عبارت میں تقریظ لکھی جو یہ ہے۔

" ھذہ التقریظ لا حقر الخلیقۃ بل لا شئ فی الحقیقۃ خادم الدین المحمدیین المدعو بمحمد الدین المتوطن ببلدۃ ۔ سوان ۔ عفا اللہ عن الآفات والشرور حالوارخ بگوجرانوالہ۔

ھذہ الرسالۃ التی اقتضاھا ذو المحققین وقائد المدققین الواصل الکامل العارف باللہ المعروف بمحمد عادل شاہ اوصلہ اللہ الی ما یتمنا مملوءۃ من خوارق الصالحین ومشحونۃ من تجلیات الواصلین الی درجات

Marfat.com

الحق واليقين فللّٰہ در من جمعہا للاستفادۃ الطالبین ولھدایۃ
المسترشدین حیث اتی بشئ عجیب وطریق غریب لا تدرکہ الابصار
ولا تحیطہ الافکار فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ؎

کتاب لا یماثلہ کتاب واللہ من لب اللباب"

بیویاں واولاد

آپ کی دو بیویاں تھیں،

پہلی بیوی۔ موضع سیہرے تحصیل بھالیہ ضلع گجرات کے علماء خاندان سے تھی۔
اس کے بطن سے دو بڑے بیٹے پیدا ہوئے۔

دوسری بیوی مسمات محمدی بی بی دختر مولوی حکیم نورالدین فاروقی لدھے والیہ متوفیہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء کے بطن سے تین بیٹے ہوئے۔

بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

۱ مولوی عبدالعزیز۔
۲ مولوی فضل حسین۔
۳ مولوی نذر حسین۔
۴ مولوی مفتی بشیر حسین۔
۵ مولوی منظور حسین۔

شاگردان رشید | آپ کا علمی فیضان بہت تھا۔ لیکن چند شاگردوں کے نام ملے ہیں۔

۱ شیخ دین محمد۔ سابق گورنر سندھ
۲ مولوی عبدالعزیز خوشنویس فرزند اکبر کتابت کے شاگرد گوجرانوالہ
۳ مولوی مفتی بشیر حسین فرزند چہارم۔ صرف۔ نحو۔ منطق کے شاگرد "
۴ بابو مطیع اللہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی "

Marfat.com

۵ مولوی حکیم عبدالحق چشتی نظامی رح کتابت کے شاگرد ہرچوکے ۔ گوجرانوالہ

۶ مولوی عمرالدین فاروقی رح کتابت کے شاگرد اجنالے "

۷ مولوی حبیب اللہ سیہرے گجرات

سالِ وفات | مولانا محمد دین فاروقی کی وفات بعمر ۷۹ سال ۱۳۴۹ھ ایک ہزار تین سو انچاس ہجری ۔ مطابق ۱۹۳۰ء ایک ہزار نو سو تیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی ۔ ۲۱ اکیس جلوسی تھا ۔

مدفن | آپ کی قبر شہر گوجرانوالہ کے قبرستان میں ہے ۔

قطعہ تاریخ وفات از مولانا نورالدین برادر حقیقی آنجناب

آہ مولانا محمد دین سعید — شد فنا فی اللہ چو اجلش در رسید

گفت تاریخِ وفاتش ہے تفے — اثر رحمت ۔ وقتِ رحلت شد پدید

۱۳۴۹ھ

مختصر تذکرہ اولادِ مولانا محمد دین فاروقی رح

- مولانا محمد دین فاروقی کے پانچ بیٹے ہوئے ۔ مولوی عبدالعزیز ۔ مولوی فضل حسین یہ دونو لاولد فوت ہوئے ۔ مولوی نذر حسین ۔ مولوی بشیر حسین ۔ مولوی منظور حسین ۔

- مولوی حاجی نذر حسین مرحوم ۔ کتاب انساب قریشی ص۹۹ میں ان کے متعلق لکھا ہے ۔

" آپ گورنمنٹ کے ملازم تھے ۔ آپ سلسلہ نقشبندی نوشاہی کے بزرگ تھے ۔ ہزار دل مرید آپ سے فیضیاب ہوئے ۔ ۱۹۶۲ء میں آپ نے حج بیت اللہ شریف ادا کیا ۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۸ء ۶ شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۳ کاتک سمت ۲۰۲۵ بہ روز بدھ فوت ہوئے مزار گوجرانوالہ میں ہے " ان کے دو بیٹے ہوئے ۔ الطاف حسین اور مشتاق حسین ۔

- الطاف حسین متوفی ۱۲ جون ۱۹۴۷ء [۲۱ رجب ۱۳۶۶ھ] میٹرک پاس کا ایک بیٹا ۔ جاوید بی اے آنرز عاصم الطاف ہے ۔ اسوقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہے

Marfat.com

- مشتاق حسین ولد مولوی نذر حسین ایف اے تک تعلیم رکھتے ہیں۔ ان کے دو لڑکے شہزاد ندیم اور شاداب وسیم موجود ہیں۔

- مولوی مفتی بشیر حسین ولد مولانا محمد دین ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی اسکول گوجرانوالہ میں میٹرک کیا، اس کے بعد عربی کی اسلامی تعلیم اپنے والد ماجد سے کی۔ صرف، نحو، منطق اور فقہ انہیں سے پڑھی، بعد ازاں دس سال تک مختلف دینی عربی مدارس میں تعلیم پاتے رہے۔ جن میں سے۔

پہلے جامع مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ کے درس میں داخل ہوئے۔ وہاں صوبہ پنجاب کی طرف سے ایک دینی مدرسہ قائم ہوا تھا، جو شیخ الحدیث مولوی محمد اسمٰعیل کے زیر اہتمام جاری تھا۔ وہاں پانچ سال کا کورس پورا کیا، اساتذہ یہ تھے۔ مولوی حافظ محمد گوندلانوالیہ صدر مدرس۔ مولوی عطاء اللہ۔ بھوجیاں ضلع امرتسر کے رہنے والے۔ دورہ حدیث کیا۔ اور مولوی محمد اسمٰعیل سے سند حاصل کی۔

پھر مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ میں استاذ العلماء مولانا محمد چراغ صدر مدرس سے دارالعلوم دیوبند میں داخل ہونے کی تیاری کی۔ تین سال پڑھتے رہے۔ مولوی محمد خلیل جہلمی سے تلمذ کیا۔

پھر دیوبند چلے گئے۔ وہاں ایک سال تک تحصیل علوم میں مشغول رہے۔ دورہ حدیث کیا۔ ان کے اساتذہ یہ تھے۔ مولانا حسین احمد مدنی شیخ الحدیث۔ مولانا قاری محمد طیب مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند۔ مفتی محمد شفیع مدرس۔ مولانا اعزاز علی شیخ الادب مولانا ابراہیم بلیاوی۔ مولانا اصغر حسین المعروف بہ میاں صاحب۔ مولانا عبدالحق افغانی وغیرہ۔ فن تجوید کا کورس مولانا قاری حفیظ الرحمٰن سے کیا۔ اور تمام طلبا میں سے امتحان میں فرسٹ آئے۔ تمام اساتذہ کرام ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کی قدر کرتے تھے۔ علمائے دیوبند سے جو سند فضیلت ان کو ملی وہ یہاں درج

Marfat.com

کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُہر

(مدرسہ اسلامی عربی دیوبند)

نمبر ۲۱۱۳

سند الفراغ من المدرسة العربية الاسلامية

الواقعة ببلدة ديوبند سنة ۱۳۵۴ھ

الحمد لله الذى جعل الشريعة المطهرة مقياسًا للحلال والحرام و

امارها معالم واعلامًا يهتدى بها المتخبطون فى غياهب الليل البهيم و

دمركات الظلام واقام لها امةً قائمين بامر الله لا يضرهم من خذلهم

ولا يخافون فى الله مصمیات الملام ثم اخلفهم فى كل عصرٍ جماعة يحفظون

الدين وينقلون الاحكام فطوبى لهم من حملة العلوم وورثة الانبياء

العظام والصلوٰة والسلام على من ارسله حين ما اظلمت الدنيا واحالهت

بها حنادس الشرك ورجس الاصنام ليقيم الملة العوجاء ويطهرها عن

دنس الكفر ونجاسة الانصاب والازلام محمد صلوات الله وسلامه عليه

الذى بيّنه اصولًا وبيّن لها فروعًا وفصولًا حتى صارت شريعةً لا تزال

وعلى اله واصحابه انجم الكرام المستمسكين بذروته عمود الاسلام

القائمين لنصرة الدين مقامًا تزل فيه الاقدام وبعد فان الاخ الصالح النبيه

المولوى بشير حسين بن محمد الدين المتوطن بلدة كوجرانوالہ (پنجاب)

قد دخل دار العلوم الديوبندية التى هى مركز العلوم الدينية ومدارها

ومنها تتفجر انهارها، بحادها فى العاشر من شوال المكرم سنة خمس وثمانين

بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف سلام وتحية

Marfat.com

فقرأ من العلوم والفنون الكتب الاتى ذكرها وبقى مدة ما قرأ على طريقة
حسنة رضى عنها الاساتذة واركان المدرسة وهو عندنا سليم الطبع جيد
الفهم وله مناسبة العلوم يرجى منه الافادة انشاء الله تعالى والان لما طلب
منا الاجازة اجزناه وكتبنا له هذه الورقة لتكون سندا وتذكرة عند
مس الحاجة ونوصيه وبالله التوفيق ان يتقى الله سرا وعلنا ويتبع السنة
السنية مشتغلا بنشر الاحكام الشرعية مكبا على مطالعة الكتب الدرسية
مجدا فى ترويج العلوم الدينية وان يكون مقتفيا لآثار السلف الصالحين
مجتنبا عما احدثه المبتدعة من الاختراع فى الدين عاضا بنواجذه على ما
مضى عليه القرون المشهود لها بالخير من الصحابة والتابعين والائمة المجتهدين
رضوان الله تعالى عليهم وعلى من سبعهم وان لا ينسانا فى دعواته الصالحة والله
الموفق والمعين واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين . تحريرا فى يوم الاربعاء
للسابع من ذى الحجة سنة ست وخمسين بعد الف وثلثمائة من الهجرة
النبوية صلى الله على صاحبها وسلم .

اسامى الكتب المقروءة

قرأ من علم الحديث صحيحى الامامين الهمامين البخارى ومسلم وسنن ابى داؤد و
النسائى وابن ماجة والجامع للامام الترمذى والشمائل له والموطائين للامامين
الفقيهين مالك ومحمد وشرح معانى الآثار للامام الطحاوى رحمهم الله تعالى وجود
بعض القرآن .

امضاءات المدرسين الكرام والاراكين العظام بدار العلوم .

١ احقر محمد طيب غفرله دار العلوم ديوبند ١٩ ١٢/٥٦ هـ

٢ ننگ اسلاف حسين احمد المدنى عفى عنه .

٣ عبد السميع عفى عنه .

Marfat.com

۴ بندہ اصغر حسین عفا اللہ عنہ

۵ احقر نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

۶ بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ۔

۷ محمد خلیل عفی عنہ

۸ کفایت اللہ گنگوہی غفرلہٗ

۹ محمد عثمان غفرلہٗ۔

۱۰ حفظ الرحمٰن غفرلہٗ۔

۱۱ اعزاز احمد عرف احمد میاں۔

۱۲ اسحاق احمد۔

۱۳ اصغر علی غفرلہٗ۔

۱۴ شمس الحق عفا اللہ عنہ۔

۱۵ محمد ابراہیم عفی عنہ

۱۶ محمد اعزاز علی غفرلہٗ۔

۱۷ احقر محمد عزیز محرر ۱۹ ۱۲/۵۶ھ (یعنی ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ)

— مفتی بشیر حسین صاحب کو جو اجازت اور سند علمی دیوبند سے ملی وہ یہ ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"

الاجازۃ المسندۃ لسائر الکتب الفنون المتداولۃ

مسندات المحامد العالیۃ لاتعتمد الا علیہ۔ ومسلسلات المدائح الفائحۃ لاتتواتر الا الیہ۔ اجاز الخلائق بنعمہٖ التی لاتحصی لھم فھا نھم عن اداء تشکرا تھا ضعفاء عاجزون وابناد المسلمین یمتون الاحادیث اللدنیۃ فھم لدی فقھا والروایات واقفون۔ مبتاح صلواتہ العزیۃ لم تدر

الاحول مركز النيوات . وسنن تسليمانه العزيزة لم ترفع الا الى عرش
مفخر الرسالات . اللهم فادم ديمر رحمتك المشهورة هطالة على احاد
امته وائمتهم فى الروايه والرويّة . وعلى المجتهدين منهم سيما من نال
الدين القويم من الثريا الدرية . اما بعد فقد استجازنى الاخ فى الله
المولوى لبشير حسين بن المولوى محمد الدين الكوجرانوالى عن كتب سنن المتداولة
وما يجوز لى روايته من كتب الاصول والفنون الفرعية بعد ما قرأ لدى
بعض الامهات الستّ الحديثية ولم يكن ذلك منه الا بظنه الحسن فانى
لست من فرسانها ولا من رجالتها السنية فقد استسمن واورم ونفخ فى
غير ضرم فالح على الحاحًا غير معتاد والجانى الى اسعاف ما اراد . ولمّا
لم اجد بدًّا . استخرت الله تعالى ثم اجزته بالصحاح الستّ وغيرها من
المنقول والمعقول واسفار الفروع والاصول حسبما اجازنى بها الائمة
الفحول اجلهم واعجدهم بدر المحققين وامام اهل المعرفة واليقين الحارث
بالله شيخ الهند مولانا ابو ميمون محمود حسن العثمانى الديوبندى موطنًا
والحنفى مسلكًا والچشتى النقشبندى القادرى السهروردى مشربًا
(قدس الله سره العزيز) عن ائمة اعلام اجلهم مولانا شمس الاسلام
والمسلمين العارف بالله مولانا ابو احمد محمد قاسم العلوم والحكم اللانوتوى
موطنًا الحنفى مسلكًا والچشتى النقشبندى القادرى السهروردى
مشربًا . وحضرة شمس العلماء العاملين امام اهل المعرفة واليقين
ابو مسعود رشيد احمد الحنفى الگنگوهى الچشتى النقشبندى القادرى
السهروردى مشربًا رحمهما الله تعالى وهما قد اخذا سائر الفنون
والكتب الدرسية خصوصًا علم الحديث عن ائمة اعلام اجلهم مولانا الثبت

Marfat.com

الحجة ابو يعقوب مملوك العلى الناثوتوى الحنفى - والمفتى صدر الدين
الدهلوى قدس الله اسرارهما وغيرهما من اساتذة الفنون بدهلى
المعاصرين لها عن أئمة اعلام اجلهم مولانا رشيد الدين الدهلوى
عن الامام الحجة مولانا العارف بالله الشاه عبد العزيز الدهلوى
الحنفى قدس سره العزيز - ح ويروى السمسان المومى اليهما سابقا
كتب الحديث والتفسير قراءة واجازة عن ائمة اعلام اجلهم شيخ
مشايخ الحديث الامام الحجة العارف بالله الشيخ عبد الغنى المجددى
الدهلوى ثم المدنى - وعن الشيخ احمد سعيد المجددى الدهلوى
ثم المدنى - ومولانا احمد على السهارنفورى قدس الله اسرارهم
كلهم عن الشهير فى الآفاق مولانا الامام الحجة محمد اسحاق الدهلوى
ثم المكى قدس الله سره العزيز عن جده ابى امه امام الائمة العارف
بالله مولانا الشاه عبد العزيز الدهلوى قدس الله سره العزيز عن
امام الائمة فى المعقول والمنقول مركز دائر الفروع والاصول
مولانا العارف بالله الشاه ولى الله الدهلوى النقشبندى - و
اسانيده الى المحقق الدوانى والسيد الجرجانى والعزيزية المتقنة
قدس الله اسرارهم مذكورة فى القول الجميل وغيره وكذا الى اصحاب
الى اصحاب السنن ومصنفى كتب الحديث مذكورة فى ثبته وكذا الى
فى اوائل الصحاح الستة ح ويروى بمضمرة مولانا الشاه عبد الغنى
الدهلوى المرحوم سائر الكتب سيما الصحاح الستة - عن الامام الحجة
محمد عابد الانصارى السندى ثم المدنى صاحب التصانيف المشهورة
واسانيده مذكورة فى ثبته المسمى بعجالة النادد فى اسانيد الشيخ

Marfat.com

محمد عابد ۔ وكذلك فى تبت الشيخ عبد الغنى المشهور بابليانغ الجنى
ح ويروى شيخنا العلامة شيخ الهند المرحوم عن العلامة محمد مظهر
النانوتوى ومولانا العارى عبد الرحمٰن العثمانى فتى المرحوم كلاهما
عن العارف بالله الشيخ محمد اسحاق المرحوم ح واروى هذه العلوم
والكتب عن الشيخ الاجل مولانا عبد العلى قدس الله سره العزيز اكبر
المدرسين فى مدرسه مولانا عبد الرب المرحوم بدهلى ومن الشيخ الاجل
مولانا خليل احمد السهارنفورى ثم المدنى كلاهما عن ائمة اعلام سيما
الشمسان المومى اليهما ح واروى عن مشيخة اعلام من الحجاز
اجازة وقراءة لاوائل بعض الكتب اجلهم شيخ التفسير حسب الله
الشافعى المكى ۔ ومولانا عبد الجليل برواية المدنى ومولانا عثمان
عبد السلام الداغستانى مفتى الاحناف بالمدينة المنورة ومولانا
السيد احمد البرزنجى مفتى الشافعية بالمدينة المنورة رحمهم الله
تعالىٰ وارضاهم واوصى الاخ بشير حسين المومى اليه ونفسى بالتقوى
فى السر والعلن وترك الفواحش ما ظهر منها وما بطن عاضا بالنواجذ
على ما كان عليه السلف الصالحون وائمة السنة والجماعة المتقنون وان
يجعل تقوى الله تعالىٰ نصب عينيه وان يخاف الله بالقيام يوم المحشر
بين يديه وان يعرض عن الدنيا الدنية ولذاتها صارفا انفاس عمره
العزيز فى طاعات الله تعالىٰ وذكره فى غدواتها ورواحاتها وان لا ينسانى
ومشايخى الكرام عن الدعوات الصالحة فى خلواتها وجلواتها وصلى الله
تعالىٰ على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه وسلم ۔

قاله افقر الورىٰ الى رحمة الودود الاحد عبده المدعو بحسين احمد

Marfat.com

غفرا اللہ لہٗ ولوالدیہ وعافاہ اللہ الرءوف الصمد خادم العلم بدار العلوم الکائنۃ بدیوبند فی شہر صفر ۱۳۵۷ھ سبع وخمسین بعد الف وثلثمائۃ من ہجرۃ سید الانام علیہ وعلی الہٖ وصحبہٖ الف صلوٰۃ وسلام ۔"

مولوی بشیر حسین باوجودیکہ علمائے اہل حدیث اور علمائے دیوبند کے شاگرد ہیں مگر ان کا مسلک علمائے بریلی کے ساتھ موافق ہے ۔ گوجرانوالہ کے محلہ گورستان والا میں جامع مسجد غوثیہ کی خطابت کرتے ہیں ۔

مولف کتاب ہذا فقیر سید شریف نوشاہی صفا اللہ عنہ کے ساتھ ارادت وعقیدت رکھتے ہیں ۔ میں نے ان کو خاندان قادری نوشاہی میں بیعت لینے کی اجازت دی ہے ۔ اور چند صفحات میں خلافت نامہ لکھ کر دیا ۔ جو بوجہ طوالت یہاں درج نہیں کیا گیا ۔ انہوں نے چار مرتبہ حج کی سعادت کا شرف حاصل کیا ۔ علم وراثت اور عملیات میں بھی خاص مہارت حاصل ہے ۔ دور دور سے لوگ فتاویٰ پوچھنے آتے ہیں درگاہ حضرت نوشاہ عالیجاہ پر اکثر حاضری دیا کرتے ہیں ۔ حسب ذیل کتابیں تصنیف کی ہیں ۔

۱ وسیلہ ۔ انبیاء اور اولیاء رض کے توسل کا جواز ۔
۲ حیات النبی ۔ انبیائے کرام کی زندگی کا اثبات
۳ نماز تراویح ۔ بیس رکعات تراویح کا مسنون ہونا ۔
۴ مجموعہ فتاویٰ ۔ اسم محمد سننے پر انگوٹھا چومنے کا جواز ۔
۵ نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ ۔
۶ نماز جنازہ کا مسنون طریقہ ۔
۷ نماز جنازہ کے بعد دعا کا مسنون ہونا ۔
۸ عدم القرأۃ خلف الامام ۔ نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ پڑھنے کا ثبوت

Marfat.com

۹ مسائل قربانی۔ (اب مولوی بشیر حسین وفات پا چکے ہیں۔ عارف)۔

۔ ان کے چھ بیٹے ہوئے۔ ظفر محمود۔ اشرف محمود۔ ناصر محمود۔ آصف محمود۔ اظہر محمود۔ مظہر محمود۔ موخر الذکر دونوں بچپن میں فوت ہو گئے۔

۔ ظفر محمود۔ میٹرک تک تعلیم رکھتے ہیں۔ ریجنل مینجر پریمیر سیمنٹ کمپنی گوجرانوالہ ہیں۔ ان کے تین لڑکے خالد محمود۔ شہزاد محمود اور ایاز محمود اس وقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں۔

۔ اشرف محمود ولد مولوی بشیر حسین۔ میٹرک پاس ہیں گوجرانوالہ میں محکمہ بجلی میں انجینئر ہیں۔ ان کے دو لڑکے پولس محمود اور شاہد محمود ہیں۔

۔ مولوی ناصر محمود ولد مولوی بشیر حسین۔ ایف اے تک تعلیم رکھتے ہیں۔ اور دینی علوم کی تعلیم میں مصروف ہیں۔ خوب صورت۔ خوش اخلاق ہیں۔ میرے (شرافت کے) ساتھ بھی محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔

۔ آصف محمود ولد مولوی بشیر حسین۔ بی ایس سی تک تعلیم ہے۔

۔ مولوی منظور حسین ولد مولوی محمد دین کی ولادت ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء میں ہوئی ایف اے تک تعلیم ہے۔ ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء میں گوجرانوالہ میں کتابوں کی دکان کھولی۔ آج ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں منظور بکڈپو اردو بازار گوجرانوالہ کے مالک ہیں۔ مجھ کو (شرافت کو) بڑی محبت ہے۔ ان کے پانچ لڑکے ہوئے۔ محمد فاروق انور۔ محمد پرویز۔ یہ دونوں بچپن میں فوت ہو گئے۔

محمد سلیم انور متولد ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۳ء بی اے۔ محمد نعیم انور۔ متولد ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء میٹرک پاس۔

محمد نسیم انور متولد ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۹ء۔ یہ آجکل آٹھویں جماعت کا متعلم ہے۔

Marfat.com

(۶۷)

محمد دین

سائیں محمد دین فاضل شاہی لاہوریؒ

آپ صوفی کرم بخش لاہوری رح کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔ لاہور میں کچھ عرصہ تکیہ حضرت داتا فاضل شاہ قلندر نوشاہی رح کے مجاور رہے۔

ولادت آپ کی ولادت بمقام جسنوارت۔ ماہ جمادی الاخریٰ ۱۲۸۴ھ ایکہزار دو سو چوراسی ہجری مطابق اکتوبر ۱۸۶۷ء ایکہزار آٹھ سو ستاسٹھ عیسوی[1] میں ہوئی۔

سکونت آپ پہلے پتھراں والی حویلی۔ موچی دروازہ لاہور میں رہتے تھے پھر وہاں سے سکونت منتقل کرلی۔ میری جس وقت آپ سے ملاقات ہوئی اُس وقت آپ کی رہائش گلی نمبر کوٹہ ملک الیاس۔ لوہاری منڈی لاہور میں تھی۔

بیعت و طریقت آپ کا ایک درویش صوفی مقبل الٰہی گھیسو دراز ہے۔

تاریخ وفات سائیں محمد دین کی وفات بعمر ننانوے[99] سال بدھوار گیارہویں جمادی الاخریٰ ۱۳۸۳ھ ایکہزار تین سو تراسی ہجری مطابق اکتیسویں[31] اکتوبر ۱۹۶۳ء ایکہزار نو سو باسٹھ عیسوی میں بعہد صدارت ایوب خان ہوئی۔ اسکی حکومت کا تیسرا[3] سال تھا۔

مدفن آپ کا مزار لاہور۔ علامہ اقبال روڈ پر [illegible] اقبال پارک کی طرف کھلتی ہے میں تکیہ داتا فاضل شاہ میں ہے۔ مادۂ تاریخ

"ہادیٔ فضیلت مآب" ۱۳۸۱ھ

---

[1] بیاض صوفی کرم بخش لاہوری خطی۔ بحوالہ مکتوب میاں محمد اشرف نوشاہی لاہور [illegible]

Marfat.com

شجرہ فقرائے سائیں محمد دین لاہوری رح

صوفی فضل الٰہی گیسو دراز ۔ اسوقت ۱۳۹۳ھ (۱۹۷۳ء) میں لاہور میں موجود ہیں

— میاں محمد اشرف نوشاہی سلمہ اللہ تعالےٰ ۔

میرا (شرافت کا) ان سے غائبانہ تعارف ہے۔ میری ان سے معرفت لیس فضل الرحمٰن اینڈ کمپنی ۳۷ جی ٹی روڈ لاہور خط و کتابت جاری رہی ہے۔ یہ خاندان نوشاہی سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں۔ انہوں نے بذریعہ مکتوب اپنے پردادا مرشد صوفی کرم بخش رح کا فارسی منظوم شجرہ خاندان نوشاہی۔ اور ان کی قلمی بیاض سے شاہ فاضل قلندر کے متعلق ایک مختصر نوٹ بھیجا۔ ان کا ایک مکتوب جو میرے نام بھیجا تھا یہاں درج کیا جاتا ہے۔

۷۸۶/۹۲

بخدمت جناب قبلہ اقدس شاہ صاحب بزرگوار ۔ مدظلہ

السلام علیکم۔ واضح ہو کہ آپ کا تحریر کردہ خط اور کتابوں کا وی پی پارسل مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۵ء کو وصول ہو گیا تھا۔ آپ کی یاد آوری کا بہت بہت شکریہ جواب دینے میں کام کی مصروفیت کی وجہ سے تاخیر ہو گئی۔ معافی چاہتا ہوں۔

باقی آپ نے تحریر خط میں فرمایا تھا کہ لاہور کے سلسلہ نوشاہیہ کے بزرگوں کی تاریخیں وصال کی تحریر فرمائیے۔ میں نے بہت کوشش تاریخ وصالوں کی پتہ کی ہیں۔ لیکن درست معلومات نہیں ہو سکیں۔ البتہ دو تاریخیں مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ ایک تاریخ صوفی کرم بخش رح کا وصال ۱۸۹۹ء میں ہوا تھا۔ دوسری تاریخ اُن کے صاحبزادے بابا محمد دین مرحوم۔ جن کا حال ہی میں انتقال ہوا تھا۔ وہ خود میں نے لکھوائی تھی۔ اور اُن کی پیدائش کی تاریخ مجھے صوفی کرم بخش رح کی ذاتی کتاب سے ملی ہے۔ نیز صوفی کرم بخش

Marfat.com

نے داتا فاضل شاہ قلندر رح کی شان میں ایک غزل جو لکھی ہوئی ہے۔ وہ بھی ارسال خدمت ہے۔ اور ساتھ ہی صوفی کرم بخش رح نے اپنی ذاتی کتاب میں ایک مدح جو حضرت بہاوالدین زکریا ملتانی رح کی تصنیف اپنی کتاب میں شامل کی ہوئی ہے۔ وہ بھی میں نے آپ کو لکھ دی ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان دونوں چیزوں کو جو آپ کتاب تصنیف فرما رہے ہیں۔ اُن میں شامل کر لیویں۔

باقی چند دنوں تک آپ کو دوسری کتابیں بھنگوانے کے لئے تحریر کروں گا۔ میں معمولی ان پڑھ آدمی ہوں۔ اگر مجھ سے کوئی لکھنے میں غلطی ہو جائے۔ تو معاف فرما دیا کریں۔ آجکل میں کچھ پریشان ہوں۔ آپ میرے حق میں دعا فرمائیے کہ اللہ تعالےٰ میری پریشانی کو دُور فرما دیوے۔ آمین۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو تحریر فرمائیں۔ فقط والسلام

دعا کا طالب محمد اشرف نوشاہی۔ مصحف ایس
فضل الرحمٰن اینڈ کمپنی ۳۷ جی ٹی روڈ لاہور
۹ رجون ۱۹۶۵ء ۸ رصفر ۱۳۸۵ھ

Marfat.com

(۶۸)

محمد شاہ

حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ برخورداری ساہنیالوی رح

آپ حضرت مولانا سید محمد امین مختار السالکین ابن مولانا سید حافظ قل احمد پاکدامن نوشاہی ثانی برخورداری رح کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ تھے۔

آپ کا ذکر اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات نوشاہیہ کے پہلے طبقہ میں مفصل گذر چکا ہے۔ اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

یہاں تذکرہ شعرائے پنجاب سے آپ کا حال بلفظہ لکھا جاتا ہے۔

"(۳۵۲) محمد۔ محمد شاہ سید نوشاہی۔ ساہن پال۔ اسمش محمد شاہ و تخلص او محمد بود۔ لقبش نیکا اختر نوشتہ اند۔ پدرش کہ سید محمد امین بن سید حافظ قل احمد نام داشت بلقب نوشاہ ثانی معروفیت داشت۔ او در سال ۱۲۸۱ھ متولد شد۔ شاگردی پدر خود اختیار کرد۔ و بعدًا از سید محمد شفیع کہ عمویش بود استفادہ و استفاضہ ہا نمود۔ قرآن مجید از بر داشت و بہمین سبب حافظ ہم لقب داشت در سال ۱۳۳۷ ہجری عرصہ وجود را ترک گفت۔ قبرش در ساہن پال ساختند بفارسی شعر می سرود۔ و در تاریخگوئی ہم مہارت داشت۔ بمناسبت تاریخ بنیان گذاری یک مسجد چنین گفتہ است۔

از خرد تاریخ جستم سال این عالی بنا گفت بنویس ارغوانی۔ خانہ دین خدا ۱۳۲۵ھ"[1]

---

[1] تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۲۲ طبع کردہ اقبال اکادمی کراچی۔ شرافت

Marfat.com

۹۹ سیحرفی بشارت نوشاہی ۔ حکیم نظام الدین نوشاہی ۔ ڈھوک للہال ۔ راولپنڈی

۱۰۰ سیحرفی در مدح شاہ سلیمان نوری ۔ مولوی الٰہی بخش نوشاہی گکھڑوی ؒ

ش

۱۰۱ شجرہ شریف خاندان عالیہ قادری نوشاہی ۔ مولوی محمد رشید نوشاہی ۔ مطبوعہ نامی پریس لاہور

۱۰۲ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی ۔ مولوی عبداللہ نوشاہی جلالوی ؒ م ۱۳۷۷ھ

۱۰۳ شجرہ شریف قادری نوشاہی اردو ۔ مولوی عبداللطیف شاہ نوشاہی ؒ

۱۰۴ شجرہ شریف قادری نوشاہی پنجابی ۔ مولوی الٰہی بخش نوشاہی گکھڑوی ؒ

۱۰۵ شجرہ شریف قادری نوشاہی پنجابی ۔ مولوی خورشید احمد مسافر نوشاہی گمٹالوی

۱۰۶ شجرہ قادری ۔ ابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی ؒ

۱۰۷ شجرہ نسب خاندان حضرت شیخ بایزید بسطامی علوی ۔
مرتبہ قاضی ابو الحسن محمد ضیاء الدین حکیم مطبوعہ کوہ آرٹ
پرنٹنگ ورکس لاہور ۱۹۲۰ء

۱۰۸ شمس المشائخ ہدایت نامہ (ماہنامہ) اکتوبر ۱۹۶۶ء جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ

ع

۱۰۹ عیدی منظوم ۔ ابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی ، مطبوعہ حامد پریس

ف

۱۱۰ فریاد مسیحی ۔ مولوی الٰہی بخش نوشاہی گکھڑوی ؒ

۱۱۱ فیضان اعظم ۔ ترجمہ منظوم قصیدہ امام اعظم ۔ ابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی
مطبوعہ گلابی پریس لاہور ۱۳۴۸ھ

ق

۱۱۲ قادری بوستان ۔ دیوان مسمی بہ سحر نوشاہی ۔ گولی مغلاں ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

(۶۹)

محمد صدیق

سائیں محمد صدیق کشمیری ملکھانوالہ رح

یہ میاں فرزند علی شاہ فتحپوری والا رح کا مرید و خلیفہ تھا۔ موضع ملکھاں والہ متصل لائل پور میں سکونت رکھتا تھا۔ متعدد مرتبہ مجھ کو بھی ملا۔ اور میرے (شرافت کے) ساتھ بڑی عقیدت و ادب سے پیش آتا رہا۔ اس کا سلسلہ فقر جاری ہے۔

یاران طریقت | اس کے چند خواص مریدین یہ ہیں۔

۱	سائیں لوٹا	چک ۴۳	ضلع لائل پور
۲	سائیں مستان	〃	〃
۳	سائیں جہر دین	گھسیٹ پور	〃
۴	سائیں چنن	ونی کے تارڑ	گوجرانوالہ
۵	سائیں کریم بخش	نکودر	شیخوپورہ
۶	سائیں نور محمد سلہریہ راجپوت	کوپرہ	سیالکوٹ
۷	سائیں صابر	چک قاضی	〃

تاریخ وفات | سائیں محمد صدیق کی وفات ہفتہ۔ چودھویں رجب ۱۳۷۸ھ ایکہزار تین سو اٹھتر ہجری بمطابق چوبیسویں جنوری ۱۹۵۹ء ایکہزار نوسو انسٹھ عیسوی میں بعہد نیلڈ مارشل ایوب خاں ہوئی۔ قبر ملکھاں والہ ضلع لائل پور میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"بندہ خوش معاش" ۱۳۷۸ھ

Marfat.com

۱۲۴ گلقند حقیقی — قاضی حکیم چراغ دین نوشاہی مہرانوی ۔ مطبوعہ ہندوستان سٹیم پریس لاہور ۔ سنہ ۱۳۳۴ھ

ل

۱۲۵ لمعات التصوف — سائیں فتح خاں قلندر، نوشاہی راولپنڈی دہلی مطبوعہ سنہ ۱۳۳۹ھ

م

۱۲۶ مجموعہ ابیات پنجابی — سائیں فتح خاں قلندر، نوشاہی مطبوعہ سنہ ۱۳۴۰ھ

۱۲۷ مخزن پنجاب — منشی غلام سرور لاہوری، م

۱۲۸ معمول احمدیہ — حکیم احمد علی خاں نون نقشبندی مجددی لاہوری، م

۱۲۹ مقدمہ مکاتیب اقبال بنام گرامی ۔ محمد عبداللہ قریشی مطبوعہ زریں آرٹ پریس لاہور سنہ ۱۳۸۹ھ

۱۳۰ مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات ۔ بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی، م

ن

۱۳۱ نقوش جمیل — میاں محمد عالم مختار حق ۔ جھگیاں ناگرہ ۔ ڈھولن وال ۔ لاہور ۔

۱۳۲ نور تہال قادری — مولوی محمد ابراہیم خاں نوشاہی مطبوعہ مجددی پریس ارنسر سنہ ۱۳۲۸

ی

۱۳۳ یارہویں شریف — بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی، م تالیف سنہ ۱۳۵۴ھ

خاتمہ

الحمد للہ کہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کما اشتہوا [illegible] الافکار
آج بروز ہفتہ پچیسویں صفر سنہ ۱۳۹۳ھ ایکہزار تین سو ترانوے ہجری مطابق اکتیس مارچ سنہ ۱۹۷۳ء ایکہزار نوسو تہتر عیسوی موافق اٹھارہویں چیت سنہ ۲۰۲۹ بکرمی کو اختتام پذیر ہوا ۔ فقط کرم عزاصمہ امن کو سنول دام فیضہ

Marfat.com

(۷۰)

محمد عالم

سید محمد عالم برخورداری ڈھلوالہؒ

آپ سید پیر محمد ولد سید شمس الدین برخورداری ڈھلوالہ رح کے بیٹے تھے۔ آپ کا ذکر اس سے پہلے تعریف التواریخ کی دوسری جلد سوم بہ طبقات نوشاہیہ کے دوسرے طبقہ میں مفصل لکھا جا چکا ہے۔ اب آپ کی ایک سیحرفی بزبان پنجابی دستیاب ہوئی ہے بطور نمونہ کلام اس کے چند اشعار یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ ؎

الف اول خدا دی صفت آکھاں بعد او سدا پاک رسول جیہڑا
لکھاں او سدی صفت ثنا کیہڑی ہو یا رب دا پاک قبول جیہڑا
دوہاں جگاں اندر مشہور حضرت سنکر او نہاندا ہو یا مجہول جیہڑا
محمد عالم منظور درگاہ اندر شوق او نہاں دے وچ مجہول جیہڑا

ب بال کے اگ پریم والی کیتا رب نے چا جدا میلوں
عرضاں ست میں کراں خدا اگے دیوے یار دے نال ملا میلوں
حب یار دی نے سینہ چاک کیتا دتا خاک دے نال رلا میلوں
محمد عالم دی عرض منظور ہوئے دیوے نال محبوب ملا میلوں

ت تدھ دے باجھ نہ کجھ چاہاں اکو ار چا دیہ دیدار پیارے
تیری دید تھیں مجھ دی دیدار روشن دلوں مجھ نہ دیئیں وسار پیارے
جیکر کریں کلام آرام آوے نہیں تے کل حیران آزار پیارے
محمد عالم غلام ہے دلوں تیرا ملو ایس نوں چا اکوار پیارے

Marfat.com

ث ثابتی نال چا سُنیں پیارے جو کجھ گذریا حال احوال میرا
جدوں تُدھ تھیں چا نکھیڑیو نے ہویا جاد نا پھیر محال میرا
پھراں رو دندا آتے گُرلا دندا میں کتھے رہ گیا سوہنا لال میرا
کہے نت غمناک محمد عالم سینہ زخم کیتا تیرے خیال میرا

ج جا دائے پاس یار میرے میرے یار نوں آکھ سلام میرا
ہتھ بنھ سلام دُعا آکھیں پھول دسیں تو ایہ پیغام میرا
تیرے عشق میرا بند بند بدھا ایہو جہاں تو خاص غلام میرا
محمد عالم فقیر بے حال ہویا پچھے تُدھ دے گیا آرام میرا

ح حکمتاں تیریاں سچ رہا کیتا یار تھیں تُدھ جدا ہوئیوں
یار دُور گیا مکھ موڑ سیتھوں گیا خاک دے نال رلا ہوئیوں
میرے دلوں نہ بھُلدا یار میرا خواہ دلوں اوہ گیا بھلا ہوئیوں
محمد عالم اُتے فضل رب کرسی دلبر دی یار دے نال ملا ہوئیوں

خ خیر ہووے میرے یار تائیں کدیں خط پیغام نہ گھلیا سو
مدت بیت ہوئی اُس توں دُور گیاں ہوئیوں کدیں سلام نہ گھلیا سو
ربا اوس دے میں غلام خادم پھیر کیوں انعام نہ گھلیا سو
وارے اوس تھیں جان محمد عالم دُور کیوں مقام نہ ملیا سو

د دَرد پیارے دے دَرد دتا کدیں سوہنیا بھیج دوا ایڑی
تیرے دَرد ملیوں دردناک کیتا کدیں یار یا منگدا ہا ایڑی
تُدھ بنا مینوں آرام حرام ملیوں تیری دید دے وچ شفا ایڑی
محمد عالم نور بھیج چاک رقعہ ایہو عرض تیری ایا ہا ایڑی

ذ ذوق نے شوق نے طوق پایا جیکر خیر ہووے کل یا ونداں نال

Marfat.com

نالے ایس فراق دی خبر ہوندی قسم رب دی نیہوں میں لاؤندا ناں
لیکن لکھیا لیکھ تقدیر دا سی اتے لکھیا کوئی مٹاؤندا ناں
ربا واسطہ پاک حبیب دا ئی عالم غیر دے نال رلاوندا ناں
ر راج سلامتی رہے تیرا تیری خاک ہاں میں تیری خاک ہاں میں
تیرے درد نے بیت لاچار کیتا غمناک ہاں میں غمناک ہاں میں
ج کچھے پیار یا مدھ دے جان دیوان دلوں صاف ہاں میں دلوں صاف ہاں میں
محمد عالم نوں جان غلام خاصہ سینہ چاک ہاں میں سینہ چاک ہاں میں
ز زہر پیالڑا دیہ مٹھیں مٹھیں آپنی آئے کے مار مینوں
کوئی چیز جہان دی نہیں چنگی چنگا مدھ دا اک دیدار مینوں
تینوں پیار یا واسطہ رب دائی مکھ دس دئیں کوار مینوں
محمد عالم دا یار دلدار توں ہیں ناں اد پیار یا دئیں وسار مینوں
س سنئیں پیار یا عرض میری لکھیں رب دے واسطے خط کوئی
میرے درد دا خاص دوا توہیں مدھ یا بھجوا وے ناہیں ست کوئی
تیرے درد نے مار کمزور کیتا ناہیں ہنجھ رسیا ناہیں لت کوئی
محمد عالم دے واسطے من پیارے رب واسطے خط چاگھت کوئی
ش شکل تیری سوہنی بدر گولوں لیکن بدر وی ہت شرماوندائے
کویں بدر دی ہو ہلال چڑھدا اوہ بھی دانگ میرے غم کھاوندائے
مکھ تیرے دا عجب ہے رنگ سوہنا جس تھیں چن وی مکھ چھپاوندائے
کویں آن بلا محمد عالم سبھ غماں دے بیت بناوندائے
ص صبر میرا کر کے کوچ گیا جدھر میں غریب دا یار گیا
مینوں سُتیاں نیند نہ آوندی اے ہائے ہائے اوہ یار وسار گیا

Marfat.com

ہتھیں اپنی گھول کے زہر پیوں سوہنا یار غریب نواں یار گیا
ربا پاک جناب دا واسطہ ای سبلو یار میرا جیہڑا یار گیا
ض ضرب جدائی دی وچ سینے کوئی مجھ تھیں ہور غریب نا ہیں
جلدی آئے کے کر میں علاج میرا ہا ہیچ مدھ کوئی ہور طبیب نا ہیں
یاں تے بکڑ میئوں یا پھر مار میئوں اج مدھ تھیں کوئی قریب نا ہیں
تیرے ہجر نے مار کباب کیتا تیرے ہا ہیچ کوئی ہور حبیب نا ہیں
ط طلب میئوں ست یار دی اے رب کرے سبب بنا دیوے
حرمت نبی کریم دی یار میرا جلدی فضل دے نال ملا دیوے
چار یار تے پنج تن پاک پچھے سنگ یار دے نال رلا دیوے
مدد شاہ بغداد جے کرے میری محمد عالم دے دکھ ہٹا دیوے

اولاد آپ کے تین بیٹے ہوئے۔

۱ سید محمد اشرف مرحوم

۲ سید محمد شریف ۔ یہ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں زندہ موجود ہیں۔

۳ سید محمد اسلم قمر مرحوم۔

تاریخ وفات سید محمد عالم کی وفات جمعہ ۱۳ تیرہویں محرم ۱۳۵۱ھ ایکہزار تین سو اکاون ہجری مطابق بیسویں مئی ۱۹۳۲ء ایکہزار نو سو بتیس عیسوی، موافق آٹھویں جیٹھ سمت ۱۹۸۹ ایک ہزار نو سو ٹانوے بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی، سنہ ۳۳ تینتیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر ساہن پال شریف گورستان حضرت غوثیہ صاحبیہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"دُرِّ اجمل مبارک" ۱۳۵۱ھ

Marfat.com

(۷۱)

محمد عالم

میاں حکیم محمد عالم حفظہ رسول نگری رح

آپ کے والد کا نام میاں غلام حسن تھا۔ ابن میاں قطب الدین بن میاں امام بخش بن میاں شیخ محمد بن میاں محمد مسیحا بن شیخ عبدالرحمٰن بن مولانا حافظ معموری بیلانی رحمہم اللہ۔

آپ حضرت نوشہ گنج بخش رح کی بیٹی سیدہ سائرہ خاتون کی اولاد امجاد سے تھے۔ جو حضرت مولانا حافظ معموری رح کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ آپ کی سکونت رسول نگر میں تھی۔

بیعت طریقت آپ کا طریقت میں انتساب سید سلطان علی شاہ ولد سید اکبر علی شاہ نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والے رح سے تھا۔ جن کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے تیسرے طبقہ کے آٹھویں باب میں گذر چکا ہے۔

کمالات آپ صاحب علم روشن دماغ۔ طب یونانی کے ماہر۔ لائق، فائق تھے۔ آپ اجلہ حکمائے وقت سے تھے۔ علم رمل و جفر میں کافی مہارت تھی۔ اگر کسی بیمار پر جاتے تو ان علوم کے حساب سے بیمار کے حالات معلوم کر لیتے۔ اگر معلوم ہو جاتا کہ یہ صحت پا جائے گا تو علاج شروع کرتے۔

مراسلات و محبت آپ کا سادات نوشاہیہ کے ساتھ کافی میل جول تھا۔ خصوصاً سیرت و شرافت کے مجسمہ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین صاحب سابق نوشاہی برخورداری سابقہ والی رح کے ساتھ کافی محبت تھی۔ بلکہ ان کی صحبت سے بھی اکثر مستفیض ہوا کرتے۔

Marfat.com

اشعارخوانی آپ گاہ بگاہ اشعارِ دیل پڑھا کرتے تھے ۔

غزل

اگرچوں تو سردے زجائے برآید — شود رستخیز و بلائے برآید
خدا را لب خود بدشنام مکشا — کہ از ہر زبانے دعائے برآید
تو سلطان ہستی و عالم گدائت — چناں کن کہ کارے گزائے برآید
چہ کم گردد آخر زجاہ و جلالت — اگر حاجت بے نوائے برآید
مزن تیر جور و جفا کز کمانے — کہ از سینۂ مستمندائے برآید
مرا میکشد انتظارِ قدومت — چہ باشد کہ آواز پائے برآید
ہلالی ازیں شب خلاصی ندارد — مگر آفتابے زجائے برآید

ے

بنِ حق سیہ گشتہ ہم چو زین العابدین — ہر طرف کفر ست جوشاں ہم چو افواہ برآید

ے

نیروی کم نمے بینم شرح ملائے جامی را — بیک یک نقطہ چراں ساخت مولائے ما را

ے

خسرویم ما کہ نہ دیناریم — غلام خانہ زاد تو ہر دیناریم

ے

کافیہ کافی ست دیں مختصر — شافیہ شافی [illegible]

ے

[illegible] انکھیں چار ہوتی ہیں محبت ہی جاتی ہے — خدا جب حسن دیتا ہے [illegible]

ے

[illegible] معراج زیور کا ہے خوبی خدا دیوے — کہ کیسا ہی خوشنما کڑا ہے بغیر [illegible]

Marfat.com

۵

۵/۱

دلادر مفلسی سب سے اکڑ رہ اکیلا چول الف سب سے اکڑ رہ

کرامت

چوہدری خوشی محمد نمبردار، موضع چاہڑ کے ضلع گجرات آپ کا مرید تھا، وہ بیمار ہوگیا، لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اس کے واسطے صحت کی دُعا کریں۔ آپ نے کہا کہ اس نے ایک سید زادی سے فعلِ شنیع کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ اس کی سزا میں ماخوذ ہے۔ سات روز کے بعد اس کو جذام ہو جائے گا اور پندرہ روز کے بعد مر جائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

یادگار طریقت | آپ دنیا سے بے اولاد فوت ہوئے۔ مریدوں کا سلسلہ مبیّت تھا۔ اُن میں سے سید رحمت علی ولد سید باغ علی نوشاہی ہاشمی ساکن رُن مل ضلع گجرات آپ کے مرید و خلیفہ تھے۔

۵/۲

تاریخ وفات | حکیم محمد عالم حفظانہ کی وفات سوموار تیسویں ۳۰ صفر ۱۳۳۸ھ ایک ہزار تین سو اٹھتیس ہجری مطابق چوبیسویں ۲۴ نومبر ۱۹۱۹ء ایکہزار نو سو انیس عیسوی موافق نوویں ۹ مگھر سمت ۱۹۷۶ ایکہزار نو سو چھہتر بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم دلہ ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ دس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادہ تاریخ

"حفظانہ ولی محقق" ۱۳۳۸ھ

۱؎ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ج ۳، ص ۲۲۵ ۲؎ ایضاً ج ۵، ص ۶۱۳ شرافت۔

Marfat.com

(۷۲)

محمد عظیم

میاں محمد عظیم برقندازی جنڈیالویؒ

آپ کے آباواجداد موضع جنڈیالہ کلسیاں متصل نارنگ منڈی تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ میں رہتے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام میاں شیر احمد تھا۔ ابن میاں محمد بخش بن گل محمد بن محمد مقصود بن تیمور علی۔ قوم کھوکھر راجپوت تھی۔

بیعت طریقت آپ کی بیعت حضرت مولانا محمد اعظم برقندازی میرووالی رح سے تھی۔ اُن کے فرمودہ وظائف پر عمل پیرا رہتے۔

اوراد و وظائف آپ کے وظائف یہ تھے۔ جو آپ کی تحریرات سے ملے ہیں۔

۱۔ درود شریف۔ اللھم صل صلوٰۃ کاملۃ وسلم سلاماً تاماً علیٰ سیدنا محمد تنحل به العقد وتنفرج به الکرب وتقضی به الحوائج وتنال به الرغائب وحسن الخواتم ویستسقی الغمام بوجهه الکریم وعلیٰ آله وصحبه فی کل لمحة ونفس بعدد کل معلوم لك

۲۔ آیت کریمہ اس طرح پڑھتے۔ یاحی القیوم لحق لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین۔ اول اخر درود شریف کیا گیا ہے۔

۳۔ درود شریف حضوری۔ صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ

۴۔ درود شریف وظیفہ برصبح وشام ہمارے۔

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارك وسلم اللھم انی اسئلك نفسی واھلی ومالی وولدی وما احاط به علمك شققت قلبی الیك

Marfat.com

الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا ھو لبسم اللہ الذی لا الٰہ الا ھو نور السمٰوٰت
والارض عالم الغیب والشہادۃ الذی احاط بکل شئ علمًا واحصٰی کل
شئ عددًا ۔ واعیذ نفسی واھلی ومالی وولدی وما احاط علیہ شفقۃ
قلبی من شر کل شئ ومن شر الجنۃ والبشر ۔ ومن شر طواف اللیل و
النھار ومن شر کل طارق وباغ وشیطان وسلطان وساحر وفاجر وناطق
وساکت ومتحرک وساکن ۔ اللہ حرز نا وخیر الناصرین لبسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللھم انی احمدک علی کل نعمۃ واستغفرک من کل ذنب واسئلک
من کل خیر واستعیذ بک من کل شر وبلاء ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم ۔ لبسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن
الرحیم قبل کل شئ والحمد للہ بعد کل شئ والحمد للہ علی کل حال ۔
سبحان اللہ الذی لم یلد ولم یولد سبحان الحی القیوم یا ستار
یا ستار یا ستار برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

۵ ۔ دعا ۔ یا اللہ البشر ویا عظیم الخطر ویا سریع الطفر ویا
مصور الصور ویا عزیز المن ویا مالک یوم الدین بحق ایاک نعبد
وایاک نستعین ۔ برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

۶ ۔ دعا ۔ اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا
عیدا لاولنا واٰخرنا وایۃ منک وارزقنا وانت خیر الرازقین باللہ
یا محسن یا رحیم یا وھاب یا رزاق یا فتاح یا باسط یا رافع یا معز
یا مذل یا حفیظ یا ودود ۔ اس کے اول و آخر درود شریف خفری پڑھے ۔

۷ ۔ آیۃ الکرسی ۔ اعتصمت باللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم
(لا تاخذہ سنۃ (وھاضر وناظر) ولا نوم ۔ لہ ما فی

Marfat.com

السمٰوٰت ومافی الارض (قادر قدیر علیٰ کل مخلوقٍ) مَن ذا الذی یشفع
عندہٗ الّا باذنہٖ (کریم رحیم) یعلم (ولا اخلف ولا اَلذب جبار
غفار شاکر) مابین ایدیہم وماخلفھم (لاخلاف) ولا یحیطون بشیٔ
من علمہٖ الّا بما شاء (اللہ) وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض ولا یؤدہٗ
حفظھما وھو العلی العظیم ۔ حافظ حفیظ رقیب وکیل بحق اللہ الذی
لا یزال لملکہٖ ولا فناء لحکمتہٖ حلیم بحلمہٖ بحق النبی اللہ حبیب اللہ
محبوب لاسمہٖ حامد احمد محمود فی التوریۃ والانجیل والزبور و
الفرقان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم الصدیق
والفاروق وذی النورین والمرتضیٰ والائمۃ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
اجمعین ۔

کاشتکاری آپ نے ایک دفعہ چار بیگہ زمین کاشت کی ۔ اس کا بیج حاصل کرنے کے لئے یہ درخواست لکھی ۔

بخدمت جناب انسپکٹر صاحب محکمہ زراعت نارنگ منڈی

جناب عالی ۔ گذارش ہے کہ میری اراضی برائے کاشت گندم قریباً چار بیگہ تیار ہے ۔ براہ مہربانی بیج گندم عطا فرمائی جاوے ۔

عرضی محمد عظیم ولد شیر احمد قوم راجپوت سکنہ جنڈیالہ

پٹواری کی تصدیق ۔

جناب عالی ۔ واقعی سائل نے چار بیگہ اراضی برائے کاشت تیار کرائی ہوئی ہے ۔ بیج گندم کی ضرورت ہے ۔

فیروز الدین پٹواری ۔ جنڈیالہ کلاسان

Marfat.com

مکتوبات

آپ کے دو مکتوب یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ جو آپ نے اپنے بھتیجے اور بیٹے کی شادی کی تقریب پر برادران کے نام بھیجے۔

(۱)

مکتوب بنام برادران بھانجی دراں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مکرم بندہ۔ زاد لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بتقریب سعید شادی کتخدائی برخوردار فیض رسول اطال اللہ عمرہٗ۔ (ابن محمد حکیم) بتاریخ ۱۹ ماہ ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ ہجری المقدس مطابق ۱۹ ماہ مئی ۱۹۳۰ء بروز دوشنبہ دعوتِ ولیمہ قرار پائی ہے براہِ نوازش تاریخ مقررہ پر قدم رنجہ فرما کر زینتِ مجلس فرمائیں۔

المکلفان نیازمندان محمد عظیم و محمد حکیم
از جنڈیالہ کلسیاں (ریلوے سٹیشن نارنگ)
ضلع شیخوپورہ۔

(۲)

(تسمیہ و تحمید مذکورہ) جناب مکرم۔ زاد لطفکم

السلام علیکم۔ بتقریب سعید شادی کتخدائی برخوردار عبدالغنی اطال اللہ عمرہٗ بتاریخ ۴ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ بروز شنبہ (ہفتہ) میل قرار پایا ہے۔ براہِ نوازش قدم رنجہ تاریخ ہذا پر فرما کر مرہون منت فرمائیں۔

المکلفان

محمد عظیم و محمد حکیم از جنڈیالہ کلسیاں۔

Marfat.com

اولاد آپ کے دو بیٹے ہوئے۔

۱ فیض احمد۔ یہ بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔

۲ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب۔ یہ ویکسی نیٹر رہے۔ اب ریٹائر ہو کر منڈی مرید کی میں طبی دکان کھولی ہے۔ ان کی سکونت سچیاری سٹریٹ۔ نوشہ بازار۔ پیراں منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ مولانا محمد عظیم میرووالی رح کے مرید ہیں۔ خوش اخلاق نیک نہاد شریف النفس ہیں۔ میرے (شرافت کے) ساتھ بھی عقیدت رکھتے ہیں۔ ان کی صلبی اولاد کوئی نہیں۔ ایک بچہ محمد شعیب نام کو پرورش کر رہے ہیں۔ اس کو اپنا متبنّٰے بنایا ہے۔ اسوقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں۔

تاریخِ وفات میاں محمد عظیم کی وفات۔ جمعہ کے روز۔ ساتویں جمادی الاخریٰ ۱۳۷۳ھ ایک ہزار تین سو تہتر ہجری مطابق بارہویں فروری ۱۹۵۴ء ایکہزار نوسو چون عیسوی۔ موافق پکم پھاگن سمت ۲۰۱۰ دو ہزار دس بکرمی میں بعہد خواجہ غلام محمد گورنر جنرل ہوئی۔

مادۂ تاریخ

"مغفورِ دالاجاہ" ۱۳۷۳ھ

Marfat.com

(۷۳)

محمد علی

میاں محمد علی ۔ گاجرگولیہ

آپ میاں مہر شاہ ولد سلطان شاہ گاجرگولیہ کے دوسرے بیٹے اور سجادہ نشین تھے۔ بیعت و خلافت میاں رکن الدین ولد میاں محمد بخش رحمانی بھڑوالہ سے پائی

سال ولادت | آپ کی ولادت سنہ ۱۹۴۱ ایکہزار نوسو اکتالیس مکبری مطابق سنہ ۱۳۰۱ ایکہزار تین سو ایک ہجری موافق سنہ ۱۸۸۴ء ایکہزار آٹھ سو چوراسی عیسوی میں ہوئی۔

تعلیم | آپ نے قرآن مجید میاں بدرالدین گاجرگولیہ سے پڑھا۔ اس کے سوا کچھ تعلیم نہ پائی۔ ویسے فقرنامہ اور شجرہ شریف یاد رکھتے تھے۔

عبادات | آپ نماز پنجگانہ کے پابند اور تہجد خوان تھے۔ رمضان کے روزے پابندی سے رکھتے۔ روزانہ یہ وظائف پڑھا کرتے۔

تہجد کے بعد کلمہ طیبہ پانسو بار۔ درود شریف ہزارہ تین سو پچیس ۳۲۵ بار بعد اسم غوثیہ، نماز فجر کے بعد سورہ یٰسین ایکبار۔ سورہ مزمل ایک بار اول آخر درود شریف گیارہ بار نماز مغرب کے بعد قطب کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو کر قصیدہ غوثیہ ایک بار۔ اول آخر درود گیارہ بار۔ ہر نماز کے بعد استغفراللہ ربی گیارہ بار۔ اور تسبیح فاطمہ سو بار۔

اخلاق و عادات | آپ حلیم الطبع رحمدل تھے۔ ہر سال آٹھویں جیٹھ کو بڑے اہتمام سے عرس کیا کرتے۔ حضرات سلیمانیہ و نوشاہیہ و رحمانیہ کی خدمات بجا لایا کرتے۔ آپ میرے ساتھ (شرافت کے ساتھ) بھی بہت عقیدت رکھتے تھے۔ اپنے بزرگوں کے حالات لکھوا کر مجھے دیئے جو اس کتاب کے دوسرے تیسرے حصوں میں درج کئے جا چکے ہیں۔

Marfat.com

حلیہ آپ دراز قد۔ سفید ریش۔ شجاع اور بارعب درویش تھے۔

نصائح آپ اپنے مریدوں کو نماز روزہ۔ اور حلال کھانے اور سچ بولنے کی تلقین کیا کرتے

اولاد آپ کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ چار بیٹیاں تھیں۔

۱ غلام فاطمہ منکوحہ میاں محمد سعید کھوکھر ساکن نانوآنہ

۲ رسول بی بی۔ منکوحہ میاں غلام رسول ولد میاں عبداللہ۔ ساکن گاجرگولہ۔

۳ رابعہ بی بی۔ منکوحہ میاں محمد حسین ولد حافظ عبدالکریم مخدوم ساکن کوٹ جان محمد

۴ سکینہ بی بی۔ منکوحہ میاں محمد بشیر ولد محمد عارف ساکن علی پور چٹھہ۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدین یہ ہیں۔

۱	میاں غلام رسول ولد میاں عبداللہ داماد و سجادہ نشین	گاجرگولہ	ضلع گوجرانوالہ
۲	میاں احمد دین ولد اکبر شاہ	〃	〃
۳	احمد دین چٹھہ	〃	〃
۴	اللہ دتہ چٹھہ	〃	〃
۵	رحمت علی بھٹی	چھاپانوالی	شیخوپورہ
۶	امام دین نیلاری	〃	〃
۷	علی محمد کمہار	شرقپور لکھن کا	〃
۸	میاں غلام نبی ولد فیض احمد تارڑ	گورایہ	گجرات
۹	میاں علی محمد ولد کرم الٰہی تارڑ	〃	

تاریخ وفات میاں محمد علی کی وفات ہفتہ پانچویں جمادی الاخریٰ ۱۳۶۹ھ ایکیس اگست ہجری مطابق پچیسویں مئی ۱۹۵۰ء ایکیس نوسو پچاس عیسوی میں بعمر حاجی ششم ولد حاجی پنجم ہوئی ۱۵ سنہ پندرہ جلوسی تھا۔ قبر گاجرگولہ ضلع گوجرانوالہ۔ مقبرہ شاہ غریب میں ہے۔

مادہ تاریخ " میاں محمد علی بھٹو آمدہ " ۱۳۶۹ھ

Marfat.com

(۷۴)

محمد غوث

میاں محمد غوث پشاوری رح

آپ میاں محمد جان پشاوری رح کے مرید تھے۔ وہ مرید مولانا خیر الدین پشاوری کے۔ وہ مرید شیخ مستان شاہ پشاوری رح کے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ الشہادۃ کے پانچویں حصہ موسوم بہ عوارف الانوار میں گذر چکا ہے۔

سال ولادت و تعلیم | آپ کی پیدائش ۱۲۵۴ھ ایکہزار دو سو چون ہجری مطابق ۱۸۳۸ء ایک ہزار آٹھ سو اٹھتیس عیسوی میں ہوئی۔

آپ صاحب علم و فضل اور خوشنویس تھے۔ آپ کا فیضان عام تھا۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے ۱ میاں فضل الٰہی ۲ میاں فضل احمد۔

- میاں فضل الٰہی کا ایک بیٹا البشیر احمد نام ہے

- میاں فضل احمد کے دو بیٹے غلام صابر اور صفدر علی نام ہیں۔

یاران طریقت | آپ کے کل مریدوں کی تعداد ساٹھ تھی۔ ان میں سے آغا میر احمد صدیقی صاحب خلافت تھے۔

سال وفات | میاں محمد غوث کی وفات بعمر ستر سال ۱۳۲۴ھ ایکہزار تین سو چوبیس ہجری مطابق ۱۹۰۶ء ایکہزار نو سو چھ عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ چھ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر شہر پشاور۔ بیرون گنج دروازہ۔ گورستان بوہڑ والہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"شاہ غازی" ۱۳۲۴ھ

Marfat.com

(۷۵)

محمد یوسف

مولوی محمد یوسف لودھیکوی رح

شجرہ نسب | مولوی محمد یوسف ولد میاں رحمت علی بن میاں غلام دستگیر بن حکیم الٰہی بخش بن حکیم گل محمد بن حکیم عصمت اللہ بن قاضی عبدالرسول بن طالب دین معانی دار بن شیخ بایزید بن امیر عبداللہ بن امیر اسمٰعیل بن امیر سعید بن امیر کامل بن امیر انور بن امیر کبیر بن امیر اسداللہ بن سبحان بن عارف بن یارس بن شاکو بن مشتاج بن سدری بن ہرناہ بن اکمل بن شاری بن اسلاح بن سہول بن سہول بن جیسیرول دکھرا بن کھوکھر زمان علی شاہ قریشی علوی [1]

بیعت طریقت | آپ کی بیعت میاں غلام مصطفےٰ ولد میاں سلطان مست سچیاری نوشہروی رح سے تھی۔ اپنے پیر صاحب کے عاشق اور محب تھے۔ صاحب علم تھے۔ موضع لودھیکی متصل امین آباد میں امام مسجد اور خطیب تھے۔ باشرع بزرگ تھے۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے ہیں۔

۱ چوہدری محمد اسلم پٹواری متعلم کاموکے ۲ حکیم محمد اکرم پروفیسر طبیہ کالج لاہور۔

۳ حکیم محمد افضل۔ مالک دواخانہ سچیاریہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ ۴ میاں محمود الحسن خادم بیرحانہ نوشہرہ۔

سال وفات | مولوی محمد یوسف کی وفات بسنہ ۱۳۵۲ھ ایکہزار تین سو باون ہجری مطابق ۲۰ شعبان ۱۹۳۳ء ۹ دسمبر ایکہزار نو سو تینتیس عیسوی میں بعمر ۳۴ سال چوتھا بیٹا چھوٹا تھا قبر گوجرانوالہ میں ہے۔

ماده تاریخ

"یوسف پاکیزہ فاطر" ۱۳۵۲ھ

---

[1] شجرہ نسب خاندان حضرت بایزید قریشی علوی۔ شرافت

Marfat.com

(۷۶)

محمد یوسف

مولوی حاجی بابو محمد یوسف برقندازی مردانوی رح

شجرہ نسب | بابو محمد یوسف ولد حافظ کرم الٰہی بن محمد لسین عرف محمد بوٹا بن فیض کریم بن ذوالفقار بن محمد ادریس بن محمد علی بن محمد حسن بن محمد رحمت اللہ رح

عہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ میں جگجیت سنگھ نامی کھوکھر راجپوت بجوارڑہ کا حاکم تھا۔ وہ حلقہ اسلام میں داخل ہوا۔ تو اس کا نام نواب محمد رحمت اللہ رکھا گیا۔

سال ولادت | آپ کی ولادت ۱۳۰۴ھ ایکہزار تین سو چار ہجری مطابق ۱۸۸۶ء ایکہزار آٹھ سو چھیاسی عیسوی میں ہوئی۔ آپ جب بڑے ہو کر علمی فضیلت سے ممتاز ہوئے تو اپنی تاریخ از راہ انکسار اس آیت شریف سے نکالی۔

قولہ تعالیٰ "وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ" ۱۳۰۴ھ

بیعت طریقت | آپ کی بیعت حضرت مولانا محمد اعظم مردوالی رح سے تھی۔ اور اوراد و وظائف قادریہ سے مجاز ہوئے۔ اپنے پیر کے بڑے سچے عاشق و شیدا تھے۔ آپ صاحب علم و حلم در ہد و تقدس تھے۔ موضع مردانہ متصل اسٹیشن مہتہ سوجا ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے تھے۔ کسب حلال کے واسطے جی پوسٹل میں کلرک رہے۔

عشق غوثیہ | آپ کو حضرت غوث الاعظم رض کی ذات گرامی سے کمال عشق تھا۔ وظیفہ اسم اعظم غوثیہ آپ کا ورد تھا۔ اُن کا عرس ہر ماہ کی گیارہویں تاریخ کو کیا کرتے۔ اسی نسبت سے آپ کو گیارہ کا عدد پیارا تھا۔ باوجود عالم اور حاجی ہونے کے اپنے آپ کو "بابو" کہلاتے تھے کہ اس کے عدد گیارہ ہیں۔

Marfat.com

شادی خانہ آبادی | آپ کی شادی ۳ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۰ جون ۱۹۰۱ء موافق ساتویں ہاڑ ۱۹۵۸ بکرمی میں ہوئی۔

حرمین الشریفین کی زیارتیں | آپ دو مرتبہ حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کے حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ دوسری مرتبہ جب حج سے واپس آئے تو ۲ محرم ۱۳۴۰ھ ۲۵ ساون سمت ۱۹۷۸ بکرمی تھا۔

زیارات بغداد۔ کربلا و نجف اشرف | پھر آپ کو شوق پیدا ہوا تو بغداد شریف پہنچے۔ اور زیارت درگاہ عالیہ حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رض سے مشرف ہوئے۔ اور وہاں ایک چلہ کر کے فیضیاب ہوئے۔ اس کے بعد اپنے مشایخ سلسلہ کے مزارات پر جو بغداد میں ہیں سب پر چلے گئے۔ پھر کربلا اور نجف اشرف کی زیارتوں کا شرف بھی حاصل کیا اور ہر ایک درگاہ پر معتکف رہ کر مستفیض ہوئے۔

زیارت درگاہ نوشاہ عالی جاہ رح | ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء میں آپ درگاہ اقدس حضرت نوشہ گنج بخش پر حاضر ہوئے۔ زیارت روضہ اطہر کا شرف حاصل کیا۔ میری (شرافت کی) اس وقت آپ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے مسجد نوشاہیہ میں آپ کو نماز پڑھتے دیکھا خضوع و خشوع اسقدر تھا کہ گویا اس دنیا میں نہیں۔

تصنیفات

آپ کثیر التصانیف تھے۔ کئی رسائل تصنیف کئے۔ اُن کا کچھ مختصر تعارف لکھا جاتا ہے

۱۔ **جنم ساکھی بابا نانک** | ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۷ء میں گورو نانک مہاراج کی اردو میں سوانحعمری لکھی

۲۔ **تجلی بغداد** | یہ پنجابی منظوم ہے مطبوعہ گیلانی الیکٹرک پریس لاہور۔ کل صفحات اسی ۸۰ ہیں۔ اس کا مطلع یہ ہے۔

لکھاں جسنے کیکر بے لجردی — عبدالقادر دے قادر قدیسوی

لکھ لکھ کی مجھ عاجز حقیر دی — ہتھ پاواں میں ایس تحریر توں

Marfat.com

ربا ے چل بغداد فقیرنوں

چل دیکھئے پیراں دے پیرنوں

مقطع یہ ہے ۔

حکم جدوں ہویا ہووے گا یوسف مست ہو آنکھ کھلووے گا

کیوں نہیں لنگھدا اُچھنا ہووے گا آکھاں پھیر بھی ایہو اخیر نوں

ربا ے چل بغداد فقیرنوں

چل دیکھئے پیراں دے پیرنوں

اس کے بعد سیحرفی ساقی نامہ ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے ۔

الف آویں میرے ساقیا اجے ہوش میری کجھ باقیا

دے بھر بھر جام شراب دے جیہڑی دیوے موج بہار دی

- اس کے بعد تضمین فقیر بر عرضداشت حضرت پیراں پیر جو اس مناجات پر ہے ۔

یا حبیب اللہ خذ بیدی ما لعجزی سواک مستندی

- اس کے بعد سیحرفی توحید ہے ۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے ۔

الف اللہ دا نام پیارا لا الہ الا اللہ جس نے کیتا کُل پسارا لا الہ الا اللہ

ہر ہر دے وچ دے نشکارا لا الہ الا اللہ غافل ہو نہ یوسف یارا لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ

- اس کے بعد سیحرفی ج ۔

- اس کے بعد سیحرفی ہو الاول ہو الآخر ۔ اس میں یہ صنعت رکھی ہے ۔ کہ جس حرف سے شعر شروع ہوتا ہے ۔ اسی حرف پر ختم ہوتا ہے ۔

- اس کے بعد سیحرفی عشق ۔ گوک بغدادی ۔ سیحرفی فالنامہ بغدادی ۔ اور متفرق اشعار ہیں ۔

Marfat.com

اس رسالہ تجلی بغداد کی تاریخ طباعت کا قطعہ خود مولف مرحوم نے یہ لکھا۔

ے

باسداد جناب غوث عالی — تجلی جب چھپی بغداد والی

مبنوں مستیاں پیا آواز کہتی — مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ بِغَنِّیْ

عرض کہتی ابدی تاریخ کی اے — حکم ہو یا تیرے سینے لکھی اے

جاں ست واری میں باطن دیکھ بھالی — سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِیْ

۶۲ — ۱۲ — ۹ — ۵

دیگر

کہا تف نے اے یوسف تو ہو تاریخ سے آگاہ

ارادت سے بصدق دل کہو۔ فیض فقیر اللہ

۱۳ ۴۶

۳۔ حسنات الاعظم یعرف برکات یازدہم | یہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء میں تالیف ہوئی۔ اس میں ختم گیارہویں شریف کے جواز پر دلائل دیئے ہیں۔ گیارہ محفلیں ہیں صفحات ۱۱۲ ہیں اس کے خود ہی مولف مرحوم نے گیارہ تاریخی مادے لکھے ہیں۔

۱ "قبلی۔ انی رأیت احد عشر کوکبًا"

۲ "طوبیٰ و ما دع یطعمون الطعام علی حبہ مسکینًا و یتیما و اسیرًا"

۳ "زہے طریقہ حق گیارھویں شریف"

۴ "جب جب زہے پیر محمد اعظم"

۵ "رسالہ یازدہم کی کتابت سے حل ہوئی"

۶ "اللہ۔ رحمٰن۔ رحیم۔ ملک۔ وھاب۔ ودود۔ وکیل۔ احد۔ قادر۔ عدل۔ باقی" [ان گیارہ اسماء الٰہیہ سے تاریخ برآمد ہوتی ہے]

۷ "طوبیٰ مبارک۔ جزاء ھم عند ربھم جنت عدن"

Marfat.com

۸ آنکار کا سر اُڑا کر دیکھو۔ "گیارہ اسم اعظم"

۹ "خوب صورت جسم"

۱۰ "گیارہ ہزار۔ گیارہ سو۔ گیارہ اولیاء اللہ بس باقی ہوس"

۱۱ گبر کا کلیجہ کاٹ کر اور وہم کو دُور کر کے دیکھو۔ "ختم اللہ علی قلوبہم"

۔ اس کا اختتام اس طرح ہے ؎

اس نامہ کہ آمد سبب عیش مدام — از حضرتِ معشوق دہد تازہ پیام
المنۃ للہ کہ شد از لطفِ لطیف — در ربیع الثانی شد ختم این کلام

۴۔ بارہویں نامہ | منظوم پنجابی سمہ کافی صفحات ۱۶۔ مطبوعہ آرمی پریس لاہور ۱۳۴۸ھ ۱۹۲۹ء

۵۔ گیارہویں نامہ | اس کی حقیقت نام سے ظاہر ہے۔

۶۔ فیضانِ اعظم۔ ترجمہ منظوم قصیدہ امام اعظمؒ | اردو نظم ہے تصنیف ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ ۱۹۲۹ء صفحات ۳۲۔ مطبوعہ گیلانی الیکٹرک پریس لاہور۔ اس رسالہ کی کتابت محمد اکبر گجراتی مقیم چوک متی لاہور نے کی۔ پہلے شعر کا ترجمہ یہ ہے۔ ؎

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا
اَرْجُوْا بِرِضَاکَ وَاَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

اے پیشوائے دوسرا در پر ہوں تیرے آپڑا — چشمِ کرم بہر خدا چشمِ کرم بہر خدا
تیری عنایت چاہیئے تیری حمایت چاہیئے — مطلوب ہے تیری طلب محبوب ہے تیری رضا

۷۔ احسانِ اعظم |

۸۔ عرفانِ اعظم |

۹۔ ذکر الصالحین | منظوم۔ اس میں شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی ہے۔ اور ایک کافی ہے جو اس طرح شروع ہوتی ہے ؎

سادھو سنت جگت میں گیانی — وہ ست گور کو سمجھ سجھانی

Marfat.com

ہر ہر کے وہ خاص دھیانی — کیا مسلم کیا کافر یا
اوہ قبلہ میر دوال ہے رے — جس جا ہیں فضل کمال ہے رے
ہر ہر میں بسے ہر نال ہے رے — یہ جھوٹ نہیں کر نا دریا

۱۰۔ ترجمہ قصیدہ غوثیہ موسومہ چیل کاف | اردو نظم میں ہے۔ سولہ صفحات کا رسالہ ہے ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں لکھا۔ مادہ تاریخ "جام خمر عشق" ہے۔ قصیدہ شریف کے پہلے شعر کا یہ ترجمہ ہے۔

عشق نے مجھ کو پلائی وصل دلبر کی شراب — تب کہا میں نے یہ مے سے آ مری جانب شتاب
دوڑ کر آئی میری جانب پیالوں میں بھری — کر گئی سب دوستوں میں بھی اثر مستی مری

۱۱۔ یارہویں شریف | یہ رسالہ ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں نظم کیا، سولہ صفحات ہیں۔ اس کے اختتام پر اس طرح تاریخ لکھی ہے ؎

تیرہ صد یاں سن ہجری تے چورنجہ سال نے — اپنے کیتے خلق پکڑی دند کڑھے کال نے
تاں ایہ قصہ یارہویں دا میں سنایا کل نوں — یارہویں دے وانگ دند کل دیچدا ناں کل نوں
ایہ بھی صدقہ جاریہ ہے یارہویں دے نام دا — خود پڑھو پڑھ کر سناؤ کم ہے اسلام دا
بس فقیر ابو سفا میں بول دا فر بول ناں — پھڑ کے تکڑی بیٹھ دے وچ واد ہے گھاٹا تول ناں
جستجو کر سال لکھ توں ایس دی تالیف دا — ہووے شہرہ دنیا اندر ایس دی تصنیف دا
کر تردد یوسفا تاریخ چاہیئے بھالنی — نخل دا سرکٹ کے آکھو ہے۔ غریبال یالنی

۱۲۔ ترجمہ کربت اعمر | دیباچہ کا آغاز اس طرح پر ہے ؎

عاجز ست از وصف اخلاق محمد ہر دلی — ہست قرآن خدا تفسیر اخلاق نبی

۱۳۔ اپنا شیشہ | اردو نثر۔ سولہ صفحات کا رسالہ ہے مطبوعہ کارپوریشن پریس لاہور، رمضان ۱۳۵۴ھ ۱۹۳۵ء

۱۴۔ جمال حضوری شیشہ نوری | پنجابی منظوم۔ صفحات سولہ مطبوعہ لاہور آرٹ پریس لاہور دلیسمبر ۱۹۳۵ء

Marfat.com

۱۵۔ سیحرفی بدل شاہی ھُو | اس میں اپنا نام بدل شاہ لکھا ہے۔ اور سلطان باہو رح کے اشعار کی طرح ھُو پر ختم کرتے ہیں۔ تصنیف ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء۔ صفحات سولہ۔ مطبوعہ دیوان پرشنک پریس لاہور۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے۔

الف اول قسمت میری وچ لکھ سانھ اَوَلّا ھُو
میں نادان کو چھڑی احمق اوہ میٹھوں دی جھلّا ھُو
جے سو احمق اکٹھا کرئے اوہ اک دانا کھلّا ھُو
بدل شاہ دو گالیاں دے کے پاکر ائے پلّا ھُو

۱۶۔ حلیۃ النبی بروایت علی | مطبوعہ گیلانی پریس ہسپتال روڈ لاہور۔ اس کے ٹائیٹل پر یہ شعر تحریر ہے۔

نظر آجائے تیرا روئے تاباں خواب میں جس کو — وہ خود پوشاک ہو آئینہ ہو گھر انور ہو

یہ حلیہ شریف اس طرح شروع ہوتا ہے۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد نالذی کان عظیم الخلق
عظیم الخلق عظیم الھامۃ عظیم الھمۃ عظیم الجثۃ الی الشھمۃ اذنیہ۔

۱۷۔ حلیہ شریف | ۳۲ بیتوں کی مثنوی ہے۔ صفحات بتیس۔ اس کا ابتدائی سطر ہے۔

بسم اللہ پڑھ کے لکھ واری — فضل خدا دی منگاں یاری
اول واجب حمد الٰہ — لا الٰہ الا اللہ

اس میں شجرہ شریف خاندان نوشاہی بطور نذرانہ لکھا ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

اول مڈھوں ذات نیاری — کل دا خالق واحد باری
اس ٹھوں پہلے کجھ بھی ناہ — لا الٰہ الا اللہ
اس دا برقعہ نوتن پاہا — خلقت نوں سمجھاون آیا
عرش پوس دا لا بیٹھا جاہ — لا الٰہ الا اللہ

Marfat.com

اس کا مقطع یہ ہے ؎

- یارب میریاں مرشد بھایاں جنہاں کیتیاں نیک کمایاں
ہر مومن تے رحم کما لا الہ الا اللہ

۱۸ مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات | یہ بتیس ۳۲ صفحات کا رسالہ ہے۔ اس میں پہلے اسمار الحسنیٰ کو نظم کیا ہے۔ بعد میں مناجات بطور مخمس لکھی ہے۔

اسمار الحسنیٰ کا مطلع یہ ہے ؎

اللہ توں رحمان رحیم ملک قدوس نیارا توہیں سلام مہیمن مومن جبار استارا

مناجات کا مطلع یہ ہے ؎

- یا خدا حاجت روائے خلق تیری ذات ہے تو رحیم و کارساز و قاضی الحاجات ہے
کر نظر مجھ پر ہجوم فکر و غم دن رات ہے دفع کر آفت میری تو دافع آفات ہے

ہو تنزل کثرتِ رنج و عنا کے واسطے،

- واسطہ حضرت ابوبکر و عمر عثمان کا ہادی نوشہ گنج بخش ساقی فیضان کا
شاہ فقیر اللہ دلی عاشقِ سبحان کا خواجہ بابا پیر اعظم صاحبِ عرفان کا

کر میری حاجت روا کل اولیا کے واسطے

مقطع یہ ہے ؎

- عرض کرتا ہے گدائے بے نوا و پُر خطا میں نے درویشی کے خرقہ کو ہے آلودہ کیا
نام یوسف ایک عیبوں کا خزانہ ہے بھرا صدقہ ستاری کا اس کھوٹے کو کر دے تو کھرا

قبلہ عالی میر و والی پیشوا کے واسطے

۱۹۔ دعا فقیراں | اردو منظوم۔ یہ سولہ ۱۶ صفحات کا رسالہ چھپا ہوا ہے۔

پہلے اسمار الحسنیٰ نظم ہیں مطلع یہ ہے ؎

- یا میرے اللہ و رحمان و رحیم مالک و قدوس و جبار و کریم

Marfat.com

اس کے بعد اسماء النبی نظم کئے ہیں جس کا مطلع یہ ہے ؎

مصطفےٰ و مجتبےٰ ختم الرسل　　فاضل و امّی و ہادی السبل

۲۰۔ شکریہ فقیر ذات پیر | پنجابی منظوم صفحات سولہ ۱۶ میں مطبوعہ دیوان پرشنگ پریس لاہور۔

۲۱۔ شجرہ قادری | شجرہ خاندان قادری نوشاہی۔ عروجی طور پر پنجابی میں نظم کیا ہے۔

کل صفحات چودہ ۱۴ ہیں۔ ٹائیٹل پر یہ شعر تحریر ہے ؎

مست شو از فیض جام قادری　　از دل و جان شو غلام قادری

پہلا شعر یہ ہے ؎

- پہلاں نام ہے غفار　　جسدا سب سنسار
- مہ و ماہی خورشید　　پئے جسدے پکار دے
- حاجی نوشہ گنج بخش　　گنج فقر دا توں بخش
- نام بخش نوری عکس　　ز نگ دلاں دے اُتار دے

آخری شعر یہ ہے ؎

- یوسف قادری ہے گولا　　بھر دیہو ایدھا جھولا
- ستاں غیراں ولا ٹولا　　کتے بولیاں نہ مار دے

۲۲۔ عیدی | صفحات آٹھ ۸ ہیں۔ کتابت عمر عظیم ولد بابو محمد یوسف نے کی ہے۔ جاذق پریس لاہور میں چھپی۔ پنجابی منظوم ہے۔

اس کا مطلع یہ ہے ؎

حکم جلال نال　　فضل کمال نال

سوہنی سوہنی چال نال　　آئی صبح شام نوں

پیر دی سلام نوں　　دیکھو لوکو عید آئی

جنت دی رسید آئی

Marfat.com

دُعا

آپ جس وقت بغداد شریف میں تھے۔ اُسوقت یہ دعا بجناب خداوندی ایک کاغذ پر تحریر کی۔
درگاہ محبوب سُبحانی بغداد شریف۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا الٰہی

بحرمۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ ال سیدنا محمد واصحاب سیدنا
محمد کما تحب وترضیٰ لہٗ۔

این حقیر پُر تقصیر ذلیل وخسیس اضعف بندہ محمد یوسف کو

بعد از زیارت روضہ محبوب سبحانی غوث ہمدانی قطب ربانی سیدنا محی الدین ابو محمد عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے پیر و مرشد ابو الاقبال قلندر باکمال، عالم بے بدل فاضل اجل مخدوم
بابا حضرت قبلہ ہادی محمد اعظم صاحب کے قدموں میں پہنچا کر گوشہ نشینی کی عادی، بنا
اور فضول آوارہ گردی سے بچا۔ آمین ثم آمین۔

نیز اس ناچیز از ناچیز برائے نام درویش کو اپنے مرشد و پیشوا کی خدمت میں سرشار
رکھو۔

چہ مرشد بحر متواج معانی — چہ مرشد در مذاق نکتہ دان
بظاہر در شریعت استوار داماں — بباطن از طریقت ہوشیار
ہمیشہ از شراب شوق سرشار — بدایت از تجلی ارزانی دار
الٰہی تا بود چرخ و مدار — بنور سایۂ افگن بر ایشاں

خاص بیت اللہ شریف۔ روضہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

Marfat.com

علیہا السلام - ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ - عمر فاروق رضؓ عثمان غنی رضؓ - حضرت علی کرم اللہ وجہہ - خاتونِ جنت بی بی فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا - امام حسن علیہ السلام - امام حسین ع - امام زین العابدین ع - امام محمد باقر ع - امام جعفر صادق علیہ السلام - امام موسیٰ کاظم ع - حضرت طلحہ رضؓ - حضرت زبیر رضؓ - حضرت عتبہ رضؓ - حضرت خواجہ حسن بصری رضؓ حضرت سلمان فارسی رضؓ - امام اعظم علیہ الرحمۃ - خواجہ شبلی رضؓ - حضرت بشر حافی رضؓ - خواجہ معروف کرخی رضؓ - حضرت جنید رضؓ - حضرت سری سقطی رضؓ - جیلہ گاہ حضرت نانک علیہ الرحمۃ - خاتون زبیدہ - خواجہ الفی - چور قطب - درگاہِ محبوب سبحانی شاہباز لامکانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضؓ کی جنت آثار درگاہوں سے این خسیس عصیان آلود کا مشرف ہونا - حضرت خضر اعظم ابوالاقبال شاہباز سیر و دال ہی کی توجہ فیض کا ظہور ہے - ورنہ -

"چہ نسبت خاک را با عالم پاک" کہاں میں دبو سیرت جادوگر - اور کہاں وہ جلوۂ تجلی نورِ سحر -

الٰہی بحرمت ان پاکان و خاصان مجھے بھی پاک کر دے - اور ان کے زمرہ میں حشر ہو - پاک اگہ ہر دوست اور دشمن کی طبیعت سے ملال اُٹھائے - میرے مولا مجھے ہر دلعزیز بنا - پاستار میری پردہ دری نہ کیجیو - میرے ماں باپ کو بخشیو - میری اولاد کو نیک طریق بخشیو - اور مجھے اپنے خواجہ رہنما پیشوا کی محبت میں سرشار اور غلطاں رکھیو - دُنیا اور عاقبت میں ذلیل و خوار نہ کیجیو - دنیا میں کسی کا محتاج نہ کریو - دشمنوں کے مقابل مجھے مغلوب نہ کیجیو - میرے ہاتھ سے قادری بھنڈارہ جاری کرائیو - مجھے گوشہ نشینی عطا کیجیو - مجھے قرض کی بلا میں گرفتار نہ کیجیو - مجھے اپنی رضا کا رضامند بنائیو - مجھے دُنیا کی آلودگی سے بچائیو - آمین -

فرمائشی دُعائیں

لاہوری بچہ پاس ہو - مردانوی ٹولہ کی مشکلیں حل - قرضہ سے نجات - ہر بے چین اور ہراساں

Marfat.com

پیارے کو چین دے۔ تکلیف میں مبتلاؤں کو آزار دکر۔ فکر مند طبیعتوں کو خوشی دے۔ قرضداروں کو قرضہ سے سبکدوشی دے۔ آنکھوں سے اوجھل بیٹے کو خواب میں دکھا۔ ایک روپیہ محمد شفیع۔ ایک روپیہ محمد حکیم سے قبول کیجیو۔ جو بھنڈارہ قادریہ میں دیا گیا۔ ایک روپیہ بھیجن صاحبہ اہل خانہ ذیلدار صاحب مردانہ ؎

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں

ناچیز عبد مرید قادریہ محمد یوسف بقلم خود
۱۰ رمضان المبارک ۱۳۴۵ ہجری (۱۵ مارچ ۱۹۲۷ء)

دعاء دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد واصحاب سیدنا محمد وبارک وسلم۔

۱ مسلمانی کے اوصاف سے متصف کر دے۔

۲ موتوا قبل ان تموتوا کی خلعت سے بہرہ ور کر دے۔

۳ قرضہ کا بوجھ اُٹھا دے۔

۴ درس تدریس کے واسطے بلند جگہ عطا کر۔

۵ سخاوت پوشیدہ کھلے ہاتھ کی بخشش۔

۶ میرے ساتھ تعلق رکھنے والوں۔ احسان کرنے والوں۔ دشمنی کرنے والوں کو پاکدامن کر کے دُنیا سے اُٹھائیو۔

۷ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ سے لے کر سلسلہ قادریہ حسبی و نسبی تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے مرنے سے پہلے ان کے جمالِ انور کی زیارت سے مشرف کر۔

Marfat.com

۸ قبول کر کے مردود نہ کر۔

۹ میری اولاد کا سلسلہ قطع نہ کر۔ اور ان میں سے ایک نہ ایک ضرور مادر زاد ولی کر۔ نماز تہجد۔ خشوع والی نماز۔ تلاوتِ قرآن کریم۔ بعدہٗ تقسیم اوقات علیہ شریفہ المصباح فی زجاجۃ۔ کبریت احمر۔ تاج۔ مستغاث۔ لکھی۔ تفریجیہ۔ تنجینا ماثورہ۔ سبعات عشرہ۔ دعائے معنی۔ مناجات فارسی۔ صلوٰۃ التسبیح شجرہ قادریہ قصیدہ غوثیہ کی مداومت کی توفیق دے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

۱۰ بوقتِ مرگ آخری کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہو۔ ماہ مبارک ہو۔ دن مبارک ساعت سعید ہو۔ جنازہ خواناں میں کافی تعداد صلحاء کی ہو۔ نماز جنازہ کا امام ولی زمانہ ہو۔ افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔

بندہ محمد یوسف بقلم خود

اُردو کلام

آپ کی ایک نظم جس کا عنوان ہے "ریاضت بے سخاوت" یہاں لکھی جاتی ہے۔

ے

وہ شخص بھی عقبےٰ میں ہے کیا طالبِ انعام — جو چاہتا ہے باتوں ہی باتوں میں بنے کام
پڑھ پڑھ کے گھسا دیتا ہے تسبیح کے دانے — اک دانہ خیرات میں "سو سو" میں بھنانے
اک بکرے کی قربانی تو ہرگز نہ کرے گا — ہاں سورہ بقر دن میں یہ "سو بار" پڑھے گا
درگاہِ خدا میں تو سدا ہاتھ اُٹھائے — سائل کے سوالوں پہ زباں تک نہ ہلائے
داماں تو گو وقتِ دعا اشکوں سے تر ہو — محتاج کی زاری کا مگر کچھ نہ اثر ہو
اعمال کا یہ حال ہے پھر خواہشِ فردوس
افسوس ہے افسوس ہے افسوس ہے افسوس [1]

---

[1] یازدہویں شریف ص۱۱۶ شرافت

Marfat.com

مکتوبات

آپ کے مکاتیب تو بہت ہیں۔ یہاں دو[۲] مکتوب درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

مکتوب بنام سید شرافت نوشاہی ۱

اَلْمَدَدْ یا پیر اساڑے اَلْمَدَدْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہ ناممکن تھا۔ کہ خاص دارالحرم میں وعدہ ہوا ہوا فراموش ہوتا۔ اس ناچیز نے تو گھر آکر پہلے کتابیں روانہ کرنی تھیں۔ اور پیچھے اور کام۔ مگر واپس آتے ہی میرے سالہ کی یکایک تاریخ شادی مقرر ہوگئی۔ شادی سے فارغ ہونے نہ پائے کہ میرے حقیقی ہمشیرہ زادہ کا انتقال ہوگیا، جو کہ عین عالم شباب میں تھا۔ اور اس کے تین معصوم کم سن بچے باقی رہ گئے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انشاء اللہ دعا کیجئے آپ کی توجہ مبارک سے صرف ایک ماہ کے اندر اندر آپ کے وعدہ سے سبکدوش ہوں گا۔

سب صاحبزادگان کی خدمات عالیہ میں میرا دست بستہ سلام۔ قبلہ بزرگوار کی خدمت میں خصوصاً۔ برادرم عاشق علی صاحب کی خدمت اور ان کے والد بزرگوار کی خدمت میں بھی میرا سلام۔ [۲]

راقم بارگاہ نوشہ جی کا پروردہ سگ ضعیف
بندہ محمد یوسف ارمردانہ ۵ نومبر ۱۹۲۷ء
[۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ]

---

[۲] بابو محمد یوسف رو جب دربار شریف سے غرت نوشہ صاحب جی رائے تھے اسوقت میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں اپنی کتابیں اور اپنے پیر صاحب مولانا محمد اعظم مردوالی کی کتابیں مدینہ منورہ بھیجوں گا۔ اس میں تاخیر ہوگئی تو میں نے خط کے ذریعہ یاد دہانی کی اس کے جواب میں اپنے یہ [illegible]

Marfat.com

(۲)

مکتوب بنام سید عاشق علی صاحبنیالوی | ۷۸۶

پیرزادہ عاشق علی جی۔

السلام علیکم ۔ میں اپنی نفسانی قید کا بندہ اور بڑا بت پرست جو آپ کی تشریف آوری پر ایک دو بار ہرگز آپ سے متوجہ نہ ہوا، اور ایک زبردست طاقت کا مقید ہونے کی وجہ سے مجبور رہا، اور ابھی بیماری بدستور اُسی حالت میں ہے۔ مگر آپ پاک ہستی کی آل اولاد ہو آپ کو ہم جیسے پلید نفسوں کے ساتھ وہ سلوک کرنا چاہیئے جو جناب حیدر کرار علی المرتضیٰ علیہ السلام نے ایک کافر کے ساتھ کیا جبکہ کافر کو پچھاڑا اور اُس کی چھاتی پر چڑھ کر اُس کو ناارِ جہنم میں پہنچانے کو ذوالفقار اُٹھائی تو اُس نے آپ کے چہرہ پر تھوک دیا آپ نیچے اُتر آئے۔ حاصل کلام آپ جانتے ہی ہو۔ خیر۔ عرض یہ ہے کہ آپ کے پاس شجرہ قادریہ نوشاہیہ عالیہ عربی منظوم بطرز سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ ہے اگر اُس کی نقل کر کے مجھے ارسال فرما دیں تو میں نے چھپوانا ہے۔ بڑے اعلیٰ دیزائن میں چھپواؤں گا۔ اعراب لگے ہوئے۔ اور ایسا لکھا ہو جو کاتب بھی پڑھ سکے۔ ایک اور مشکل ہو گی۔ وہ یہ کہ شجرہ کے اخیر ہمارے اِس وقت کے جو لوگ ارادت رکھتے ہیں۔ اُن کا بھی حصہ شامل ہونا چاہیئے۔ اِس واسطے جن علّامہ نے وہ شجرہ منظوم فرمایا ہے۔ وہ حضرت بانی مریدوں کے حال پر رحم فرما کر لِلّٰہ دماغ خرچ فرما دیں۔ تھوڑا ہی فرق ہو گا۔ کوئی چوتھی پشت جناب نوشہ جی رضی اللہ عنہ کو ملتا ہے۔ کوئی پانچویں کوئی چھٹی۔ وہ علامہ تو آپ کے مرید ہوں گے۔ میرا تعارف بھی کروا دیویں۔ اور اسی کارڈ کو تار سمجھیں کیونکہ کارِ خیر کا ارادہ دل سے اٹھا ہے۔ ٹھنڈا نہ پڑ جائے۔

بھائی صاحب معشوق علی۔ اور قبلہ بزرگوار صاحب کو سلام عرض کر دیویں۔ اگر یہ شجرہ منظوم کرانے والا کام مشکل ہو یا کوئی امر مانع ہو۔ تو کم از کم بندہ کو

Marfat.com

طلبگار مزدر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں منتظر رہوں ؎

برآوردنِ کام امیدوار ہے از قید بندی شکستن ہزار

پتہ تحریر کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ سوائے اس پتہ کے اور کوئی جگہ نہ لکھی جاوے خط دیر سے ملتا ہے۔ اس پتہ پر جلدی ملتا ہے۔

محمد یوسف قادری۔ ڈیرہ نوشاہیاں۔ ڈاکخانہ سبتہ موڑ
ضلع شیخوپورہ ۲۲ر جنوری ۱۹۴۱ء
[۲۳ر ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ]

دستخط ہائے | آپ اپنے دستخط مختلف عبارتوں میں کیا کرتے تھے۔ چند نمونے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

ایکبار آپ دربار شریف حضرت نوشہ صاحب رح پر حاضر ہوئے۔ اور اپنا پتہ میری بیاض دستور شرافت پر ان الفاظ میں لکھا۔ جو آج بھی میرے پاس موجود ہے۔

۱ "اقل فی حلیقتہ لاشئی فی حقیقتہ بندہ محمد یوسف حلقہ بگوش قادریہ بمقام مردانہ۔ ڈاکخانہ میرووال شریف۔ برر ستہ بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ۔ ۱۸ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ہجری المقدس تحریر نمود"

۲ "محمد یوسف مقیم حجرہ رین لبیرا بمقام مردانہ" [اپنا شیشہ]

۳ "محتاج معافی سرسار کافی بندہ محمد یوسف از مسافر خانہ مردانہ" [ایضاً]

۴ "شیشہ دیکھنے والا۔ دکھلانے والا۔ محمد یوسف حجرہ رین لبیرا بمقام مردانہ" [ایضاً]

۵ "عبدہٗ محمد یوسف مقیم مسافر خانہ بمقام مردانہ" [حلیۃ النبی]

۶ "محتاج شفاعت بندہ محمد یوسف نوشاہی مسافر خانہ بمقام مردانہ" [ایضاً]

۷ "گر دیدہ کریت احمر نیک اختر افقر محمد یوسف قادری نوشاہی بمقام مردانہ" [کریت احمر]

۸ "راقم فیض یافتہ کریت احمر بندہ محمد یوسف قادری بمقام مردانہ" [۰]

Marfat.com

۹ "محمد یوسف مردانی سگ دربار جیلانی" [شجرہ قادری]

۱۰ "خادم الفقرا من اہل اللہ فقیر محمد یوسف خادم جامع مسجد حقانی مردانہ (دعا فقیر را)

۱۱ "اضعف بندہ محمد یوسف گودڑی پوش مردانوی حلقہ بگوش قادری" [تیغان اعظم]

۱۲ "خاکسار را بہ گناہوں سے شرمسار اضعف بندہ محمد یوسف حلقہ بگوش قادریہ از مردانہ"

۱۳ "افقر اضعف بندہ محمد یوسف نوشاہی ابن حافظ کرم الٰہی رحمۃ اللہ علیہ۔ ڈیرہ نوشاہیاں ڈاک خانہ مبتہ موجا۔ ضلع شیخوپورہ" [سیحرفی بدل شاہی ہو]

سجع مہر | آپ کا سجع مہر یہ تھا۔ ع

"مستنیر ست از ہمہ نور محمد یوسف"

اولاد | آپ کے دو بیٹے ہوئے۔

۱۔ مولوی فخر عظیم۔ متولد ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء۔ یہ تاریخی نام ہے۔ ان کے بڑے لڑکے کا نام فخر عظیم ہے جس کا سال ولادت ۱۳۴۰ھ۔ یہ بھی تاریخی نام ہے۔ لاہور میں کتابت کرتا ہے۔ میرے رسالہ کلمات قدسیہ المعروف فیض نقشبندیہ کی کتابت اسی نے کی ہے۔

۲۔ مولوی قمر بغدادی۔ یہ درویش صورت، مجذوب الحال ہیں۔ اس وقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں مقام لاہور یا نوالی متصل کالا خطائی ضلع شیخوپورہ رہتے ہیں۔ ان کی ولادت ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۵۱ سال ہے۔

یاران طریقت | آپ کے مریدین تو بہت تھے خواص کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱ سید غلام رسول شاہ ولد سید حسن محمد گیلانی کالا خطائی ضلع شیخوپورہ

۲ حاجی محمد کریم نجارہ " "

۳ صوفی علی احمد مستری غلہ منڈی شاہ کوٹ "

۴ سید حامد علی شاہ ربانی۔ درگاہ شاہ صدر دیوان۔ بیرون شاہ عالمی دروازہ لاہور

۵ چوہدری بلند علی خاں راجپوت میرووال شیخوپورہ

Marfat.com

۶	حاجی عبداللہ خاں راجپوت	مردانہ	شیخوپورہ
۷	حاجی سیّد خاں دلاور خاں راجپوت	〃	〃
۸	حاجی الہ داد راجپوت	〃	〃
۹	حاجی کریم بخش ترکھان	〃	〃
۱۰	سید وزیر حسین شاہ		امرت سر
۱۱	میاں محمد شریف سوداگر چرم		〃

مدح یوسفیہ | آپ کی مدح و توصیف اور فراق میں آپ کے مرید حاجی سید غلام رسول شاہ نائب ساکن کالا خطائی ضلع شیخوپورہ نے اپنے رسالہ تحفۃ الفقرا میں یہ اشعار لکھے ہیں۔

ے

لڑ لگیاں دی کھیں لاج پیرا ماہی مردانے دے سائیاں وے
سن ٹبرے اج دوپہر ویلے دوڑی در تیرے اُتے آئیاں وے
دن جج دے جج دی ہے نیت ایس واسطے جلدی آئیاں وے
تُساں جج نوں جج بنا دینا بخش دینیاں کُل خطائیاں وے
تیرے عشق نے سانوں بیمار کیتا اسیں آئے ہاں لین شفائیاں وے
نیت کرف مردانے تریف دی ہیں دوڑی کالے خطائیوں آئیاں وے
تیری کھوہی نے جاں اساں غسل کیتا ہو یاں اندر باہر صفائیاں وے
قوم جیم کے رد خلے دی خاک دے ہیں پاپاں قلب اندر روشنائیاں وے
احد دیر دے ویکھیا در تیرا ہُن دُور نہ کریں توں سائیاں وے
نسیں لیو بچھان غریبنی نوں روز ازل دیاں لگیاں آئیاں وے
باجھ تساں نہیں آسرا کوئی میرا ایس واسطے ہیں در آئیاں وے
باجھ تساں دی دید دے عید کوئی نہیں نہیں طاقت سہن جدائیاں وے

Marfat.com

جس طرح یعقوب نے صبر کیتا باہجھ تساں دے اکھاں گوائیاں وے
اوسے طرح دی وچ فراق تیرے باہجھ یوسف دے شکل گوائیاں وے
جے اوہ یوسف کنعان چوں مصر آیا آن کبتیاں اوس بادشاہیاں وے
ایسی پائی سی شاہی اوس یوسفے نے بھیکھ آمنگی سب بھائیاں وے
اوہ یوسف کنعانی توں یوسف مردانی گھٹ اوس توں نہیں توں سائیاں وے
کریں ترس خدا دا واسطائی جان مجھ توں کیسے دی جائیاں وے
اوہدا بیٹا یوسف میرا دبر یوسف اوسے طرح نے درد جدائیاں وے
اوہنوں اکھیاں بخشیاں پت اوہدے مینوں کرد قبول نوشاہیاں وے
یوسف بھایاں دی خطا معاف کیتی بخش دنیاں تساں خطائیاں وے
سبھناں عیش بانی مصر شہر اندر خوشی ہوئے مردانے دفنائیاں وے
ہوئے پیر یوسف آپ پاس میرے ہوون قبر دے وچ روشنائیاں وے
ایہ عاجز مہاجر غلام رسول دی بنتی اے مٹ جان ایہ سب سوائیاں وے [۳]

وصیت نامہ

آپ نے وفات سے کچھ ایام پہلے یہ وصیت تحریر کی۔ بلفظہٖ یہاں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ کا اعلان برحق ہے۔ اور ہر نفس کے واسطے پورا ہونے والا ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت کا امر ہر جی کے واسطے نافذ ہے۔ خداوند کریم کا وعدہ سچ ہے۔ اور وہ وعدہ پیغمبروں اولیاؤں۔ اور دنیا کے بڑے بڑے جبار شاہوں پر بھی آیا ہوا ٹل نہ سکا

---

[۳] تحفۃ الفقراء۔ صفحہ ۶۱ شرافت

Marfat.com

پھر بھلا مجھ جیسی غافل ہستی جس کا ہونا نہ ہونا مساوی۔ اور پیدا ہونا نہ ہونا برابر کی کیا حقیقت اور کس گنتی شمار میں ؎

نے سایہ و شگوفہ نے برگ سبز دارم　　در حیرتم کہ دہقاں بیہ کار کشت مارا

میں تنہا ہی آیا تھا اور تنہا ہی جاتا ہوں۔ مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں کون ہوں۔ اور کس کام کا ہوں۔ جو دم بلا یاد الٰہی گذرا۔ اس کا افسوس باقی رہا عمر عزیز مفت برباد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ میرے گھر میں موجود رہے۔ مگر اس کا نور میری اندھی آنکھیں نہ دیکھ سکیں۔ نیکی میں سست اور بدی میں چست رہے۔ اگرچہ میری پیدائش صلحاء اور متقی پارسا کے گھر ہوئی۔ مگر میں دلیل نہ تو سپوت ہوا نہ پوت بلکہ کپوت۔ اور اپنی عمر میں درویشوں بزرگوں اولیاء اللہ کی صحبت کو نہ چھوڑا۔ اور بہ مقولہ ؎

احب الصالحین ولست منہم　　لعل اللہ یرزقنی صلاحا

خدا رسیدہ مردان خدا کا وسیلہ محکم رکھا لیکن بدقسمتی اور مقدر نے پیش نہ جانے دی میری ہستی نے دامان عصیاں کو آلودہ کر دیا ہے ؎

یہ کمال تھی میری قسمت کہ کر دل کسب کمال　　بے کمالی میں بھی افسوس کامل نہ ہوا

اگر حسد سے بچا تو جھوٹ نے پکڑا۔ اگر چوری سے بچا تو خیانت میں گرفتار ہوا۔ اگر عبادت کی طرف رجوع کی تو ریا کے پھندا میں پھنسا۔ اگر سخاوت کی طرف قدم بڑھایا۔ تو فسق و فجور لغو میں گرفتار ہوا۔ غرضیکہ ؎

روز و شب اندر معاصی بودہ ایم　　غافل از امر و نواہی بودہ ایم

کا مصداق ہوا۔ لیک　　مصرع

اب پچھتائے کیا ہووے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

میں اپنے ہمراہ گناہوں کا کافی بوجھ لے جاتا ہوں۔ نہیں معلوم کہ کس عذاب میں گرفتار

Marfat.com

ہوں گا ۔ اگرچہ خداوند کریم کی مہربانی کی قوی امید ۔ اور لاتقنطوا من رحمۃ اللہ پر نظر ہے لیکن اپنے اعمال و بداعمال کی شومی کی وجہ سے فکر نہیں جاتی ۔

بزمیں چو سجدہ کردم ز زمیں ندا برآمد
کہ مرا خراب کردی تو بہ سجدۂ ریائی

اگرچہ مولا پاک کے فضل و کرم اور غوث پاک کے وسیلہ سے تمام مقدس مقامات کی زیارت سے سرفرازی ہوئی ۔ مگر سگ نا ہنجار کے کپاس کے پاس سے گذر جانے کی طرح ہوا ۔

در حرم کعبہ رفتم ما را گذر نہ دادند
کہ بیرون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

یوں تو اگر میرے بُرے عملوں کی تعداد ریت کے ذروں ۔ دنیا کے درختوں کے پتوں ۔ آسمانی ستاروں کی گنتی سے زیادہ ۔ اور دنیا کے پہاڑوں کے وزن سے زیادہ بھاری ہوں ۔ تو پھر بھی اُس کی ذرہ بھر فضل و کرم کے مقابل ندارد ہے ۔ اور کچھ مقدار نہیں رکھتے ۔

سہو و خطائے بندہ چو گیرند اعتبار
معنی عفو و رحمت پروردگار چیست

اس کا نام پاک کمال برکتوں والا ہے ۔ اس کا اسم پاک غم اور ستم کو دور کرتا ہے ۔

مصرع ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

دیکھ جو خدا حافظ ۔ تو میرے محبو ! اللہ کے حوالے جس کسی کا میں نے آغاز کیا ہے ۔

جانا ہے واں جو صاحب عزم عظیم ہے
شائد وہ بخش دے کہ غفور رحیم ہے

اے بیابان اللہ کے حوالے ۔ میری دیرینہ رسم کے سپرد ۔ میری اولاد اُمی کی امان اللہ ۔ اور تمام مہاجر اور مخلص آشناؤں کو میرا صد بستہ سلام ۔ اپنوں اور بیگانوں کو سلام ۔

Marfat.com

الوداع۔ الوداع۔ الوداع۔ میں نے کسی کا نہ تو قرضہ دینا ہے۔ اور نہ کسی سے لینا ہے میں قرضہ کی زد سے ہمیشہ ترساں ولرزاں رہا ہوں۔ اگر تھوڑا سا بقایا لین دین میرے ذمہ ہے۔ تو میری کاپی حساب لین دین میں واضح طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ اُس کے مطابق حساب نبیٹر کر میری میت کو آزاد کرایا جاوے۔ تمام اسباب خانگی میرے عزیز برخوردار نذیر حسین اطال اللہ عمرہٗ کے حوالے کر کے اُسے قابض و مالک تصور کیا جاوے۔ کیونکہ یہ تمام ورثہ اُس کے باپ حکیم اخی مکرم معظم کی پیدا کردہ ہے میں نے اپنی ساری عمر بیکاری اور آوارہ گردی میں بسر کردی ہے۔ اس واسطے میری کوئی صورت ذریعہ معاش کی نہ تھی۔ اور نہ ہی میری کسی سابقہ کمائی کا کوئی حصہ اس ورثہ میں شامل ہے۔ اگرچہ میرے حقیقی فرزندوں کے واسطے حق تلفی خیال کی جائے گی۔ اور زمانہ مجھے نا انصاف کہے گا۔ مگر میں اپنی نجات اسی میں دیکھتا ہوں۔ میرے بیٹے میرے شعار کو لازم پکڑ کر روزگار سے بیشک بے فکر رہیں۔

ع

کارسازِ ما بفکرِ کارِ ما فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما

میرے غسل اور جنازہ میں دیری نہ کرنی۔ میری لحد میں ایک طاقچہ جانب غرب کھود کر اُس میں شجرہ طیبہ جو کہ مجھے میرے مرشدی و پیرانی کی طرف سے عطا ہوا ہے رکھ دیں وہ شجرہ قادریہ میرے پیرانِ عظام کا ہے۔ جن کے ساتھ مجھے عقیدت لبستہ ہے۔ اس وصیت نامہ کے ساتھ منسلک ہے۔ میرے گھر والوں سے میری والدہ ماجدہ کی وہ پگڑی جو میں نے خود اپنی زندگی میں حفاظت کے ساتھ بدل و جان رکھی تھی۔ لے کر میری میری لاش کے سر کے متصل رکھ دیں کہ ع

جنت کہ رضائے مادران ست

اندر تہِ پائے مادران ست

Marfat.com

دا الا مصداق ہو جائے۔ اگرچہ ایک خود رفتہ کو کسی دوسرے کا کیا خیال ہو سکتا ہے؟
لیکن چونکہ دُنیا عالمِ دلبستگی ہے۔ لہٰذا آپ سب پس ماندگان کو اللہ پاک وحدہٗ
لاشریک جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کے سپرد کرتا ہوں۔ اور تاکید کرتا ہوں کہ خدا پاک
کی یاد سے غافل نہ ہو جیو۔ مصرع

من نکردم شما صفر مکنید

اور میری مرگ پر واویلا گریہ نوحہ وغیرہ نہ کرنا۔ اللہ لیس باقی ہوس۔ انا من اللہ
انا الی اللہ وانا الیہ راجعون۔

وصیت کنندہ

دُنیا سے آج کوچ کرنے والا خاکسار ذرہ بے مقدار۔ اپنے گناہوں سے شرمسار۔
اپنے آپ سے بیزار۔ اضعف بندہ محمد یوسف۔ خاکپوس بارگاہ قادریہ، خوشہ چین
دربارِ نوشہ جی۔ مقام مردانہ۔ کٹھیا پل لسبیرا (جمعۃ المبارک) » ۴ھ

تاریخ وفات | حاجی الحرمین بابو محمد یوسف کی وفات بعمر چھپن[۵۶] سال ہفتہ بوقت صبح ۸ بجے
دوسری صفر ۱۳۶۰ھ ایکہزار تین سو ساٹھ ہجری۔ مطابق یکم مارچ ۱۹۴۱ء ایک ہزار
نو سو اکتالیس عیسوی بموافق اٹھارہویں[۱۸] پھاگن سمت ۱۹۹۷ ایکہزار نو سو ستانوے
بکرمی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی۔ سنہ چھ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع مردانہ۔ تحصیل فیروزوالہ۔ ضلع شیخوپورہ میں گاؤں سے باہر
شمال کی طرف پختہ چاردیواری میں محطوط ہے۔

مادۂ تاریخ

"مغفورِ آدابِ آگاہ" ۱۳۶۰ھ

---

[۵۴] یہ وصیت نامہ آپ کا خطی حکیم نذیر حسین صاحب کے گھر میں بمقام مردانہ موجود ہے۔
[۵۵] رجسٹر تنبول قلمی۔ از مولوی محمد اعظم ولد حافظ کرم الٰہی مرحوم مردانوی ج۔ شرافت۔

Marfat.com

بابو محمد یوسف کی سجادہ نشینی

جیسا کہ حاجی الحرمین بابو محمد یوسف مردانوی کے وصیت نامہ سے ظاہر ہے کہ آپ نے اپنے بھتیجے مولوی حکیم نذیر حسین صاحب کو اپنا وارث و متولی بنایا تھا۔ چنانچہ حکیم صاحب آج تک ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء بمقام مردانہ موجود ہیں۔ اور اپنے چچا صاحب بابو محمد یوسف کا سالانہ ختم شریف بڑے اہتمام سے ماہ پھاگن میں کیا کرتے ہیں۔ علمائے کرام اور نعت خوان حضرات کو دعوت دیا کرتے ہیں۔ میں (مشرر فقہ) بھی متعدد مرتبہ شامل عرس ہوا ہوں۔ میرے ساتھ نہایت ادب و احترام سے پیش آیا کرتے ہیں۔ فن کتابت مولانا محمد حسین مبارک رقم عادلگڑھی سے سیکھا ہے۔ ان کی بیعت حضرت مولانا محمد اعظم سرحدی مردانوی رح سے ہے۔ علم طب میں اچھی مہارت رکھتے ہیں۔ اسٹیشن مبتہ سوجا کی آبادی میں ایک مطب بنام نوشاہی شفا گھر کھولا ہے۔ اولیاء اللہ سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے روضہ اطہر پر کئی مرتبہ حاضری دی۔ ہر جمعرات کو لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رح کی درگاہ مقدس پر زیارت کے لئے حاضر ہوا کرتے ہیں۔ نیک اخلاق تمباکو نوشی سے مجتنب ہیں۔ ان کا ایک بیٹا بنام حکیم غلام جیلانی [متولد خنگلوار ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ - ۲۱ جون ۱۹۳۷ء ہے زیر تعمیر ۱۹۹۳ء] موجود ہیں۔ سکول ماسٹر اور طبیب ہیں۔ یہ بھی مولانا محمد اعظم مرحوم موصوف کے مرید ہیں۔ خوش مزاج نیک نہاد ہیں جامع مسجد مردانہ میں خطابت بھی کرتے ہیں۔ سلمہ اللہ۔

حکیم نذیر حسین کا سلسلہ بیعت جاری ہے۔ مندرجہ ذیل اشخاص ان کے حلقہ مریدوں سے ہیں۔

۱	ملک محمد شریف ولد خیر الدین	مردانہ ضلع شاہجہانپور
۲	محمد انور ولد محمد علی خاں	〃 〃

Marfat.com

۳	ماسٹر نذیر حسین	میر دوال	شیخوپورہ
۴	محمد جمیل سٹوڈنٹ ۔ بی ایس سی	چکرالی	〃
۵	ماسٹر صوفی محمد نذیر	〃	〃
۶	تاج الدین ولد جلال نمبردار	〃	〃
۷	محمد بوٹا راجپوت	〃	〃
۸	ملک محمد رفیق دکاندار	〃	〃
۹	گلزار احمد خاں ولد امانت علی خاں	ملک پور	〃
۱۰	ماسٹر خوشی محمد درزی	نارنگ منڈی	〃
۱۱	ماسٹر ارشاد احمد درزی	مہتہ سوجا	〃
۱۲	محمد رشید مکھی دارہ	سُرمیدانی	〃
۱۳	ملک مبارک علی	منج گرائیاں	〃
۱۴	صوفی نذر حسین جنڈیالوی	مریدکے منڈی	〃
۱۵	نصیر احمد کشمیری	غوثیہ کالونی	〃
۱۶	نصیر احمد ولد خان محمد نمبردار	جے سنگھ والہ	۵
۱۷	صوفی غلام قادر ہیڈ کانسٹیبل		گوجرانوالہ
۱۸	حبیب اللہ شاہ	کوٹلی مومن	سیالکوٹ
۱۹	مستری محمد انور	سدوال اوپی	〃
۲۰	مشتاق احمد فراک فروش	لنڈا بازار	لاہور
۲۱	جابر حسین ڈار	ملک نگر	بادامی باغ 〃
۲۲	ماسٹر شوکت علی درزی		بوریوالہ ساہی وال
۲۳	نصیر احمد کمبوہ	〃	〃

Marfat.com

۲۴ ماسٹر غلام محمد میونسپل - جی - ایم - کالج بہاول نگر

۲۵ محمد نذیر کشمیری مریدکی والہ حال ساکن ہندوستان

شجرۂ فقرائے بابو محمد یوسف مردانویؒ

مولوی حاجی حکیم سید غلام رسول شاہ المتخلص بہ نائب - ولد سید حسن محمد بن سید دیوان علی شاہ بن سید شاہ محمد بن سید بہادر شاہ گیلانی - آبائی وطن دھیان سنگھ پورہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر تھا - آپ کے دادا صاحب سید دیوان علی شاہ - وہاں سے چل کر موضع دائی والہ راجپوتاں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں جا آئے - سید غلام رسول شاہ ۱۹۳۵ء/۱۳۵۴ھ میں موضع دریا منصور تحصیل اجنالہ میں چلے گئے - تشکیل پاکستان کے وقت ہجرت کر کے موضع پٹھان والی تحصیل سیالکوٹ میں آکر آباد ہوئے - سات سال وہاں رہ کر ۱۹۵۴ء/۱۳۷۳ھ میں کالا خطائی آ گئے - ۱۹۶۰ء/۱۳۷۹ھ میں حج کی سعادت کا شرف حاصل کیا - آجکل ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء میں بعمر ۶۶ بیاسٹھ سال موجود ہیں - کالا خطائی میں جامع مسجد دنگاریاں کے خطیب ہیں - طبی کاروبار بھی خاصہ ہے - ایک سالہ تحفۃ الفقرا پنجابی میں لکھا ہے جس کی تصنیف ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۶۲ء کو ہوئی - پنجاب پریس لاہور میں چھپوایا - اس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں - حمد و نعت - حکایت ثعلبہ انصاری - مرید و مراد - قرآن کے رکوعات

صوفی علی احمد مستری -

اس کا اصلی وطن لسینہ وال متصل نارووال ہے اب سکونت غلہ منڈی شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں ہے - پنجابی زبان میں شعر بھی کہتا ہے - حضرت غوث اعظم کی ایک مدح شریف نظم کی ہے - ایک سالہ تذکرہ دیوان مست عمر لکھا ہے جس میں اس کے نقائص و عیوب کو ظاہر کیا ہے - اس کا خطی نسخہ میرے (شرافت کے) پاس موجود ہے - سلمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

تعداد حروفِ کلام پاک یعنی تعداد حرکات ۔ عمر ہائے انبیاء واولیاء ۔ روضہ مبارک مدینہ شریف
سفرنامہ حج ۔ فراق کے بعد وصل ۔ مسجد نبوی کا نقشہ عبارت میں ۔ فاصلہ سفر حج اور مدینہ منورہ
زیارتِ خانہ کعبہ ۔ فریاد عاجزانہ بدرگاہِ جناب رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) شجرہ شریف
بزرگانِ دین قادری نوشاہی ۔ عکاشہ نامہ ۔ مریدی بنفس نفیس ۔ فراق قبلہ گاہی حاجی
مردانوی ۔ فریاد مسجد ۔ الوداع اعتکاف ۔

— سید غلام رسول شاہ کے چار بیٹے ہیں ۔

۱ سید محمد لطیف متولد سنہ ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء ۔

۲ سید محمد حنیف ۔ متولد ۳ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۷۲ھ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۵۳ء ایف ۔ اے
(میرا (شرافت کا) مرید ہے ۔

۳ سید طفیل حسین متولد سنہ ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء

۴ سید شبیر حسین متولد سنہ ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء چاروں سنہ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں ۔

— سید غلام رسول شاہ نے جو شجرہ شریف لکھا ہے اس کا مطلع یہ ہے ۔

ع

اول تعریف خداوند کریم دی — بعد نبی دے دس صاحب رحیم دی
والی ہولاک پائی شان یتیم دی — سچ کہیا تیرے تائیں ۔

ع

نوشہ نے حج دی کیتی تیاری — چھال جہاز وچوں سمندر وچ ماری
سرور عالم دی دیکھی سواری — سچ کہیا تیرے تائیں ۔

ع

مقطع یہ ہے ۔

غلام رسول مینوں سدے لوکائی — پنڈ دوں دکھن پاسے بیٹھک بنائی
کدی ہوش سکانے کدی رہے سودائی — سچ کہیا تیرے تائیں ۔

Marfat.com

- سید غلام رسول تائب کا فیض مبت جاری ہے۔ ان کے خواص مریدوں کے یہ نام ہیں۔

۱	علی محمد نمبردار راجپوت	دریا منصور	ضلع امرتسر
۲	سید محمد لطیف فرزند اکبر	کالا خطائی	شیخوپورہ
۳	حاجی محمد شریف مجذوب	//	//
۴	اشرف علی ولد عبداللہ نجارہ درویش	//	//
۵	محمد یونس ولد رحمت علی راجپوت	//	//
۶	احمد دین ولد محمد شریف ارائیں	//	//
۷	مستری عنایت علی ولد محمد ابراہیم	//	//
۸	محمد نذیر ولد اللہ دتہ دھوبی	//	//
۹	اللہ رکھا ولد بدر الدین کمہار	//	//
۱۰	محمد اسمٰعیل موچی	//	//
۱۱	سید امام علی شاہ	مقبول پور	//
۱۲	منظور علی حوالدار	لیانی	//
۱۳	عبدالخالق ارائیں	چک نمبر ۷	//
۱۴	مستری سراج الدین ممبر	پٹھان والی	//
۱۵	محمد رمضان ولد حاکم دین ترکھان	//	//
۱۶	محمد علی ولد تاج الدین مہاجر جسپال	//	//
۱۷	احسان الٰہی ولد بھلا حجام	//	//
۱۸	محمد اسمٰعیل حجام	ترجمی ارائیاں	//
۱۹	رحمت علی ولد جمال الدین ملاح	دانی والا راجپوتاں	//
۲۰	مولوی محمد اقبال ولد فقیر محمد امام مسجد	شاہل	//

Marfat.com

۲۱	ناظر علی خاں جٹ	بدھوپور	ضلع سیالکوٹ
۲۲	چوہدری درویش محمد خاں پٹھان	رود افغاناں	〃
۲۳	محمد صادق ارائیں	کوٹلی جسیال	〃
۲۴	مولوی محمد لطیف امام مسجد	کیس	〃
۲۵	صوفی رحمت علی راجپوت ۔ گلی پیلی والی ۔ گھر جا کھی دروازہ		گوجرانوالہ
۲۶	شیخ عبدالمجید ولد چراغ دین	〃	〃
۲۷	ارشاد علی تیلی	مسلم ٹاؤن	〃
۲۸	عبدالمجید ولد غلام محمد سیواری	بھکھڑے والی کلاں	〃
۲۹	صوفی محمد رفیق ولد محمد علی ارائیں	باغبان پورہ	لاہور
۳۰	مستری چراغ دین ۔ پولنس شہید سٹریٹ نمبر ۳ ۔ اسلام گنج		〃
۳۱	علی محمد حجام	رام پورہ	〃
۳۲	محمد صادق ولد مولوی اللہ رکھا	پٹھان والی	〃
۳۳	مستری محمد شریف ۔		〃

مستورات میں سے

۳۴	زینب بی بی زوجہ شیخ لال دین	پٹھان والی	سیالکوٹ
۳۵	غلام زہرہ زوجہ شیخ محمد شفیع	〃	〃

یہ سب احباب طریقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں۔

Marfat.com

(۷۷)

مراد علی

سائیں مراد علی چک جانو والا رح

اصلی نام امام الدین تھا۔ مرشد صاحب نے مراد علی رکھا۔ والد کا نام آلہ بخش قوم جٹ جو پیشہ حجامت۔ موضع چک جانو کلاں ضلع گجرات میں سکونت رکھتا تھا۔

واقعہ بیعت | اس کی عمر جب پچیس ۲۵ سال ہوئی تو راہِ حق کا شوق پیدا ہوا۔ سیال شریف میں خواجہ شمس الدین چشتی نظامیؒ کی خدمت میں پہنچا۔ انہوں نے فرمایا اب چلا جا۔ پھر کبھی آنا۔ چنانچہ واپس چلا آیا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ بابا گلاب شاہ مجذوب رسول نگری رح کے پاس صف پر بیٹھا ہے۔ وہ صف ہوا میں اڑ کر چک جانو میں مغرب کی طرف سید پیرا شاہ مرحوم کے مزار کے پاس اتری ہے۔ وہاں سے اشارہ ہوا کہ تمہارا باطنی حصہ سید غلام علی شاہ ولد سید قدم الدین نوشاہی کے پاس ہے۔ چنانچہ یہ ساہن پال شریف اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوا۔

عبادت و ریاضت | اس نے سعد چلے کئے۔ چنانچہ کلمہ طیبہ۔ درود شریف ہزارہ۔ درود شریف خضری۔ دعائے حزب البحر۔ و لطیف اللہ الصمد کے فرداً فرداً ایکے بعد دیگرے چلے کئے ہر ایک کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھا۔ سورۃ مزمل شریف کی دعوت بھی کی۔

قصیدہ غوثیہ کا چلہ اس طرح کیا کہ نصف رات کے وقت غسل کر کے پہلے روز ایک مرتبہ پڑھا۔ دوسرے روز دو ۲ مرتبہ۔ اسی طرح روزانہ ایک مرتبہ بڑھاتا گیا۔ حتیٰ کہ اکیسویں ۲۱ روز اکیس ۲۱ مرتبہ۔ اس کے بعد روزانہ ایک مرتبہ کم کرتا گیا۔ اس طرح چالیس ۴۰ روز پورے ہوئے

زیارت بزرگان | ایک مرتبہ بہ درگاہ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی [illegible]

Marfat.com

حضرت شاہ معروف خوشابی ؒ پر زیارت کے واسطے حاضر ہوا۔ وہاں سے حکم ہوا کہ تمہارا فیض حضرت نوشہ صاحب ؒ کے پاس ہے۔ چنانچہ یہ وہاں سے فیضیاب ہوا۔[1]

اخلاق و عادات | متوکل۔ صابر۔ شاکر۔ مجرد۔ آزاد طبع۔ صائم۔ قائم۔ تارک الدنیا تھا۔ مرشد صاحب کے حکم سے آٹھ سال روزہ رکھا۔ اس کے دم درود کا فیض بہت جاری تھا۔ پیشہ جراحی۔ اور کھانا پکانے کا کام بہت اچھا جانتا تھا۔ میں (شرافت) چونکہ اس کے مرشد سید غلام علی شاہ کا نواسہ تھا۔ اس لئے یہ میرا بہت احترام کیا کرتا تھا۔ اور نذر و نیاز بھی ادا کیا کرتا۔

یاران طریقت | اس کی اولاد نہیں تھی۔ مریدوں کا سلسلہ تھا۔ خواص یہ تھے۔

۱ شاہ محمد ولد پیرا وڑائچ۔ ساکن چک جانو۔ اس نے ایک بیگہ زمین مرشد کو دی۔

۲ صالح محمد کوئل۔ ساکن چک جانو۔

۳ مہرا حجام۔ ساکن بچے جیلے۔[2]

تاریخ وفات | سائیں مراد علی کی وفات۔ سوموار کی رات۔ وقت نماز فجر یکم شعبان ۱۳۵۷ھ ایکہزار تین سو ستاون ہجری مطابق چھبیسویں[26] ستمبر ۱۹۳۸ء ایکہزار نو سو اٹھتیس عیسوی۔ موافق گیارہویں اسوج سمت 1995 ایکہزار نو سو پچانوے بکرمی میں[3] بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی۔[3] تین جلوسی تھا۔

مدفن | اس کی قبر چک جانو کلاں۔ ضلع گجرات میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"شیخ محمد مراد علی" ۱۳۵۷ھ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی ج ۱ ص ۵۲ [2] ایضاً ص ۱۱۶۷ [3] ایضاً ج ۳ ص ۶۷۳۔ شرافت

Marfat.com

(۷۸)

ملک شاہ

سید ملک شاہ پشاوری رح

شجرہ نسب | آپ کا نام ملک شاہ۔ والد کا نام سید غلام جیلانی شاہ تھا۔ ابن سید سلطان شاہ بن سید محمد شاہ بن سید علیم اللہ بن سید عبدالواسع بن سید فیض اللہ بن حضرت سید صالح محمد قدس سرہ راہیم۔ ساکن چک سادہ۔ ضلع گجرات۔ شجرہ بیعت بھی اسطرح ہے آپ کے حالات کتاب تذکرہ علماء و مشائخ سرحد سے اسی کی عبارت میں یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

سید ملک شاہ صاحب قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۷ء تا ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ء

آپ کا اسم گرامی سید ملک شاہ صاحب۔ والد کا نام سید غلام جیلانی شاہ صاحب ہے۔ اور سلسلہ قادریہ نوشاہیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ گیلانی سید تھے۔

آپ کے پردادا سید محمد شاہ صاحب جو کہ سید سلطان محمد شاہ صاحب کے والد تھے پشاور تشریف لائے۔ اور انہوں نے یہاں پر سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کی ترویج و اشاعت کی۔ آپ پنجاب کے ضلع گجرات میں پانچ میل کے فاصلہ پر موضع کھوکھر کے رہنے والے تھے۔

سید ملک شاہ صاحب ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے زیر سایہ تعلیم سے بہرہ ور ہو کر والد ہی کے بیعت کردہ ہوئے۔ اور سلوک و معرفت کے مقامات طے کئے۔ والد کے انتقال کے بعد مسند نشین ہوئے۔ آپ نے اپنی تمام عمر پشاور میں ہی گزار دی۔

آپ کا ایک مرید حاجی محمد نظام دین قلعی گر خادم خانگی مسمی مولد ۱۳۱۷ھ بیان کرتا ہے کہ

Marfat.com

"آپ نے کبھی بھی کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہیں لیا، ہر وقت علماء اور فقراء کی صحبت میں رہتے۔ اوراد و وظائف میں مشغول رہتے۔ اور دنیاوی جھمیلوں میں نہ پھنستے۔ بلکہ ہمیں بھی نصیحت فرماتے رہتے کہ ان دھندوں سے الگ رہ کر یاد الٰہی میں مصروف رہو"

اکثر پشاور کے علماء میں سے حضرت مولانا محمد یٰسین شیخ التفسیر صاحب المشہور مولوی صاحب گادی خانہ۔ آپ کے پاس تشریف لاتے۔ اور دینی مسائل پر خوب مجلس قائم ہوتی۔ آپ فقہ حنفی کے بہترین عالم تھے۔ جو بھی کوئی مسئلہ دریافت کرتا آپ اس کو تسلی بخش جواب دیتے

چونکہ آپ اپنے آبائی سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کے شیخ تھے۔ اس لئے آپ نے پشاور، صوبہ سرحد۔ سوات۔ دیر۔ چترال۔ باجوڑ اور کابل کے علاقہ میں اس سلسلہ کی اشاعت و ترویج میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ بلکہ اپنی زندگی ہی اسی تبلیغ کے لئے وقف کر دی تھی۔

خاص کر پشاور میں آپ نے اپنے مریدین کا ایک حلقہ مرتب دیا۔ اور ہر مرید کو اپنے حلقہ میں توجہ فرماتے۔ اور مریدین مرغ نیم بسمل کی طرح وجد و حال میں تڑپتے۔ اور تزکیہ نفس کر کے اخلاق پاکیزہ سے متصف ہوتے۔

آپ کے وقت میں اور بھی سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کے خلفا موجود تھے۔ مثلاً علاقہ یکہ توت میں حاجی میاں محمد صاحب پیر اردوزالمعروف حاجی بابا۔ علاقہ گنج میں خلیفہ طلا محمد مرزا۔ گندی دیہڑہ میں عبدالمجید زمیندار المعروف خلیفہ میتو۔ محلہ فضل حق صاحبزادہ میں خلیفہ میر احمد صاحب۔ ہشتنگری دروازہ میں جناب آغا پیر رجبی صاحب۔ اور دیگر خلفا بھی اپنے اپنے طور پر سلسلہ کی اشاعت کرتے تھے۔ مگر آپ کی ذات ان سب کے لئے قابل احترام و قابل عزت تھی۔ چنانچہ جب بھی آپ کے معاصر خلفاء نوشاہیہ میں اگر کوئی تنازعہ پیدا ہوتا تو آپ ہی کے گھر پر آپ کی صدارت میں فیصلہ کیا جاتا۔

امیر کابل غازی حبیب اللہ خان صاحب مرحوم [المتوفی ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء] خلفاء میر عبدالرحمن خان

کو بھی آپ سے بہت عقیدت تھی۔ اور ہر برس آپ کو ایک خلعت اور مبلغ پانچسو روپیہ نذرانہ پیش کرتا۔

آپ اپنے بزرگانِ کرام کے عُرس مبارک نہایت احترام کے ساتھ منعقد کرتے خصوصاً ربیع الثانی میں حضور غوث اعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس نہایت شاندار طریقہ پر کرتے۔ تمام دن لنگر تقسیم ہوتا۔ بکثرت زر و ہام ہوتا۔ اور تمام رات یادِ الٰہی کے حلقہ ہائے ذکر ہوتے۔

آپ کی توجہ بہت کامل تھی۔ اور بہت سی کرامات کا صدور آپ سے ہوتا تھا مگر آپ قطعاً کرامات کو ظاہر ہونے نہیں دیا، اور نہ ہی کبھی اپنی طرف نسبت کی۔

آپ کے مریدین موضع منشی گل بیلہ میں بکثرت ہیں۔ ان میں فضل سبحانی بادشاہ بہت ہی بزرگ اور نیک آدمی تھے۔ ان کے ہاں شادی کے موقع پر آپ بھی مدعو تھے۔ آپ حسب قاعدہ اپنے ہمراہ چند مریدین اور چند قوال لے کر تشریف لے گئے۔ قوالی شروع ہوئی۔ اور آپ کے مریدین پر وجد و حال طاری ہوا۔ چونکہ گاؤں تھا۔ اور آپ کی مجلس سے لوگ ناواقف تھے۔ انہوں نے ہنسنا شروع کیا۔ آپ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ مگر ان کا استہزا بڑھتا جارہا تھا۔ یہاں تک کہ آپ کے ایک مرید نے آپ کو متوجہ کیا کہ یہ لوگ اب بالکل گستاخ ہو گئے ہیں۔ ان پر فکر کیجئے۔ آپ نے ان پر توجہ کی تو بس پھر کیا تھا تمام مجلس وجد و رقص میں لگ گئی۔ جو مذاق اور استہزا کر رہے تھے وہ روتے پیٹتے اور چلاتے تھے آپ کی اس توجہ کاملہ کی برکت اور کرامت کو دیکھ کر یہ تمام علاقہ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گیا، اور اس کے بعد اس تمام علاقہ میں سلسلہ نوشاہیہ کی خوب اشاعت ہوئی۔ بعد فضل سبحانی بادشاہ نے آپ کی نیابت میں بہت کام کیا، اب تک فضل سبحانی کا عرس بہت ہی اعلیٰ پیمانہ پر ہوتا ہے۔ اور بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔

آپ بہت ہی متوکل، مہمان نواز، صاحب علم و بردبار تھے۔ آپ کے اخلاق حمیدہ

Marfat.com

کا ہر ایک معترف ہے۔

اولاد | آپ کے تین (۳) بیٹے تھے۔

۱ سید رسول شاہ ۔ ۲ سید مقبول شاہ ۳ سید شریف شاہ۔

سال وفات | سید ملک شاہ کی وفات بعمر اسّی سال ۱۳۴۲ھ ایکہزار تین سو بیالیس ہجری مطابق ۱۹۲۴ء ایکہزار نو سو چوبیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۲۵ سنہ پچیس جلوسی تھا۔

دفن | آپ کی قبر پشاور میں ہے۔

مادہ تاریخ

"ملک شاہ آفتاب جہاں تاب" ۱۳۴۲ھ

مختصر تذکرہ اولاد سید ملک شاہ رح

۱۔ سید ملک شاہ کے تین (۳) بیٹے تھے۔ سید رسول شاہ۔ سید مقبول شاہ اور سید شریف شاہ۔

۲۔ سید رسول شاہ کا ایک بیٹا سید عبداللطیف شاہ موجود ہے۔

۳۔ سید مقبول شاہ ولد سید ملک شاہ کے پانچ (۵) بیٹے ہوئے۔ شاہ محمد غیاث رح۔ شاہ محمد غوث۔ سید عبدالرزاق سید امداد حسین اور شاہ محمد ظریف۔ یہ چاروں موجود ہیں۔

ان میں سے شاہ محمد غوث اپنے جد بزرگوار کے سجادہ نشین ہیں۔

۴۔ سید شریف شاہ ولد سید ملک شاہ کے تین (۳) بیٹے ہوئے۔ سید فیاض حسین شاہ مرحوم۔ سید مشتاق حسین شاہ اور سید لال حسین شاہ بقید حیات ہیں۔ [۱]

---

[۱] یہ پورے حالات سے تذکرہ اولاد اور تاریخ ہا کے ولادت و وفات کتاب تذکرہ علما و مشائخ سرحد صفحہ ۱۸۰ سے ۱۸۴ تک سے لکھے گئے ہیں۔ شرافت

Marfat.com

(۷۹)

ملنگ شاہ

بابا ملنگ شاہ ماکھا والے

آپ مرید بابا احمد شاہ کے۔ وہ مرید بابا گوہر شاہ کے۔ وہ مرید بابا علم شاہ کے۔ وہ مرید بابا مقادس شاہ کے۔ وہ مرید بابا ماہی شاہ جھنگی والے رح کے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ الفقرا کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار میں گزر چکا ہے۔

کرامات

ایک مولوی صاحب کا مسخر ہونا ایک مرتبہ ایک مولوی صاحب اور ایک مراسی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مراسی نے راستہ میں کہا کہ میں تو زیارت کے لئے جا رہا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میں تو علم غیب کے مسئلہ میں مناظرہ کروں گا۔ جب مجلس میں پہنچے۔ تو آپ نے مولوی صاحب کو کہا کہ تم تو ہمارے ساتھ شغل کرنے آئے ہو۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا ہے۔ آپ نے کہا۔ "مولوی صاحب! آپ کچھ علم پڑھا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا میں فاضل دیوبند ہوں۔ آپ نے کہا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ الرحمٰن علم القرآن۔ نیز ارشاد ہے۔ علمک مالم تکن تعلم۔ اور اور بیان [illegible] حدیث قدسی میں ہے۔ ما زال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وکنت یدہ التی یبطش بہا الحدیث توجہ اولیاء اللہ کی [illegible] صفات فانی ہو جائیں۔ اور ذات حق کی صفات کا ظہور

Marfat.com

اُس میں ہو۔ تو اُس کے علم اور تصرفات سے کونسی چیز باہر رہ جاتی ہے۔ مولوی صاحب یہ علمی گفتگو سُن کر مرید ہو گئے۔ [1]

ایک شخص کا دولتمند ہو جانا ایک روز آپ دُولا بافندہ کے گھر گئے اور اُس کو بُلایا دولت علی بات سنو۔ اُس نے عرض کیا۔ آپ نے مجھے دولت کے نام سے بُلایا ہے اور میرے گھر اس قدر غربت ہے کہ کچھ ہے بھی بھوکے مرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ تم کھڈی بننا چھوڑ دو، اور لکڑیاں بیچنے کا کام کرو۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ تو آپ کی دُعا سے دولتمند ہو گیا، تو اب بجائے دُولا جولاہ کے وہ دولت مٹھو مشہور ہے۔ اور ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں ملتان میں سکونت رکھتا ہے۔ [2]

ایک بدنظر آدمی کا سزا پانا ایک آدمی کو بدنظری سے آپ نے منع کیا۔ اُس نے کہا مجھ میں کوئی گناہ نہیں۔ آپ نے کہا تو یہاں سے چلا جا۔ اگر تو سچا ہے تو بچ جائے گا۔ اور اگر جھوٹا ہے تو تمہارے دماغ میں کیڑے پڑ جائیں گے۔ چنانچہ واقعی اُس کو کیڑے پڑ گئے۔ اور اسی حالت میں مر گیا۔ [3]

یارانِ طریقت آپ کے خواص مرید یہ ہیں۔

۱ میاں مُلک شاہ۔ ساکن ملوٹڈی۔

۲ میاں مبارک علی اعوان المعروف بابا گھوڑے شاہ ساکن سوہل چک ۵۷ ریل پور

مدفن بابا ملنگ شاہ کا مزار عزت پور اسٹیشن سے تھوڑا سا دُور جو ضلع ہوشیار پور مشرقی پنجاب میں ہے۔ یہ دربار بارہ گاؤں کے درمیان واقع ہے۔

---

[1] [2] [3] حیاتِ مرشد و ارشادِ مرشد خلی۔ شرافت

Marfat.com

(۸۰)

بابا سنگوشاہ

بابا سنگوشاہ برقندازی لالے وال رح

آپ بابا روشن شاہ برقندازی لدھیانوی رح کے مرید وخلیفہ تھے۔ متعدد مقامات پر بیعت ہوئے۔ مگر کہیں سے مقصد حاصل نہ ہوا۔ آخر بابا روشن شاہ رح کے حلقہ ارادت میں داخل ہو کر کمال کو پہنچے۔ جس وقت آپ بیعت ہوئے تو آپ کی عمر پچاس سال تھی۔ اور مرشد صاحب کی عمر پچیس سال۔ مگر آپ نے ادب وتعظیم میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔

محبت شیخ | آپ نے تین سال تک یہ طریقہ رکھا کہ روزانہ پانچ میل کا سفر پیدل طے کر کے اپنے مرشد صاحب کی زیارت کو جاتے کبھی ناغہ نہ کیا۔

علم لدنی | اگرچہ آپ نے ظاہری علم نہیں پڑھا تھا۔ مگر آپ کو ایسی بصیرت حاصل تھی کہ جو مسئلہ پیش ہوتا آپ جواب شافی دے دیا کرتے۔

یاران طریقت | آپ کے مریدوں کی تعداد سات سو تھی۔ ان میں سے آپ کا چھوٹا بھائی میاں کرم بخش آپ کا خلیفہ وجانشین ہوا

سال وفات | بابا سنگوشاہ کی وفات ۱۳۴۰ھ ایکہزار تین سو چالیس ہجری مطابق ۱۹۲۲ء ایکہزار نو سو بائیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۱۳ سنہ تیرہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع لالے وال متصل خوجے ضلع جالندھر مشرقی پنجاب میں ہے۔

ماده تاریخ

"چراغ کونین" ۱۳۴۰ھ

Marfat.com

(۸۱)

مہرالدین

حاجی الحرمین سائیں مہرالدین نوئیں والیہ ؒ

نسب نامہ | سائیں صاحب قوم چیچھہ سے موضع نوئیں والا ضلع گوجرانوالہ کے باشندہ تھے۔ نسب نامہ یہ ہے۔

حاجی الحرمین سائیں مہرالدین ولد چوہدری محمد بخش بن ابراہیم بن نور محمد بن اصالت بن یار محمد بن عنایت بن عالم بن جانی بن دریا بن لال بن ارزانی بن کنگا بن نور بن گگا بن جیتو بن کالو بن دھیرو بن ھری بن دھاندی بن سیجر بن بالا بن مَوٹھ بن پرتھی بن بچیرا بن لہی بن کابک پال بن چیچھہ (مورث قوم چیچھہ) ابن چوہان بن گھنگ بن پدورتھ بن کشب الخ [1]

بیعت طریقت | آپ کی بیعت سائیں فتح الدین سیالکوٹی رح سے تھی۔ تیس سال اُن کی خدمت میں رہے۔ سفر و حضر میں ہمرکاب رہتے۔ آپ کہا کرتے کہ میں تیس سال تک اپنے مرشد صاحب کی گھوڑی کے آگے دوڑا ہوں۔

پیران طریقت کی محبت | آپ کو اپنے پیران سلسلہ سے بہت محبت و عقیدت تھی چنانچہ درگاہ حضرت پاک صاحب اور درگاہ حضرت نوشہ صاحب رح اور سخی شاہ سلیمان نوری رح پر اکثر حاضری دیا کرتے۔ اور اعراس متبرکہ پر بمعہ جماعت درویشاں حاضر ہوا کرتے اپنے پیر و مرشد سائیں فتح الدین رح کا روضہ شریف ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء میں تعمیر کرایا اور اُن کے

---

[1] یہ شجرہ نسب الہ بخش مراسی ساکن نوئیں والہ کی زبان سے لکھا گیا۔ شرافت

Marfat.com

مزار پر بمقام سیالکوٹ محلہ حاجی پورہ گیارہویں ماہ جیٹ کو ہر سال عرس کیا کرتے۔

عبادات وریاضات | آپ شریعت کے پابند، نماز پنجگانہ اور نوافل تہجد پر باقاعدہ مواظب تھے۔ کلمہ طیبہ اور درود شریف ہزارہ کا ورد کیا کرتے۔ درگاہ نوشاہ عالیجاہ اور درگاہ رحمان پاک پر چلہ نشین بھی رہے۔ ان کے علاوہ تہہ خانوں میں متعدد چلے کئے۔ اور فائز المرام ہوئے۔

ذوق وشوق | آپ کے رگ رگ میں ذوق وشوق بھرا ہوا تھا۔ جب مجلس سماع میں نگاہ کرتے تو بیسیوں آدمیوں کو وجد ہو جاتا اور درخت پر الٹا لٹکا دیتے۔ میں نے (شرافت نے) خود اپنی آنکھوں سے کئی ایسی مجلسیں آپ کی دیکھی ہیں۔

ادب وہدایت | آپ ادب وخدمت اور ہدایت میں بلند پایہ تھے۔ صاحبزادگان رحمانیہ، اور سادات نوشاہیہ، اور مشائخ سلیمانیہ میں سے جو صاحب بھی ملتا سب کی تعظیم وآداب بجا لاتے، اور اسقدر محبت کرتے کہ ہر فرد کو یہی معلوم ہوتا کہ سب حضرات سے زیادہ محبت آپ کو میرے ساتھ ہی ہے۔

سید شرافت سے عقیدت | مولف کتاب ہذا فقیر سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ سے آپ کو بہت عقیدت تھی۔ جب دربار شریف حضرت نوشہ صاحب رح پر آتے تو میرے پاس ٹھیرا کرتے۔ اور مجھ سے ورد وظائف پوچھ کر پڑھا کرتے۔ اور اپنے مریدوں کو بھی کہا کرتے کہ اگر کسی شخص کو کچھ ورد وظیفہ پوچھنے کی ضرورت ہو تو سید شرافت صاحب سے پوچھ لیا کرے۔

حج وزیارات | آپ حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما کے حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد نجف اشرف۔ کربلا شریف اور بغداد شریف کی زیارتوں کا شرف بھی حاصل کیا۔ حضرت علی مرتضیٰ رض کے دربار پر تیرہ ۱۳ روز۔ اور حضرت امام حسین رض کے دربار پر نو روز۔ اور حضرت غوث اعظم رض کے دربار پر سیالیس ۴۲ روز چلہ کشی کی۔ اور وہاں سے

Marfat.com

آپ کو خرقے وعبا بھی عطا ہوئے - جو آپ کے پاس میں نے زیارت کی ہے. حضرت غوث الثقلین رح کے مزار شریف پر آپ نے نیا غلاف بقیمت آٹھ سو روپیہ تیار کر کے ڈالا۔ اور پورانا غلاف مزار غوثیہ نقیب الاشراف نے آپ کو تبرکاً عطا فرمایا۔

آپ نے اس سفر میں زیارات ذیل کا شرف بھی حاصل کیا۔

- مکہ معظمہ میں گورستان جنت المعلےٰ کی سب زیارتیں مثل مزار حضرت خدیجۃ الکبرےٰ وغیرہ
- مدینہ منورہ میں مقبرہ جنت البقیع کی سب زیارتیں مثل مزارات ازواج النبی م اور مزارات بنات النبی م۔ اور مزار حضرت عثمان ذوالنورین رض۔ اور مزار حضرت امام حسن رض اور مزار حضرت امام مالک رض وغیرہ
- اور جدہ شریف میں۔ مزار حضرت حوا علیہا السلام۔
- اور نجف اشرف میں مزار حضرت آدم علیہ السلام۔ اور مزار حضرت نوح علیہ السلام۔
- اور کربلا معلےٰ میں مزار حضرت شاہ عباس علمدار وغیرہ شہدائے کرام رض
- اور بصرہ میں خواجہ حسن بصری رح اور خواجہ حبیب عجمی رح کے مزارات
- اور بغداد شریف میں امام اعظم ابوحنیفہ رض۔ امام موسیٰ کاظم رض۔ حضرت داؤد طائی شیخ معروف کرخی رض۔ شیخ سری سقطی رض۔ شیخ جنید بغدادی۔ شیخ ابوبکر شبلی رح کے مزارات وغیرہ۔

کتابی ہدیہ | آپ سفر حج سے مندرجہ ذیل ۲ دو کتابیں خرید کر میرے واسطے تحفہ لائے۔

۱ طبقات الکبرےٰ۔ موسوم بہ لواقح الانوار۔ تصنیف امام عبدالوہاب شعرانی رح

۲ طبقات الکبرےٰ۔ موسوم بہ کواکب الدریہ۔ تصنیف امام عبدالرؤف مناوی رح

میں اب تک ان سے مستفید ہو رہا ہوں۔

کتاب ہذا کے ساتویں حصہ موسوم بہ مناہج الآثار میں درج کرنے کے لئے اپنے مرشد سائیں فتح الدین سیالکوٹی رح کے حالات آپ نے لکھوا کر اپنے مکتوب میں مجھے ارسال کئے۔

Marfat.com

اولاد آپ کے ہاں کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی ضعیف العمر ہو چکے تھے۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے دربار سے بوساطت سید اللہ دتا ولد سید قطب الدین برخورداری سابنیالوی آپ کو بشارت ہوئی کہ تمہارے ہاں لڑکا ہوگا۔ اس کا نام بوٹا رکھنا۔ چنانچہ ۱۳۷۶ھ ۱۹۵۶ء میں آپ کو لڑکا پیدا ہوا۔ اس کا نام محمد بوٹا رکھا گیا۔ ابھی وہ پورے سال کا نہیں ہوا تھا کہ آپ کا دنیا سے انتقال ہو گیا۔

یارانِ طریقت آپ سے بہت مخلوق فیضیاب ہوئی۔ خواص درویشوں کو درویشی لباس پہنایا، نیلا تہبند، سر پر ٹوپی۔ اور بوڑھے پر کھوری۔ آپ کے درویشوں کا امتیازی نشان ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱	سائیں جلال الدین ساہی سندر انوالیہ۔ مدفون	نوئیں والہ	ضلع گوجرانوالہ
۲	سائیں راج محمد چکر یانوالہ ہمشیرزادہ	"	"
۳	سائیں غلام محمد باجواہ و نجھل والہ	"	"
۴	سائیں جلال واللاں والہ خادم حاضر باش	"	"
۵	سائیں شہباز علی		
۶	سائیں اللہ دکھا امرتسری مرحوم		
۷	سائیں محمد علی	کلیر والہ	
۸	سائیں امام الدین شرکھان		
۹	سید حیات شاہ۔ اولادِ شاہ جمال		
۱۰	سائیں ستار		
۱۱	سید شبیر حسین		
۱۲	سید باقر شاہ کوٹ قاضی والہ		
۱۳	سائیں اللہ دتا		

Marfat.com

۱۴	سائیں محمد شریف	کوٹ رنجیت	ضلع گوجرانوالہ
۱۵	سید مقبول شاہ	چک سادہ	"
۱۶	حاجی سائیں اللہ دتا ساچھی	کول پوری	"
۱۷	سائیں گل محمد	کھبیکے	"
۱۸	سائیں عباس علی	دُھلّے	"
۱۹	سائیں رحمت ولد شاہ محمد ساچھی	آبادی سُندر سنگھ	"
۲۰	سائیں شبیر محمد	موکھل	"
۲۱	سائیں رحمت علی	نتھوکے	"
۲۲	سائیں سراج الدین وڑائچ	"	"
۲۳	سائیں فرزند علی	"	"
۲۴	سائیں شکر الدین	"	"
۲۵	سائیں غلام محمد	"	"
۲۶	سائیں نثیر احمد	ڈھیئی	"
۲۷	سائیں اکبر دین	دھیرکے	"
۲۸	سائیں غلام مصطفےٰ	ہری پور	"
۲۹	سید شہسوار	پٹیالہ ساہیاں	گجرات
۳۰	سید حسین شاہ	"	"
۳۱	سید محمد شاہ	"	"
۳۲	سائیں منگا شاہ باجوہ	دنجھل	سیالکوٹ
۳۳	سائیں رحمت علی	"	"
۳۴	سائیں فتح محمد درویش	سہالیہ	"

Marfat.com

۳۵	سید رحمت اللہ شاہ	کوٹلی رحمۃ اللہ	ضلع سیالکوٹ
۳۶	سید نادر شاہ	مالو میر	〃
۳۷	سائیں مراد علی مجاور درگاہ سائیں فتح الدین	حاجی پورہ	〃
۳۸	محمد انور ولد خان محمد پٹوار	بدوچیدہ	〃
۳۹	فقیر محمد ولد عمر بخش پٹوار	〃	〃
۴۰	حسین ولد عمر بخش پٹوار	〃	〃
۴۱	نواب دین ولد حکم دین پٹوار	〃	〃
۴۲	علی احمد ولد نور دین پٹوار	〃	〃
۴۳	اللہ بخش ولد جواہر پٹوار مرحوم	〃	〃
۴۴	شکر دین ولد مولا بخش پٹوار مرحوم	〃	〃
۴۵	اللہ رکھا ولد نبی بخش پٹوار	〃	〃
۴۶	محمد شریف ولد اللہ بخش آسو	ڈھپئی آسو	〃
۴۷	محمد رشید ولد اللہ بخش آسو	〃	
۴۸	محمد رفیق ولد اللہ بخش آسو	〃	
۴۹	غلام محمد ولد جھنڈا آسو	〃	
۵۰	برکت علی ولد خدا بخش آسو	〃	
۵۱	سردار محمد ولد کرم الٰہی آسو	〃	
۵۲	اللہ رکھا ولد اللہ دتا آسو	〃	
۵۳	محمد اسمٰعیل ولد گلاب آسو	〃	
۵۴	مستری محمد شریف ولد مولا بخش	〃	

[۲] نمبر ۳۸ سے تا نمبر ۵۴ بمنقول از مکتوب مولوی نذیر احمد قریشی بدوچیدہ والا۔ شرافت

Marfat.com

۵۵	سائیں محمد صادق قریشی	گھٹہ کلاں	ضلع سیالکوٹ
۵۶	سائیں مختار علی	برنالہ	شیخوپورہ
۵۷	سائیں سبز علی	ٹیلی برجی	〃
۵۸	سائیں فقیر محمد بافندہ مرحوم	گورد انوالی	〃
۵۹	سائیں غلام محمد	کچیاں والی	〃
۶۰	سائیں غلام رسول المتخلص بہ اعظم	فتح پور رچک ۴۳۴ م ج ب	لائل پور
۶۱	سائیں محمد شفیع	چندر کے	〃
۶۲	سائیں اسمٰعیل دکاندار	شاہ پور	〃
۶۳	سائیں غلام علی	〃	〃
۶۴	سائیں اللہ دین	گھنیاں	〃
۶۵	سائیں عبدالحکیم	〃	〃
۶۶	سائیں اللہ دین	آدہ گوجرہ	〃
۶۷	سائیں ابراہیم	ہمرایاں پور	〃
۶۸	سائیں تاج الدین حلوائی امرتسری		ملتان
۶۹	سائیں جلال الدین	ترنتارن	لاہور
۷۰	سائیں محمد الدین گاریا		
۷۱	سائیں مستان علی شاہ		
۷۲	میاں فضل الدین		

مستورات میں سے

۷۳	نور بیگم دختر میاں محمد علی ولد خدا بخش رحمانی	بھڑی شریف	گوجرانوالہ
۷۴	زینب بی بی ماچھن		〃

Marfat.com

۷۵ رابعہ بی بی زوجہ اللہ بخش آسو۔ صالحہ عابدہ ڈھپئی آسواں ضلع سیالکوٹ

مدحیات

آپ کی مدح و توصیف میں آپ کے مریدوں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ یہاں کچھ اشعار لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

سائیں غلام رسول اعظم نے اپنے قصیدہ مرزا صاحباں میں آپ کی تعریف اس طرح کی ہے۔

بیان حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت
شیخ حاجی محمد مہر شاہ دلی قدس سرہٗ نوئیں والہ چھپیال

اندر پاکستان دے اک ہوئے پیر جوان — رانجھے وانگوں جیہڑ دے لایاں جھوکاں آن
حاجی محمد اکھدے سخی مہر شاہ نوری جان — نوئیں والے وچ چمکدا اُچا لال نشان
جھنڈا لایا پیر نے کوئی نہ اُسدے شان — سیالکوٹ والے پیر نے اس نوں دتا دان
بُرقع دتا نور دا بلھی اوپر بٹھان — دستار بینائی اپنی ملک دا کر سلطان
بُرے بُرے بینوں نیون گے موہوں ایہ فرمان — دھروئی پھرے وچ جگ دے وانگوں پاک رحمان
بائی[۲۲] صوبے آوندے وچ بھڑی دے جان — اوسے طرح تیرے عرس تے لے کے جان نشان
فتح محمد پیر بھی فرق نہ مول رکھان — آکھن نقشہ نُدھو دا دسے وانگ رحمان
اک نظر تھیں دیکھ کے شان بلند بنان — اندر ملک نیجات دے رتبہ عالی شان
بلھی تائیں دوڑاوناں اندر پاکستان — تیرا بیڑا بہت کھلا یا خالق رب رحمان
سلسلہ جاری ہو گیا سارے وچ جہان — جاہ شان ولایت نُدھو نوں دتی سبحان
غوث الاعظم پیر دا نائب کہے جہان — ولی ولایتی ہو دیا مہر شاہ پر جوان
جگ ہو دے گا تد ھونوں موہوں ایہ فرمان — حاجی حاجی کہن گے جیہڑ ذات جوان
صوبے تیرے آون گے ہتھیں پکڑ نشان — پنجویں جاڑ دی عرس سے کٹھا ہو گ جہان
قوالی چار چو پھیریوں جھک جھک سیس نوان — جو ڈیا فتح شاہ ا ہو وہ ند جہان

Marfat.com

حضرت مہر شاہ پاک بھی منیا کُل فرمان — جو وچ مسکینی آوندا اُسنوں سینے لان
جسدی کوئی نہ سُندا اُس نوں کول بٹھان — جو دشمن بن کے آوندا اُسول نہ دُور ہٹان
کرن جو طالب کسے نوں پہلے فقر تھیں پار کران — اندر شرع محمدی پہلاں قدم رکھان
پہلی منزل کٹ کے وچ ملکوت پہنچان — ناسوت ملکوت ایہ منزلاں جبروت لاہوت رکھان
نالے ملک توحید دا سارا سیر کران — مٹادن ہستی آن کے عرشیں سیر کران
رنگن چادڑی عشق دی بھیجن لامکان — ایسے طرح سب منزلاں طالب نوں دکھلان
غلام رسول کنگال تے حضرت کرم کمان — پیالہ بھر کے جام دا نشہ شراب چڑھان
نظر مہر دی دیکھ کے گل وچ بھوری پان — نعرہ مار کے آکھیا نوشہ نور چڑھان
میں ڈگا عاجز ہو کے پکڑ کے سینے لان — میں نوں بین دچوں کڈھ کے کُنون نور فران
خفی جلی اسرار دا واقف کیتا آن — روحی قلبی تے مخفی سِرّی علم پڑھان
میں نہ بیں وچ رہ گیا بھلا سب جہان — تخلص اعظم رکھیا نام میرا بولان
ایسے جنہاں پیر نے اوہ کیوں دھکے کھان

غلام رسول فقیر نوں عشق دا دیون دان

(۲)

سائیں محمد صادق قریشی ساکن گنہ کلاں ضلع سیالکوٹ نے اپنے رسالہ اسرار نہانی میں ایک کافی آپ کی مدح میں لکھی ہے ؎

سنیں نوشہ پیر یا سائیں — میں تے درد کراں دعائیں
درتے آئی ہاں کرن دعائیں — رد رد عیب دُھواواں گی
کنجری نوشہ سائیں دی بن کے درتے پیلاں پاواں گی
اکھیاں بھر کے دیکھے سوہنا تاں میں عیش منا ولاں گی

---

۳ ؎ قصہ مرزا صاحباں صفحہ ۱۷ ۔ شرافت ۔

Marfat.com

تیری جوگن بنی سدا واں ہتھ وچ چمٹا راگ الاواں
راگ راگ دن رات بکاواں گل وچ الفی پاواں گی

کنجری نوشہ سائیں دی بن کے

جس دن نوشہ پھیرا پایا میرے من وچ عشق سمایا
تاں میں دم دم آکھ سنایا تیرا سبق پکاواں گی

کنجری نوشہ سائیں دی بن کے

جوگیاں والا بھیس بنا کے کیڑے گیری نال رنگا کے
ڈیرہ نوئیں والے وچ لا کے تیرا درد کماواں گی

کنجری نوشہ سائیں دی بن کے

تیرا ایسا عشق کمال لیندر پل وچ کر حلال
چہرہ سوہنا تے اکھیاں لال سائیں دی شکل بناواں گی

کنجری نوشہ سائیں دی بن کے

بلھی والا ہے دلدار میں تے ہو گئی بہت لاچار
تیرے بابیجھ نہ ہے قرار دم دم آکھ سناواں گی

کنجری نوشہ سائیں دی بن کے

نوئیں والا شریف جو کہندے اوہ تے ساڈے دلوں لہندے
جتھے ہادی ساڈے رہندے گیا دوہاں دی خیراں گی

کنجری نوشہ سائیں دی بن کے

میں تاں جھلی جھبل کھبلاواں بن کے تیرے درشن عرض گزاراں
تیری بھکھی بابیجھ دیداراں دتا سبق وچاراں گی

کنجری نوشہ سائیں دی بن کے

Marfat.com

کرو نظر کرم دی سائیں　　جھوٹھے دیاں عیباں دل نہ جائیں
جھوٹھا مارے سلیاں آہیں　　دنوں دن جھوٹھ گواواں کی
کنجری نوشہ سائیں دی بن کے

صادق عرض کرے اک قیدی　　سنیو مہر شاہ میرے ہادی
تیرے باہجھ میری بربادی　　تیرے بن کس کم آواں گی
کنجری نوشہ سائیں دی بن کے [۴]

تاریخ وفات | حاجی الحرمین سائیں مہر الدین کی وفات۔ دیروار۔ وقت چاشت بارہویں جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ ایک ہزار تین سو ستتر ہجری۔ مطابق چوتھی دسمبر ۱۹۵۷ء ایک ہزار نو سو ستاون عیسوی۔ موافق بیسویں[۲۰] مگھر سمت ۲۰۱۴ دو ہزار چودہ بکرمی میں بعہد گورنر خزل سکندر مرزا ہوئی۔ اس کی گورنری کو دوسرا سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر نوئیں والا۔ ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے ایک میل مشرق کی طرف ہے

تعمیر روضہ | آپ نے اپنا روضہ اپنی زندگی میں ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں تعمیر کرایا تھا۔ اس میں دفن کئے گئے۔ آپ کے بعد ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں آپ کے درویش سائیں غلام محمد باجواہ متولی درگاہ نے روضہ شریف کے گرد وسیع برآمدہ تعمیر کرایا ہے۔

روضہ سے شمالی طرف مسجد پختہ۔ اور شرقی جانب مسافر خانے بھی آپ کے زمانہ سے بنے ہوئے ہیں۔ ہر سال ۵ پانچویں ہاڑ کو آپ میاں عرس کرایا کرتے تھے۔ وہ عرس بھی ہوتا ہے اور آپ کے یوم وصال بیسویں[۲۰] مگھر کو بھی عرس کیا جاتا ہے۔ محفل وجد و سماع گرم ہوتی ہے۔

مادۂ تاریخ

"زاہد ذی احترام"　　۱۳۷۷ھ

---

[۴] اسرار نہانی ص۱۲ شرافت۔

Marfat.com

شجرہ نسب سائیں مہر الدین

سائیں راج محمد المعروف راجہ

اس کا اصلی گاؤں چکریاں ۔

ضلع گجرات تھا ۔ یہ سائیں مہر الدین

کا بھتیجہ زادہ اور داماد تھا ۔

اپنی بڑی لڑکی دولت بی بی کی

شادی اس سے کر دی تھی جمعہ ۔

۹ ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ یوم عرفہ

۱۸ دسمبر ۱۹۴۲ء کو فوت ہوا

سائیں صاحب کے روضہ میں دفن ہوا

سائیں غلام محمد ۔ باجوہ ۔

ڈنجیل والہ حال ساکن ۔

نوئیں والہ ۔

سائیں عنایت اللہ

گاجر گولہ

سائیں شہاب الدین

جنڈو

سائیں الہ دین ۔ گھنیاں

گوجرہ ضلع لائل پور

نعامت علی ۔ گھنیاں

یہ سائیں صاحب کا

خاص منظور نظر تھا

محمد اسمٰعیل ۔ شاہ پور

سید احمد شاہ پور ۔

سائیں فقیر محمد بانفدہ

گوجرانوالی ضلع شیخوپورہ

سائیں اللہ بخش مجاور

درگاہ رجانیہ بھڑی شریف

اس کو صاحبزادہ محمد بوٹا کے جوان ہونے تک آپ کے ڈیرہ

کا مختار و متولی بنایا گیا ہے ۔ بڑا خدمتگار درویش ہے

سائیں صاحب کے روضہ کا برآمدہ اور مکانات تعمیر کرائے

میرے (شرافت کے) ساتھ بھی عقیدت رکھتا ہے ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء

حیات محمد ۔ نوئیں والہ

خوشی محمد ۔ کوٹلی ریت والی

محمد شریف ۔ نولاں والی

اللہ دتا ۔ ڈسکہ

تاج الدین ۔ لاہور

محمد تعبال ۔ بسوال

غلام رسول ۔ گھرجاکھ

غلام حسین ۔ سیروالہ

عنایت اللہ ۔ سیدوالی

محمد طفیل ۔ دھنکدالی

عبدالغفور ۔ بھرو کے

محمد اسحاق ۔ بھرو کے

سردار احمد ۔ کلیروالہ

محمد بشیر ۔ حاجی پورہ سیالکوٹ

محمد اقبال ۔ حاجی پورہ ۔

Marfat.com

شجرۂ فقرائے سائیں مہرالدین رح

سائیں محمد صادق قریشی۔ گنہ کلاں ضلع سیالکوٹ

صاحب علم ہے۔ پنجابی زبان کا شاعر ہے۔ سنہ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہے۔ اس کا ایک رسالہ اسرار نہانی نام۔ سائیں صاحب کی زندگی میں خان پرنٹنگ پریس سیالکوٹ میں چھپا۔ جس میں ایک سیحرفی۔ اور ۲ دو کافیاں ہیں ۱۲ سولہ صفحات کا رسالہ ہے۔ اسکے ۳ تین شعر لکھے جاتے ہیں

الف آکھی میل ہا ہی نوں رانجھے جھوکاں لایاں تے پرچایاں
ہیں نمانی ہیر ستی نوں طعنے دین پرایاں تے ہمسایاں
کیتھے رانجھا ڈھاہیرے سہتی خبراں پایاں تے کرلایاں
صادق کملا رملا ہویا مل پیو نوشہ سایاں مار وکایاں
ہس ہسن دیاں ہانگاں لگیاں تصور اگے دھر یا فیاچ ڈبایا
ڈوہیڑا قبل ہوئی ہیر رانجھا وہڑے وڑیا میں لڑھڑیا
نال لیا فر رانجھے ہیلوں وچ کچہری وڑیا ہاہوں پھڑیا
صادق پیر سنجی نوشہ دا دم دم کلمہ پڑھیا ڈوبا تریا

ظ ظاہر باطن ویکھیا سجناں پیر ساڈا نوشاہی اکو ناہی
اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ آکھن توں نہ نظر دوڑائی ہر جا بھائی
پکڑ طنبورہ منجھ وچ بیٹھی جاں میں تار ہلائی مستی پائی
صادق میں نے کنیں سُنیاں دینوی تار گواہی توہی ناہی

حاجی سائیں اللہ دتا ماچھی۔ آبادی نندی پور ضلع گوجرانوالہ

میں سکونت رکھتا ہے۔ بعد اہل و عیال حج کر آیا ہے۔ سنہ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء (شرافت کے) ساتھ بھی اخلاصمند ہے۔ میں موجود ہے۔

- سائیں پیر امرتہ۔ کلودال۔ سیالکوٹ
- سائیں میانخاں۔ کھیدووالی۔ "
- غفوری بی بی سکھوکے "
- صوفی اللہ دتا بھاگووال کچرتلاں۔ گجرات
- صوفی عبدالعزیز جلالپور جٹاں۔ "
- صوفی بشیر احمد۔ رنیکے منارہ شیخوپورہ
- سائیں مشتاق احمد۔ پیر ماشیخوپورہ
- مولوی سراجدین موتی بازار۔ نالاب پی دی لاہور
- حاجی اللہ الصمد قصور۔ لاہور

Marfat.com

شجرہ فقرائے سائیں مہرالدین رح

سائیں غلام رسول المتخلص بہ اعظم

اصلی وطن اس کا موضع بھیڈاں کھانی ضلع سیالکوٹ ہے۔ اب موضع فتح پور چک نمبر ۳۴۴ ج ب۔ علاقہ گوجرہ ضلع لائل پور میں سکونت رکھتا ہے۔ اپنے پیر صاحب کی اجازت سے چار چلے کئے ہیں مسجد میں اور تہہ خانہ میں بھی چلہ کیا۔ نوشاہی فیض کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ میرے (تراقت کے) ساتھ بھی محبت و خلوص رکھتا ہے۔ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہے پنجابی زبان میں شعر بھی کہتا ہے۔ اسکی دو کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ پنج گنج نوشاہیاں۔ اس میں پانچ سیحرفیاں۔ اور دو عدد باراں ماہ۔ اور پانچ عدد کافیاں ہیں۔ جو سب اپنے پیر صاحب حاجی سائیں مہرالدین رح کی مدح و توصیف میں لکھی ہیں۔

پہلی سیحرفی کا پہلا شعر اس طرح ہے ؎

الف آکھ امید ہر وقت میوں سینے لا سائیں سینے لا سائیں

تیرے عشق نے مار ویران کیتا تیرا چاسائیں تیرا چاسائیں الخ

باراں ماہ کا ایک شعر یہ ہے۔ ؎

چیتر چنتا گی دل وچ کدوں مدینے جاواں گی

روضے پاک رسول اللہ دے نیوں نیوں سیس نواواں گی

مرشد میرا کرم کماوے نوئیں والے جد جاواں گی

غلام رسول اُس مرشد اُتوں تن من گھول گھماواں گی

۲۔ قصہ مرزا صاحباں۔ اس کے دو شعر یہ ہیں ؎

سخی شاہ سلیمان ہے روشن وچ بھلوال — حضرت نوشہ پیر دا مرشد پاک کمال

جھنڈا لایا پیر نے اندر ساہبن پال — سلسلہ جاری ہو گیا شان جلال جمال

Marfat.com

سائیں غلام رسول کے مریدوں کا سلسلہ کافی ہے۔ یہاں خواص درویشوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱	سائیں محمد یوسف	فتح پور چک ۴۳۴ ج ب۔	لائل پور
۲	سائیں محمد اسحاق	"	"
۳	سائیں رحمت علی	دھیرکے چک ۴۳۳۔	"
۴	سائیں منظور احمد	چک ۴۲۸	"
۵	سائیں شیر محمد۔ پنجابی شاعر مصنف سیحرفی	سلیم پور چک ۱۷۹۔ گ ب	"
۶	سائیں اللہ رکھا	پیپل کالونی	"
۷	سائیں سردار احمد	صابر کالونی نمبر ۲	"
۸	سائیں بدرالدین	"	"
۹	سائیں عبدالمجید۔	بستی قبرستان	"
۱۰	سائیں شریف احمد		"
۱۱	سائیں غلام حیدر	گیرڑی۔ چک جھمرہ	"
۱۲	سائیں محمد یونس	کمال پور	"
۱۳	صاحبزادہ ظفر اقبال	کلیروالہ	گوجرانوالہ
۱۴	سائیں مشتاق احمد	جلال پور جٹاں	گجرات
۱۵	سائیں غلام مصطفےٰ		"
۱۶	سائیں عبدالغنی	عالمیانہ	سیالکوٹ
۱۷	سائیں انور	للم لالیاں	"
۱۸	سائیں عبدالرشید	"	"
۱۹	سائیں عبدالحمید	خوشاب	سرگودھا
۲۰	سائیں اکبر علی		لاہور

Marfat.com

۲۱	خانِ محمد یعقوب خان	دُھڈیال ۔ بانسہرہ	ہزارہ
۲۲	سائیں عبدالکریم بلوچ	سبی جدید	جیکب آباد
۲۳	مولوی محمد علی	خطیب نور مسجد منظور آباد	ملتان
۲۴	سائیں مشتاق احمد	〃	〃
۲۵	سائیں بشیر احمد	چک ۱۳۰ ۔ ایل ۱۵ ۔	ساہی وال
۲۶	سائیں محمد حسین	میاں چنوں	〃
۲۷	سائیں عبدالغنی	اوکاڑہ	〃
۲۸	سائیں عبدالحق	چک ۱۹۴ ۔ نہر مراد	۔ بہاول پور
۲۹	سائیں غلام رسول	چشتیاں	〃
۳۰	سائیں فضل دین	ریلوے کالونی محمل اعظم	
۳۱	سائیں نبی بخش پوسٹ مین	سائیں عبدالحمید ۔ گیریژن چک ۱۶۹ ۔ لائل پور	
۳۲	صوفی محمد اشرف بوبک ۔	سائیں محمد اجمل ۔ میاں چنوں ضلع ملتان	
۳۳	سائیں محمد حنیف زندہ دل	سائیں بشیر احمد ۔ گیریژن ۔	
۳۴	سائیں پیر محمد ہندوستانی	مستورات میں سے	
۳۵	حاجن سردار نسیم	مصری شاہ	لاہور

سائیں غلام رسول اعظم

- سائیں شریف احمد ۔ لائل پور
  - صوفی بشیر احمد لائل پور
  - سائیں محمد سلیم
  - سائیں رحمت علی ۔ دھیرووالے چک ۳۳۴ ج ب
    - سائیں غلام محمد چک ۳۲۸ ج ب

یہ شاعر ہے ۔ بارہا نظم کہتے ہیں

Marfat.com

(۸۲)

میراں بخش

میاں میراں بخش ٹبہ والے؟

آپ کے والد کا نام میاں امیر شاہ تھا۔ دادا میاں لدھے شاہ بن بابا دلیل شاہ ٹبہ والے رح جن کا حال اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے پانچویں حصہ موسوم بہ عوارف الانوار میں لکھا جا چکا ہے۔ سلسلہ بیعت بھی اسی طرح ہے۔

آپ کے مرید مولوی محمد الدین۔ ساکن دیہڑ ورکاں۔ باغ اولیائے ہند میں حضرت بابا دلیل شاہ کے ذکر میں لکھتے ہیں۔ ؎

جناب لدھے شاہ فرزند حضرت دامن تول میرے بھائی — اُس دے گھر امیر شاہ ہے دتی رب ولیائی
اُسدا حضرت میراں بخش ہے صوفی مرد الٰہی — ایہ ہے ساڈا ہادی رہبر دیوے گردہ نوشاہی

آپ کی سکونت موضع ٹبہ ضلع سیالکوٹ میں تھی۔

یار طریقت | آپ کا ایک مرید مولوی محمد الدین۔ ساکن دیہڑ ورکاں ضلع گوجرانوالہ تھا۔ جس نے کتاب باغ اولیائے ہند۔ اور ذکر العارفین نظم کی ہیں۔

Marfat.com

ن

(۹۳)

نظام الدین

حکیم سائیں نظام الدین للھالی رح

یہ سید سلطان علی ولد سید اکبر علی شاہ نوشاہی رح ہاشمی سنگھوئی والا رح کا مرید و خلیفہ تھا۔ موضع ڈھوک للھال متصل راولپنڈی میں سکونت رکھتا تھا۔ اپنے پیر صاحب کا مخلص ارادتمند تھا۔ ۱۳۰۶ھ میں بیعت ہوا۔ پنجابی زبان کا بہترین شاعر تھا۔

تصنیفات

اس کی تصنیف سے کتب ذیل موجود ہیں۔

۱۔ قفس العشق۔ المعروف قصہ بائی وخان امیر | ۳۳۸۷ اس کے کل اشعار تین ہزار تین سو ستاسی ہیں۔ جمعہ تیرہویں صفر ۱۳۲۹ھ کو یہ کتاب ختم ہوئی۔ اس میں حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح شریف اس طرح لکھی ہے۔

بسم اللہ بسم اللہ کر کے ہتھ قلم نوں لاواں
نوشہ ہے دی سرا پنے دی تاں پھر مدح بناواں

مدح مبارک نوشہ والی آکھی خاصاں عاماں
نوں کی لائق مدح بناویں پر تقصیر خطا ماں

مدح نوشہ دی مدھ شرابی جو پڑھسی گھٹ بھر سی
لذت خوشی محبت والی اسد سدل وچ پڑھسی

مدح مبارک نوشہ والی کر بسم اللہ آکھاں
جس نوشہ پر آپ خدا نے فضل کیتے نے لاکھاں

اول کن کہیا جس ویلے پاک خداوند باری
ہر اک جنس او تھے رب حاضر اسدم کیتی ساری

نوری ناری خاکی آئے کئی لکھ روح بہتیرے
دو روح او تھے پاک نبی دی وچ حضرت ڈیرے

اک لکھ اسی ہزار پیغمبر جو انہاں روح آئے
او نہاں درجے آپو آپنے خاص جنابوں پائے

ہور ولی جو اولیا جو آئے روح انہاں دے سارے
ہر اک نوں رب آپو اپنے دتے شان نیارے

Marfat.com

قدرا قدری ہر اک تائیں شان دتا سی اللہ
سب تھیں اُچا شان محمد ایہ گل جان تسلا

اک رُوح شاہ جیلانی والا جو محبوب الٰہی
دو جا رُوح شاہ مرداں والا جو ہے شیر خدائی

ایہ دُو رُوح آہے سر کردہ پاک محمد اگے
سب ولیاں اولیاداں دچوں اک رُوح آنن اگے

شاہ جیلانی تے شاہ مرداں پھر کے چار چوفیری
رُوح نوشہ دا نبی صاحب دی آندا وچ کچہری

پاک رسول اللہ دے اگے آکھن دا رد واری
اس رُوح اُتے یا نبی اللہ کرم ہووے سرکاری

سُن کے عرض رسول اللہ نے نظر نوشہ دل پائی
نظر مبارک حضرت والی نوشہ وچ سمائی

نوشہ اُپر نبی اللہ نے پائی نظر حضوراں
نال نظر دے اوسے ویلے ہو گئے پُر نوراں

پھر جیلانی تے شاہ مرداں کیا نبی دے تائیں
فقر دا لاسر و پا یا حضرت سر نوشہ دے لائیں

کر منظوری حضرت صاحب دے دتا سر و پا
نوشہ دے سر اُتے سر ور دتا آپ ٹکا

شان نوشہ دا اُس جائی وچ ایہ کجھ ہو یا یا رد
آکھ نظاماں اُٹھ سویلے ہادی نام پکارو

واہ واہ خالق پاک الٰہی جس ایہ رنگ بنایا
دوست جس بنا کے اپنا اُپر تخت بٹھایا

سبھناں دا سردار بنایا اللہ واحد آپے
پاک محمد سرور عالم ہر کوئی اُس نوں جاپے

پاک محمد دوست رب دا جس دے چار ے یار
نال چوہاں دے حضرت صاحب رکھدے بہت پیار

صدق اندر صدیق ہمیشہ عمر عدالت کردا
قرآن جمع عثمان نے کیتا چوتھا زور حیدر دا

زور فقر تے سخی سخاوت اندر شاہ علی ہے
جو دُلدُل تے کرن سواری تھر تھر دھرت ہلی ہے

کفر و نجا جس دینی ڈنکا ماریا گلی گلی ہے
آکھ نظاماں اوس وقت دی سبھناں تائیں کلی ہے

علی دے فرزند پیارے اک تُوں اک چڑھندے
رتن فرزند علی نوں یارو دل وچ بہت پسندے

حسن حسین پیارے دونویں تریجا شاہ عباس
ما بچھو انہاں دے حضرت علی رہندے بہت اداس

شاہ حسن نوں جد علی نے سینے نال لگایا
نسل تیری تھیں عبدالقادر علی نے فرمایا

کُل ولیاں دے کندھے اُپر اپنا قدم دھریسی
آئیں آئیں ہر کوئی کہسی نہ کوئی عذر کریسی

شاہ حسین سینے سنگ لایا حضرت علی نگینے
نسل تیری تھیں زین العابدین ہوسی جان یقینے

Marfat.com

جنگ ہمیشہ نال کفاراں کرسی کارن دیتوں ۔ ایہ فرمان اساڈا بچہ رکھو یاد یقینوں

سد عباس علی گل لاپا سر تے بوجھ کیتا ۔ نوشہ پشت تیری تھیں ہوسی سُن فرزند اُپتا

نُو خزانے خاص فقر دے اُسدے ہتھ وچ ہوسن ۔ کئی ہزار سوالی بچہ اُس در آن کھلوسن

شاہ عباس رہیا چُپ کر کے باپ جدوں ایہ کہیا ۔ دل وچ شاہ عباس نورانی بہت شکر کر رہیا

ہے فرزند عباس علی دا نوشہ پشت عباسوں ۔ میرے تے اعتبار نہ جسدا خبر لوے ہر پاسوں

نوشہ ظاہر ہویا جس دن مُلکیں دُھماں پیّاں ۔ سُن کے خلقاں در نوشہ دے سب سلامی گیّاں

فقر نوشہ دے مُلکاں اندر ایسی دُھم مچائی ۔ نوشہ نوشہ کُل پکارن جو زبان ہلائی

ایسا نوشہ میرا ساڈا مُلکیں دُھم مچا کے ۔ آپ جھنڈاں دے کنڈھے اُتے بیٹھے پردہ پا کے

جس کسے اعتبار نہ ہووے اوہ جا کے ۔ تاں کرے اعتبار نظاماں بیشک جی ٹکا کے

ساہنس پال جھنڈاں دے کنڈھے نوشہ ڈیرہ لایا ۔ چارکوٹ دا لوک نظاماں خدمت دے وچ آیا

آون لوک مرادیں پاون نوشہ دے دربار دل ۔ بُوری جھب مراد کریندے دیر نہیں پلکاروں

زحمت سخت کسے نوں ہووے پیش نہ جاوے دا روں ۔

خاک نظام بلے اُس دردی چُھٹے جان آزاروں ؎

اس کتاب کے خاتمہ پر یہ اشعار ہیں ؎

ایہ قصہ جو بائی والا سائیں توڑ چڑھایا ۔ ایس مسیبوں عاجز بندے کر تحریر سُنایا

اِک دن ساں میں سُتا ہویا غم دی سیج وچھائی ۔ سُتیاں راتیں خواب اندر دتی عقل گوائی

صبح ویلے نام سچے دا کیتی میں تیاری ۔ چھیاں ہیلیاں اندر مُکی ایہ کتاب پیاری

ترے ہزار تے ترے سو پورے ہور ستاسی بھائی ۔ ہجری سنہ کتاباں اندر لکھے ہو ۔۔۔ فضل خدائی

تیرہ سو اُنتی ہجری صفر مہینہ نوری ۔ تاریخ تراں جمعہ مبارک ہوئی کتاب ایہ پوری

راولپنڈی مشرق پاسے ڈھوک جو ہے للہ لال ۔ دل دے راز مہوری اندر سدے حال نہ حال

؎ قفس العشق عف نرائف

Marfat.com

- قفس العشق کے بعد یہ سیحرفنیاں بھی ساتھ چھپ چکی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱ باراں ماہ پیر قیاسی

۲ شجرہ شریف نوشاہی قادری

۳ سیحرفی شعلہ نور علی نور

۴ سیحرفی مدح پیر دستگیر

۵ سیحرفی پکار در دربار غوث اعظم

۶ سیحرفی در بیان عشق

۷ سیحرفی جھگڑا عشق و جندڑی

۸ سیحرفی در مدح پیر خود سلطان علی شاہ

۹ سیحرفی پیر روشن ضمیر

۱۰ سیحرفی در التماس بجناب حضرت نوشہ گنج بخش رح

۱۱ سیحرفی در فراق یار

۱۲ سیحرفی پکار در دربار پیر روشن ضمیر

۱۳ سیحرفی نصیحت نامہ

۳۔ آئینہ اسرار المعروف بہ رامی گلزار | اس کے کل صفحات تین سو چھپن ۳۵۶ سطور فی صفحہ پچیس ۲۵، اس کی کتابت فضل الرحمن کاتب ساکن کلیام سیداں نے کی۔ تاریخ کتابت ۲۲ جون ۱۹۳۲ء۔ مرکنٹائل الیکٹرک پریس راولپنڈی میں طبع ہوئی۔ تاریخ طباعت جمعرات ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۰ھ ۲۸ جولائی ۱۹۳۲ء۔

اس کتاب کا آغاز اسطرح پر ہے۔

بدلی ملیاں رحمت والی یا خالق برسائیں
سیپ قلوب بھرے وچ موتی قطرے گھت جمائیں

ہے داغی بے نقطہ ہوون موتی فضل کرم تھیں
قیمت پیش صرافاں کھن پردے لج شرم تھیں

Marfat.com

۔ اس کتاب میں حضرت نوشہ گنج بخش رح کی مدح اس طرح لکھی ہے۔

ے

اسم محمد دی نوشہ گنج بخش القابوں جد منظور ہوئے تاں آیا ایہ فرمان جنابوں
ستر برس عبادت کردے جاوچ ساندل باری عشق الٰہی اندر حضرت اپنی عمر گذاری
اسم اللہ دا نوشہ صاحب لوں لوں وچ سمایا روز حضور رسول اللہ دا ادھن ولی نوں آیا
درجہ قرب ولایت والا دتا غوث الاعظم ہو گئے وصف تمامی نوشہ وانگوں موسیٰ کاظم
شرق غرب تے دکھن پرب اتم ہوئی درویشی سب تعظیم نوشہ دی کردے جن انسان موجودی
دست مبارک نوشہ والا جس سر پھیریا اوہ تریا کون سوالی اس دربار دوں جس نہ بھانڈا بھریا
مبتا قرب نوشہ نوں ملیا صاحب دی سرکار دوں دین دنی دا مطلب ملدا نوشہ دے دربار دوں

۲ ے ۱۱۰۳
یاراں سوتن ہجری رحلت حضرت نے فرمائی
سامھن پال وچ روضہ نوری جا کر ویکھو بھائی ۳ ے

اس کتاب کے خاتمہ پر یہ اشعار ہیں ے

کس نوں لوڑ غریباں والی پرے شوق کسے نوں اپنا حالی تھاں بصد دست اکھا اسے نوں
راولپنڈی چڑھدے پاسے اسٹیشن چک لالہ چک لالے تھیں تھوڑا ہٹ ڈیرہ عاجز والہ
ڈھوک محب لعل والی عاجز بیٹھے رہندا مرتد میرا وچ سنگھوئی جھوٹھ نہ بولیں کیندا
جہلم شہروں دکھن لبدے ہے اوہ تھیر سنگھوئی سال چوتالی یا کم بیسی جیت بندے دی پائی ۴۴
سو واری بسم اللہ پڑھ کے اسم شریف سناواں شاہ سلطان علی شاہ لاری والے
خاص اولاد نوشہ دی میرا پیر شریف حضوری ہے دستار خلافت والا بیعت کرن دی فیر اجازت فرمائی
عاجز نوں بھی پرکرم کر سر دستار بھنائی بیعت کرن دی فیر اجازت فرمائی

۲ے حضرت نوشہ صاحب کا صحیح سال وفات ۱۱۴۲ھ ہے ۳ے آئینہ اسرار، ص ۲۳ ۔ شرافت۔

Marfat.com

پرسیں کوں نالائق بندہ اوگنہار نکارا — صرف حضوری آسا اوپر مرکے کران گذارا

نام فقیری دا میں رکھاں حالوں قالوں دکھا — اُپر سر میرے دے در تھیں کوئی نہ جاوے بھکھا

پڑھنے سننے والے یار دا میں مسکینے تائیں — رب ایمان تساؤں بخشے کر بو خیر دعائیں

کلمہ پاک محمد والا پڑھیو آخر واری

دو جہاناں وچ نظاماں فضل کرے ربا ری [۴]

۳۔ سیحرفی بشارت نوشاہی | یہ سیحرفی اس نے صاحبزادگان رن مل و سنگھونی کے کہنے پر حضرت سید محمد ہاشم دریادل کی خلافت کے متعلق لکھی۔ جب شائع ہوئی تو اس کے جواب میں سید غلام احمد کاتب ولد سید فاضل شاہ برخورداری سابنیالوی نے سیحرفی صداقت نوشاہی نظم کی۔ اس میں سیحرفی بشارت نوشاہی کا ترکی بترکی جواب لکھا۔ اور بادلائل ثابت کیا کہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے سجادہ نشین اور خلیفہ اعظم اُن کے فرزند اکبر حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق تھے۔

[۴] آئینہ اسرار ص ۳۵۵۔ شرافت

Marfat.com

(۸۴)

نظام شاہ

بابا نظام شاہ باٹھانوالہ رح

آپ کے والد کا نام امام الدین تھا۔ پیشہ آہنگری کرتا تھا۔ قوم جنجوعہ تھی۔ موضع ڈھڈہ۔ ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ آپ بابا بھنگے شاہ شمسہ والہ کے مرید و خلیفہ تھے۔

معمولات آپ نے مرشد کے حکم سے موضع دیر کے باٹھ میں ڈیرہ لگایا۔ تلاوت قرآن مجید، ورد و شریف ہزارہ کا ورد رکھتے۔ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ ایک چھٹا تک غذا سے روزہ افطار کرتے۔ وہ بھی اکثر سبزی وغیرہ ہوتی تھی۔

اخلاق و لباس آپ کی طبیعت میں جلالیت بہت تھی۔ کسی کو سامنے کلام کرنے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی۔ آپ لباس جوگیہ رنگ رکھتے۔ صرف ایک اون سلی چادر کا ڈھیڑ و نجر رکھتے تھے۔

کرامات

سندھ میں فتح ہونا آپ کے مرید سراج الدین اوانیس لاہوری کو زمین کا بندوبست ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ اگر سات گھماؤں زمین مجھے مل جاوے تو ایک بیگہ زمین آپ کو دوں گا۔ آپ نے دعا کی تو اس کو وہ زمین مل گئی۔ اس نے ایک بیگہ زمین آپ کو دعوی

زمین کا نذرانہ ملنا ایک مرتبہ باشندگان دیر کے باٹھ نے عرض کیا کہ ہماری زمین اونچی ہے۔ اگر نہر کا پانی اس میں پڑ جاوے تو نو کمال زمین نذرانہ دیں گے۔ پانی چڑھ گیا تو وہ زمین انہوں نے دے دی۔[1]

[1] نیض محمد شاہی خطی صفحہ ۲ دوم صفحہ ۱۱۱ شرافت

Marfat.com

ایک مخالف کا سزا پانا | ایک ضلعدار نے آپ کو تنگ کیا۔ اُسی وقت اُس کو تار آگئی کہ تیرے مکان کو آگ لگ گئی ہے۔ اور تیرا بال بچہ جل گیا ہے۔

ایک مخالف کا مطیع ہونا | ایک سکھ سردار ہنہال سنگھ نامی انسپکٹر پولیس آپ کے مخالف ہوا۔ آپ نے ایسی نگاہ کی کہ وہ مطیع و مسخر ہو گیا۔

گھوڑے کا اصیل ہو جانا | آپ کے پاس ایک گھوڑا بارہ (۱۲) سال رہا۔ اُس کا نام ککو رکھا تھا بڑا موٹا تازہ تھا۔ اُس پر سواری کیا کرتے۔ آپ کی تاثیر سے وہ ایسا اصیل ہو گیا تھا کہ گھوڑیوں کی طرف مطلق خیال نہ کرتا۔ حالانکہ خصی نہ تھا۔

یارانِ طریقت | آپ عمر بھر مجرد رہے۔ آپ کے خواص مریدوں کے یہ نام ہیں۔

۱	میاں حسن دین لوہار	نورپور جاپلاں	ضلع گوجرانوالہ
۲	محمد دین لوہار	"	"
۳	قطب دین لوہار	"	"
۴	چوہدری محمد حسین	ماڑی ٹھاکراں	"
۵	چراغ دین بھٹی	"	"
۶	سائیں لال کمہار	مجاور دربار۔ ویر کے باٹھ	شیخوپورہ
۷	بہاوالدین	"	"
۸	خیر دین بھٹی	"	"
۹	سائیں نشان کھوجی	ککڑ	"
۱۰	حیات جوگی	"	"
۱۱	نواب جوگی	"	"
۱۲	رحمت علی چیمہ	کیلے	"
۱۳	سوہنا چیمہ	"	"

Marfat.com

۱۴	نواب بوہار	کیلے	ضلع شیخوپورہ
۱۵	عبداللہ	〃	〃
۱۶	بوٹا مراسی	〃	〃
۱۷	عبداللہ حجام	〃	〃
۱۸	سائیں رحمت علی۔ اسکا ایک مرید سائیں غوث نام ڈیل پور میں	کوٹ سوہنداں	〃
۱۹	پال سنگھ ورک	〃	〃
۲۰	حاکم سنگھ ورک	〃	〃
۲۱	سراج دین ارائیں		لاہور
۲۲	میاں الٰہی بخش درزی		〃

مستورات میں سے

۲۳	زینب بی بی جوگن	ککڑ	شیخوپورہ
۲۴	عمر بی بی [۲]	چوہدری چک	〃

تاریخ وفات | بابا نظام شاہ کی وفات ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ ایکہزار تین سو پینتالیس ہجری مطابق نومبر ۱۹۲۷ء ایکہزار نو سو ستائیس عیسوی موافق مگھر سمت ۱۹۸۴ ایکہزار نو سو چوراسی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ ۱۸ اٹھارہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع ویر کے باہو۔ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ روضہ بنا ہوا ہے روضہ کے گرد چھ کنال زمین ہے۔ پاس کنواں جاری ہے۔ ہر سال ۲۳/۲۴ اسوج کو عید ہوتا ہے۔ ۱۳۶۵ھ میں سائیں خیر شاہ نام درویش سجادہ نشین تھا۔

مادہ تاریخ

"شجاعت شعار" ۱۳۴۵ھ

---

[۲] فیض محمد شاہی خطی۔ ج ۲۔ ص ۱۲ ۱۱۔ شرافت

Marfat.com

(۸۵)

نظام شاہ

بابا نظام شاہ بدو کی والے

اصلی نام نظام الدین تھا۔ صاحب علم تھے۔ موضع بدو کے سیکھواں۔ مضافات بھڑی شاہ رحمان۔ ضلع گوجرانوالہ میں امام مسجد تھے۔

واقعہ بیعت | پہلے جھلی والے پیر صاحب کے مرید تھے۔ وہاں سے کچھ فیض نہ ہوا تو سید مردان شاہ بخاری نوشاہی قادریہ بادی رح کی بیعت ہو گئے۔ وہاں سے کشود کار ہوا اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔

یار طریقت | آپ کا ایک درویش سائیں گینے شاہ نام۔ موضع جمیرو کے۔ ضلع شیخوپورہ میں رہتا تھا۔

Marfat.com

(۸۶)

نورالدین

سائیں نورالدین برقندازی گاکھڑوی ؒ

والد کا نام گھسیٹا موچی۔ قوم گوجر جیچی تھی۔ پیر مراد شاہ سارد کی والدہ المتوفی ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۸ء کا مخلص مرید تھا۔ وہ مرید میاں غلام حسین برقندازی ٹرکی والے کے تھے جس کا ذکر اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے پچھلے حصہ موسوم بہ مخالف الاسرار میں لکھا جا چکا ہے۔

فیض صحبت | حضرت سید مکھن شاہ برخورداری لاہوری ؒ کی زیارت سے مشرف ہوا تھا میرے (شرافت کے) جد بزرگوار حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر ؒ اور میرے والد ماجد علی حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی برخورداری سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس ؒ کا خاص محب تھا۔ اُن کے فیض صحبت سے اکثر مستفیض ہوتا رہتا۔

کسب حلال | پیشہ کفش دوزی کیا کرتا۔ اہل و عیال کو حلال کی روزی مہیا کرتا رہا

موضع لدھڑ ضلع شیخوپورہ میں دس سال۔ اور موضع چک صوا ضلع لائل پور میں دس سال۔ کار آخر عمر میں موضع گاکھڑ کلاں بھی کر رہے ہیں مولا آباد اور اب تک اسی جگہ مقیم رہا

عبادت و ریاضت | پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑھا کرتا۔ نوافل تہجد بھی ادا کرتا اذان دیتا۔ جماعت کرا لیتا۔ شریعت اور طریقت کے مسائل۔ لطائف۔ حقائق اور دقائق بیان کیا کرتا ہے[1]

---

[1] فیض محمد شاہی خطی۔ ج ۳۔ ص ۹۸۔ شرافت۔

Marfat.com

عرسوں پر حاضری | یہ درویشی لباس دکھتا۔ سر پر زلفیں دراز۔ داڑھی بقدر سنت۔ سر پر ٹوپی گلے میں لمبا چوغہ۔ ہاتھ میں کھونڈی ہوتی۔ عرس حضرت نوشہ گنج بخش ؒ۔ اور عرس میں نوشہرہ شریف۔ اور عرس بھڑی شاہ رحمان پر حاضری دیا کرتا۔

اشعار خوانی | گاہ بگاہ یہ اشعار پڑھا کرتا۔ ؎

الف آپ اگر دے نور تھیں جی نوشہ پاک دا نور ظہور ہویا
ساہنیاں کمال وصال کولوں جویں موسے دے تائیں کوہ طور ہویا
اگ گھٹ شراب پریم والا جس پیتا ئے سو منصور ہو یا
اشرف سلسلہ پاک نوشاہیاں دا نبی پاک اگے منظور ہو یا

؎

چوری چھلی تے بد نیت ترلوے کم جٹاں دی ریت
جیہڑا ترلوے کم نہ جانے ، جیہے جٹ تیہے ملوانے ؎

ایک دہلوی سے مکالمہ | ایک روز ایک دہلوی نے کہا کہ اولیاء کو اپنے خاتمہ کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ وہ دوسروں کا حال کیا جانیں۔ اس نے کہا اولیاء کو ان کے خاتمہ کی خبر ہوتی ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ حق تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمادیا ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاھم یحزنون یعنی اولیاء اللہ کو کوئی خوف اور غم نہیں۔

ملفوظ | کہا کرتا کہ جب تک اطیعوا الرسول پر عمل نہ ہو۔ اطیعوا اللہ کا کوئی فائدہ مترتب نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عبادت تو ہندو لوگ بھی کرتے ہیں۔ ؎

اولاد | اس کے دو بیٹے تھے۔

۱ اللہ دتہ مرحوم
۲ علی محمد مرحوم

؎ فیض محمد شاہی حطی۔ ج ۳۔ صـ ۹۹۔ ؎ ایضاً ج ۱۔ صـ ۲۷۔ شرافت

Marfat.com

تاریخ وفات | سائیں نورالدین کی وفات بعمر اٹھاون سال بروز اتوار وقت ظہر پانچویں شوال ۱۳۵۱ھ ایکہزار تین سو اکاون ہجری مطابق یکم فروری ۱۹۳۳ء ایکہزار نو سو تینتیس عیسوی بموافق بیسویں ماگھ سمت ۱۹۸۹ ایکہزار نو سو اناسی بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ ۳۴ جو تیس جلوسی تھا۔

مدفن | اس کی قبر گاکھڑہ کلاں ضلع گجرات میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"فقیر سحاب فیض" ۱۳۵۱ھ

مختصر تذکرہ اولاد سائیں نورالدین رح

- سائیں نورالدین برقندازی گاکھڑوی کے دو بیٹے تھے۔ اللہ دتہ اور علی محمد۔
- اللہ دتہ متولد ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء۔ متوفی ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء مطابق ماگھ سمت ۱۹۱۹ب۔ اس کا ایک بیٹا محمد عنایت نام ہے متولد ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ جنوری ۱۹۵۲ء ماگھ سمت ۲۰۰۸ب یہ اسوقت ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء میں موجود ہے۔
- علی محمد ولد سائیں نورالدین۔ متولد ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میرا (تراخت کا) مرید تھا۔ خوش طبع لطیفہ گو خوش الحان گانے کا شوقین تھا۔ حضرت نوشاہ عالیجاہ کے عرس پر ماہ ہاڑ کو حاضر ہوا کرتا۔ اسکی وفات جمعرات ۲۲ شعبان ۱۳۷۲ھ ۷ مئی ۱۹۵۳ء ۲۵ بیساکھ سمت ۲۰۱۰ب کو ہوئی۔ اس کا ایک بیٹا نذیر احمد نام ہے
- نذیر احمد صفر ۱۳۶۷ھ جنوری ۱۹۴۸ء پوہ سمت ۲۰۰۴ کو پیدا ہوا۔ اسوقت بعمر چھبیس ۲۶ سال موجود ہے۔ اور عقائد میں دہلی بیت کی طرف مائل ہو گیا ہے۔ گاکھڑہ کلاں میں سکونت رکھتا ہے۔

Marfat.com

(۸۷)

نورالدین

مولانا نورالدین فاروقی لاہوری ح

شجرۂ نسب | آپ کا نام نورالدین تھا۔ والد صاحب کا نام مولانا غلام قادر شائق رسول نگری تھا۔ ابن موسوی شیخ احمد بن میاں مشرف بن میاں مخدوم بن میاں معصوم فاروقی۔

بیعت طریقت ۔ اور سلسلہ تلمذ بھی اپنے والد صاحب کے ساتھ تھا، آپ اپنے آباجان کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔

سال ولادت | آپ کی پیدائش ۱۲۸۶ھ ایکہزار دوسو چھیاسی ہجری مطابق ۱۸۶۹ء ایک ہزار آٹھ سو انہتر عیسوی میں بمقام رسول نگر۔ ضلع گوجرانوالہ ہوئی۔

سکونت لاہور | آپ جب کمالات علمی اور فنی میں مشہور ہوئے۔ تو آپ نے اپنی سکونت قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ سے منتقل کرلی۔ اور لاہور چلے گئے۔ اور وہاں انجمن خوشنویساں کے صدر قرار پائے۔ رسالہ نقوش جمیل میں ہے۔

اُس زمانہ میں اونچی مسجد بازار پاپڑ منڈی (اندرون شاہ عالمی دروازہ) میں مولوی نورالدین مرحوم اس فن لطیف (خوشنویسی) کے استاد تسلیم کئے جاتے تھے۔[1]

حضرت مولانا نورالدین کے متعلق مورخین کے اقوال

(۱)

مولوی محمد یوسف حقانی ساکن جھگیاں ناگرہ ڈھولن والی سلام رہا اپنے رسالہ

---

[1] نقوش جمیل ص ۱۶ شرافت۔

Marfat.com

نقوش جمیل میں لکھتے ہیں۔

"آپ قدیم متوطن تھے۔ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ کے جنفر سنی میں ہی لاہور میں آبسے تھے۔ اور یہیں فن کتابت کو بسر اوقات۔ اور اکتسابِ حلال کا ذریعہ بنایا۔ آپ نے کم و بیش ساٹھ برس تک کتابت کی" [۲]

(۲)

ڈاکٹر محمد نواز فاروقی چشتی نظامی حافظ آبادی۔ کتاب انساب قریش میں لکھتے ہیں۔

"آپ جید عالم اور بلند پایہ خوشنویس تھے۔ آپ رسول نگر سے لاہور تشریف لے گئے جہاں بے شمار لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔" [۳]

شعر گوئی آپ کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے۔ یہ دو رباعیاں آپ کی زبان سے ہیں۔

(۱)

الغیاث اے خالقِ ارض و سما — بر درِ تو آمدم بہر دعا

مشکلاتِ بے عدد روئم نمود — ہر تبِ یسر لی بحق مصطفیٰ

(۲)

ہر طرف سے مصیبت آتی ہے — ایک جاتی ہے ایک آتی ہے

یا غفار ان مصیبتوں سے ہوا — رحم کر میرے حال پر مولا

تاریخ گوئی آپ کو فن تاریخ گوئی میں بھی مہارت تھی۔ آپ نے اپنے بڑے بھائی مولانا محمد دین فاروقی رح کی وفات کے قطعات لکھے جو اُن کے ذکر میں ایک جگہ لکھا جا چکا ہے۔

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ مولوی عبدالحکیم۔ ۲ مولوی عبدالحمید ۳ مولوی عبدالحفیظ ۴ مولوی عبدالمجید۔ سب للہ الحمد حیات ہیں۔

---

[۲] نقوش جمیل ص ۱۶ [۳] انساب قریش ص ۹۹۔ شرافت

Marfat.com

مولوی عبدالحکیم - تکیہ خراسیاں انارکلی لاہور میں رہتے تھے۔ سید غلام احمد ولد سید فاضل شاہ نوشاہی برخورداری ساہنیالوی نے ایک شجرہ شریف قادری نوشاہی نیجابی مخمس بنایا تھا۔ وہ انہوں نے خادم التعلیم پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔

شاگردانِ رشید | فن کتابت میں آپ کے متعدد شاگرد تھے۔ ان میں سے چند۔

۱۔ مولوی غلام رسول فاروقی - گوجرانوالہ

۲۔ مولوی حاجی ابوالاشرف محمد حسین گدا - جھنگیاں ناگرہ میں سکونت رکھتے تھے نسب نامہ اس طرح ہے مولوی محمد حسین بن میاں کرم الٰہی بن حسن محمد بن برہان دین بن درگاہی بن ماہی بن کھیاں بن عثمان بن خوشحال بن دسندھی بن ساہو بن بھکھی۔ [1]

مولوی صاحب کی ولادت - منگلوار - ۹ محرم ۱۳۰۰ھ میں ہوئی۔ اور وفات ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۷۸ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء - اتوار کے دن ہوئی۔ ان کا روضہ جھنگیاں ناگرہ میں مسجد کے پاس بنا ہوا ہے۔ ان کے فرزند سعادتمند مولوی محمد عالم مختار حق نے ایک رسالہ بنام نقوش جمیل میں ان کے مختصر حالات لکھے ہیں۔

مولوی محمد عالم صاحب میرے (شرافت کے) خاص کرم فرما ہیں۔ ادب و تاریخ میں خاص شغف رکھتے ہیں۔ ان کے کئی رسالے مختلف رسالوں میں چھپتے رہتے ہیں۔ اسوقت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہیں۔ ان کا کتب خانہ متعدد بار میں نے جھنگیاں ناگرہ میں ملاحظہ کیا ہے۔ کافی علمی سرمایہ جمع کیا ہے

سالِ وفات | مولوی نورالدین کی وفات بعمر پچھتر سال ۱۳۵۶ھ ایکہزار تین سو چھپن ہجری مطابق ۱۹۳۷ء ایکہزار نو سو سینتیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی۔ ۲ سہ دو جلوسی تھا۔ لاہور میں دفن ہوئے۔

مادہ تاریخ

"روشن رخ" ۱۳۵۶ھ

---

[1] نقوش جمیل ص ۵ [illegible] ص ۱۶ ٹرا

Marfat.com

(۸۸)

نورالدین

مولانا حافظ نورالدین گنجوی رح

والد کا نام حافظ عمر بخش تھا۔ موضع گنجہ متصل برنالی تحصیل کھاریاں۔ ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔

آپ حضرت سچیار صاحب رح کی اولاد امجاد میں سے میاں غلام حیدر ولد میاں سلطان فضل نوشہروی کے مرید و خلیفہ تھے۔

علم و فضل آپ کلام اللہ شریف کے حافظ اور دینی علوم کے عالم تھے۔ اور پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ اپنے پیر صاحب کے عاشق اور مخلص تھے۔ اولاد پیر کے بھی نہایت خدمت گار تھے۔

تصنیف

آپ نے اپنے ایک دوست میاں دل محمد کی فرمائش پر حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے خلفاء کے حالات پنجابی میں نظم کئے۔ اور کتاب کا نام خزینۃ الفقراء رکھا۔ بائیس ۲۲ صوبوں کے حالات لکھنا چاہتے تھے۔ ابھی انیسویں ۱۹ صوبہ شاہ سراد ترقیوری رح کے حالات نظم کر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا۔ اس لئے کتاب وہیں تک رہ گئی چونکہ آپ نابینا تھے۔ اس لئے ایک لڑکے رمضان نامی نے لکھ کر اصلاح کرائی کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے ؎

لکھ لکھ حمد خداوند عالم جو مالک ہر شے دا
جس کن تھیں ایہو ہزاراں عالم فضل کیتے پیدا

حمد خدا نوں جیہدیاں صفتاں انت حساب نہ آیا
اوہ خالق رازق منعم قادر لا شریک خدایا

Marfat.com

حمد شکر تعریف الٰہی باہر حد بیانوں ہور شریک نہ اس دا کوئی سنیں دلوں بجانوں
صفت خداوند خالق تائیں جو رزاق جہانان جس کُن فیکونوں خلق او پائی قادر پاک توانان

سبب تصنیف اس طرح لکھتے ہیں ؎

میرے بھائی دل محمد ایہ فرمایش پائی کوئی کتاب بنائی جاوے جو کر گیا جدائی

نوشاہی سلسلہ کی تعریف میں لکھتے ہیں ؎

اِس کارن میں پھلیاں ولیاں سندا ذکر سناواں کیسا کیسا زہد کمایا فقراواں صلحاواں
جو سلسلے ساڈے وچ نوشاہی ہوئے بہادر نوری ہستی چھوڑ عشق وچ رُدھے پایا قرب حضوری
نانے عالم دینی سمجھن بھلے ولی گرامی ہوئے ولی نوشاہیاں اندر مسئلہ سمجھ تمامی
تے ہن بھی چاوے اتے نوشہرے ساہنیاں رشنائی جسنوں کجھ اعتبار نہ آوے جا کے دیکھے بھائی
پر کور چشم نوں ایس جگہ پر نور نہ نظری آوے جیونکر ابوجہل سر در پر نہ ایمان لیاوے[1]

سال وفات | مولوی حافظ نور الدین کی وفات ۱۳۵۲ھ ایکہزار تین سو باون ہجری دیوانی ۱۹۳۳ء ایکہزار نو سو تینتیس عیسوی بعہد سلطنت جارج پنجم دلدایڈورڈ ہفتم ہوئی ۔ سنہ ۳۴ جو تیس جلوسی تھا ۔

مدفن | آپ کی قبر موضع گنجہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں ہے ۔

مادۂ تاریخ

"سخی اہل مروت" ۱۳۵۲ھ

---

[1] اس کتاب خزینۃ الفقرا کا پہلا اصلی مسودہ صاحبزادہ محمد شفیع ولد میاں شاہ محمد پجیاری نوشہروی رح کے پاس تھا ۔ میں نے اپنے قلم سے اس مسودہ سے نقل کیا ۔ جو ۲ رمضان ۱۳۵۲ھ کو ختم ہوا ۔ اس کے صفحات ۳۸۱ ۔ اور سکورنی صفحہ ۱۷ ہیں ۔ شرافت

Marfat.com

و

(۸۹)

ودھائے شاہ

بابا ودھائے شاہ کوٹلی والے ؒ

بابا ودھائے شاہ ۔ ساکن کوٹلی بال گوبند کا مرید و خلیفہ تھا۔

پیر کی وفات اس وقت بابا گلاب شاہ فوت ہونے لگے۔ تو اس نے عرض کیا یا حضرت! دوسرے پیر بھائی تو صاحب ریاضت و عبادت ہیں۔ میں ناقص ہوں۔ میرا کیا حال ہوگا۔ بابا صاحب نے کہا "تو جوتی سے فقیری کرے گا" یعنی تو دنیا کے لوگوں سے جوتی سے کام لے گا۔ کوئی شخص تیرے آگے چوں وچرا نہ کر سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

یاران طریقت | اس کے خواص مرید یہ تھے۔

۱ سائیں مستان شاہ فقیر سجادہ نشین۔ ساکن سیرا۔

۲ سائیں سوہنا تیلی۔ ساکن گوجرانوالہ

سائیں احمد دین تیلی۔ ساکن چھاپانوالی ضلع شیخوپورہ

بابا ودھائے شاہ کی قبر موضع کوٹلی بال گوبند ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ سالانہ میلہ ۲۰ چالیسوں کی تاریخ پر ۱۰ ربیع الثانی کو موضع سیرا میں ہوتا ہے۔

شجرہ فقرائے بابا ودھائے شاہ ؒ

- سائیں احمد دین تیلی۔ چھاپانوالی
  - سائیں رحمان شاہ
  - سائیں کھوکھر اسی
  - سائیں کوٹلی بال گوبند
  - فتحپوری
- سائیں مستان شاہ فقیر ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء میں موجود تھا۔ ساکن سیرا
  - سائیں اللہ دتہ برادر زادہ متوفی ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۶ء
  - سائیں شرم علی ساکن سیرا
- سائیں سوہنا تیلی۔ گوجرانوالہ
  - سائیں لدھو بافندہ۔ ساکن جلبن ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

کتابیات

یہاں ان کتابوں کی فہرست لکھی جاتی ہے جو اس کتاب شواہد الافکار کے ماخذ ہیں اور ساتھ ہی اُن کے مصنفوں کے نام بھی لکھے گئے ہیں۔ کتابوں کے نام لکھنے میں حروف تہجی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

فہرست مخطوطات عربی

۱ الاجازۃ المسندۃ لسائر الکتب الفنون المتداولۃ: از دیوبند۔ برائے مولوی بشیر حسین فاروقی۔ گوجرانوالہ۔ مکتوبہ صفر ۱۳۵۷ھ

۲ سند الفراغ من المدرسۃ العربیۃ الاسلامیۃ الواقعۃ ببلدۃ دیوبند۔ برائے مولوی بشیر حسین فاروقی۔ گوجرانوالہ۔ مکتوبہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ

۳ شجرہ شریف قادری نوشاہی لامیہ۔ مولوی حکیم عبدالحق چشتی نظامی۔ ساکن ہرلانوالی ضلع گوجرانوالہ۔ المتوفی ۱۳۵۶ھ

۴ مکتوب مولوی محمد الدین ابن مولانا غلام قادر شائق فاروقی بھوانگری متوفی ۱۳۴۹ھ

فہرست مخطوطات فارسی

۵ افکار شرافت (بیاض) مولف کتاب ہذا سید شرافت نوشاہی ساہنیالوی عفی عنہ

۶ نوادر المناقب علامہ شیخ محمد باہ صداقت نوشاہی گنجاہی رح م ۱۱۴۸ھ

۷ دستخط باغ و بہار مکتوبہ مولوی اقبال حسین نوشاہی برقندازی میردوالی م ۱۳۸۲ھ

۸ دستور شرافت (بیاض) سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

۹ سفینہ شرافت (بیاض) سید شرافت نوشاہی غفرہ اللہ

۱۰ گنجینہ شرافت (بیاض) سید شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ

۱۱ مرآۃ الغفوریہ میاں امام بخش نوشاہی برقندازی لاہوری رح

محمد نوشاہی (بیاض)

Marfat.com

۱۲ مکتوب مولوی اقبال حسین نوشاہی برقندازی میرووالی رح

۱۳ مکتوب مولوی عبدالخالق نوشاہی روشن شاہی داؤدخیلی رح

فہرست مخطوطات اردو

۱۴ آئینہ عرفان ۔ المعروف بہ حقیقۃ الانسان ۔ مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر انصاری نوشاہی برقندازی جالندھری رح م ۱۳۵۱ھ

مکتوبہ یکم محرم ۱۳۵۱ھ بقلم سید بشارت نوشاہی مرحوم۔

۱۵ انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ ۔ مولانا غلام قادر شاہ اثر نوشاہی رح

۱۶ بیاض حکیم نور الٰہی کھوکھر م ۱۳۲۶ھ مملوکہ میاں فضل الٰہی نوشاہی مریدکی۔

۱۷ بیاض سید ملک علی شاہ نوشاہی برقندازی بدوملہی دالم ۱۳۳۸ھ

مملوکہ سید علی احمد ۔ بدوملہی ۔

۱۸ بیاض صوفی کرم بخش نوشاہی فاضل شاہی لاہوری رح م ۱۳۱۷ھ

۱۹ بیاض طبی مولوی برکت علی شاہی برقندازی لاہوری رح م ۱۳۷۷ھ

۲۰ تنویر بشارت (بیاض) مولانا ابوالرضا سید بشیر احمد بشارت نوشاہی سرغوداری ساہیوالوی م ۱۳۸۱ھ مملوکہ شرافت

۲۱ جذبات عقیدت مولوی صوفی محمد جمیل نوشاہی برقندازی المتوطن بہ ھاجرہ دیرہ نانک ۔ مشمولہ ورق ۔ مطبع سنجویرہ ۔

۲۲ حالات بزرگان عظام سلسلہ نوشاہی قادری ۔ صوفی نذر محمد الدین نوشاہی ۔۔۔ حیوانات ۔ سانگلہ ہل ۔ مطبع سنجویرہ ۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی

۲۳ حدیقۃ الانساب سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ

۲۴ حیات مرشد و ارشاد مرشد مولوی حکیم محمد شفیع نوشاہی اوکاڑوی ۔ مملوکہ شرافت ۔

۲۵ دعا مولوی ابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی مکتوبہ ۱۰ رمضان ۱۳۴۵ھ

Marfat.com

۲۶ رجسٹر تنبول — مولوی محمد عظیم ولد حافظ کرم الٰہی مردانوی ؒ

۲۷ روزنامچہ — مولوی برکت علی نوشاہی برقندازی ولد حکیم نور الٰہی کھوکھر لاہوری ؒ

۲۸ سرّ مکتوم ۔ ملفوظات محمد شاہی ۔ مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی برخورداری ؒ م سنہ ۱۳۳۷ھ
جمعکردہ سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ؒ م سنہ ۱۳۸۴ھ

۲۹ سہرا ۔ برشادی چوہدری فیاض احمد خاں ۔ مولوی اقبال حسین نوشاہی میرووالی ؒ

۳۰ صحائف الاسرار — سید شرافت نوشاہی ۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا چھٹا حصہ ہے

۳۱ طبقات النوشاہیہ — سید شریف احمد شرافت نوشاہی عافاہ اللہ
یہ میری کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد ہے ۔

۳۲ عوارف الانوار — سید شرافت نوشاہی ۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا پانچواں حصہ ہے

۳۳ فیض محمد شاہی (بیاض) جلد اول ۔ ۲ ۔ ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹
اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہنیالوی ؒ م سنہ ۱۳۸۴ھ

۳۴ گلدستہ نوشاہی — مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر نوشاہی برقندازی جالندھری ؒ
مرتبہ سید شرافت نوشاہی ۔ مملوکہ خود

۳۵ لطائف الاخیار — سید شرافت نوشاہی ۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا دوسرا حصہ ہے

۳۶ مآثر الاخیار — سید شرافت نوشاہی ۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا چوتھا حصہ ہے

۳۷ مثنوی جمال چنیں — مولانا غلام قادر شاہ اثر نوشاہی ۔ مکتوبہ حکیم عبد السلام جالندھری

۳۸ مرثیہ سائیں فتح محمد ۔ — مولوی عبد الحکیم

۳۹ معارف الابرار — سید شرافت نوشاہی ۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا تیسرا حصہ ہے ۔

۴۰ مکتوبات — بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی ؒ م سنہ ۱۳۶۰ھ

۴۱ مکتوبات — سید چنن شاہ نوشاہی میترانوالیہ ؒ م سنہ ۱۳۶۳ھ

۴۲ مکتوبات — مولوی اقبال حسین نوشاہی برقندازی میرووالی ؒ م سنہ ۱۳۸۲ھ

Marfat.com

۴۳ مکتوبات مولوی حامد شاہ نوشاہی گمٹالوی رح

۴۴ مکتوبات مولوی غلام قادر شاہ اثر نوشاہی برقندازی جالندھری رح م ۱۳۵۶ھ

۴۵ مکتوبات مولوی مظفر حسین اعظمی نوشاہی برقندازی میرزوالی رح

۴۶ مکتوبات میاں برکت علی نوشاہی برقندازی لاہوری رح م ۱۳۷۷ھ

۴۷ مکتوبات میاں برکت علی نوشاہی درویش بھکنہ ضلع امرتسر

۴۸ مکتوبات میاں محمد حکیم نوشاہی برقندازی جنڈیالوی رح م ۱۳۶۱ھ

۴۹ مکتوبات میاں محمد عظیم نوشاہی برقندازی جنڈیالوی رح م ۱۳۷۳ھ

۵۰ مکتوب حاجی سائیں مہرالدین چشتہ نوشاہی نوئیں والہ رح م ۱۳۷۷ھ

۵۱ مکتوب سائیں نورالدین نوشاہی۔ چیمہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ

۵۲ مکتوب مولوی محمد الدین فاروقی نوشاہی سولنگری رح م ۱۳۴۹ھ

۵۳ مکتوب مولوی نذیر احمد قریشی نوشاہی۔ بدوچیدہ ضلع سیالکوٹ۔

۵۴ مکتوب میاں فضل الٰہی نوشاہی برقندازی مریدکے ضلع شیخوپورہ

۵۵ مکتوب میاں فیض رسول ولد محمد حکیم نوشاہی برقندازی کراچی۔

۵۶ مکتوب میاں محمد اشرف نوشاہی فاضل شاہی لاہوری

۵۷ مناہج الآثار سید شرافت نوشاہی۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا ماخذ ہے

۵۸ نسب نامہ خاندان کھوکھران مردانہ۔

۵۹ وصیت نامہ بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی رح

فہرست مخطوطات پنجابی

۶۰ خزینۃ الفقرا حافظ نورالدین نوشاہی گجوی گکھڑوی رح م ۱۱۵۱ھ

مکتوبہ ۲ رمضان ۱۳۵۴ھ بقلم شرافت عالم نوشاہی

۶۱ سیحرفی در مدح بزرگان نوشاہیہ۔ سائیں پہلوان ولد الٰہی بخش نوشاہی [illegible]

Marfat.com

۶۲ سیحرفی صداقت نوشاہی۔ سید غلام احمد کاتب ولد سید فاضل شاہ نوشاہی برخوردلدی م ۱۳۷۳ھ

۶۳ سیحرفی سید محمد عالم ولد سید پیر محمد نوشاہی برخورداری ڈھلوالہ م ۱۳۵۱ھ

۶۴ سیحرفی مولوی صدرالدین روشن شاہی نوشاہی بیرڑوالی ؒ

۶۵ سیحرفی میاں بابو سیال نوشاہی روشن شاہی ؒ۔

۶۶ مدحیہ اشعار مولوی محمد دین مسکین نوشاہی برقندازی خطیب جامعہ فاروقیہ نوشاہی چوک۔ محلہ ناظم آباد ۔ لائل پور۔

فہرست مطبوعات

الف

۶۷ آئینہ - لاہور مئی ۱۹۶۹ء (۱۳۸۹ھ) یہ ماہنامہ ہے۔

۶۸ آئینہ اسرار۔ المعروف بہرامی گلزار۔ حکیم سائیں نظام الدین نوشاہی ہاشمی۔ ساکن ڈھوک للہال متصل راولپنڈی مطبوعہ مرکنٹائل الیکٹرک پریس راولپنڈی - ۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۵۰ھ۔

۶۹ آئینہ شیشہ مولوی بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی ؒ۔ مطبوعہ کارپوریشن سٹیم پریس لاہور۔ دھنان ۱۳۵۴ھ

۷۰ اسرار التصوف حصہ دوم حکیم احمد علی خان نون نقشبندی مجددی لاہوری ؒ

۷۱ اسرار ربانی سائیں محمد صادق قریشی نوشاہی۔ گنہ کلاں ضلع سیالکوٹ مطبوعہ خان پرنٹنگ پریس سیالکوٹ

۷۲ ام التواریخ منشی حسین علی فرحت دہلوی ؒ مطبوعہ قاسمی میرٹھ ۱۳۲۴ھ

۷۳ انساب قریش ڈاکٹر محمد نواز قریشی فاروقی چشتی نظامی حافظ آبادی۔ مطبوعہ فیاض پریس لاہور ۱۳۹۰ھ

۷۴ انوار الٰہی مولوی محمد عادل شاہ ولد دین محمد نقشبندی مجددی چوراہی ؒ مطبوعہ نول کشور لاہور۔ ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

ب

۷۵ باغِ اولیائے ہند — مولوی محمد الدین نوشاہی اہلحدیث دیہڑو رکال ضلع گوجرانوالہ

۷۶ باغِ وبہار

پ

ت

۷۷ پنج گنج نوشاہیاں — سائیں غلام رسول اعظم نوشاہی۔ چک ۴۳۴ ج ب ضلع لائل پور

ت

۷۸ تجلی بغداد — بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی رح مطبوعہ گیلانی الیکٹرک پریس لاہور سنہ ۱۳۶۰ھ

۷۹ تحفۃ الفقرا — سید غلام رسول ولد سید حسن محمد گیلانی نوشاہی برقندازی کالا خطائی

۸۰ تحقیقاتِ چشتی — مولوی نور احمد ولد مولوی احمد بخش بکدل چشتی لاہوری رح

۸۱ تذکرہ شاہ عبدالرحمٰن پاک۔ سید شرافت نوشاہی۔ ناشر ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ۔ مریدکے

۸۲ تذکرہ شعرائے پنجاب — خواجہ کرنل عبدالرشید کراچی۔ شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی

۸۳ تذکرہ علمائے مشائخ سرحد۔ مولوی سید امیر شاہ گیلانی قادری پشاوری

۸۴ ترجمہ قصیدہ غوثیہ سوچیل کاف۔ بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی مطبوعہ گیلانی الیکٹرک پریس لاہور سنہ ۱۳۵۱ھ

۸۵ ترجمہ کبریت احمر — بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی رح

۸۶ تقویم تاریخی۔ قاموس تاریخی۔ مولوی عبدالقدوس ہاشمی۔ ناشر مرکزی ادارہ اسلامی کراچی۔ مئی سنہ ۱۹۶۵ء (۱۳۸۵ھ)

ح

۸۷ حسناتِ اعظم عُرف برکاتِ یازدہم۔ بابو محمد یوسف نوشاہی برقندازی مردانوی رح تالیف سنہ ۱۳۴۷ھ

Marfat.com

۸۸ حلیۃ النبی بروایت علی - بابو محمد یوسف نوشاہی برقنداری مردانوی" مطبوعہ گیلانی پریس ہسپتال روڈ لاہور

۸۹ حلیہ شریف منظوم بابو محمد یوسف نوشاہی برقنداری مردانوی رح

ح

۹۰ خزینۃ الاصفیا مفتی غلام سرور لاہوری رح م ۱۳۰۷ھ

د

۹۱ دعاء فقیراں اردو منظوم - بابو محمد یوسف نوشاہی برقنداری مردانوی رح

۹۲ دعائے سریانی بردریت ابن عباس رض

۹۳ دیوانِ اثر - (مناقباتِ دستگیریہ) مولانا حکیم غلام قادر اثر نوشاہی برقنداری جالندہری رح مطبوعہ گلزار ہند سٹیم پریس لاہور ۱۳۰۳ھ

ذ

۹۴ ذکر العدالحسین بابو محمد یوسف نوشاہی برقنداری مردانوی رح

ر

۹۵ رحمتِ کریا بوسیلہ انبیاء و اولیاء - مولوی ابوالعباس غلام رسول عارفی نوشاہی، خطیب مسجد نور گنج محلہ حسین آباد - نارووال ضلع سیالکوٹ

ز

۹۶ زاد العاملین - عملیاتِ شرافت حصہ اول - شائع کردہ کتب خانہ رہنمائے زندگی ٹوبہ ٹیک سنگھ

س

۹۷ سلیم التواریخ مولوی اکبر علی جالندھری رح تصنیف ۱۳۳۳ھ

۹۸ سیحرفی بول شاہی ھُو - بابو محمد یوسف نوشاہی برقنداری مردانوی رح - مطبوعہ دیوان پرشنگ پریس لاہور ۱۳۵۷ھ

Marfat.com

اولاد آپ کے دو فرزند تھے۔

۱ صاحبزادہ سردار عالم۔ جو بعمر ہفت روزہ انتقال کر گئے۔

۲ اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی قدس سرہ العزیز

تاریخ وفات حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی رح کی وفات منگلوار کی رات بائیسویں محرم ۱۳۳۷ھ ایکہزار تین سو سینتیس ھجری مطابق اٹتیسویں اکتوبر ۱۹۱۸ء ایک ہزار نوسو اٹھارہ عیسوی موافق تیرہویں کاتک سمت ۱۹۷۵ ایک ہزار نوسو پچھتر بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ ۹ نوجلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار ساہن پال شریف ضلع گجرات میں گورستانِ حضرت نوشہ گنج بخش رح میں واقع ہے۔ اپنے بڑے بھائی سید حافظ روح اللہ نوشاہی رح کے قدموں کی طرف۔ رحمۃ اللہ علیہما۔

مادۂ تاریخ

"قطعہ کردہ ارض" ۱۳۳۷ھ

Marfat.com

۱۱۳ اخبار نوشاہی گمشالہ ضلع گورداس پور (ماہنامہ)

۱ محرم ۱۳۴۴ھ - جولائی ۱۹۲۵ء

۲ صفر ۱۳۴۴ھ - اگست ۱۹۲۵ء

۳ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ - اکتوبر ۱۹۲۵ء

۴ رجب ۱۳۴۴ھ - جنوری ۱۹۲۶ء

---

۱۱۴ قادری نوشاہی لاہور (ماہنامہ)

شعبان ۱۳۴۲ھ مارچ ۱۹۲۴ء

شوال ۱۳۴۲ھ مئی ۱۹۲۴ء

ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ جولائی ۱۹۲۴ء

---

۱۱۵ قصہ سسی پنوں سید عقیل شاہ لاہوری رحم ۱۳۰۷ھ

---

۱۱۶ قصہ سسی پنوں مولوی الٰہی بخش نوشاہی کنڈلوی؟

---

۱۱۷ قصہ مرزا صاحباں سائیں غلام رسول اعظم نوشاہی۔ چک ۴۴ ج ب - لائل پور۔

---

۱۱۸ قصہ مرزا صاحباں مولوی الٰہی بخش نوشاہی کنڈلوی

---

۱۱۹ قصص العشق المعروف قصہ بائی وخان امیر حکیم نظام الدین نوشاہی ساکن ڈھوک للھال ضلع راولپنڈی۔ سال تصنیف مجموعہ ۱۳۳۰ھ

ک

۱۲۰ کشکول نوشاہیہ سائیں نظر محمد عباسی نوشاہی روشن شاہی نہر انوالہ منٹگمری

---

۱۲۱ کرامات رحمت مولوی محمد اشرف فاروقی نوشاہی منجری رحم ۱۲۲۵ھ

گ

---

۱۲۲ گلدستہ مناقب سید لعل بادشاہ نوشاہی مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور

---

۱۲۳ گلدستہ نذریہ سائیں نظر محمد عباسی نوشاہی روشن شاہی

Marfat.com

شجرہ فقرائے سائیں محمد صدیق ؒ

سائیں نور محمد سلہریہ راجپوت - یہ درویش اب لائل پور میں رہتا ہے۔ اکثر مجھ کو شرافت کو عرس بھڑی شاہ رحمان پر ملاقات کیا کرتا تھے۔ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں موجود ہے۔

- نواب دین ولد جلال دین تیلی — چک ۵۰ — ضلع لائل پور
- اسمٰعیل کمہار — " — "
- شریف راجپوت — " — "
- صدیق راجپوت — " — "
- محمد شفیع چنگڑ — دھونکل — گوجرانوالہ
- سائیں چنگڑ — " — "
- عبدالقیوم راجپوت — پنھاں والی — "
- رشید احمد راجپوت — صالح پور — سیالکوٹ
- حسن احمد راجپوت — " — "
- جان محمد — جیراڑی — "
- نور دین — " — "
- شکر دین — " — "
- منشی احمد ولد حسین بخش درک — چک ۱۱ — ساہی وال
- رفیق احمد ولد حسین بخش درک — " — "

Marfat.com

اور بحرمت بزرگانِ عظام مجھ کو [شرافت] کو سعادت دارین نصیب فرماوے آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین.

دستخط

تمام شد کتاب شواہد الافکار حصہ ہشتم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ۔ کہ جلد سوم
است از کتاب شریف التواریخ۔ بدستخطِ مولف کتاب ہذا۔ خادم اہل اللہ
فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری سابنیالوی عفی عنہ
بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ ۱۶ اپریل ۱۹۷۳ء
بہر بساکھو سمت ۲۰۳۰ بروز دوشنبہ
تقریب عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حاجی کالو شاہ

حضرت قبلہ عالم میاں کالو شاہ صاحب مرحوم کا اصلی نام کمال الدین تھا۔ اور عرف حضرت سائیں کالو شاہ صاحب مشہور ہو گیا۔ آپ کی پیدائش موضع فتح کھلہ متصل میانی افغاناں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور میں ہوئی تھی۔ اوائل شباب میں جناب موضع شیخ بھیک شریف تشریف لے آئے۔ تقریباً اسی سال کی عمر میں مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ بمجری میں وصال ہوا۔ مزار پاک شیخ بھیک شریف میں موجود ہے آپ نہایت سادہ لوح خوش اخلاق تھے۔ مختصر حالات دیباچہ میں جناب کی تاریخ وفات شجرہ شروع میں دیکھ لے۔ مولوی محمد فاضل

قطعۂ تاریخ وفات

سائیں کالو شاہ۔ مولانا شرقی ملتانی

مستمد از مقدمہ ہائے سکول نوشہر سکان

آن کمال الدین معروف بکمال — عرف حضرت سائیں کالو شاہ شد

بد فتح کھلہ بیع الاول آن — از نظر پنہاں چو رشک ماہ شد

یوم یکشنبہ بوقت چاشت کار — قلب دنیا را دریں اندوہ شد

بہر تاریخ وصالش عارفے — فکر نمود از سر دانش آگاہ شد

ہشت تاریخش خرد فرمود راز

در محل جنت ولی راہ شد

۱۳۶۳ھ

خ ع ن ت ی ش
۳۰۰
۱۰ ۴۰۰ ۵۰ ۳ ۶۰۰

Marfat.com

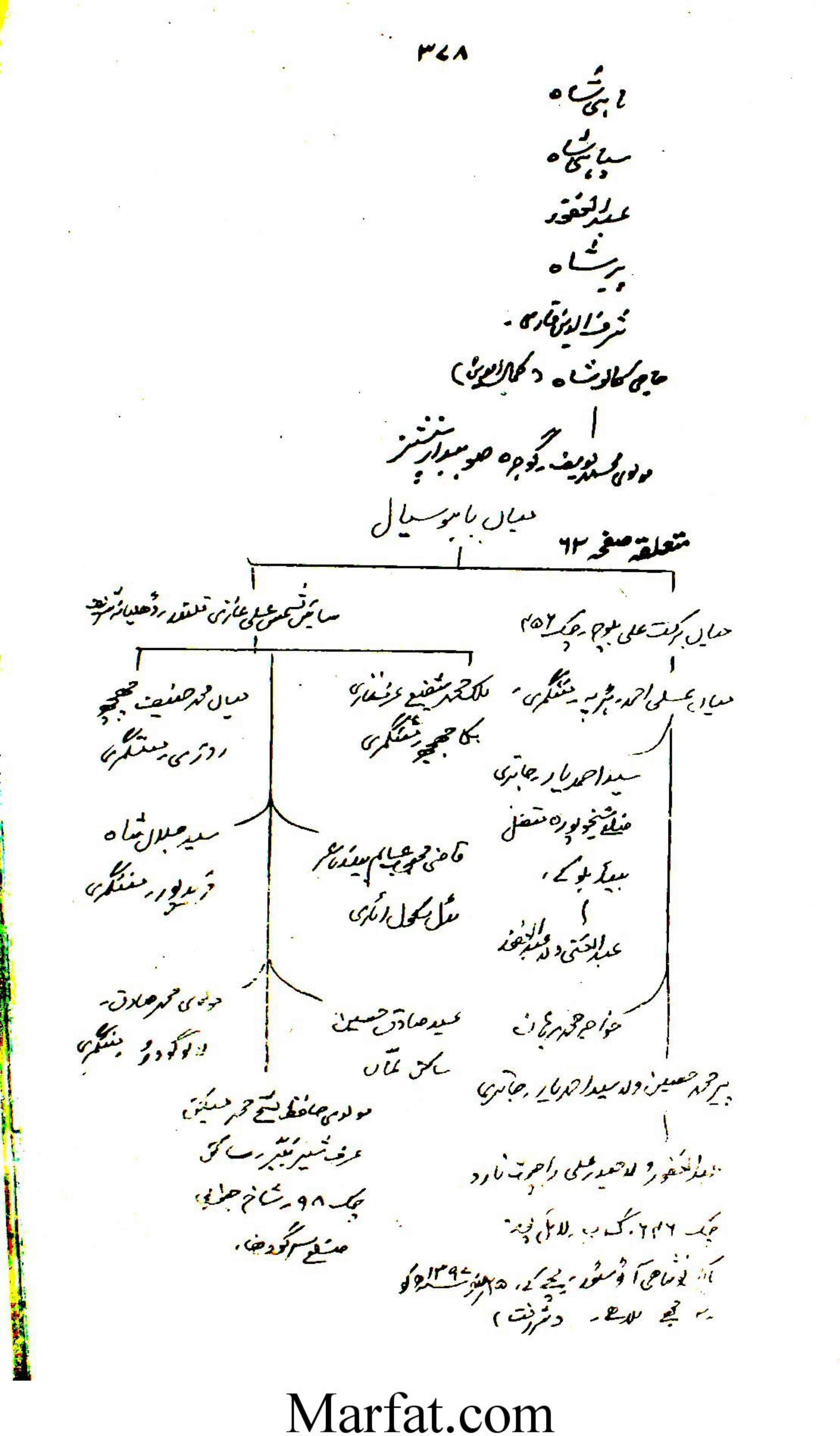
ہابی شاہ
سیاہی شاہ
عبدالغفور
پیر شاہ
شرف الدین قادری
حاجی کمالو شاہ (کمال اعوان)
مولوی محمد یوسف۔ گوجرہ حال میدان پنشنر
متعلقہ صفحہ ۶۲
حیاں بابو سیال
حیاں برکت علی بلوچ۔ چک ۴۵۲
سائیں تسمس علی عازی قلندر دھلیانہ شریف
حیاں محمد حنیف چھچھی
روڑی۔ منٹگمری
ملک محمد شفیع عرشانی
بکا چھچھی منٹگمری
سید احمد یار جاتری
ضلع شیخوپورہ متصل
بیدکے بوکے،
سید بلال شاہ
فرید پور۔ منٹگمری
قاضی محبوب عالم سید دھر
مڈل سکول اٹاری
حیاں بلی احمد۔ ہڑپہ۔ منٹگمری۔
عبدالحق ولد عبدالغفور
مولوی محمد صادق۔
ڈلوگوڑو منٹگمری
سید صادق حسین
ساکن لمکاں
خواجہ محمد رمضان
مولوی حافظ شیخ محمد شفیق
عرف شبیر مقبر ساکن
چک ۹۸۔ شاہ جمالی
ضلع سرگودھا۔
بشیر حسین ولد سید احمد یار جاتری
عبدالغفور و لاحمد علی راجپوت نارد
چک ۲۴۶۔ گ ب۔ لائل پور
کارڈ شاہی آڈسٹور۔ بچے کے ۱۵ ستمبر ۱۳۹۷ھ کو
سے مجھے ملا۔ (شرافت)

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۲۰۴

پیرزادہ عبدالحمید بن مولانا غلام قادر اثر جالندھری

ان کی صاحبزادی محترمہ وحیدہ حسن عرصہ ۲۳ سال سے لندن میں سکونت پذیر ہیں۔ ۸ جولائی ۱۹۸۳ء بمطابق ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ (یعنی حضرت شرافت نوشاہی کی وفات سے چار دن بعد) کا لکھا ہوا ایک خط موصولہ کی طرف سے ساہن پال میں موصول ہوا۔ جس کا مضمون یہ ہے:

مورخہ 8 جولائی 83ء بمطابق 26 رمضان المبارک

مکرم و محترم جناب سید صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ دراز سے آپکی خدمت اقدس میں خط تحریر کرنا چاہتی تھی۔ مگر عدم الفرصتی کی بنا پر ایسا نہ کر سکی۔ آج میں محترم حکیم صاحب کی کتاب تذکرہ مشائخ قادریہ پڑھ رہی تھی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آپنے بہت سی کتب لکھی ہیں۔ خاصکر "شریف التواریخ" جسمیں تقریباً تمام مشائخ و اولیاء کرام کی مصنفات اور حالات زندگی بھرپور معلومات منضبط کر لی گئی ہیں۔ مشائخ قادریہ میں ہی اپنے دادا مرحوم حضرت پیر مخدوم قادر شاہ قادری نوشاہی برق اندازی اثر جالندھری کے مختصر سے حالات زندگی پڑھے اور معلوم ہوا کہ آپکے پاس انکے جملہ حالات کی معلومات ہیں

مجھے تو چونکہ انکو دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ہمارے بچپن میں ہی وہ وفات پا گئے تھے۔ البتہ اپنے والد پیرزادہ عبدالحمید ایڈووکیٹ جالندھر (مقیم) کے زبانی سنا کرتے تھے۔ جب سے محترم والد صاحب کا انتقال ہوا۔ یہ سب معلومات بھی ساتھ ہی چلی گئیں۔ مجھے چونکہ وطن عزیز چھوڑے، بھی تو عرصہ 23 سال بیت گئے ہیں۔ پردیس میں دیس کی یادیں تڑپا رہی ہیں۔ انسان میں کبھی کبھی تو ایسی بے چینی ہی کئے دیتی ہیں۔ اور انسان اپنے وطن اپنے عزیزوں اور اپنے ماحول سے ہزاروں میل دور ہونیکے باوجود ~~زندہ~~ ذہنی طور پر قریب تر ہوتا ہے۔

میں اگلے خط میں مفصل لکھونگی۔ مجھے چند باتیں اور چند سوالات بہت پریشان کر رہے ہیں اور میں صحیح اور اصلی قادری مسلک کے مرشد اور راہنما کی تلاش میں ہوں۔ جسکی وجہ سے میں آپکے خط کا بیقراری سے منتظر رہونگی۔ انشاء اللہ۔

Marfat.com

جب انہیں اطلاع دی گئی کہ حضرت شرافت کا انتقال ہو گیا ہے تو ان کی طرف سے تعزیت کا یہ خط موصول ہوا۔ عارف

6 - 3 - ۱۹۵۸ء

محترم بھائی عارف صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابھی ابھی آپکا خط ملا۔ پڑھکر بے ساختہ آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ یوں محسوس ہوا۔ جیسے کہ تیز دال صاحب دوبارہ وفات پاکر ہم سے ہمیشہ کیلئے بچھڑ گئے ہیں۔ شاید میری قسمت میں نہ تھا۔ کہ ایسے مردِ کامل کی زیارت کرسکتی۔ پھر بھی

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ان کا مسلک اور کارہائے عظیم ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ میں سوچ رہی تھی۔ کہ جب پاکستان جاؤنگی تو سیہون پال ضرور جاؤنگی مگر حضرت شرافت صاحب اور اس حلقے کی ضرور زیارت کرونگی مگر قسمت اچھی نہ تھی۔

سید داؤد مرحوم پیرزادہ محمد عبدالقادر آنریبل

کی حضرت شرافت رحمۃ اللہ اور سالک بزرگان کیا گہرا ذاتی طور پر بڑے گہرے تعلقات تھے۔ یہ سب نسبتیں قادری احمد نوشاہی نسبت سے تھے۔ اور مجھے کچھ کچھ یاد پڑتا ہے۔ کہ قیام پاکستان کے بعد غالباً 1948/49 میں ایک بزرگ سیہون پال

سے میرے والد صاحب پیرزادہ عبدالحمید ایڈووکیٹ سے ملنے آئے تھے۔ ان دنوں ہم کاڈرن کالج روڈ راولپنڈی میں مقیم تھے۔ اور میرے والد (مردم) ان کو آیا جی کہکر پکارتے تھے۔ اور ہم کو تعجب ہوتا تھا کہ ایا جی کے بھی کوئی آیا جی ہیں۔

آپکے صلہ خط لکھنے کا بہت بہت شکریہ! اللہ تعالیٰ آپکو جزا دے۔ آپکو اگر تکلیف نہ ہو تو آپ حضرت اختر حالندھری سے حالات زندگی تھوڑا کاپی پنسل کر بھیج دیں۔ تو آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔ میں انشاء اللہ پاکستان آؤنگی تو شریف النزاع خود ہی لینے آؤنگی جتنے بھی مطبوعہ دستیاب ہونگے۔ خود ہی لینے آؤنگی اب اس سلسلے میں گدی نشین کون ہے یعنی حضرت شرافت رحمۃ اللہ کا جانشین کون ہے؟ ضرور لکھیں۔ مہربانی

سیکرٹری سلام والسلام خاکسار وحید حسن

۶۲۶۰۲

Marfat.com

عبادت اور تقویٰ

شعائرِ اسلامی اور فرائض و نوافل کی بچپن سے ہی حفاظت فرمایا کرتے تھے نماز کی ادائیگی میں خاص اہتمام ہوتا تھا۔ رمضان المبارک کے علاوہ اور دنوں میں بھی بہت روزے رکھا کرتے تھے زکوٰۃ کی ادائیگی صدقات اور قربانی میں بہت بلند حوصلگی دکھایا کرتے تھے دو دفعہ حج بیت اللہ اور زیارتِ گنبدِ خضریٰ سے مشرف ہو چکے تھے نیز نجفِ اشرف کربلائے معلّٰے اور دربارِ شہ بیکس پناہ سلطان بغداد علیہ السلام کی حاضری کا شرف بھی حاصل تھا۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ کبھی کوئی ایسی صورت نہیں ہوتی تھی جس سے عبادت میں کراہت کا خدشہ ہو۔ مسکرات سے حد درجہ متنفر تھے حقہ سگریٹ گانجا افیون بھنگ شراب وغیرہ منہیات سے بالخصوص نفرت تھی ان عادات کا رسیا آدمی جب تک ان چیزوں سے توبہ نہیں کر لیتا تھا اسے اپنی ارادت میں داخل نہیں فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے حقہ سگریٹ وغیرہ کے استعمال سے آدمی کے دل پر سیاہی آجاتی ہے اور نورِ معرفت اس سے اجتناب کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے منہ سے بدبو آتی ہے اور مسجد میں گندہ دہنی سے آنا حاضرینِ مسجد کیلئے ایذا کا باعث بنتا ہے اور فرشتے جو بحکم الٰہی مسجد میں آئے ہوئے ہوتے ہیں سخت بے چین ہوتے ہیں۔

کتب بینی

آخری ایام تک نظر بفضلہ بالکل درست تھی چشمہ کا بالکل استعمال نہیں کرتے تھے کتب بینی خاص مشغلہ تھا۔ صبح کے وقت بعد از نماز فجر قرآن پاک کی تلاوت وظیفہ کا معمول تھا کم از کم ایک پارہ باترجمہ ہوا کرتی تھی احادیث میں مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ شریف سے کثرت سے [illegible] کتابوں میں شبلی نعمانی کی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سلمان منصور پوری کی رحمۃ للعالمین [illegible] شیخ سعدی کی گلستان بوستان سے بہت محبت تھی۔ فرمایا کرتے تھے [illegible] بہت کچھ لکھا ہے۔ مثنوی مولانا روم کو بڑے شوق سے [illegible] تذکرۃ الاولیاء یا اور کیمیائے سعادت وغیرہ تمام طور پر زیر مطالعہ رہتی تھیں [illegible] اور ظفر علیخاں کے کلام کو بھی بہت پسند فرمایا کرتے تھے [illegible]

Marfat.com

کی سیف الملوک، مولوی غلام رسول کی احسن القصص اور سید فضل شاہ کے کلام کے بہت دلدادہ تھے۔ اگر کوئی اچھا ہیر پڑھنے والا مل جاتا تو اس سے بہت شوق سے سنا کرتے۔ اور اسکی خدمت بھی کر دیا کرتے۔ انکے علاوہ قبلہ باباجی مولانا محمد اعظم علیہ الرحمت کی جملہ تصانیف زیر مطالعہ بلکہ حرزِ جان رکھتے تھے۔

کرامات و عجائبات

آپکی کرامات اور خرقِ عادات تو بیشمار ہیں اور جس بھی ارادتمند سے کوئی ملاقات کرتا ہے وہ اپنے اور اپنے متعلقین کے متعلق کئی محیر العقول واقعات سناتا ہے۔ اگرچہ ہمارے نزدیک آپ کی یہ کرامت کہ آپ کے پاس جو کوئی عقیدت لیکر آیا آپ نے اُسے اسلام اور صاحبِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گرویدہ بنا دیا اپنے مقام پر بہت بلند پایہ رکھتی ہے۔ اس کے باوجود کچھ ایسے بھی واقعات گذرے ہیں جن کا ذکر اس مقام پر بہت انسب ہے۔ یہ ۱۹۶۸ء کی بات ہے سردیوں کا آغاز تھا میں اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ لاہور میں رہتا تھا اور ہفتہ کے روز حضرت قبلہ کی قدمبوسی کیلئے گاؤں حاضر ہو جایا کرتا تھا۔ اتوار انکی خدمت میں گذار کر پیر والے کی صبح واپس لاہور آجایا کرتا تھا۔ ان دنوں میں لاہور کارپوریشن میں بطور اکونٹس آفیسر خدمات انجام دیتا تھا اور یوں مجھے سارا ہفتہ لاہور میں رہ کر صرف ایک دن انکی خدمت کی حاضری میسر آتی تھی۔ ایک جمعہ کے مبارک دن میں جمعہ کی نماز کے بعد گھر آیا تو بیوی نے سر درد کی شکائت کی رات کو اُسے ہلکا سا بخار ہو گیا صبح اُسے افاقہ ہوا تو میں دفتر اپنے کام پر چلا گیا اور وہاں سے پچھلے پہر کی گاڑی گاؤں روانہ ہو گیا۔ رات کو حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ احباب بھی جمع تھے اور آپکے پند و نصائح سے مستفیض ہو رہے تھے کوئی گیارہ بجے رات کا عمل تھا کہ میرا بیٹا عزیزی نور محمد اور بھانجا عزیزی فیض رسول لاہور سے آئے۔ ہم ان کے اس وقت آنے پر کھٹکے انہوں نے بتایا کہ چار بجے سہ پہر کے قریب میری بیوی کی طبیعت خراب ہو گئی اور ساتھ ہی اسکی نظر بند ہو گئی ہے جسکی وجہ سے اسکے ساتھ سارا خاندان بے چین ہے اس خبر نے ہمارے اعصاب تک پر بہت گہرا اثر کیا اور ہم سب تشویش اور فکر میں مبتلا ہو گئے۔ لیکن حضرت قبلہ علیہ الرحمت نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں اب رات کو آرام کرو اور صبح کو تم دونو بھائی (میں اور میرے بڑے بھائی صاحب حاجی محمد شریف دام برکاتہ) لاہور پہنچ جاؤ اور اسکے پاس جا کر سات مرتبہ

Marfat.com

اذان کہو قرآنی آیات سے اسکو دم کرو اور اسم ذات کو تین عدد چینی کی پیالیوں میں چھیاسٹھ چھیاسٹھ دفعہ لکھ کر تھوڑے سے پانی میں حل کر کے اس کے چہرے اور جسم پر چھینٹے دو انشاء اللہ العزیز اسکی بینائی درست ہو جائیگی بصورتِ دیگر اسکو یہاں لے آؤ یہ کام کسی ڈاکٹر وغیرہ کا نہیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ بالکل درست ہو جائیگی۔ وہی حقیقی حکیم اور شافی کافی ہے اور ہمیں اسی کی ذات پر بھروسہ کرنا ہے۔ غرضیکہ ہم دونو بھائی صبح سویرے چار بجے گاؤں سے چل کر پہلی گاڑی سے لاہور آئے اور ساڑھے سات بجے کے قریب گھر پہنچ گئے۔ گھر میں عجیب بے چینی اور بیقراری کا عالم تھا ہمارے چار گھرانوں کے افراد اس کے گرد بیٹھے ہوئے تاسف سے بے چین تھے۔ بھائی صاحب نے آتے ہی اسے محبت سے لپٹا کر دم کرنا شروع کیا۔ لیکن دنورِ غم سے وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ میری بیوی میرے سگے چچا کی بیٹی ہونے کے سبب انکی چچازاد بہن بھی تھی اور انہیں اس کے ساتھ انتہائی شفقت بھی تھی۔ میں نے اس موقعہ پر حواس پر قابو رکھ کر قبلہ کے ارشاد کے مطابق چینی مٹی کی تین پیالیاں منگوائیں اور ہر ایک پیالی میں چھیاسٹھ دفعہ دائرہ میں گیارہ لائنیں چھ عدد فی لائن کے حساب سے اسم ذات لکھ دیا اور تھوڑا سا پانی منگوا کر ایک پیالی میں اسم ذات کی تحریر کو اچھی طرح گھول کر اپنی ہمشیرہ کو دیکر کہا اس پانی کے چھینٹے اس کے چہرے اور جسم پر دے قربانِ قدرتِ کردگارِ کارساز پہلا ہی چھینٹا جو اس کے چہرہ پر پڑا اس نے کلمہ طیب پڑھنا شروع کیا اور معاً کہنے لگی میری آنکھیں درست ہو گئی ہیں پہلے کی طرح مجھے ہر چیز نظر آ رہی ہے یہ فلاں ہے یہ فلاں ہے میرا بڑا بہنوئی بھائی خدا بخش جو ایک منٹ پہلے آکر مجھ سے پوچھ رہا تھا کیا حال ہے اور وہ رو کر کہتی تھی کہ میں آواز تو پہچانتی ہوں مگر بھائی تم مجھے نظر نہیں آ رہے جواب اس نے کہا یہ سامنے بھائی خدا بخش کھڑے ہیں۔ غرض ہمارے گھر پہنچنے کے آدھ گھنٹہ کے اندر اندر وہی گھر جس میں اندوہ وغم کا سناٹا چھایا ہوا تھا خوشیوں کا گہوارہ بن گیا اردگرد سے ہمسائے اور عزیز واقارب جس نے سنا متعجب رہ گیا اور ہر کوئی یقین کیلئے خود اس کے پاس آتا اور اسے مبارکباد دیتا۔ اس واقعہ کے اور جاننے والے سینکڑوں مرد وزن اب بھی موجود ہیں۔

شروع میں متوسلین اور معتقدین کی طرف دعوتوں کا سلسلہ قائم رہتا تھا اور یہ روزانہ کا ذکر ہے یا اردگرد کے دیہات میں کسی نہ کسی کے ہاں دعوت ہوتی تھی، دعوت میں نمازِ عشاء کے بعد سب سے پہلے ختم شریف غوثیہ پڑھا جاتا اس کے بعد نعت خوانی ہوتی پھر شجرہ شریف قادریہ اور درود شریف تاج پڑھ کر

Marfat.com

سلام دعا کے بعد ما حضر پیش ہوتا۔ ایسی ہی ایک دعوت ساتھ والے گاؤں کوٹلی ورک میں سکندر علی نمبردار کے ہاں تھی اس کا چھوٹا بیٹا چوہدری عطا محمد جو آج کل سندھ میں ایک بہت متمول زمیندار ہے ارادتمند تھا۔ اس نے بہت بڑی دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ موضع کوٹلی ورک کا قریباً ہر گھر مدعو تھا اپنے گاؤں بریار نو سے بھی عقیدتمندوں کی کثیر تعداد وہاں پہنچ گئی جن کی تعداد ڈیڑھ سو سے متجاوز تھی۔ کھانا وافر مقدار میں موجود تھا سب نے پیٹ بھر کر کھایا بعد میں عطا محمد نے آکر کہا کہ تھوڑی سی چائے اور رس خاص خاص آدمیوں کیلئے موجود ہے۔ حضرت نے فرمایا وہ یہاں لے آؤ ایک چھوٹے سے پتیلے میں نصف کے قریب چائے تھی اور ایک پلیٹ میں سیر بھر رس تھے آپ نے مجھے فرمایا کہ تم تقسیم کرو اور ہر آدمی کو پونی پیالی چائے اور ایک ایک رس دیتے جاؤ۔ میں نے کہا یہ تو مشکل سے پندرہ بیس آدمیوں کیلئے ہوں گے۔ ہنس کر فرمانے لگے جب ختم ہو جائیں بس کر دینا۔ میں پیالی میں نصف سے زیادہ چائے ڈالتا اور لفافے سے ایک رس نکال کر ساتھ دے دیتا۔ بیس پچیس پیالیاں نکلنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ چائے کی پتیلی میں کچھ کمی معلوم نہیں ہوتی اور رسوں والا لفافہ بھی بدستور تھا تو میں حیرانی اور تعجب کے جذبات کے ساتھ تقسیم میں عجلت کرنے لگا۔ ڈیڑھ دو سو آدمیوں نے چائے پی اور رس کھائے جب سب آدمی فارغ ہو گئے تو فرمانے لگے کچھ بچا ہے میں نے انتہائی تعجب کے اثرات میں عرض کی کہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ سب کچھ بچا ہوا ہے فرمانے لگے ایک پیالی تم لے لو اور ایک پیالی مجھے دے دو اور باقی عطا محمد کو کہو گھر لے جائے اس بات کا علاقے میں بہت چرچا ہوا اور آج تک یہ دعوت یادگار ہے۔

الہ داد کا ایک عجیب خواب

الہ داد بیان کرتا ہے کہ شروع شروع میں جب میں نے حقہ چھوڑ دینے کی کوشش کی تو میں نے اپنے گھر والوں کو تاکید کی جب باباجی قبلہ گھر میں آئیں تو انہیں یہی بتانا کہ میں نے حقہ چھوڑ دیا ہے۔ اور میں خود بھی ان کی موجودگی میں یہی اقرار کرتا کہ میں چھوڑ چکا ہوں۔ آپ مسکرا دیتے اور فرماتے حقہ بری بلا ہے میں دل ہی دل میں بہت شرمندہ ہوتا اور حقہ چھوڑ دینے کا تہیہ کرتا مگر یہ بلا میرے سر سے نہ ٹلتی ایک گرمیوں کی رات کو میں اپنے گھر کی چھت پر سویا ہوا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا بھورے رنگ کا کتا میری چارپائی کے قریب آبیٹھا ہے اور میری طرف دیکھ رہا ہے میں اسکو دیکھ کر بہت

Marfat.com

گھبرایا اور بستر سے اٹھکر لکڑی لیکر اُسے مارنے دوڑا وہ پاس والے گھر کی طرف چلا گیا میں واپس آکر پھر لیٹ گیا تھوڑی دیر کے بعد وہ کتا پھر آدھمکا۔ اب وہ میری چارپائی کے نیچے آبیٹھا میں نے سوچا بیٹھا رہے یہاں میرا کیا لیتا ہے لیکن اس بدبخت نے نیچے سے میری چارپائی کو اوپر اٹھانا شروع کر دیا مجھے بہت غصہ آیا اور میں نے لکڑی لیکر اُسے مارنا شروع کیا وہ مار کھاتا ہوا میرے آگے آگے بھاگا جاتا تھا حتیٰ کہ جب وہ گاؤں کے دوسری جانب پہنچا تو نیچے گر گیا اور گرتے ہی مر گیا میں حیران تھا کہ اس کو کس نے کہا ہے میں نے پلٹ کر دیکھا میرے پیچھے باباجی علیہ الرحمت کھڑے مسکرا کر فرما رہے تھے آجاؤ اب یہ مر گیا ہے اب کبھی تمہارا پیچھا نہیں کرے گا یہ سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی میں حیران تھا کہ یہ کیا واقعہ ہے میں کوئی حقہ تازہ کیا لیکن جب پینے لگا تو مجھے اس سے سخت نفرت ہوئی میں نے اس کو وہیں چھوڑ دیا تھوڑی دیر بعد باباجی علیہ الرحمت تشریف لے آئے میں نے انہیں خواب سنایا مسکرا کر فرمانے لگے حقہ اب تمہارا پیچھا چھوڑ گیا ہے یوں ہوا اس بات کو پچیس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے مجھے کبھی حقہ نوشی کا خیال تک نہیں آیا۔

مریدین اور متوسلین پر نظرِ کرم

مریدین پر خاص نظرِ شفقت رکھتے تھے اور انہیں دینی اور دنیاوی معمولات سے آگاہ فرماتے تھے یہ ربِ کریم کا فضلِ خاص ہے کہ اکثر طالب جب ارادت میں داخل ہوتے تو ان کے یا تو سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام یوں بات کرتے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے آپ علیہ الرحمۃ یوں دعا فرمایا کرتے تھے "اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے" اور اس کا یہ اثر ہوتا کہ ان کے ارادتمند حقہ نوش ہو جاتے تھے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی بظاہر مروج نظر نہیں آتا۔ [illegible] نوشاہی مہتمم نوشاہی فارمیسی رجسٹرڈ فیصل آباد کا تھوڑا سا ذکر پہلے بھی آچکا ہے [illegible] کی حالت میں بیعت کی مگر مرشد کے فیضانِ نظر سے، رب ذوالمنن نے اس کو [illegible] اور فارغ البال بنا دیا۔ اس کا اپنا بیان ہے کہ بیعت کے بعد آپ نے ۱۹۶۲ء کو [illegible] میں [illegible] سلطانہ بنت اللہ دتہ ولد علی گوہر ولد وسن قوم کاہلوں سے شادی کر لی اور ۹ جنوری ۱۹۶۳ء کو لاہور میں لنڈا بازار میں بطور ٹیچر ملازمت کر لی اس کے بعد بہت جلد میٹرک ہائی سکول غلام محمد آباد میں

Marfat.com

میں ملازم ہو کر اپنے گاؤں کمال پور میں رہائش اختیار کر لی اور شہر میں زمین خرید کر نوشاہی فارمیسی کے نام سے ادویات کی تیاری کا کام شروع کر دیا۔ پہلے پہل آٹھ قسم کی ادویات تیار کیں۔ فرمانِ مرشد اور عنایت پیر سے ربِ کریم نے خوب ترقی دی اور نوشاہی روڈ غلام محمد آباد فیصل آباد میں ڈیڑھ لاکھ روپے کے خرچہ سے رہائشی مکان ۸۹ ربی نوشاہی منزل تعمیر کیا اور اس کے ایک حصہ میں فارمیسی کا کام جاری رکھا جو اب بڑے بہترین پیمانے پر چل رہا ہے۔ اس وقت ۴۰ قسم کی ادویات تیار ہو رہی ہیں جن میں سے اکثر ادویہ کا نام نوشاہی نسبت سے رکھا ہے مثلاً نوشاہی سرمہ، نوشاہی بے بی ٹانک، نوشاہی دھارا وغیرہ وغیرہ

میرے پاس اس وقت دس بارہ آدمی کام کرتے ہیں اور اللہ کا دیا سب کچھ موجود ہے۔ میرے تانگے اور ردا دکے والے جو اوائل عمری میں مجھے میرے موروثی مکان میں رہنے نہیں دیتے تھے اب اپنی ضروریات کیلئے میرے پاس آتے ہیں اور میں حتی المقدور انکی امداد و استعانت کر دیتا ہوں۔ گاؤں والا موروثی مکان بھی دوبارہ تعمیر کر لیا ہے۔ اس وقت مجھے اس کے چالیس ہزار روپے مل رہے ہیں۔ یہ ساری میرے مرشدِ ارشد کی برکت اور حضرت نوشہ پیر رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل اللہ تعالیٰ کا کرم اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت ہے۔

حکیم قدرت اللہ نے مزید بتایا کہ ۱۹۷۸ء میں اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک لمبی سڑک ہے اور اس کے دونوں طرف بہت سی خلقت بیٹھی ہوئی ہے۔ لوگ کہہ رہے ہیں پیر صاحب آ رہے ہیں تھوڑی دیر بعد دو بزرگ ایک بڑے اور ایک چھوٹے سفید کپڑوں میں ملبوس آئے لوگ کھڑے ہو کر انکے ہاتھ چومنے لگے۔ میں بھی انکے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگا تو انہوں نے مجھے گلے لگا لیا اور میری آنکھ کھل گئی۔

حکیم قدرت اللہ کی رفیقۂ حیات بشریٰ سلطانہ جو حضرت قبلہ کی بہت عقیدتمند اور مجھ راقم محمد لطیف زار کی مرید ہے بیان کرتی ہے کہ قبلہ باباجی رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے بہت پیار کرتے تھے ایک روز میں سخت پریشان حال تھی اسی حالت میں مجھے نیند آ گئی میں نے دیکھا قبلہ باباجی میرے سر پر ہاتھ پھیر کر فرما رہے ہیں تو کیوں پریشان ہے۔ پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بہت فضل ہوگا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دل میں اطمینان محسوس کیا۔

حکیم قدرت اللہ کی والدہ ماجدہ حیدراں بی بی نے بتایا کہ قدرت کے والد بہت ہی نیک

Marfat.com

پابند صوم وصلوٰۃ پرہیزگار متشرع اور متقی نوجوان تھا۔ میری اسکی پندرہ سال کی عمر میں شادی ہوئی وہ بطور پٹواری ملازم ہوا مگر دو مہینے کی ملازمت کے بعد اس پیشہ کو نامناسب سمجھ کر ملازمت سے سبکدوشی کے لئے درخواست گذار دی لیکن عمر نے اس کے ساتھ وفا نہ کی اور وہ زندگی کی بیشمار بہاریں دیکھنے سے پہلے ہی اس دنیا کو چھوڑ گیا۔ میرے دل و دماغ پر اسکی نیکی اور حسنِ سلوک کا ایسا نقشہ جما ہوا تھا کہ میں نے اس کی اکلوتی یادگار جو بیٹے کی صورت میں اسکی وفات کے بائیس روز بعد بروز جمعۃ المبارک ظاہر ہوئی کے ساتھ ماتا قائم کر کے زندگی نباہ دی۔ دل میں بے چینی سی رہتی تھی۔ زندگی کا لمبا سفر سامنے تھا لیکن جس وقت قبلہ باباجی علیہ الرحمۃ کے پاس حاضر ہوئی سب پریشانیاں دور ہوگئیں۔ میں حج کی بہت رسیا تھی۔ پیر یار نومیں قاسم علی کے گھر گئی ہوئی تھی پتہ چلا کہ باباجی انکے گھر آرہے ہیں میں نے حقے کو چھپا دیا کہ وہ دیکھ کر ناراض نہ ہو جائیں۔ وہ آکر بیٹھے میں انکے پاس حاضر ہوئی مسکرا کر فرمانے لگے جسکو چھوڑ آئی ہو بچہ جائیگا۔ پہلے اسے پی لے میں حیران رہ گئی کہ انہیں کیسے خبر ہوگئی پھر انکی باتوں نے مجھے ایسا گرویدہ کیا کہ اسلام کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی اور نماز روزے میں لطف آنے لگا

غرضیکہ چوہدری حکیم قدرت اللہ اقبال و اہلہ پر حضرت قبلہ کی وہ نظر کرم ہوئی کہ اُسے رب کریم نے ہر طرح سے مالامال فرما دیا۔ دل مستغنی اور حوصلہ بلند عطا فرمایا ہر نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ہر سال قبلہ کے عرس شریف پر سینکڑوں روپے خرچ کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ کتاب شریف التواریخ میں بہت دلچسپی لی مبلغ دو ہزار روپے نقد عطیہ دیا اور روضہ حضرت نوشاہ عالی جاہ ساہنیاں شریف اور مؤلف کتاب سید شریف احمد شرافت نوشاہی کے رنگین فوٹو اپنی کوشش سے بنوا کر پیش کئے اور شریف التواریخ جلد دوم کیلئے مبلغ چار ہزار روپیہ عطیہ کا وعدہ کر چکے ہیں زیرِ نظر کتاب جو حکیم قدرت اللہ کے مرشد پیر قبلہ باباجی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ہے اس کے تمام اخراجات انہوں نے برداشت کر کے کتاب پیش کرنیکا ارادہ کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت قبلہ کا روضہ شریف جو گاؤں میں زیرِ تعمیر ہے اس کیلئے دو ہزار روپیہ کی رقم کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہر کام میں خیر و برکت فرمائے اور انکی ہر نیک خواہش کو پورا فرمائے

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سے پہلے ہمارے گاؤں میں ایک بزرگ حکیم مولا بخش فرید کے بسائے ہوئے موضع جسکرانی سے نقل مکانی کر کے آئے نہایت شریف نیک اور دیندار آدمی تھے حضرت قبلہ کے ساتھ بہت عقیدت

Marfat.com

رکھتے تھے۔ ان کے بیٹے حکیم عبدالکریم، حاجی فضل کریم اور لعل نے چوہدری محمد نذیر، مولوی محمد بشیر اور حافظ محمد صدیق قبلہ کی ارادت میں داخل ہو گئے، رب کریم نے انہیں البا رنگ عطا فرمایا کہ دنیا بھی مل گئی اور دین بھی مل گیا۔ حکیم عبدالکریم موضع چکرالی میں خطیب ہیں اور بلا معاوضہ خدمتِ دین کرتے ہیں۔ وہاں انکا بڑا اچھا کاروبار ہے وہ گاؤں کے امیر ترین آدمیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ انکا بیٹا غلام نبی ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ حاجی فضل کریم اور ان کے بیٹے مولوی محمد بشیر نارنگ منڈی کی ایک جنرل سٹور کے مالک ہیں اور بہت متمول آدمی ہیں۔ مولوی محمد بشیر نارنگ منڈی کی ایک جامعہ مسجد میں خطیب ہیں اور انکا چھوٹا بھائی حافظ محمد صدیق اسی مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ حکیم مولا بخش صاحب کے بڑے بیٹے ماسٹر محمد حسین کو بھی حضرت قبلہ سے بہت عقیدت ہے۔ انکا بڑا بیٹا چوہدری محمد نذیر میٹرک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جلو موڑ گورنمنٹ ہائی سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر متعین ہیں اور بڑی باوقار زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انکی بیٹی نے ۱۹۷۸ء میں مڈل سکول کے امتحان میں لاہور بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے سابقہ تمام ریکارڈ مات کر دیئے۔ چوہدری محمد نذیر نے میرے روبرو بیان کیا کہ یہ سب میرے مرشد کی نظرِ کرم ہے۔ انکا چھوٹا بھائی محمد [illegible] سعودی عرب میں ایک اچھے عہدے پر کام کر رہا ہے اور حج و زیارت سے مشرف ہو چکا ہے۔

ایسا ہی واقعہ چوہدری عبدالمجید گل کا ہے وہ پاکستان بننے سے تھوڑا عرصہ پہلے ہندوستان میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں پاکستان آ گئے اور یہاں آ کر میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد لاہور کارپوریشن میں ملازم ہو گئے۔ انہی ایام میں میری ان سے ملاقات اور دوستی ہوئی۔ یہ قریباً ۱۹۶۰ء کے بعد کا واقعہ ہے کہ وہ بمعہ اہلِ خانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب معیت پر ہمارے گاؤں میں آئے اور حضرت قبلہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے اور پھر یہ عالم ہوا کہ وہ اپنی ہر بات کو قبلہ کی طرف منسوب کرنے لگے۔ رب کریم نے انہیں اتنی ترقی دی کہ وہ بمعہ اپنی رفیقۂ حیات کے کئی بار حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضۂ رسولِ اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہو چکے ہیں۔ دفتر میں وہ اب ایک معزز عہدے پر فائز ہیں انکا بیان ہے کہ جب وہ مدینہ طیبہ جاتے ہیں تو باب مجیدی کے اندر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دوسرے ستون کے دائیں جانب قبلہ باباجی علیہ الرحمت بیٹھے ہوئے ان سے ملتے ہیں اور باقاعدہ ان سے باتیں کرتے ہیں۔ سفید کپڑوں میں ملبوس سفید چادر اوڑھے ہوتے ہیں۔ انکی سوٹی ان کے پاس ستون کے

Marfat.com

ساتھ لگی ہوتی ہے۔ مجھ راقم کو بھی انہوں نے وہ جگہ دکھائی اور میں نے وہاں بیٹھ کر تین دن میں قرآن پاک ختم کر کے قبلہ کو ایصالِ ثواب کیا اور دربارِ عجیب پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نذرانہ پیش کیا ایسی ہی کتنی اور مثالیں ہیں جو بوجہ طوالت پیش نہیں کی جا رہیں۔

عزیز و اقارب پر عنایت و شفقت

اپنے اعزا و اقربا پر آپ کی غایت درجہ عنایت و شفقت تھی۔ رشتہ داروں میں تقریباً تمام گھرانے عقیدت مند تھے اور اکثریت آپکی ارادت میں داخل تھی۔ آپ کے تمام متعلقین اس وقت متمول اور فارغ البال ہیں۔ آپ کی دو ہمشیرگان تھیں۔ چھوٹی عنفوانِ شباب میں ہی ایک بیٹے کو یادگار چھوڑ کر راہی ملکِ بقا ہو گئیں۔ آپ نے اس کے اکلوتے بیٹے مولوی محمد صدیق کی تاحیات کفالت فرمائی اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت اسے اپنی جائیداد میں سے چھٹے حصہ کی وصیت فرما دی۔ وہ آپکی ارادت میں داخل ہو گیا اس پر عنایت درجہ عنایت فرمائی اسے اجازت سے بھی سرفراز فرمایا۔ اب وہ اپنے گاؤں میں بہت اچھا کاروبار کرتا ہے۔ ایک کارخانہ کا بلا شرکتِ غیرے مالک ہے لاہور میں ایک مکان ہے مالیت لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔ بڑی بہن سے بہت محبت تھی اور وہ بھی اپنے ہر دو بھائیوں قبلہ مرشدی و والد محترم اور عم مکرم حاجی علی احمد رحمۃ اللہ علیہما کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتی تھیں۔ حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضۂ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بھی اپنے برادران کے ساتھ گئیں اور دین و دنیا کے تمام امور انہیں کے مشورہ سے سرانجام دیتی تھیں۔ حضرت قبلہ نے انکے لئے بہت خیر و برکت کی دعا کی۔ انکی اولاد آپ کی خاص عقیدتمند ہے اور اکثر ان میں آپ کی ارادت میں داخل ہیں۔ انکا بیٹا چوہدری اقبال حسین باجوہ آپکی ارادت میں داخل ہوا وہ بلدیہ لاہور کے مزنگ ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر متعین رہے۔ اور اب ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے علاقہ کے ایک معزز شہری شمار ہوتے ہیں۔ ملازمت کے دوران انکی دیانت مثالی تھی۔ نماز روزہ کے پابند ایک سچے مسلمان کیطرح زندگی بسر کرتے ہیں لاہور میں کافی جائیداد کے مالک ہیں۔ ان کے ہر کام میں خیر و برکت ہے ان کا بڑا بیٹا عزیزی محمد سلیم

Marfat.com

محکمہ علوم اسلامیہ میں اسسٹنٹ ڈائرکٹر ہے اور قریباً دو ہزار روپیہ مشاہرہ پاتا ہے۔ انکا چھوٹا بیٹا عزیزی محمد خالد کنگ ایڈورڈ کالج میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ بہت سلیم الطبع حلیم الفطرت نوجوان ہے۔ رب کریم عزت و تکریم عطا فرمائے۔ اسی طرح ماسٹر محمد حسین جو اقبال حسین کے بڑے بھائی ہیں اور ارادت میں حضرت بابا جی قبلہ میرووالی کے ذریعہ سلسلۂ نوشاہی میں داخل ہیں حضرت قبلہ سے زبردست عقیدت رکھتے ہیں انہیں جناب قبلہ کے ساتھ نسبت دامادی بھی حاصل ہے انکے بڑے بیٹے ڈاکٹر غلام رسول حضرت کی ارادت میں داخل ہیں۔ انکے چھوٹے بیٹے چوہدری فیض رسول باجوہ سرکلر روڈ لاہور پر بھاٹی دروازہ کے باہر باجوہ میڈیکل سٹور کے مالک ہیں۔ ماسٹر محمد حسین اپنی رفیقۂ حیات کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف اور زیارت گنبد خضریٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہو چکے ہیں۔ انکے بڑے بھائی حاجی خدا بخش راجگڑھ لاہور میں کافی جائیداد رکھتے ہیں۔ انہیں بھی حضرت قبلہ سے دامادی کا شرف حاصل ہے۔ باجوہ کریانہ سٹور راجگڑھ کے مالک ہیں انکے بڑے بیٹے بابو عبدالعزیز باجوہ بمعہ اہل خانہ حضرت کی ارادت میں داخل ہیں۔ اور باقی تین بیٹے عبدالرشید باجوہ، عبدالمجید اور نور حسین حضرت قبلہ سے زبردست عقیدت رکھتے ہیں۔ بابو محمد لطیف باجوہ حضرت کی ہمشیرہ کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ اپنے اہل خاندان کے ساتھ حضرت قبلہ سے زبردست عقیدت رکھتے ہیں وہ محکمہ تعلیم لاہور کے مرکزی دفتر میں نائب محاسب کی معزز اسامی پر فائز ہیں۔ شاد باغ لاہور میں کافی جائیداد کے مالک ہیں۔ انکے پانچوں بیٹے بہت ہونہار اور ذہین ہیں۔ بڑا بیٹا محمد یوسف ڈاکٹری کے آخری سال میں زیر تعلیم ہے۔ اس سے چھوٹا محمد یونس ہائی سکول میں انگلش ٹیچر ہے۔ اور نور لطیف میں کافی دلچسپی رکھتا ہے۔ اس سے چھوٹے تین لڑکے غلام مصطفیٰ، غلام مرتضیٰ اور غلام مجتبیٰ سارے ہی بہت ذہین اور محنتی ہیں اور ہائی کلاسز میں زیر تعلیم ہیں۔ غرضیکہ آپ کے تمام ہمشیرزادگان پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل و کرم ہے۔ آپکی ایک چچازاد بہن حاجن حسن بی بی ہے۔ اسے آپ سے والہانہ محبت ہے گردش زمانہ کی وجہ سے وہ غربت کا شکار رہتی تھی۔ وہ حضرت کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئی۔ اس کا سرتاج میاں عبدالغنی پہلے ہی حضرت قبلہ عالی بابا جی میرووالی کی نسبت سے سلسلۂ نوشاہی سے فیض یاب تھا اور حضرت قبلہ مرشدی رحمۃ اللہ علیہ کا بہت عقیدتمند تھا۔ حضرت نے انکے لئے کشادگی رزق کی دعا فرمائی۔ رب کریم کی مہربانی سے انکے دن پلٹے۔ اس وقت وہ لاہور کے محلہ راجگڑھ میں لاکھوں کی جائیداد کے مالک ہیں۔ آپ کی یہ بہن حج و زیارت سے مشرف ہو چکی ہے۔ اس کے بیٹے محمد یوسف

Marfat.com

کا بڑا وسیع کاروبار ہے اور اب یہ لوگ بہت بافراغت اور آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اپنے گاؤں کو ہی لیجئے جتنے لوگ ارادت میں داخل ہوئے اور پیر اور مولوی صاحبان کے سیلاب مخالفت سے ٹکر پا مردانہ ثابت قدم رہے وہ سارے باعزت اور پُر وقار زندگی بسر کر رہے ہیں چوہدری محمد حسین نمبردار چوہدری فتح دین کا گھرانہ کتنا بافراغت ہے۔ اس کے بیٹے بیٹیاں سب حضرت کی ارادت میں داخل ہیں اور مزے کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کا بیٹا چوہدری محمد شریف حضرت کی ارادت میں داخل ہے۔ بہت نیک پابند صوم و صلوٰۃ صاحب عزت و وقار نوجوان ہے حضرت کے عرس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ چوہدری محمد حسین کا بھتیجا رحمت علی انتہائی غربت میں تھا۔ حضرت کے فرمان کے مطابق انہوں نے اُسے اپنی داماد ی میں لے لیا وہ حضرت کی ارادت میں داخل ہو گیا رب کریم نے اس کے دن پھیر دیئے۔ اس وقت وہ بہت اچھی گذران کر رہا ہے۔ اس کے دو بیٹے سرکاری ملازم ہیں اور مزے میں ہیں۔

چوہدری محمد اکرم کو دیکھئے یہ چوہدری محمد حسین کے بڑے بھائی چوہدری بہادل دین مرحوم کا اکلوتا بیٹا ہے۔ باپ کی وفات پر یہ بہت چھوٹا تھا اور بالکل بے سہارا رہ گیا تھا۔ حضرت کے فرمان کے مطابق چوہدری محمد حسین نے اسے بھی اپنی دلعادی میں لے لیا۔ یہ برخوردار بھی حضرت قبلہ کی ارادت میں داخل ہو گیا اب یہی نوجوان گاؤں کا رئیس ہے اور علاقہ کا شریف دیہاتی شمار ہوتا ہے اسے میرے ساتھ بھی گہری عقیدت ہے۔ اس نے اپنے بڑے بیٹے عزیزی نصر اللہ کو میری ارادت کی نسبت سے حضرت قبلہ کے متوسلین میں داخل کرا دیا ہوا ہے۔ چوہدری محمد صادق مرحوم ایک درمیانہ معمولی حیثیت کا زمیندار تھا۔ حضرت کی ارادت میں داخل ہوتے ہی اس کے دن پھرے اور وہ گاؤں کا معتمول ترین آدمی شمار ہونے لگا۔ اس کا بڑا بیٹا چوہدری محمد رشید بی اے بھی آپکی ارادت میں شامل ہوا وہ اس وقت ملٹری ملٹری کارپوریشن میں ایک بہت معزز عہدے پر فائز ہے اس کا چھوٹا بھائی چوہدری محمد اسلم نارنگ منڈی میں وسیع پیمانے پر چاول کا کاروبار کرتا ہے اور مزے کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ وہ حضرت قبلہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین درگاہ آسمان جاہ حضرت نوشاہ عالم پناہ کی ارادت سے سلسلہ نوشاہیہ میں داخل ہے اس کا ایک بھائی محمد شریف شیخوپورہ میں ڈاکٹر ہے چوہدری محمد صادق مرحوم کے سات لڑکے ہیں اور سارے کے سارے اچھی گذران کر رہے ہیں حاجی میاں فقیر محمد اس کے بھائی محمد اسلم نوشاہی اور انکی ہمشیرگان کا تذکرہ ہو چکا ہے یہ سب لوگ

Marfat.com

خوب اچھی گذران کر رہے ہیں۔ چوہدری قاسم علی مرحوم کا ذکر بھی ہو چکا۔ اس کا سارا خاندان حضرت قبلہ کا بہت ہی شیدائی ہے اور سب بڑے پر لطف دن گزار رہے ہیں۔ گاؤں کا ایک رئیس چوہدری برکت علی مرحوم ولد چوہدری غلام محمد اگرچہ سلسلہ نقشبندیہ سے تھے مگر انہیں حضرت قبلہ سے زبردست عقیدت تھی وہ جب تک زندہ رہے گاؤں میں اور علاقہ میں انکا اور انکی وجہ سے انکے خاندان کا بہت وقار تھا۔ انہوں نے اپنے ایک بھائی رحیم بخش مرحوم اور اسکے بیٹے عبدالرشید کو حضرت کی ارادت میں داخل کرادیا برکت علی مرحوم کا بھتیجا چوہدری منظور حسین جو بنیادی جمہوریت کا ممبر بھی رہ چکا ہے حضرت قبلہ کی بہت عزت و تکریم کیا کرتا تھا اور اب بھی انکے عرس کے موقع پر کافی دلچسپی لیتا ہے۔ چوہدری اکبر علی مرحوم پہلوان کے بیٹے فیض محمد کو دیکھئے سادہ سا آدمی ہے حضرت کی ارادت میں داخل ہے گاؤں کے امیر لوگوں میں شمار ہوتا ہے اسکا چچیرا بھائی چوہدری محمد رشید ولد محمد عالم حضرت کی ارادت میں داخل ہے۔ اور سعودی عرب میں مزے کی زندگی گذار رہا ہے اور حج و زیارت کی سعادت سے مشرف ہو چکا ہے۔ چوہدری احمد علی ولد جلال دین حضرت کی ارادت میں داخل ہے اس کا بیٹا محمد ارشد بھی سعودی عرب میں لطف اٹھا رہا ہے۔ اور حج و زیارت سے دامن کو پُر کر رہا ہے خوشی محمد ولد فیروز دین کفش دوز کو دیکھو جب سے حضرت قبلہ کی ارادت میں داخل ہوا ہے کہاں سے کہاں تک چلا گیا ہے۔ اپنی ساری برادری میں سرپنچ مانا جاتا ہے گاؤں میں اسکی عزت ہے جس سکول میں کام کرتا ہے وہاں کے ہیڈ ماسٹر اور دوسرے اساتذہ ہر کام اس کے مشورہ سے کرتے ہیں۔ مزے کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اللہ کا دیا سب کچھ گھر میں موجود ہے عبدالرشید عبدالمجید پسران سردار گھمار یہ سب باپ بیٹے حضرت کی ارادت میں داخل ہیں۔ گاؤں سے نقل مکانی کر کے منڈی مرید کے میں چلے گئے ہیں وہاں انکے ذاتی مکان ہیں اور یہ لوگ ہزاروں میں کھیلتے ہیں عبدالمجید سعودی عرب میں پر لطف زندگی گذار رہا ہے اور حج و زیارت کی سعادتوں سے دامن بھر رہا ہے۔ نواب دین تیلی کے بیٹے رحمت علی کو دیکھئے۔ احمد دین مرحوم کے بیٹے شوکت علی کو دیکھئے۔ یہ لوگ افلاس زدہ تھے حضرت قبلہ کی ارادت نے یوں رنگ دیا کہ انہیں کسی چیز کی پرواہ نہیں ختم شریف غوثیہ کراتے ہیں تو شادی بیاہ کی طرح خرچ کرتے ہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ حضرت قبلہ کے تمام ارادت کیش اور عقیدت مند دینی دنیوی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور حضرت کا فیض نظر ہے کہ رب کریم نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانیوں سے ان لوگوں کو محتاج نہیں رہنے دیا اور ہر طرح سے

Marfat.com

فارغ البال فرمادیا ہے۔

رحمت علی ولد نواب دین تو خاص نوشاہی رنگ میں رنگا ہوا ہے ہر ماہ بڑی شان و شوکت سے گیارہویں شریف کے ختم کا اہتمام کرتا ہے اور حضور غوث اعظم پیر پیراں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصال ثواب کرتا ہے

اولاد

حضرت قبلہ کی نرینہ اولاد میں مجھ راقم الحروف کے علاوہ میرے واجب الاحترام برادر بزرگ حاجی محمد شریف مدظلہ ہیں آپ اس وقت کچھ کم ستر سال کی منزلوں میں ہیں۔ عالم باعمل واعظ خوش بیان قابل حکیم اور بڑی پروقار شخصیت ہیں۔ حضرت قبلہ کے ساتھ ارادت اور اجازت سے مشرف ہیں اور انکے بعد خاندان میں سربراہ مانے جاتے ہیں۔ عزیز و اقارب اور مریدین و متوسلین میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اوائل عمری میں حضرت قبلہ باباجی میرووال شریف کی خدمت میں رہے اور انکے فیضانِ نظر سے بہت کچھ حاصل کیا۔ حضرت قبلہ باباجی ان پر بہت شفقت اور نوازش فرمایا کرتے تھے۔ قبلہ باباجی میرووالی سے بامعنیٰ قرآنِ حکیم اور احادیثِ متبرکہ کے علاوہ گلستان بوستان اور دیگر فارسی کتب پڑھیں اور میزان الطب اور حکمت کی دوسری کتب کا درس لیا۔ اگرچہ حکمت کو بطور پیشہ اختیار نہیں کیا پھر بھی بہترین حکماء میں شمار ہوتے ہیں اور علاقہ کے لوگ آپ سے علاج معالجہ کی سہولتیں حاصل کرتے رہتے ہیں زیادہ قیام گاؤں میں فرماتے ہیں اور حضرت قبلہ کی مسجد شریف میں خطابت کے فرائض خالصتاً لوجہ اللہ ادا فرماتے ہیں۔ انکے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں بڑے بیٹے بابو محمد یوسف المتولد ۲-۱۰-۳۸ حضرت قبلہ کے سلسلہ میں داخل ہیں اور انہوں کا بچہ بچہ خواتین سے رفتہ رفتہ بیعت ہو رہا ہے اور بہت قدر و منزلت رکھتے ہیں چھوٹے بیٹے حاجی محمد عبداللہ المتولد ۱۱-۱۰-۵۴ لاہور ڈسٹرکٹ کونسل کی ڈسپنسری لکھوڈیر میں انچارج ہیں اور علاقہ میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ محمد یوسف کے تین بیٹے عبدالقادر المتولد ۱۱-۱۱-۶۶ عبدالستار المتولد ۱۰-۱۰-۶۸ اور عبدالرحمٰن المتولد ۱۲-۹-۷۰ ہیں۔ ربِ کریم انہیں سلامت رکھے اور باوقار اسلامی زندگی بسر کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجھ راقم الحروف کا نام محمد لطیف ہے۔ شعر سے کچھ تعلق ہے بدیں وجہ لطیفؔ تخلص کرتا ہوں۔

Marfat.com

کرتا ہوں ۔ میٹرک کی سند کے مطابق میری تاریخِ پیدائش ۱۵ - ۱۲ - ۱۹۱۹ ہے اگرچہ خاندانی روایات کے مطابق سند پر میری عمر دو سال زائد درج ہے لیکن سرکاری درباری کاغذات میں سند میٹرک کے سرٹیفکیٹ کو ہی سمجھا جاتا ہے ۔ میری تعلیم بی اے کی ڈگری تک ہے اور پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مستند اکاؤنٹنٹ ہوں ۔ میں گورنمنٹ کے محکمہ لوکل کونسل سروس میں بطور اکونٹس آفیسر خدمات انجام دے چکا ہوں اور ۱۵ - ۱۲ - ۷۹ سے ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ کر ملازمت سے سبکدوش ہو کر پنشن پر ہوں ۔ فارسی میں منشی فاضل ہوں ۔ قرآن پاک باترجمہ اپنے والدِ محترم قبلہ مرشدی و قبلہ بابا جی میر دوالی سے پڑھا ۔ بابا جی قبلہ سے تفسیر جلالین کے علاوہ مثنوی مولانا روم علیہ الرحمت پڑھی ۔ تفسیر حسینی اور مظاہر حق اپنے والد قبلہ سے پڑھیں اور انکے علاوہ سلف الصالحین کی تصنیفات اور متاخرین کی تعلیمات زیرِ مطالعہ ہیں ۔

حضرت قبلہ سے مجھ احقر کو بھی شرفِ ارادت و اجازت حاصل ہے ۔ آپ کی مجھ احقر پر گوناگوں نوازشات تھیں اور مجھے جو حاصل ہے انہی کی نگاہِ لطف و رحمت کے طفیل ہے ۔ حضرت بندہ نواز قبلہ بابا جی میر دوال شریف والے بھی مجھ بندۂ ضعیف پر بطور خاص لطف و کرم فرمایا کرتے تھے ۔ اور یہ آپ حضرات کی مہربانیوں کا طفیل ہے کہ میں بھی کسی شمار میں آسکوں ورنہ " من آنم کہ من دانم"

میں ملازمت کے سلسلے میں لاہور آگیا اور ربِ کریم نے مجھے یہاں لاہور کے محلہ راجگڑھ محمدی پارک میں سکونت کیلئے ایک مکان عطا فرما دیا جو نوشاہی منزل سے موسوم ہے اور اسی نسبت سے ملحقہ گلی کا نام نوشاہی سٹریٹ ہے ۔ مکان کے شمال مشرقی کونہ میں دو سڑکوں کے چوک میں ایک چھوٹی سی مسجد کی توفیق بھی اس کارساز بندہ نواز نے عطا فرما دی جو نوشاہی مسجد کے نام سے موسوم ہے ۔ بندہ ۱۹۶۵ء کے اوائل سے یہاں مقیم ہے اور محلہ راجگڑھ کی سب سے بڑی مسجد غوثیہ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتا ہے ۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد بانیٔ مسجد میاں جلال الدین نے مجھ احقر ہی سے رکھوایا ۔ میرے اس وقت بفضلہ دو بیٹے ہیں ۔ بڑا بیٹا عزیزی نور محمد سلمہ الرحمٰن المتولد ۰۰-۵-۰۰ پنجاب یونیورسٹی سے ایم ایس سی کرنے کے بعد امریکہ چلا گیا جہاں آجکل وہ نیویارک کے ایک ہسپتال میں بطور انچارج نیوکلیر میڈیسن کام کرتا ہے ۔ اسکے بیٹے بچے سب اس کے پاس رہتے ہیں ۔ اسوقت بفضلہ اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں ۔ بڑا بیٹا عزیزی محمد ابراہیم المتولد ۰۰-۵-۰۰ ۷

Marfat.com

اور چھوٹا عزیزی محمد طاہر المتولد ۱۷-۱۲-۷۹۔ ہر دو وہیں امریکہ میں تولد ہوئے عزیزالقدر اپنی رفیقۂ حیات برخورداری سکینہ بی بی جو میرے بڑے بھائی حاجی محمد شریف کی سب سے چھوٹی بیٹی ہے کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف اور زیارتِ روضۂ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہو چکے ہوئے ہیں اور اسکی سعادت اور نیک بختی سے رب کریم نے مجھے اور میری اہلیہ بلقیس جہاں آرا بیگم کو بھی یہ سعادت عطا فرمادی ہے۔ عزیزی نور محمد وہاں فکرِ معاش کے علاوہ دین حقہ اہلِ سنت والجماعت کی تبلیغ کا کام بھی کرتا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے بریلوی مکتبِ فکر کے زیرِ اثر جرسی سٹی میں باقاعدہ ایک انجمن بنا رکھی ہے۔ جہاں ایک جامع مسجد میں ہفتہ انوار کو لوگوں کو جمع کر کے تبلیغ اور وعظ و نصیحت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مرحوم مولانا محمد سردار احمد شیخ الحدیث کے بڑے صاحبزادے مولانا فضلِ رسول بھی انکے پاس آتے جاتے رہتے ہیں اور فیصل آباد پاکستان سے فون پر بھی انکے ساتھ رابطہ رکھتے ہیں۔ رب کریم انہیں استقامت فرمائے اور استعانت سے نوازے۔ بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام برخوردار عزیز کو حضرت قبلہ مرشدی علیہ الرحمت کے ساتھ نسبتِ فرزندی کے علاوہ نسبتِ روحانی بھی حاصل ہے۔ اور دونوں میاں بیوی قبلۂ معظم کی ارادت میں شامل ہیں

اس سے چھوٹا میرا دوسرا بیٹا عزیزی ظہور محمد سلمہ الرحمٰن المتولد ۱-۲-۶۵ گورنمنٹ [illegible] ماڈل ہائی سکول میں درجہ دہم کا طالب علم ہے اور بفضلہ اپنے ہم درسوں میں ذہین ترین [illegible] ہوتا ہے۔ رب کریم اُسے بامراد اور نیک نصیب بنائے اور اُمت اسلام کی بہترین خدمت [illegible] عطا فرمائے بفضلہ ومنہ

[illegible] علاوہ خطیب اہلسنت حضرت علامہ مولانا مولوی محمد اصغر علی صاحب [illegible] حضرت مولانا محمد سردار احمد شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تلمیذ اور طریقت میں [illegible] صاحب مرحوم کے مرید ہیں حضرت قبلہ والدِ مکرم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حین حیات [illegible] میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب سعید پر ہمارے [illegible] اور انکے وصالِ مبارک کے بعد [illegible] ۱۹۸۰ء سے اپنے [illegible] تقریبات کی روحِ رواں ہوتے ہیں، دعوت کرتے ہیں [illegible] تعالیٰ علیہ کی تقریر کرتے ہیں [illegible] سے لاہور میں ۱۹۸۲ء میں فرض مبارک میں حاضری [illegible]

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کا شرف نصیب ہو گیا وہاں حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے حضرت بابا جی حاجی حسین بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے پاس بیٹھے تھے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضور کے دست مبارک میں دیتے ہوئے عرض کی مولیٰ جناب اسے چھوٹے قبول فرمالیں حضرت محبوب سبحانی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں جدا ہوا" (زیب النساء) میں کہتا ہوں مولوی صاحب کا بخت بیدار ہو گیا جو شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ آیا اللہ دے نصیب کو صحرل نصیب ہوں جو صاحب معراج کی محفل پاک کی زیارت نصیب ہوئی ہمارے دوست کی سرافرازی سے ہمارا سر فخر سے بلند ہو رہا ہے اور سجدہ شکر بجا لیئے جھکا جا رہا ہے

خدا فت

وصال سے کوئی چار سال قبل ایک دفعہ آپ بیمار ہو گئے چند دن کے بعد افاقہ ہوا ہم دونو بھائیوں اور ہمارے پھوپھی زاد محمد صدیق کو بلایا۔ آپ پلنگ پر تشریف فرما تھے ہمیں بھی پاس بٹھا لیا اور فرمایا زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ میرے واسطے تم تینوں ایک جیسے ہو میری طرف سے تم تینوں کو خلق خدا کو رشد و ہدایت کی تلقین کی اجازت ہے اور فرمایا کہ سورہ الم نشرح سر درد کی دوا ہے اس کو پڑھ کر مریضوں اور دکھ درد والوں کو دم کیا کرو نیز فرمایا کہ میری جائیداد میں سے چھٹا حصہ محمد صدیق کو دے دینا جس کے مطابق عزیزی نور محمد سلمہ الرحمٰن نے ۱۹۷۶ء میں تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی قیمت لگا کر خاندان کے تمام افراد کے روبرو اس کا چھٹا حصہ متعین کر کے اسے دے دیا جسکا اب وہ بلا شرکت غیرے مالک ہے۔

سید مبارک علی شاہ سکنہ چکرالی جو حضرت قبلہ کے بہت گرویدہ مرید تھے بھی اجازت اور خلافت سے سرفراز فرمائے گئے۔ اب ان کا سلسلہ ارادت کافی وسیع ہے۔ اس کے علاوہ کچھ ایسے لوگوں کو بھی تلقین رشد و ہدایت کی ترغیب دی جو حضرت سے زبردست عقیدت رکھتے تھے۔ انمیں خاص طور پر حکیم نذر حسین مرحوم سے جو حضرت قبلہ عالی بابا جی میرو والی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہونے کے باعث آپ کے پیر بھائی تھے اور آپ سے مخلصانہ عقیدت رکھتے تھے حضرت کے فرمان پر انہوں نے رشد و ہدایت کی تلقین شروع کی اور آج بفضلہ وہ ایک وسیع حلقہ ارادت رکھتے ہیں۔ وہ حضرت قبلہ ہی کو اپنا پیر و مرشد کہا کرتے ہیں۔

Marfat.com

فقرائے مولانا حاجی حسین بخش نوشاہی دارالبرکاۃ حسینیہ بریار شریف

۱۔ فرزند اکبر حاجی مولوی محمد شریف نوشاہی صاحب زید مجدہٗ و برکاتہ، ۱۳۳۰ھ بمطابق ۱۹۱۱ء / ۱۹۶۸ سمت بکرمی موضع بریار میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیمات اپنے گھر پر اپنے قابلِ فخر والد محترم حاجی حسین بخش نوشاہی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیں اور قرآن کریم ناظرہ باترجمہ کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد تقریباً دس سال کی عمر میں والد صاحب نے انہیں اپنے عظیم پیشوا حضرت باباجی مولانا محمد اعظم میرووالی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے حلقہ درس میں مزید تعلیم کے حصول کے لئے بھیج دیا۔ مولانا محمد اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے انہیں جوہر قابل دیکھ کر خاص الخاص توجہ کا مرکز بنالیا اور انہیں تفسیر قرآن پاک کے علاوہ گلستان بوستان سعدی، کریما سعدی اور پندنامہ شیخ عطار اور دیگر کتب ادب کی تعلیمات سے بہرہ ور کیا اس کے بعد جب یہ ذرا بڑے ہوئے تو انہیں خطاطی کی بھی مشق کرائی گئی اور چونکہ حضرت قبلہ میرووالی بڑے اعلیٰ پایہ کے حکیم بھی تھے چنانچہ انہوں نے اکبر اور بستان المفردات کے درس سے علم طب میں ان کی ابتدا کی اور جلد ہی یہ حکیم حاذق کے مقام تک پہنچ گئے۔ اگرچہ ایک خاص تجربہ کے زیر اثر انہوں نے علم طب کو اپنا ذریعہ معاش نہ بنایا پھر بھی انہیں اس علم میں اتنی دسترس حاصل ہے کہ انہیں بہترین نباض اور مرض شناس مانا جاتا ہے اور گاؤں اور اطراف کے لوگوں کا زیادہ تر انحصار انہی کی حکمت پر ہوتا ہے۔ قبلہ باباجی میرووالی کی خدمت سے تکمیل تعلیم کے بعد فراغت حاصل کرکے اپنے والد محترم کی خدمت میں رہنے لگے اور گذر اوقات کے لئے صنعت و حرفت کو بطور شغل اختیار کیا اور اپنے والد بزرگوار کے زیر نظر مخلوق خدا کی خالصتاً لوجہہ اللہ راہ حق کی طرف رہنمائی کا فریضہ ادا کرنے لگے۔ وعظ پُرتاثیر اور انداز پرسوز رکھتے ہیں، قرآن پاک پڑھتے ہیں تو سننے والوں پر رقت طاری ہوجاتی ہے اذان اس دلنشیں انداز میں پڑھتے ہیں کہ سننے والوں پر کیف طاری ہوجاتا ہے والد محترم کے حیین حیات ان کی عدم موجودگی میں گاؤں کی پانچ جمعہ میں خطابت اور امامت کے فرائض سرانجام دیا کرتے تھے۔ اب حضرت قبلہ کی رحلت پاک کے بعد ۱۳۹۰ھ بمطابق ۱۹۷۰ء سے ان کے خلیفہ اور جانشین ہیں اور تمام متعلقین دربار عالیہ قادریہ نوشاہیہ بریار شریف کا آپ

Marfat.com

سے رشتۂ ارادت ہے۔ یہ اس دربارِ پاک کے متولی اور مسجد پاک کے نگہداشت کرنے والے ہیں۔ ہر سال ۲۲ جیٹھ کو ان کے زیرِ اہتمام اور قیادت میں حضرت قبلہ کا عرس بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ سارا گاؤں عرس کی تقریبات میں شامل ہوتا ہے۔ دور دور سے مریدین اور متوسلین حاضری کے لئے آتے ہیں کئی دیگیں نمکین اور میٹھے چاولوں کی پکتی ہیں اور گوشت روٹی کا دانہ بھی ہوتا ہے۔ عرس کے علاوہ دیگر دنوں میں بھی آئندہ روندہ کی شب باشی اور دو وقت طعام کا بندوبست ہوتا ہے۔ اب چونکہ ان کی اولاد ساری لاہور میں آبسی ہے اس واسطے یہ بھی زیادہ ایام لاہور میں آکر قیام کرتے ہیں اور نوشاہی منزل راجگڑھ کے کونے میں موجود نوشاہی مسجد میں امامت کراتے ہیں لیکن ہر جمعہ کو ضرور گاؤں چلے جاتے ہیں اور لوگوں کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید کرتے ہیں۔ ربِّ کریم عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے مریدین، متوسلین اور دوست احباب کو مستفیض و مستفید فرمائے آمین!

۲۔ فرزند اصغر محمد لطیف زار نوشاہی المتولد ۱۵ دسمبر ۱۹۱۹ء ان کا تذکرہ کتاب ہذا کے صفحہ ۱۱۰ پر کیا جا چکا ہے۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ ان سے قبلہ حاجی حسین بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ فقر جاری ہے اور یہ طالبین کو حاجی صاحب قبلہ کے فقر میں داخل سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کرتے ہیں ان کے خاص احباب یہ ہیں:

۱۔ فرزند اکبر حاجی مولوی نور محمد قادری نوشاہی المتولد ۱۵ مئی ۱۹۴۵ء یہ لاہور سے ایم اے سی کر کے نیویارک امریکہ میں چلے گئے۔ وہاں آج کل تبلیغِ دین کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اور سنی مسلم تحریک نیویارک کے مفتی ہیں۔ یہ اپنے دادا جی حضرت حسین بخش نوشاہی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے فیض یافتہ ہیں انہیں آپ کے ساتھ ارادت بھی ہے اور اپنے والد سے بھی انہیں حضرت سید مبارک علی گیلانی دربار حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بہت عقیدت ہے۔

۲۔ فرزند اصغر مولوی ظہور محمد قادری نوشاہی المتولد ۱۰ مارچ ۱۹۶۵ء کنگ ایڈورڈ کالج میں ۱۹۸۴ء میں ڈاکٹری کے سال دوم کا متعلم ہے اور حضرت غوث الاعظم شہنشاہِ بغداد رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی کتاب فتح ربانی جس کا ڈاکٹر میر مغل صاحب ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی، ایل۔ ایل۔ بی۔ ممبر معائنہ ٹیم ہائی کورٹ لاہور انگلش میں ترجمہ کر رہے ہیں یہ اس میں ان کی معاونت کرتا ہے

Marfat.com

اور ترجمہ کو قلم بند کرتا ہے۔ بفضلہ ڈاکٹر صاحب اس پر بہت خوش ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ان دونوں کی کوششوں سے اس کتاب کا انگریزی ترجمہ جلد ہی منظر پر آجائے گا۔

۳۔ فیض رسول بی۔ ایس۔ سی۔ ہمشیرہ زادہ قادری نوشاہی المتولد ۲۴ مئی ۱۹۴۴ء لاہور میں کاروبار کرتا ہے اور باجوہ میڈیکل سٹور بیرون بھاٹی گیٹ کا مالک ہے۔ بہت مخیر اور فراخدل ہے۔ شریف التواریخ میں مبلغ دو ہزار روپیہ بطور عطیہ دے چکا ہے۔

۴۔ محمد منظور الحق قادری نوشاہی میٹرک پاس ہیں اردو بازار راولپنڈی سے لاہور راجگڑھ نوشاہی منزل میں آگئے ہیں۔ آج کل ۱۹۸۴ء میں سعودی عرب کی ایک فرم میں کام کرتے ہیں۔

۵۔ محمد یوسف ولد چراغ دین محلہ گلزار کالونی فیصل آباد

۶۔ عبدالرزاق ولد برکت علی بھلیر ماجھی والا فیصل آباد۔ یہ آج کل فوج میں لانس نائک ہے اور سعودی عرب میں ملازمت کرتا ہے۔

۷۔ [illegible]یخش ولد عنایت علی رضا آباد فیصل آباد

۸۔ خوشی محمد ولد عنایت علی رضا آباد فیصل آباد۔ یہ آج کل ایئر فورس (پاک) میں ملازم ہے۔

۹۔ شوکت علی ملک و احمد دین حدو کے مرید کے شیخوپورہ } نبیرگان ملک محمد رمضان نوشاہی ولد

۱۰۔ اصغر علی ملک ولد احمد دین حدو کے مرید کے شیخوپورہ } ملک بڈھا نوشاہی مرید مولانا اعظم قادری نوشاہی شوکت علی بیٹا محمد علی بعمر قریباً چار سال بھی نوشاہی سلسلہ میں بذریعہ شوکت علی داخل ہے۔

۱۱۔ غلام فرید ولد حکیم محمد شریف حدو کے مرید کے شیخوپورہ

۱۲۔ محمد منیر ولد حکیم محمد شریف " "

۱۳۔ ارشد علی ولد محمد صدیق " "

۱۴۔ محمد انور ولد خوشی محمد

۱۵۔ محمد اکرم ولد محمد دین

۱۶۔ شمس دین ولد محمد دین

۱۷۔ ماسٹر محمد الیاس بی۔ اے کوٹلی خیر دین

Marfat.com

۱۸۔ محمد عبداللہ ولد رحمت علی مانگہ سیالکوٹ
۱۹۔ محمد اشرف ولد رحمت علی " "
۲۰۔ محمد عباس علی ولد رحمت علی " "
۲۱۔ عبدالرزاق بابیانوالی شیخوپورہ
۲۲۔ نصراللہ ولد محمد اکرم بریار نو "
۲۳۔ محمد سلیم ولد محمد رشید " "
۲۴۔ محمد حسین ولد جلال الدین بریار نو شیخوپورہ۔ یہ ۱۹۸۴ء میں انتقال کر گیا ہے۔
۲۵۔ ظفر اقبال ولد عبدالمجید گل نوشاہی سمن آباد لاہور
۲۶۔ محمد عبدالخالق اسمٰعیل نگر جنرل ہسپتال لاہور
۲۷۔ ماسٹر محمد اسحاق نوری ایم۔ اے قصور
۲۸۔ توقیر احمد نوشاہی ولد حکیم قدرت اللہ نوشاہی غلام محمد آباد فیصل آباد
۲۹۔ محمد رفیق ولد روڑا موڑ ایمن آباد گوجرانوالہ
۳۰۔ شوکت علی ولد محمد شریف کاموکے گوجرانوالہ

۳۔ مولوی محمد صدیق ہمشیرہ زادہ ۱۹۲۲ء کو موضع بریار میں پیدا ہوئے۔ ایک سال کے ہوئے تو طاعون کی بیماری میں ان کی والدہ رحلت کر گئیں مرحومہ بہت نیک نہاد اور عابدہ زاہدہ تھیں۔ والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد مولوی صاحب کے والد نے بیٹے کی طرف چنداں التفات نہ کی اور یہ اپنے ماموں حضرت قبلہ حاجی حسین بخش نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیر نگرانی پرورش پانے لگے قرآن پاک کی تعلیم حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے حاصل کی پھر موضع لدھڑ ضلع شیخوپورہ سے پرائمری پاس کر کے مڈل سکول میرووال سے مڈل تک تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد دستکاری میں دلچسپی لینی شروع کی۔ حضرت صاحب کی حینِ حیات ان کی خدمت کو حاصل زندگی بنائے رکھا اور آپ سے بیعت کے ساتھ ساتھ اجازت سے بھی مشرف ہوئے۔ بہت ورد و وظائف کرنے والے تہجد خواں اور شب زندہ دار ہیں۔ احکام شریعت کے سختی سے پابند ہیں۔ ان کا ایک بیٹا حسن محمد نام المتولد نومبر ۱۹۵۵ء اس وقت ۱۹۸۴ء میں موجود ہے

Marfat.com

نوشاہی مسجد کی یہ دونوں باپ بیٹا بہت بڑی رغبت سے خدمت کرتے ہیں اور اذان میں بھی بہت انہماک رکھتے ہیں۔ مولوی محمد صدیق صاحب تو اکثر اوقات امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے ہیں۔ حضرت قبلہ اپنی رحلت کے وقت ان سے بہت خوش تھے۔ یہ کبھی کبھار موضع بریار کی مسجد جامع میں خطبہ جمعہ بھی دیا کرتے ہیں۔ آج کل مستقل طور پر نوشاہی منزل راجگڑھ کے ایک حصہ میں اپنا پختہ مکان تعمیر کیا ہوا ہے۔ رب کریم ان کے حسنِ عقیدت کو قائم رکھے اور ان کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

۴۔ پیر سید مبارک علی شاہ صاحب ولد سید علی شاہ صاحب ولد شاہ سوار ولد دسوند شاہ گیلانی سادات کے خاندان میں شجرۂ نسب سید رفعت اللہ شاہ صاحب کوٹلی والے سے ملتا ہے۔ ان کے اپنے بیان کے مطابق ان کی اس وقت عمر ۵۰ سال ہے۔ اس حساب سے ان کی پیدائش ۱۹۰۹ء کی ہے۔ مزید بیان کیا کہ میں نے ۱۹۵۲ء میں حضرت حاجی حسین بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعتِ طریقت کی اور اس دن سے آپ کے ادب و احترام میں کبھی سرمو فرق نہیں کیا اور عشق و محبت میں کبھی اپنے شیخ کے برابر کسی کو نہیں سمجھا۔ ایک دن میں نے بریار شریف کی مسجد سے باہر نکلتے ہوئے حضرت قبلہ صاحب کا جوتا سیدھا کر کے رکھ دیا تو آپ نے فرمایا تم نے میرا جوتا سیدھا کیا تمہارے جوتے دنیا والے سیدھے کریں گے۔ جاؤ میں نے تمہیں پیر بنا دیا ہے۔ انہیں دنوں ایک بزرگ تخت ہزارہ سے تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے کہا تمہارا ستارۂ قسمت بہت اونچا ہے میں وہاں سے سن کر آیا ہوں۔ قسمت اپنی اپنی ہوتی ہے بس اسی دن حضرت قبلہ نے مجھے خلافت اور اجازت سے سرفراز کر دیا اور لوگوں کا رجحان میری طرف ہو گیا۔

ورد و وظائف — فرض نماز کی پابندی کے علاوہ نماز تہجد کی بلاناغہ ادائیگی ورد [illegible] خضری ایک ہزار بار کلمہ شریف ایک ہزار بار، سورۃ مزمل شریف پچاس بار، سورۃ [illegible] مبین کے ساتھ ایک دفعہ۔

اولاد — آپ کے دو بیٹے ہیں سید ادریس الحسن شاہ اور دوسرا سید انیس الحسن شاہ دونوں کی عمریں بالترتیب ۲۶ اور ۲۱ سال کے لگ بھگ اب ۱۹۸۴ء میں بفضلہٖ موجود ہیں۔ اپنے

Marfat.com

باپ سے نوشاہی سلسلہ میں فیض یافتہ ہیں۔

عادات ـــــ آپ بہت سخی اور مسکین پرور ہیں۔ قمری مہینہ کی چودہویں تاریخ کو بلاناغہ ختم شریف غوثیہ کرواتے ہیں۔ اس کی تلقین انہیں مرشد ارشد کی طرف سے ہے۔ آپ کی آواز میں سوز ہے ۔ عام طور پر بڑے ترنم اور سوز کے ساتھ شجرۂ قادریہ نوشاہیہ پڑھتے ہیں۔

آپ کے مریدین و متوسلین کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے جن میں سے چند خواص یہ ہیں:

۱۔ محمد حنیف بھٹی	چک نمبر ۱۹	ضلع دہاڑی
۲۔ منظور احمد ڈوگر	چک نمبر ۵۵	" ساہیوال
۳۔ علی محمد بافندہ		تحصیل کمالیہ
۴۔ فضل دین بافندہ	چک نمبر ۱۵	بورے والا
۵۔ محمد شریف بھٹی	چک نمبر ۳۹	اوکاڑہ
۶۔ محمد اقبال ماسٹر گوجر	چک نمبر ۵،	تحصیل سمندری
۷۔ نذیر احمد ارائیں	چک نمبر ۲۵	فیصل آباد
۸۔ رحمت علی گوجر		گوجرانوالہ
۹۔ محمد سلیم ارائیں		سیالکوٹ
۱۰۔ محمد رمضان حجام	سید پور کھتاں	تحصیل شکر گڑھ
۱۱۔ اکبر علی گھمار	پنڈی ملکاں ظفروال	تحصیل پسرور
۱۲۔ محمد شریف ارائیں		ضلع سانگڑھ
۱۳۔ مختار احمد گوجر		"
۱۴۔ فیروز دین گوجر		ضلع بدین
۱۵۔ قاسم علی ارائیں		"

۵۔ الحاج حکیم نذیر حسین مردانوی۔ آپ حضرت قبلہ مولانا محمد اعظم میرووالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور حضرت بابو محمد یوسف صاحب نوشاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مردانوی کے خلیفہ ہیں

Marfat.com

اپنے پیر بھائی حضرت حاجی حسین بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ آپ کی تلقین اور اجازت سے ہی انہوں نے سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ میں فیض عام کی طرح ڈالی اور اس وقت ان کے مریدین کا کافی وسیع حلقہ ہے۔ ان کے مفصل حالات اس کتاب کے صفحہ نمبر ۳۱۵ پر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

جناب مولانا محمد لطیف زار نوشاہی نے اپنے مخلص احباب کا تذکرہ کیا ہے جو انہی کے الفاظ میں درج ہے۔

۱۔ الحاج مولانا مولوی فقیر محمد صاحب نوشاہی امام مسجد موضع بریار نو ضلع شیخوپورہ

میرے مخلص دوستوں میں ایک حاجی مولوی فقیر محمد نوشاہی صاحب المتولد ۲۰ جنوری ۱۹۲۵ء ہیں۔ ان کا مفصل ذکر میری کتاب تذکرہ حاجی حسین بخش رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ میں موجود ہے۔ یہ طریقت میں ۱۸ محرم ۱۳۶۸ھ بعد نماز عشا قبلہ عالی باباجی میرووالی کے مرید ہوئے اور عقیدت میں میرے والد محترم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے زبردست عقیدتمند ہیں۔ گاؤں میں امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ تہجد خواں اور شب بیدار ہیں۔ ان کے والد حضرت مولوی اللہ رکھا مرحوم ۱۹۴۰ء بھی گاؤں میں امام مسجد تھے وہ بہت ہی صوفی منش اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ حاجی صاحب ان کے بعد ان کے جانشین ہوئے۔ بہت ہی خدا ترس اور مخیر آدمی ہیں۔ شریف التواریخ کے نقش اول میں انہوں نے سب سے پہلے مبلغ ایک ہزار روپے کا عطیہ دیا اور بڑی فراخدلی کے ساتھ کتاب کے چھپ جانے کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ ویسے ان کے خیراتی کام دیکھے جائیں تو ان گنت ہی معلوم ہوتے ہیں مثلاً مسجد نوشاہی ساہنپال شریف میں کافی رقم دی۔ مردانہ کی مسجد میں نلکا لگوا دیا۔ ایک نلکا گاؤں میں ایک غریب آدمی علی حسین کے گھر لگوا دیا۔ مسجد اشرف پورہ نارنگ منڈی کی تعمیر میں مبلغ ایک ہزار روپے کا عطیہ دیا۔ غریب بچوں کو ۲۵ قرآن مجید خرید کر تقسیم کئے۔ ایک کتاب شریف الصلوٰۃ مصنفہ سید شاہ اشرف نوشاہی صاحب اپنے خرچہ سے چھپوائی اور ایک دفعہ درود تاج شریف چھپوا کر تقسیم کیا۔ اپنے چھوٹے بھائی صاحبزادہ قاری محمد اسلم سلیم صاحب نوشاہی کو حج کے لئے مبلغ دس ہزار روپے دیئے۔ ایک اور آدمی کو حج کے لئے مبلغ پانچ ہزار روپے دیئے سب سے بڑی سعادت یہ کہ اپنے پیر صاحب قبلہ باباجی میرووالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تبرکات ان کے نبیرہ مولوی مظفر حسین نوشاہی سے منہ مانگے دام دے کر خرید لئے جو ان کے پاس موجود ہیں جو یہ ہیں۔ ایک قمیض کھدر، ایک [illegible] مبارک ململ اور ایک عدد پنکھا شامل ہے ہر سال میلاد النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ [illegible]

Marfat.com

چاولوں زردہ کی چار یا پانچ دیگیں پکا کر تقسیم کرتے ہیں۔ ایک دیگ دال اور روٹیوں کے ساتھ باباجی صاحب کا بھنڈارا پکا کر تقسیم کرتے ہیں۔ ہر گیارہویں پر دودھ کی کھیر پکا کر قرآن مجید ختم کر کے اکتالیس دفعہ سورۂ یٰسٓ شریف خود غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ایصال کرتے ہیں۔ محرم شریف میں باقاعدہ قرآن شریف ختم کر کے دربار سید الشہدا علیہ السلام میں نذر کرتے ہیں۔ ان کی فراخدلی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ میں جب ان کے حالات لکھ رہا تھا تو انہوں نے مبلغ ایک ہزار روپے شریف التواریخ کے لئے عطیہ دیا۔ گاؤں میں قریباً سارے بچے بچیاں ان سے قرآن مجید پڑھ کر فارغ ہوئے ہیں اور ان کے تلامذہ کی تعداد ہزار سے زائد ہی ہوگی۔ طبیعت میں شگفتگی اور زندہ دلی موجود ہے۔ ان کی مجلس باغ و بہار ہوتی ہے۔ اس کے باوجود ان کا اتنا رعب ہے کہ کوئی چھوٹا بڑا اس کے سامنے اُف کرنے کی جرأت نہیں کرتا اور سبھی لوگ ان کی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ مسجد کی دیکھ بھال اور خدمت بہت حوس اسلوبی سے کرتے ہیں اور مسجد کی تزئین و آرائش کا خاص خیال کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے مسجد کی نالی کی صفائی میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے سجرہ شریف یاد نہیں ہوتا تھا گاؤں میں جب کچھ پیروں اور مولویوں کے اُکسانے پر کچھ لوگ قبلہ باباجی حاجی حسین بخش رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے مخالف ہو گئے تو لوگوں نے پوچھا کہ تم کدھر جانا چاہتے ہو تو میں نے کہا کہ باباجی کی طرف۔ میں دوسری مسجد کا امام تھا میں نے اس مسجد کی امامت چھوڑ دی کیونکہ وہیں لوگ باباجی علیہ الرحمت کے خلاف باتیں کرتے تھے اور میں مستقل باباجی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی مسجد میں آگیا اور باباجی نے مجھے اپنے ہاتھ سے سجرہ شریف لکھ کر دیا جو مجھے تھوڑے ہی دنوں میں یاد ہو گیا۔ یہ باباجی علیہ الرحمت کی کرامت تھی جو آج تک میرے دل پر نقش ہے۔

وردو وظائف جو حضرت باباجی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے تلقین فرمائے اور یہ ان کے باقاعدگی کے ساتھ پابندی کرتے ہیں:

۱۔ الٰہی بحرمت خمسۃ التی سادسھم جبرئیل اجب دعوتی ہر وقت پڑھنا۔
۲۔ صبح کی نماز کے بعد یا نور انت النور ھو النور یا نور ایک سو گیارہ دفعہ پڑھنا۔
۳۔ نماز عشا کے بعد ھو اللہ احد تین سو تیرہ دفعہ پڑھنا۔

Marfat.com

محترم حاجی صاحب نے دسمبر ۱۹۷۵ء میں فریضۂ حج ادا کیا۔ آپ کے ساتھ حضرت سید شرافت احمد شرافت نوشاہی صاحب سجادہ نشین دربار حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ بھی تھے۔ حاجی صاحب نے سعادت حج وزیارت کے ساتھ ساتھ سید شرافت مرحوم کی بھی جی بھر کر خدمت کی اور ہر طرح سے ان کے آرام و آسائش کا خیال رکھا۔ شرافت مرحوم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ جب حج سے واپس تشریف لائے تو وہ حاجی صاحب، کی خدمت گزاری اور وفا شعاری سے بہت متاثر تھے اور ان کے حسن سلوک کی والہانہ الفاظ میں تعریف کرتے تھے۔

میرے ساتھ حاجی صاحب کو بہت انس اور محبت ہے جب کبھی میں گاؤں میں جاتا ہوں تو سب لوگوں اور متعلقین سے زیادہ انہیں خوشی ہوتی ہے اور میری خاطر و مدارات کے لئے ہمہ تن مشغول رہتے ہیں۔ رب کریم ان کو صحت و تندرستی کے ساتھ باعزت زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بفضلہ و بمنہ۔

۲۔ الحاج بابو عبدالمجید صاحب قادری ولد میاں محمد حسین ولد میاں ضیاء اللہ صاحب ولد میاں عبدالقادر صاحب منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ۔

حاجی عبدالمجید صاحب میرے خاص الخاص مخلص دوست ہیں۔ یہ ۱۹۳۰ء میں کٹڑہ مہاں سنگھ امرتسر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد صاحب میاں محمد حسین صاحب بڑے اچھے نعت خواں اور نیک خصلت مسلمان تھے۔ وہ عام طور پر مسجد جان محمد امرتسر میں نعت خوانی کیا کرتے تھے۔ ابھی عنفوان شباب میں ہی تھے کہ انہیں پیغام اجل آپہنچا۔ انہوں نے وقت سے پہلے ہی اپنی رحلت کی خبر دے دی اور حاجی صاحب ابھی چار سالہ بچے ہی تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ کو آپ کی والدہ ماجدہ نے رب کریم کی مہربانی سے خاص نگہداشت میں پرورش کیا۔ آپ نے ابتدائی طور پر قرآن پاک کی تعلیم اپنے محلہ کٹڑہ مہاں سنگھ کی ایک مسجد سے شروع کی اور پھر پرائمری سکول سے پرائمری پاس کرنے کے بعد جالندھر چلے گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۵ سال کی تھی۔ اس کے بعد جب نویں جماعت میں تھے تو پاکستان بن گیا اور لاہور ہجرت کر کے آگئے اور وہاں رام گلی نمبر ۳ میں سکونت اختیار کی اور پھر پرائیویٹ میٹرک لاہور یونیورسٹی سے پاس کیا اور لاہور کارپوریشن میں ملازمت کر لی اور ایک سال کے اندر اندر ہی کھاد فیکٹری داؤد خیل میں

Marfat.com

نورین لگ گئے اور دس سال تک وہاں ملازمت کی۔ اس کے بعد کالا شاہ کاکو کے کوہ نور ریان مل میں بطور اسسٹنٹ انجنیئر مقرر ہوئے اور جلد ہی انہیں قابلیت کی بنا پر جرمن بھیج دیا گیا۔ وہاں آٹھ ماہ کی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد انجنیئر بن گئے لیکن بفضلہٖ جلد ترقی کر کے مینجر لگ گئے اور ۱۹۷۷ء تک یہاں اس عہدے پر فائز رہے۔ اس دوران میں کچھ عرصہ داؤد ہرکولیس میں بھی کام کیا اور انہوں نے امریکہ بھیج دیا اور انگلینڈ اور اٹلی بھی جانا پڑا۔ وہاں سے واپسی پر راستے میں دربار جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کا شرف حاصل ہو گیا گویا ٹریننگ بہانہ تھا۔ اصل میں سرکار ابد قرار نے بلانا تھا سو بلا لیا۔ ۱۹۷۷ء کے بعد لاہور میں ایک فرم کے ساتھ معاہدہ کر کے ان کے ساتھ کام شروع کر دیا جہاں اب تک کام کر رہے ہیں۔ پہلی دفعہ سعادت حج بیت اللہ اور حاضریٔ دربار رسالت ۱۹۷۳ء میں نصیب ہوئی۔ یہ جنوری ۱۹۷۳ء کا حج تھا۔ میرے ساتھ حاجی صاحب کی پہلی ملاقات چوہدری فضل الٰہی صاحب کے گھر ختم شریعت غوثیہ کی تقریب پر ہوئی اور حاجی صاحب جلد ہی میرے اتنے قریب ہو گئے کہ میں نے انہیں اپنے دل میں جگہ دے دی اور اس کے بعد اب یہ بات ہے کہ میرا یقین کہتا ہے کہ وہ میرے دل کا حصہ بن گئے ہیں:

؎ رفتہ رفتہ وہ میری ہستی کے ساماں ہو گئے پہلے دل پھر دلربا پھر دل کی دنیا ہو گئے

حاجی صاحب پر رب العزت نے دین و دنیا کی دولتوں کے خزانے کھول دیئے۔ دل ایسا دیا کہ اس کو دریا کہہ دیں تو ہرگز نامناسب نہ ہوگا۔ خصلت ایسی دی کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہو جائے اور سب سے بڑی نعمت عشق رسالت مآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے مالا مال کر کے صحابۂ کرام اور اہل بیت رضوان کی محبت سے دامن بھرپور کر دیا۔ خاص کر خاندان پاک رسالت کیلئے تو یہ وارفتگی تک عقیدت مند ہیں۔ میری کتاب مولائے کائنات انہی کی محبت کی نشانی ہے اور خاص کر اس کا نام مولائے کائنات یہ انہی کی دل کی ترجمانی ہے۔ مجھے اپنی قسمت پر ناز ہے کہ رب کریم نے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کے طفیل مجھے ایسا باعث صد افتخار دوست اور محسن عطا فرمایا ہے۔ رب کریم ان کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو صحیح معنوں میں اپنے نیک نہاد والد محترم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اہل نظر اور اہل دل کے حلقوں میں میرے اس محسن شفیق کا وقار قائم کرے بفضلہٖ وبمنہٖ امین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سالانہ عید میلاد النبیؐ اور میلاد غوث الاعظم بڑے اہتمام سے مناتے ہیں۔ رفاہ کے کاموں

Marfat.com

میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ آپ کے محلہ مسلم گنج میں ایک عالی شان مسجد رضائے حبیب بڑے خرچہ سے تیار ہوئی جس میں حاجی صاحب نے اپنی طرف سے خرچ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ میری کتاب مولائے کائنات میں مبلغ پانچ ہزار روپے کا عطیہ دیا اور اب میں بفضلہٖ حضور شہنشاہِ بغداد عقیدت کا نذرانہ لکھ رہا ہوں اس میں انہوں نے مبلغ گیارہ سو روپے پہلے ہی نذر کر دیئے ہیں اور بھی وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے شریف التواریخ کے لئے بھی مبلغ گیارہ صد روپے عطیہ دیا تھا۔

والدین ـــــ آپ کے والد نسبی میاں محمد حسین صاحب کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ آپ کے والد نسبتی میاں مولا بخش صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ المتوفیٰ ۱۹۴۸ء بہت کامل بزرگ تھے یہ ایک قادری قلندر حضرت سائیں گائیے شاہ بڑی بزرگ ہستی تھے۔ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ ادائل عمری سے ہی ہمیں تحریک پاکستان سے بہت لگاؤ تھا اور میں باوجود اس کے کہ ابھی کم سن تھا۔ سائیں صاحب کے فرمانے پر لوگوں کو پاکستان کی تحریک میں حصہ لینے کی تلقین کرتا تھا اور کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا تھا کیونکہ میری پشت پر سائیں صاحب نے ہاتھ پھیرا ہوا تھا۔ حاجی صاحب کے والد میاں مولا بخش مرحوم بھی پاکستان اور بانیٔ پاکستان کے بڑے دلدادہ تھے اور ۱۹۴۸ء میں جب قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے متواتر چالیس دن کا روزہ اس طرح رکھا کہ شام کو صرف ایک پیالی چائے پر افطار کر کے پھر روزہ رکھ لیتے اور کہتے قائدِ اعظم ایک مجدد تھے۔ میں ان کو ایصال ثواب کے لئے روزہ رکھ رہا ہوں۔ اسی سال انہوں نے خود بھی انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی والدہ ماجدہ ایک بہت بڑی پارسا پابند صوم وصلوٰۃ اور شب بیدار خاتون تھیں میں (زار) نے انہیں خود دیکھا ہے بڑی بزرگ اور خدا رسیدہ ہستی تھیں۔ حاجی صاحب کے نیک اطوار اور بہترین خصائل میں انہی کی تربیت کارفرما ہے۔ ان کا نام محترمہ غلام فاطمہ [illegible] انہیں ایک بزرگ خاتون سیدہ سعید اختر ساہیوال سے فیض ملا تھا ساہیوال کی یہ سید زادی سترہ سال تک روضۂ سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر رہیں اور وہاں سے انہیں حکم ہوا کہ ساہیوال شہر میں ایک مسجد بنام "علی مسجد" بنوا کر وہاں خلق خدا کو فیضان سے سیراب کرو

Marfat.com

چنانچہ وہ مدت العمر وہاں ہدایت کا سرچشمہ بنی رہیں۔ حاجی صاحب خود بھی ان کے بڑے مداح اور ان سے فیض یافتہ ہیں۔

اولاد ـــــ رب العزت، نے اپنے فضل وکرم سے حاجی صاحب کو پانچ نیک سیرت نیک صورت تابع فرمان فرزندان ارجمند عطا فرمائے۔ ان میں سے سب سے چھوٹا صاحبزادہ خلیق احمد المتولد ۱۲ مئی ۱۹۶۷ء نظامیہ رضویہ (جامعہ) اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں قرآن پاک حفظ کر رہا تھا کہ، رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ کو بس کے حادثہ میں شہید ہو کر زندۂ جاوید ہو گیا۔ شہادت کے وقت اس نے سترہ سیپارے حفظ کر لئے تھے۔ اسے حدو کے مریدکے کے قبرستان میں اس کی دادی کے پاس دفن کیا گیا۔ باقی چار بفضلہٖ اس وقت ۱۹۸۴ء میں موجود ہیں۔ رب کریم نظرِ بد سے محفوظ رکھے ان کا تذکرہ حسبِ ذیل ہے:

۱۔ سعید احمد المتولد ۲۳ اپریل ۱۹۵۷ء میٹرک اور ٹیکنیکل انجنیئر کا کورس پاس کرنے کے بعد مریدکے میں برلبِ جی۔ ٹی۔ روڈ علی پرسین ورکشاپ چلا رہا ہے۔ بہت ہی نیک فطرت، عالی ہمت اور مؤدب نوجوان ہے۔ رب کریم اپنے مذہب کا والہ وشیدا بنائے اور خاندانِ نور کی محبت سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

۲۔ نوید احمد المتولد ۱۳ اگست ۱۹۵۹ء میٹرک اور ٹیکنیکل انجنیئر کورس پاس کرنے کے بعد اس وقت سعودی عرب میں ملازم ہے۔ زہے نصیب روضۂ رسولؐ کے کتنا قریب ہے۔

۳۔ نعیم احمد المتولد ۲۹ دسمبر ۱۹۶۰ء ایف ایس سی کرنے کے بعد اب لاہور پولی ٹیکنیکل میں زیرِ تعلیم ہے۔ رب کریم کامیاب کرے اور دینِ حقہ کی خدمت کا موقع عطا فرمائے۔

۴۔ ندیم احمد المتولد ۲۲ نومبر ۱۹۶۲ء میٹرک پاس ہے۔ ٹیکنیکل کام میں مہارت حاصل کر کے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ علی پرسین ورکشاپ میں کام کرتا ہے۔

Marfat.com

۳۔ حکیم چوہدری قدرت اللہ اقبال نوشاہی ولد چوہدری محمد اقبال ولد چوہدری برکت علی ولد چوہدری اللہ دتہ۔

حکیم قدرت اللہ نوشاہی صاحب میرے ایسے با اخلاص مہربان ہیں کہ میں انہیں خاص عطیۂ رحمان سمجھتا ہوں اور اصلاح صوفیہ میں مَیں انہیں مراد کہتا ہوں۔ یہ میرے والد محترم حضرت حاجی حسین بخش نوشاہی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے بڑے دلدادہ اور صادق مریدین میں سے ہیں۔ یہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۴۳ء کو بمقام گھمی چک نمبر ۱۳۹ ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیمات سالار والہ سے شروع کیں اور یہیں سے میٹرک پاس کیا۔ تربیت ان کی والدہ ماجدہ نے کی اور کفالت ان کے ماموں چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری محمد عبداللہ ولد حاجی اللہ بخش نے کی کیونکہ حکیم صاحب کے والد ان کی کم سنی میں ہی رحلت فرما گئے تھے۔ وہ بہت ہی نیک نہاد اور پابند شرعت نوجوان تھے مگر زندگی نے وفا نہ کی۔ حکیم صاحب کی والدہ حیدراں بی بی جو بذات خود ایک بہت دانا اور عابدہ زاہدہ خاتون ہیں نے اپنے رفیقِ حیات کی جدائی کو بہت محسوس کیا اور بقیہ زندگی بچھڑنے والے ساتھی کی یادگار اپنے بیٹے کی محبت کو ساتھ لئے گذارنے کا عزم مصمم کر لیا جس میں رب کریم کے فضل سے وہ کامیاب ہیں اور اب وہ ہر وقت اور ہر صورت اپنے فرزند ارجمند کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہتی ہیں۔ مذہب کے ساتھ انہیں خاص شغف ہے اور سلسلہ نوشاہیہ میں میرے والدِ محترم قبلہ مرحوم سے فیض یافتہ بھی ہیں۔ حکیم صاحب نے ۱۹۶۴ء میں موضع بریار میں اپنے مرشدِ ارشد کے دستِ حق پرست پر بیعت طریقت کی تھی اور بہت جلد ہی وہ حضرت کے خاص چہیتے طالبین میں شمار ہونے لگے اور رفتہ رفتہ مرید کے مقام تک پہنچ گئے۔ حکیم صاحب سے میرے مراسم انہیں دنوں میں قائم ہوئے۔ کیونکہ یہ ان دنوں اپنے ماموں چوہدری قاسم علی ولد الٰہی بخش کے پاس ہمارے گاؤں موضع بریار نو میں رہا کرتے تھے۔ رات کو جب حلقۂ ذکر قائم ہوتا تھا تو ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے سمجھانے کا موقع ملتا تھا۔ رفتہ رفتہ ہماری دلچسپی گہری دوستی میں بدل گئی اور پھر آگے چل کر بفضلہ تعالےٰ من تو شدم تو من شدی تک پہنچ گئی۔ اوائل عمری میں ان کی مالی حالت واجبی سی تھی۔ لیکن نگاہ مرشد نے گویا ان کی دینی دنیاوی حالت کو چار چاند لگا دیئے۔ رب کریم نے تھوڑے ہی عرصہ میں ہر طرح کی وسعت

Marfat.com

عطا فرمادی۔ ان کی مالی حالت دن دگنی رات چوگنی ترقی کرنے لگی اور اعتقاد ایمان کی نگہداشت تو ان کا ماحصل زندگی تھا جس پر سختی سے پابند رہنے کی توفیق کریم کارساز نے انہیں اپنے فضلِ خاص، حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل عطا فرمادی۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر قسم کا آرام و آسائش کا سامان موجود ہے اور کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوتی ان کے حالات میری کتاب تذکرہ حاجی حسین بخش نوشاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں موجود ہیں۔

اولاد ـــــ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے انعامات کے طفیل حکیم صاحب کو ایک چاند سا بیٹا توقیر احمد نوشاہی المتولد ۲۰ر مئی ۱۹۸۲ء کو ایک لاڈلی بیٹی المتولدہ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۳ء عطا فرمائے ہیں۔ توقیر احمد کی پیدائش پر حکیم صاحب نے خیرات کے دریا بہا دیئے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں بہت ہی فراخدل عطا فرمایا ہے۔ ان کے رفاہِ عامہ اور خیراتی کاموں کا اندازہ ہی نہیں۔ ہر ماہ گیارہویں شریف پر دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ میلاد النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بڑے تزک و احتشام سے مناتے ہیں۔ ہر جلسہ اور محفل کی روح و رواں ہوتے ہیں۔ نیک کاموں میں خرچ کرنے کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس ایک کتاب شریف التواریخ کے لئے انہوں نے مبلغ چھتیس ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے اور میری کتاب تذکرہ حاجی حسین بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمام و کمال اپنے خرچہ سے چھپوائی اور کتاب "مولائے کائنات" میں بھی مبلغ دو ہزار کا عطیہ دیا اور اپنے مرشد پاک کے مزار کی تعمیر کے لئے بھی سب سے پہلے مبلغ دو ہزار روپے پیش کئے اور اس کے بعد بھی کافی خرچہ کر رہے ہیں۔ نوشاہی کالونی فیصل آباد میں ایک مسجد بنام نوشاہی مسجد تعمیر کرا رہے ہیں جس پر تمام خرچہ اپنی جیب سے کر رہے ہیں۔ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے انہیں اتنا لگاؤ ہے کہ توقیر احمد کے عقیقہ کے موقع پر بھی محفل میلاد کا ہی انعقاد کیا اور علماء، شعراء اور نعت خوان حضرات کو مدعو کیا۔ جنہوں نے دربار رسالت میں اپنے اپنے کلام کا نذرانہ پیش کیا۔ شعراء نے نومولود کے لئے بھی ہدیہ تبریک اپنے اپنے انداز سے پیش کیا۔ ایک شاعر اختر لدھیانوی صاحب نے اپنی عقیدت بعنوان دعائے تہنیت پیش کی جو بہت پسند کی گئی اور شاعر کی جھولی بفضلہ انعامات سے بھر دی گئی وہ یہاں درج کی جاتی ہے:

Marfat.com

دعائے تہنیت

پیشکش اختر لدھیانوی صاحب

مبارک قدرت اللہ تجھ کو الطافِ خداوندی
ہے آخر رنگ لے آئی تمہاری آرزو مندی
تیرے دامن کو اپنی رحمتوں سے بھر دیا حق نے
عطا تجھ کو شگفتہ پھول ایسا کر دیا حق نے
یہ فرزندِ حسین سرکار نوشہ کی کرامت ہے
خدا کے یار کا صدقہ ہے اور مولا کی رحمت ہے
نوازا تجھ کو ہے توقیر سے مولائے قادر نے
کیا دنیا میں ہے خوش بخت تجھ کو ربِ اکبر نے
مہک سے جس نے گھر بھر کو گل و گلزار کر ڈالا
خدا رکھے سلامت ہوں مقدر ارفع و اعلیٰ
سدا مہکے خدایا یہ چمن اور کامراں رکھیں
بزرگوں کا یہ سایہ اس کے سر پہ جاوداں رکھیں
خدایا چمن نوشاہی کا غنچہ پھول ہو جائے
ترے محبوب کے صدقے دعا مقبول ہو جائے
دعا اختر کی ہے توقیر کی قسمت [illegible]
ستارہ اس کا چمکے یا خدا [illegible]

انہیں ترویج نوشاہیت [illegible] اس قدر نشق [illegible]
دیتے ہیں۔ ایک سبیل فی سبیل اللہ کھولی تو اس کا نام بھی [illegible]
اودیہ کے نام نوشہ پاک کے نام پر نوش ہر طرف نوشہ پاک [illegible]
عقیدت و محبت فاضل رکھے۔ ان کی دوستی میرے لئے [illegible]

Marfat.com

ادائے شکر کی توفیق مانگتا ہوں۔

۴۔ حکیم محمد شریف نوشاہی ولد مطیع اللہ ولد نظام دین ولد میاں جیون۔

حکیم محمد شریف نوشاہی صاحب میرے مخلص دوستوں میں سے ہیں۔ آج سے کوئی ستر سال قبل یعنی ۱۹۱۴ء میں موضع کھنڈے ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں ہمارے گاؤں موضع بریار سے کوئی ڈیڑھ میل مغرب میں واقع ہے۔ حکیم صاحب کو میرے والد حاجی حسین بخش صاحب مرحوم سے بہت عقیدت تھی اور جب تک موضع کھنڈے میں رہے۔ جمعہ بلاناغہ ان کے پیچھے جا کر ادا کیا کرتے تھے۔ یہ طریقت میں حضرت حضوری شاہ نوشاہی درگہ پور ضلع شیخوپورہ کے مرید ہیں وہ مانگے شاہ وہ منگے شاہ وہ بہادر شاہ وہ داتا مراد شاہ، وہ دولو محمد زمان کے ذریعہ پاک رحمانی سلسلہ نوشاہیہ میں داخل ہیں۔ حکیم صاحب کو میرے ساتھ بہت عقیدت ہے اور بڑے ادب احترام کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ انہوں نے اپنا سارا خاندان بیٹے، بیٹیاں، داماد، عزیز رشتہ دار اور متعلقین سب میرے ذریعہ سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ میں داخل کرایا ہوا ہے۔ رب کریم ان کی عقیدت اور محبت قائم رکھے۔ امین!

۵۔ صوفی رحمت علی المتولد ۱۹۴۵ء ولد ملک نواب دین نوشاہی المتولد ۱۹۲۰ء ولد ملک اللہ رکھا ولد ملک بڈھا نوشاہی مرید مولانا محمد اعظم نوشاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

صوفی رحمت علی اور نواب دین دونوں باپ بیٹا میرے والد محترم قبلہ حاجی حسین بخش نوشاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید با اخلاص ہیں۔ رحمت علی نے اوائل عمری میں ہی بیعت کی اور یہ آپ کے مویشی چرانے پر مقرر ہوا۔ جب بائیس سال کا ہوا تو پھر بیعت سے مشرف ہوا۔ حضرت قبلہ نے اس پر خاص نظر کرم فرمائی۔ آپ کے رحلت مبارک کے بعد اس پر عجیب کیفیت طاری رہتی۔ آخر اس نے گیارہویں شریف کی ماہانہ محفل منعقد کرنی شروع کی اور مجھے بھی بلا لیتا۔ ان دنوں حضرت کے مرید کے منڈی ضلع شیخوپورہ میں رہتا تھا۔ ایک بار ۲۸ مارچ ۱۹۷۹ء بروز پیر اس کے والد ملک نواب دین نوشاہی اور حکیم محمد شریف نوشاہی نے بہت اصرار کیا کہ اسے سلسلۂ نوشاہی میں اجازت حاصل ہو جائے۔ میں نے ان لوگوں کی زبردست سفارش پر نماز روزے کی تلقین شریعت کی پابندی اور حقہ سگریٹ اور منشیات کے ترک کے وعدہ پر اجازت دے دی۔ اب

Marfat.com

بفضلہٖ اس کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ رب کریم استقامت بخشے۔

اس کے خواص احباب یہ ہیں ؛

۱۔ محمد اکرم ولد محمد انور شیخوپورہ بیداد ضلع شیخوپورہ

۲۔ محمد حسین " "

۳۔ محمد ارشد ولد خوشی محمد " "

۴۔ محمد لطیف کامونکے گوجرانوالہ

۵۔ محمد شریف " "

۶۔ بشیر احمد بدوملہی سیالکوٹ

۷۔ محمد عارف ولد علی محمد حدو کے مرید کے شیخوپورہ

۸۔ مسکین علی ولد جمال دین " "

۹۔ محمد الیاس " "

۱۰۔ محمد طفیل " "

۱۱۔ سید محمد زاہد گورد مانگٹ لاہور

۱۲۔ سید محمد شاہد

اولاد صوفی رحمت علی نوشاہی ولد ملک نواب دین نوشاہی، نواب دین کی اہلیہ قبلہ حاجی حسین بخش رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے ذریعہ نوشاہی سلسلہ میں داخل ہے۔

رحمت علی کے چھ بیٹے اس وقت ۱۹۸۴ء میں موجود ہیں۔ اس کی اہلیہ میرے ذریعہ سلسلہ نوشاہی میں داخل ہے:

۱۔ محمد نعیم نوشاہی المتولد ۱۹۶۵ء ۲۔ محمد سلیم المتولد ۱۹۷۲ء ۳۔ محمد تنویر المتولد ۱۹۷۴ء

۴۔ محمد سعید المتولد ۱۹۷۶ء ۵۔ محمد وحید المتولد ۱۹۷۸ء اور ۶۔ محمد ندیم المتولد ۱۹۸۰ء

Marfat.com

مدحتِ مولائے کائنات علی شیرِ خدا کرّم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم

علی اوّلؔ وعلی آخرؔ وعلی اولیٰ — علی ولی وعلی والی وعلی مولیٰ
علی امیر وعلی آمرؔ وعلی مامور — علی شہیر وعلی اشہر وعلی مشہور
علی صدّیق وعلی اصدق وعلی مصدوق — علی سابق وعلی اسبق وعلی مسبوق
علی عظیم وعلی معظّم وعلی اعظم — علی کریم وعلی مکرّم وعلی اکرم
علی عزیز وعلی معزّز وعلی عزّت — علی شریف وعلی اشرف وعلی شہرت
علی منیر وعلی انور وعلی انوار — علی ظہور وعلی اظہر وعلی اظہار
علی نصیر وعلی ناصر وعلی منصور — علی نظیر وعلی ناظر وعلی منظور
علی علیم وعلی عالم وعلی معلوم — علی قسیم وعلی قاسم وعلی مقسوم
علی شہید وعلی شاہد وعلی مشہود — علی وجود وعلی واجد وعلی موجود
علی جمیل وعلی جمال وعلی اجمل — علی فاضل وعلی مفضّل وعلی افضل
علی امان وعلی مومن وعلی ایمان — علی یقین وعلی تیقّن وعلی ایقان
علی کمال وعلی مکمّل وعلی اکمل — علی جلیل وعلی جلال وعلی اجلّ
علی نعیم وعلی نعمت وعلی انعام — علی حریم وعلی حرمت وعلی احرام
علی خطیب وعلی خطاب وعلی اخطب — علی وجوب وعلی واجب وعلی واجب
علی خلیق وعلی اخلق وعلی اخلاق — علی شفیق وعلی اشفق وعلی اشفاق
علی سلام وعلی مسلم وعلی اسلم — علی فہیم وعلی فہم وعلی افہم
علی خبیر وعلی اخبر وعلی اخبار
علی بہشت وعلی جنّت وعلی گل زار

زار نوشاہی

۱؎ اوّل فی الاسلام ۲؎ آخر فی الخلافت

Marfat.com